ماشاء الله لا قوة الا بالله

مفضل صلوت درود پیغمبران برای ہدایت بندگان بعد کلمہ احادیث متن از صحیح قدیمہ مصححہ علمائے کبار

Ref. L.
533
5330

باہتمام مرحوم مغفرانمآب عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و بتربیت یافتہ خدمت مدار مہام محمد مصطفےٰ خان مرحوم

جیسے

لیکن عوام کی فہم میں نہیں آتے

اور صحیح مسلم کے ذکر میں ان دو

صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے

مسلم ایسے اوستاد کامل ہیں

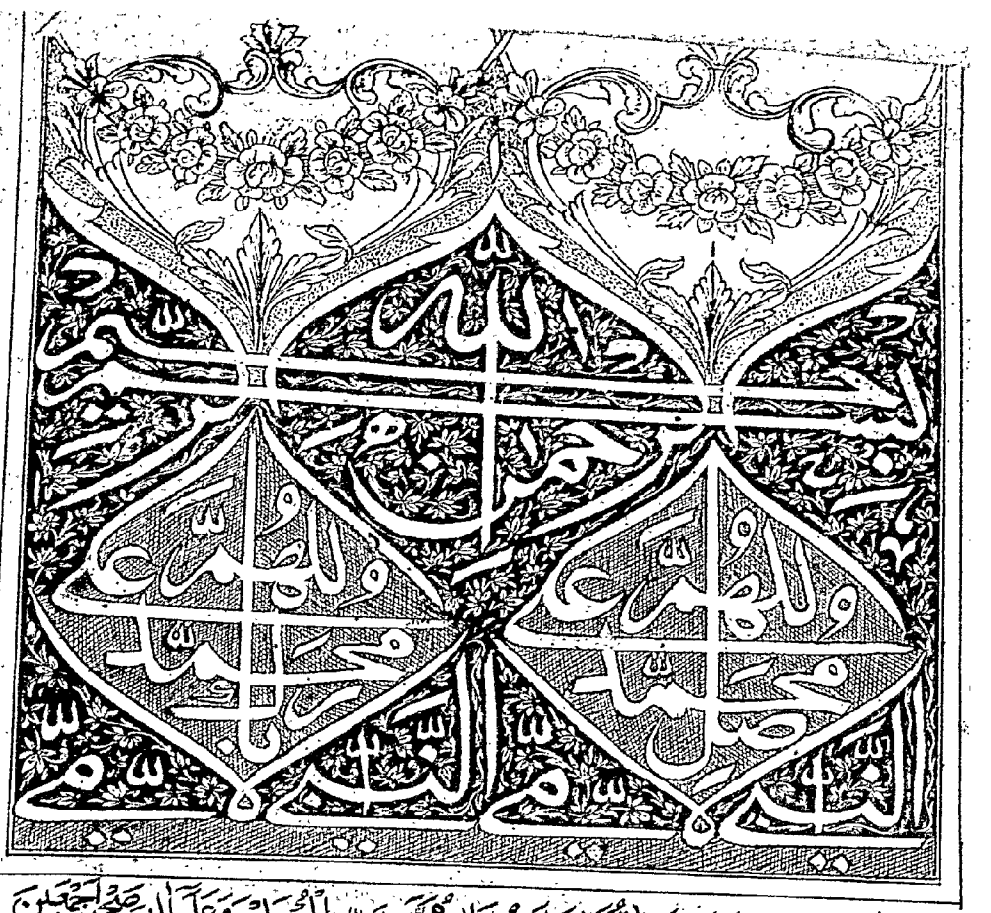

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اوسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اوسکے کچھ سند نہیں لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہیں عوام کا تو کیا ذکر ہی اکثر علما کو خبر نہین اس واسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہی اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اوسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوۃ کے کہ اوسمین ہر جنس کی روایت ہی صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو اسچاس ہجری مین حسب دلخواہ مرتب تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالی اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین مقدمہ اس مین چند اصطلاحات حدیث کی اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہی اگر کوئی ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو حیرانی کے

فصل اصطلاحات حدیث مین حدیث اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث نے جو حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیث پائین

فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل رسکے جھوٹھ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورتون مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوجاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت نہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین بابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی چھپا عیب ہو اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث اوسکو صحیح جانا ہو حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور ضبط صحیح کے راویون کے برابر نہین چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ** مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدا سند سے راوی ساقط ہوا اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی کے بعد کوئی نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہوگئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا بہت کثرت سے اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابوداؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کردیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جانے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون اونکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اس واسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصًا صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم ایسے اوستاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ ایسا کسی کو حاصل نہین فی الحقیقت یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور حق تعالیٰ نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابوں کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہیں لیکن کچھ مجمل اونکا حال بسبب
کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفوں کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم المغیرہ
ہی ایک سو چودہ ۱۱۴ ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے اونکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین
کہ خوش ہو کہ حق تعالیٰ نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخاری مین
حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین
علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل الصحابہ اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی
قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمٰعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری اوستادون سے ساتھی علم حدیث تحصیل
کرتے تھے ایک روز مدینے مین بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو اسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا
سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس وقت تک پندرہ ہزار
حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح کر لیا پھر بخاری نے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شاذ ہی ہوا اسکے برابر کوئی نہو سکے گا اور
صحیح بخاری کی تصنیف کرنے کا یہ سبب ہی کہ ایک روز اسحٰق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کرے تو خوب
فائدہ ہو کہ نہ دغدغہ لوگ وسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات تاثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا
جس حدیث کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے
اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھسے خطا نہو آخر شوق کو الٰہی سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے
اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اون بخاری سے شروع ہوا
سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب
ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمی بلاواسطہ اون سے کتاب سنکر بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ
قیامت مین مجھسے غیب کا سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی ہی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا جاسکتا ہی
جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا
علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر یہ اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا
تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نہ آیا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہین کسی کو نہ آنے دیوین گے ہم نہین چاہتے
کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نہ مانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام امت محمدی شریک ہی
اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوش آمدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کر کے حاکم
کو فساد پر مستعد کیا آخر بخاری بخارا سے اُچٹ کر نکلا اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

جلد احادیث صحیح بخاری
۲۷۵

سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری مین وہین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہر احوال بخاری ضبط کردم از نفقات ۔ صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات ۔ عبد الواحد طوسی اور مرزا مین بڑی ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یارسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت المقدس کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای ابوزید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا اسنے کہا کہ یارسول اللہ آپ کی کونسی کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب ہوا ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور قصہ اور خیر وہ صفات مین صحیح بخاری کا ختم کرنا بار بار جسپر چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہے فائدہ امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ہجری مین انتقال ہوا تمام اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے محدثین اونکے شاگرد ہین جیسے ابوحاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اونسے تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب روزگار نکات علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث ہی کو جانتے ہین تین لاکھ حدیثون سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اوس مین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم کبھی کسی کی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور کسیکو گالی دی ابوحاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کردیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابوعلی ایک بزرگ تھے جب وے مرگئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے نجات کی اونھون نے کہا کہ ان چیزون کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے فائدہ کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے صغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوئے بغداد مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین اوستاد نظیر رکھتے تھے تصنیفات اونکی بہت ہین ازانجملہ کتاب العباب الزاخر واللباب الفاخر مع صحاح احادیث المصطفی اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ الجملان اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اومین نہ تھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے انکے سوا اور تصنیفات بھی ہین یہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے فائدہ مشارق الانوار مین مصنف نے غریب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ اونکی اصول حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات باالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ نے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور تیسرے کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین سیرے

اور خدا کے درمیان محبت ہو وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت سے یہ سین اوشحائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہیں دریافت
کرسکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس
کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوۃ کی احادیث بجا
ہون اور صوم اور حج کی بجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سر پر من ہی اول باب مین لایا اور ان کی حدیثون
کو دوسرے باب مین اور جن پر کا ہی اونکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی کتابون مین
ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی
جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکے باب اور فصل سے
دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سر اسمعلوم ہوا بے تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ
برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکے ہر تحریر تو رنگارنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی
تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ
معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا جو تھے یہ کہ بقول شارح گاذرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو
چھیالیس ہین ۲۲۴۶ فائدہ معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے
احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہی مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین
اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا
لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین لے دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے
دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سا کثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم
رکھا ہی مراد ی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض
اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حروف شناس اور عوام بھی محروم نرہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین
لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نتھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ
بگڑا اور اہل علم مرگئے اور کم علم فہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف
دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم القلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی
وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین بجا ہو دین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو
اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا القلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی
لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کردی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا
نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بجز بی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

جلد اول احادیث شرح مشارق الانوار

فائدہ میں اوسکا پورا قصہ لکھدیا اور جہان پر مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کردیا اور چاروں اماموں کے مذہب جا بجا مناسب مقاموں میں بے تعصب لکھے شبعہ اور اہل بدعت کے شبہات جا بجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار کے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اڑسکے ملکوتی

کیا تجھسے کہون حدیث کیا ہی — اُردو انہ درج مصطفیٰ ہی — صوفی عالم حکیم دینی — اکرتے رہے اسکی خوشہ چینی
بابا کے یہان سے کون لایا — جسنے پایا یہین سے پایا — یہ شاہرہ محمدی ہی — گنجینہ سراز احمدی ہی
مشعل افروز راہ سنت — برہم زن بیخ وشاخ بدعت — ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار — مت دیکھ کسیکا قول وکردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی — یاں وہم وخطا کا دخل کیا ہی — اب زیادہ تو مجھسے کرنکل کل — خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مرد کامل — اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل — وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا — گو غوث وامام ومقتدا تھا
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے — ملفوظ محمدی کو اب لے — ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہی — قرآن وحدیث تجکو بس ہی
حق ہوگا حدیث خوان اسکے — اور شارح رسول فخر عالم — تھا علم حدیث سخت مشکل — اور ہند کے لوگ اوس سے غافل
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم — ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم — مقبول ہو یہ کتاب یارب — مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

الباب الاول

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر متن ہی عن ابو هريرة رضی اللہ عنہ من آمن باللہ ورسوله واقام الصلوٰة وصام رمضان كان حقا على اللہ ان يدخله الجنة هاجر في سبيل اللہ او جلس في ارضه التي ولد فيها صحیح بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی مین بیٹھا رہا ہو جس مین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اوسکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادتون اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین
۲ ف وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اوسکو نہ پہچنوا دے ف بھولے بھٹکے جانور
کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حال انکہ یہ صاف خطا ہی اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گاذرونی نے لکھا ہی کہ
۳ یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور ساتھ ہی جمع نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اور ہمین اس مضمون کی حدیث نہین
پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی ق وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف بھاؤ
۴ امامون کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا
زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر بدون قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین
قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا نَبْتَاعُ
الطَّعَامَ كَيْلًا فَنَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِنَا فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ
۵ الا ان یشترط المبتاع صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو پھل
پیوند کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے
پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت زاور باد
ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند
کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود
ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین
۵ اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی ق عَائِشَةَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ
إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کچھ چیز
مین پھر انکے ساتھہ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوین گی اوسکو دوزخ سے بچا دینگی ف حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھہ موجود تھا میںنے ایک کھجور دی اوسنے کھا کر
دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال میںنے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی امانت ہین
جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برا دیکھے مین نیک بخت

آدمی سے نکاح کردیوے م ابوہریرہؓ مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب شتابی کچھ نکر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی بندگی باید بیمیرزادگی منظور نیست م اَنَسٌ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا اوسکو دوزخ واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو برا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارۂ خدا ق اَنَسٌ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا صحیح بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے بتلادونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین بن عمرؓ کی روایت مین ہی کہ ایک روز حضرتؐ نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب نے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرتؐ اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرتؐ کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرتؐ کا غصہ بجا بعضے علما کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرتؐ غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروقؓ کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرتؐ کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرتؐ کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بی فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِيْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقُتِلَ فِيْ اٰخِرِ نَفَسِهٖ صحیح بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرتؐ نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اوسکو بہت بیچین کیا تو ملحد ہوکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ شیخص جو حرام موت مرا فرمان اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ابوہریرہؓ وَعَائِشَةَ

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ مسلم مین ابو موسیٰ اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنے کو برا جانتا ہی ف حضرت عایشہ رضہ نے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب ایمان دار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل جاتا ہی اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مگر وقت کا اعتبار ہی سو اوس وقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ

۱۱ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے ع

۱۲ مَعْمَرٌ رُوِیَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروندہب مین نہایت حرام ہی اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین

۱۳ قَ عَایِشَۃَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ فِیْہِ فَھُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نکلتی نیچی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسید کا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہی سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالین ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی سنت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر شرع کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرلے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ بیخبری ہی جلو اخوردن اروئی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوا مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

خود بوجہ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون
بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین منظم سنی ہوکر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہی دین کی برہمن چھورو بدعت
محمدی بن جا شاد ہون تجھسے تا رسول خدا ۱۲ ق ابن مسعود من احسن فی الاسلام فلا یؤاخذ باعمل
فی الجاھلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول والاخر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر
اوسکے پکڑا ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ کا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی ۱۴
ابوھریرۃ من اخذ اموال الناس یرید ادآءھا ادی اللہ عنہ ومن اخذھا یرید اتلافھا اتلفہ
اللہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کروادیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو ۱۵
برباد کرڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے
تو خدا اوسکا مددگار ہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہی کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبداللہ بن جعفر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہی یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبداللہ بن
جعفر نے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسی نے
کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدل جاوے
ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے ق سعید بن زید من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین ۱۶
بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر زور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالا جاویگا یہانتک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہوجاویگی چنانچہ اگلی
حدیث مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی ع ابن عمر من اخذ من الارض ۱۷
شبرا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق ابوھریرۃ من ادرک رکعۃ من الصلوۃ
فقد ادرک الصلوۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ ۱۸

سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور
دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کی بھی نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت
مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق ابوھریرۃ من ادرک مالہ بعینہ عند رجل ۱۹
افلس او انسان قد افلس فھو احق بہ من غیرہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پادے
اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد یا سن یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضدارونکی بہ نسبت ف یعنی جسنے
اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دیسکتا تو وہ اپنے مال کو اگر ہو بہو پاوے تو لیلیوے
اور بیع کو باطل کردیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب
قرضدارونکے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سعد بن ابی وقاص من ادعی الی غیر ابیہ وھو ۲۰
یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے
ناما رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ
بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل اپنکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق ابوھریرۃ من اراد اھل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء ۲۱
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے
پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب
مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا ق عدی بن حاتم من استطاع منکم ان ۲۲
یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل بخاری اور مسلم مین عدی رض حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین سے جس سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی جتنا
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی م جابر من استطاع منکم ان ۲۳
ینفع اخاہ فلیفعل مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو
کیا چاہیے ف جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یارسول اللہ آپنے منتر
منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ گونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطے کہ خلاف شرع نہو تو درست ہی م عدی بن عمیرۃ من استعملناہ منکم علی ۲۴
عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا یاتی بہ یوم القیمۃ مسلم مین عدی بن عمیرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا سکے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے
دن اوسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اوسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا سی کا جانے
کے وارد ضکو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کے سمنہ
دکھلانا ہو وہ بگانی چیز سے بچتا رہے اسکو آسان سمجھے خ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی
بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وے اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا
قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو رنج دیا ف ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ
مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی
قیمت آگے سے دیکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہوا یک مدت معین تک ف جب حضرت مکے سے
مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین بھی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیز مین درست ہی بشرطیکہ تول اور ماپ اور مدت مقرر
ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا تیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت
مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کرلینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان
مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عایشہؓ سے لکھی ہی سو خطا ہی
اس واسطے کہ بخاری و مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی حضرت عایشہ سے نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ ۲۷
اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا چھری سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین
اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے وہمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے
اور سگے بھائی کے ساتھہ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب صرف ہتھیار کے اشارہ
کرنے سے فرشتے لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا ۲۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ
حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو نہ تولے اور قبضہ نکرے
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھہ دیتا کہ اتنا اناج فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے
لوگون کے ہاتھہ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کردیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین
مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کردیا ف ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى ۲۹
مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گایا بکری مول لی
جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیر آجائے تو اسکے ساتھہ ایک صاع غلہ

یا کھجور کی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھوسکے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہی امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالک کا یہی مذہب ہی کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کرکے بیچنا ایسا عیب نہیں جس سے گائے بکری کا پھیر دینا ہو سکے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کرڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہی واللہ اعلم ۳۰ ف ابوھریرۃ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بی شبہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہیں اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات میں راضی ہی یہ لوگ تو احمق اور جاہل ہیں یا پیغمبر کے منکر ہیں اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہی بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول فعل میں واجب ہی اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب نہیں اس واسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں ۳۱ ابوھریرۃ من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا عینہ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہی کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر میں جھانکنا حرام ہی اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہی اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہیں لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک خون بہا ہی اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑ دے تو خون بہا نہ دیوے ۳۲ ف ابوھریرۃ من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ بکل عضو منھا عضوا منہ من النار بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہی ۳۳ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے ف ابوھریرۃ من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعی غیر مشقوق علیہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہی اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے مگر اوسپر جبر نہ ڈالیے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اونمیں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا ہی

اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کردیں اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعیؒ اور احمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اوسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصّوں کے قدر غلام ہی اور شریکوں کو نہیں ہو پہنچتا کہ اوس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصّوں کے غلام سے محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت بھر لیویں چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکریں یعنی شتابی نکریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں ف ابن عمرؓ من اعتق عبدا بینہ وبین اخر قوم علیہ فی مال قیمۃ ۳۴
عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق علیہ ان کان موسرا بخاری ومسلم میں روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کرنے والا مالک ہی ف جابر عن عمرؓ رجلا اعتق ۳۵
عمرا ی لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیھا وھی لمن اعمر لہ ولعقبہ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیدکا ہوگیا جسکو دیا اور اوسکے وارثوں کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہیں پاسکتا ع ابو عباس عبدالرحمن بن جبر من اغبرت قدما ہ فی سبیل اللہ حرمہ اللہ علی النار بخاری میں روایت ہی ۳۶
عبدالرحمن بن جبرؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسکے پیر گرد میں بھرے خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا میں یعنی جہاد یا حج میں یا سبب جہاد تو نہیں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ تر مستعمل ہی م ابو ہریرۃؓ من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ۳۷
ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام مسلم میں روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد میں آیا پھر اوسنے سنتیں پڑھیں جتنی اوسکی قسمت میں تھیں پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے اوس وقت سے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعے کا غسل سنت ہی اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی ف ابو ہریرۃؓ من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب ۳۸
بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر بخاری اور مسلم میں روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پونچھایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد میں آجاتے ہیں ف

فرشتے جمعے کے دن مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہین کہ کون اب گیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانونکو
۳۹ لازم ہی کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے ف سلمان مر اغتسل یوم الجمعة
وتطهر بما استطاع من طهر ثم ادهن او مس من طيب ثم راح فلم يفرق بين اثنين فصلى ما كتب له
ثم اذا خرج الامام انصت غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى بخاری مین سلمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہوسکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلتے
مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھونکو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو
۴۰ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگونکی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کرکے آتے ہین اور صفین چیرتے
۴۱ ہوئے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین پہلے سے اول صف مین بیٹھے ہے یا پھر جہان
جگہہ پاوے وہین بیٹھ جاوے ف وائل بن حجر ما اقتطع ارضا ظالما لاخيه لقي الله وهو عليه غضبان مسلم مین روایت ہی
وائل بن حجر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا ابو امامة
۴۲ ایاس بن ثعلبة الحارثي من اقتطع حق امرء مسلم بيمينه فقد اوجب الله له النار وحرم عليه
الجنة فقال له رجل وان كان شيئا يسيرا يا رسول الله قال وان كان قضيبا من اراك مسلم مین روایت ہی ابو امامہ
بن ثعلبہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھاکر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا دی اور بہشت اوسپر
۴۳ حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا اور تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگر چہ پیلو کی ٹہنی ہو ف سفيان بن ابي زهير
من اقتنى كلبا الا كلب ماشية او صيد انتقص من عمله كل يوم قيراط بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر رضی سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف
یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت کھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین
۴۴ آیا ہی اوان تین کاموں کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل مٹتے جاتے ہین م جابر من اكل البصل والثوم والكراث
فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه بنو آدم مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتونکو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے
۴۴۴ آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ف جابر من اكل ثوما او بصلا فليعتزلنا او ليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته بخاری اور مسلم
مین روایت ہی جابر رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ ہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف
پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اوسکو کھاکر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے
۴۴۵ برابر ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہی م سعد بن ابي وقاص
من اكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسي مسلم مین روایت ہی
سعد بن ابی وقاص رضی سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون دونو حرتونکی جو دونو طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر
۴۴۶ ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق انس وابو هريرة من اكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا

بخاری اور مسلم میں روایت ہے انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے

۴۷ ق ابوھریرۃ من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو کھیتی کا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گائے بکری کے رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہے چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث میں آویگا ام ابوھریرۃ من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ تحت

۴۸ ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے یا تنگ نہ کرے یعنی کہ جب سر پر تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوائے اوسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن ق ابوھریرۃ من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب

۴۹ تقول ای فل ھلم فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا تقوی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منھم بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ میں بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہینگے او میاں ادھر آیئے تو ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں ہو جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے

۵۰ یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا خ ابن عباس من بدل دینہ فاقتلوہ بخاری میں روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل دے یعنی مرتد

۵۱ ہو جاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی رح کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہے اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں بسبب اس واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہے ق عثمان من بنی للہ مسجدا ابتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور

۵۲ اوس سے صرف اسکی رضامندی چاہے نام غرض نمود اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت میں بناویگا ام ابوھریرۃ من تاب قبل طلوع الشمس من مغربھا تاب اللہ علیہ مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے بیچ سے سورج نکلنے کے پہلے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جاویگا پھر توبہ کا دروازہ

۵۳ بند ہوگا ام ابن عباس من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی جھوٹ موٹ اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہ ہوسکیگا

۵۴ ف یعنی نہ دو جو میں گرہ پڑسکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا ق ابوھریرۃ من تردی من جبل فقتل نفسہ فھو فی نار جھنم یتردی فیھا خالدا مخلدا فیھا ابدا او من تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا او من قتل نفسہ بحدید بحدیدتہ فی یدہ یتوجاہا فی بطنہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا وہ دوزخ کی آگ میں اونچے سے اونچے پہاڑ سے گرا کریگا ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اور جو زہر پیکر اپنی جان دیگا تو اوسکے ہاتھ میں زہر ہوگا دوزخ

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا
اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب کریگا اگر جان
مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا النبی ﷺ
۵۵ کو بھی سنا ہوگا کہ ف بُریدہ بن الحصیب عن ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ بخاری اور مسلم مین بریدہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑدی اوسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی
اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہوجاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا
۵۶ زیادہ خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین ف سعد بن
ابی وقاص من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذالک الیوم سم ولا سحر بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی
۵۷ مدینے مین نخ ابو ھریرۃ من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ
یقبلھا بیمینہ ثم یربیھا لصاحبھا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل بخاری مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول کرتا ہی نہین کرتا سوائے حلال کے سو اوسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے
داہنے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہی دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ
پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہی ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی اوسکو خدا مین دیدو تو اوسکا ثواب بیحساب ہی اس حدیث سے کئی فائدے معلوم
ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر
ہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان کو خیرخیرات مین حلال مال کا دھیان رکھنے تھوڑے بہت کا خیال کرے ص ابوھریرۃ من تطھر
۵۸ فی بیتہ ثم مضی فی بیت من بیوت اللہ لیقضی فریضۃ من فرائض اللہ کانت خطوتاہ احداھما تحط
خطیئۃ واللاخری ترفع درجۃ مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد
مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو قدم کا یہ حال ہوگا کہ ایک قدم سے گناہ مٹے گا دوسرے قدم سے درجہ بلند ہوگا خ عبادۃ بن الصامت
۵۹ من تعار من اللیل فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
الحمد للہ وسبحان اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللھم اغفر لی او دعا استجیب لہ
فان توضأ وصلی قبلت صلوتہ بخاری مین روایت ہی عبادہ بن صامت رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اوسنے
لا الہ الا اللہ سے اللھم اغفر لی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول
ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہی
اور اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہی سبحان اللہ کے بیان اللہ کو پاک ہی سب عیبون سے اور سب سے بڑا بدون اوسکی مدد نگناہ سے
۶۰ بچا ہوا ہی نہ بندگی پر طاقت اسکے بدیون کے ای میرے اللہ مجکو بخش دے ص ابوھریرۃ من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی
الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا

مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد مین آیا
پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت
کنکریان ٹالا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا ھ ابوھریرۃ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ
حتی تخرج من تحت اظفارہ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے
تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ ابوھریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن
استجمر کالبخاری ہی بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو
ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین ڈھیلے یا پانچ یا سات ق عثمان من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قام فرکع رکعتین
لا یحدث فیھما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ق لہ حین توضأ ثلثا بخاری اور مسلم مین روایت ہی
حضرت عثمان رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہوکر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین
واہیات خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ق حضرت نے
ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا
ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرون کا خ سھل بن سعد من توضأ کما بین رجلیہ وما بین
ایدیہ تعاکلت لہ بالجنۃ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضمان ہو
اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ
نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انھین دونون مقام سے ہوتے ہین
جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن
عمر رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہاوے خ عثمان من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ بخاری مین روایت ہی حضرت
عثمان رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین
مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی حضرت نے
اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رضؓ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان
راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیونکو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کے اب کوئی کام ضرر نکرسکیگا ق
زید بن خالد الجھنی من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ بخیر فقد غزا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا
اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا خ ابوھریرۃ
من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہوکر
اپنے گھر ایسا پھرآتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھیون کے ساتھ

۶۹ نہ اڑے تب گناہوں سے پاک ہو ح سمرۃ بن جندب و المغیرۃ بن شعبۃ من حدث عنی بحدیث وھو یری انہ
کذب فھو احد الکاذبین مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی
روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے ف دو جھوٹے یعنی سیلمہ کذاب اور
مختار یا اسود عنسی جنھوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس نے پاک نے حضرت پر جھوٹ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ
اوس جھوٹی حدیث کو روایت کرتا ہے جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں واہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جنکی کچھ اصل نہیں
مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتابی حدیث کو نہ لیجائے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں ہو اوسکو مانے جیسے
۷۰ نخ کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہے کہ سب علمائے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہیں م عثمان من حفر بئر رومۃ فلہ الجنۃ مسلم میں
اردو نسخہ قدیمہ ۱۲ روایت ہے حضرت عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوآن کھود کر درست کردے اوسکے لیئے بہشت ہے ف رومہ ایک کوآن تھا
مدینے میں حضرت جب مدینے میں آئے تو وہاں میٹھا پانی سوائے اوس کوآن کے نہ تھا اور وہ کوآن بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرانے والے کو
۷۱ بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا م ابو الدرداء من حفظ عشر ایات من اول سورۃ الکھف عصم
من الدجال مسلم میں ابو درداء رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتیں سورۂ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
۷۲ ق ثابت بن الضحاک من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال بخاری اور مسلم میں روایت ہے ثابت بن ضحاک
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا ف یعنی جو جھوٹی قسم
اس سے کھاوے کہ میں اگر ایسا کیا ہوں تو وہ شخص نصرانی ہے یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق
۷۳ ابن مسعود من حلف علی مال امرء مسلم بغیر حقہ لقی اللہ وھو علیہ غضبان ثم قرأ علینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصداقہ من کتاب اللہ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا
قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم
لھم عذاب الیم بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوگا خدا سے
ملیگا اور وہ اوسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی
جو لوگ اللہ کو درمیان کرکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں اون لوگونکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اون سے بات
۷۴ نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھیگا دن قیامت کے اور اونکو گناہوں سے پاک نکریگا اور اونکو دکھ کی مار ہے ق ابو ھریرۃ من
حلف علی یمین فرأی غیرھا خیرا منھا فلیکفر عن یمینہ ثم لیفعل الذی ھو خیر بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی
قسم کا کفارہ دیدے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہے ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے
سے پچھتائیں حضرت سے کہا یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچھتاوے وہ پہلے کفارہ دیدے پھر اوس
۷۵ بات کو کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد ہے ق ابو ھریرۃ من
حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے ف لات اور عزیٰ عرب مین دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمین کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا
کہ کلمہ پڑھلیا کرین تو کفر کا شبہ دور ہو جائے ق ابن عمر و ابو ہریرہ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم
۷۶ مین عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہین ف یعنی جو مسلمانون پر لڑے
وہ کامل مسلمان نہین ھ حبان من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اوله ومن طمع ان یقوم آخره
۷۷ فلیوتر آخر اللیل فان صلوة آخر اللیل مشهودة وذلك افضل مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
کہ مین پچھلی رات کو نا اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو
پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے ھ ابو هريرة من خرج
۷۸ من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة
او يدعو الى عصبة او ينصر عصبة فقتل فقتلته جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها
ولا يتحاشى من مؤمنها ولا يفي لذي عهد عهدها فليس مني ولست منه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو اٹکل اندھا دھند
جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ حمایت کیلیے لوگون کو گہار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو نہ ایماندار کو
۷۹ چھوڑا نہ قول والون سے یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہی ہے مین اوسکا ق ابو هريرة من دخل
دار ابي سفيان فهو امن ومن القى السلاح فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن ف لما يحكم
فتح مکہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس جاوے وہ پناہ
مین ہے اور جسنے ہتھیار بھینک دیے وہ پناہ مین ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہے ف جب حضرت دس
ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوئے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آور ہیں بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جائے
تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہے وہ پناہ مین آیا م ابو هريرة من دعا الى الهدى كان له
۸۰ من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه
من الاثم مثل اثام من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اوسکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والے کا
ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی
کی طرف لوگون کو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والے کا گناہ کرنے والونکے گناہ مین کچھ
نہین گھٹاویگا یعنی دونکو برابر پورا گناہ ہوگا ھ ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري من دل على خير فله مثل
۸۱

اجر فاعلہ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلا ویگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام

ق ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتتہ ۸۳ جاھلیۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو یہ شک بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی ایکے پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز

درست نہین ق ابن عباس من رای من سلطانہ شیئا فلیصبر علیہ فانہ لیس احد من الناس خرج من السلطان شبرا فمات علیہ الا مات میتۃ جاھلیۃ ۸۳ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کرون

م ابو سعید من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان ۸۴ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نکہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اوسمین بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا اگے نکروگے تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا خ

ابو سعید ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من رانی فقد رای الحق بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ۸۵ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اوسکو وہی تباہی خواب سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ق ابو ھریرۃ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او کانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے ۸۶ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا

ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھے گا اسکے دو معنی ہین کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی انہین ق ابو ھریرۃ من رانی فی المنام فقد رانی ۸۶ فان الشیطان لا یتمثل بی ولا یتمثل فی صورتی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین ہی کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا

ف حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبر کا سچے ہی انمین کچھ شبہ نہین ۸۸ سھل بن حنیف من سال اللہ الشھادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ مسلم مین روایت ہی سہل بن حنیف سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے

شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدوں کے مرتبوں پر پہونچا دیگا اگرچہ اپنے بستر پر مرا ہو ف اس حدیث سے
۸۹ معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے م ابوھریرۃ من سال الناس اموالھم تکثرا فانما یسال جمر فلیستقل او لیستکثر
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہے جمع کرنے کے واسطے نہین م
۹۰ صفیۃ بنت ابی عبید من سال عرافا لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ مسلم مین روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیبی سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہو گی ف غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
۹۱ جسنے نجومی یا مال شگون یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہے م ابوھریرۃ من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلثا
وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلثین وکبر اللہ ثلثا وثلثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت لہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو اوسکے
۹۲ گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون م انس من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسا فی اثرہ فلیصل رحمہ
مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتیون کی
خبر گیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پہونچاوے برادر پروری فرض ہے اوسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح
۹۳ سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے م ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیمۃ
فلینفس عن معسر او یضع عنہ مسلم مین ابوقتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی
سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کر دے سب یا تھوڑا ق
۹۴ ابوھریرۃ من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا قال لرجل قال دلنی علی عمل
اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ
المفروضۃ وتصوم رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ابدا ولا انقص منہ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق مین
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتلا دیجیے کہ کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قبضہ
مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اس شخص پر
حج فرض نہو گا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہے نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہے خ ابوذر وابوھریرۃ من سلک
۹۵ طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالموں کی حق میں علم دین تفسیر حدیث فقہ ہو اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث میں کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وغیرہ بھی علم دین میں داخل ہے جو نیت خالص سے ۹۶ ھ سلمۃ بن الاکوع من سل علینا السیف فلیس منا مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانوں پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہیں ۹۷ م ابوھریرۃ من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ الیک فان المساجد لم بنین لھذا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے تو اوس سے یوں کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجھکو نہ ملے مسجدیں اس واسطے نہیں بنیں کہ گم گئی چیز کو اوسمیں تلاش کیجیے ف یعنی مسجدیں عبادت کے واسطے ہیں دنیا کے کاموں کے لیے نہیں ۹۸ م جریر من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیء مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام میں اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام میں راہ نکالیگا برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہوں سے گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا

ف حضرت مسجد میں بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگوں سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگوں نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجوں کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہے اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر اوس وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہیں کہ جسکی شرع میں کچھ اصل ثابت نہ ہو اوسکو ۹۹ لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑیں م عائشۃ من شاء فلیصمہ ومن شاء فلیفطرہ یعنی یوم عاشورا مسلم میں عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشور یکے دن یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشور یکا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشور یکا روزہ مستحب ہے حدیث میں آیا ہے کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں ۱۰۰ ع ابن عمر من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منھا حرمھا فی الاخرۃ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا میں شراب پیے گا اور بدون توبہ کیے مریگا وہ آخرت میں بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا ۱۰۱ ھ ابو سعید من شرب النبیذ مسکرا فلیشربہ ربیبا او تمرا او زبیبا او بسرا مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں کوئی شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چوڑ کر کے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہے سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے

نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ۱۰۲ م ام سلمۃ من شرب فی اناء من ذھب او فضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نارا من جھنم مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھری ف چاندی سونے کا زیور عورت کو درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ف ابو ھریرۃ من شھد ۱۰۳ الجنازۃ حتی یصلی علیھا فلہ قیراط ومن شھد ھا حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر م عبادۃ بن الصامت من شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار مسلم مین عبادہ بن صامت سے ۱۰۴ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہین اللہ کا تو اللہ نے اوسپر دوزخ حرام کی ف عبادۃ بن الصامت من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا ۱۰۵ عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم سے بنا اوسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اوسکے کام ہون ف یعنی جب مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہوئے وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد خواہ مخواہ اللہ تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کرے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے م ابو ھریرۃ وابو ایوب من صام رمضان ثم ۱۰۶ اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عیدکہتے ہین تو اوسنے گویا برس روزے رکھے ف سبب اسکا یہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا ین سو ساٹھ ہوتے ہین ف ابو سعید من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجھہ عن النار سبعین خریفا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ ۱۰۷ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ف ابی موسی من صلی البردین دخل الجنۃ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی ۱۰۸ نماز پڑھے گا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو اس واسطے ان نمازون کا زیادہ ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا م عثمان من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ۱۰۹

ومن صلى الصبح في جماعة فكانما صلى الليل كله مسلم مين حضرت عثمان سے روايت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا
کی نماز جماعت سے پڑہی تو اوسنے جیسے آدہی رات تہجد کی نماز پڑہی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑہی تو اوسنے جیسے تمام رات
تہجد کی نماز پڑہی ف روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تہے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ
یارسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین
۱۱۰ یہ حدیث فرمائی مر جندب بن عبد الله من صلى صلوة الصبح فهو في ذمة الله فلا يطلبنكم الله
من ذمته بشيء فانه من يطلبه من ذمته بشيء يدركه ثم يكبه على وجهه في نار جهنم مسلم مين
جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑہی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا اسکو ڈہونڈہے
کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نماز یکو کسی طرح نچہیڑو وہ خدا کی امان مین ہی جو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دیوے کے سبب سے
ڈہونڈہتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پہر اوسکو اوندہا موہنہ کے بل دوزخ مین ڈال دیتا ہی ف
یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹہکر نماز پڑہنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ
۱۱۱ مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا ه ابو هريرة من صلى صلوة لم يقرأ فيها بأم القرآن
فهي خداج هي خداج هي خداج مسلم مين ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑہے جسمین الحمد کی
سورت نہ پڑہے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابوہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسیسے کہا کہ اگر ہم امام کے
پیچہے ہون تو الحمد کس طرح پڑہین تو کہا اپنے دل مین پڑہلیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تہے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے
اور اپنے بندے کے بیچ آدہا آدہا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی الحمد لله رب العالمين تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین
اور جب کہتا ہی الرحمن الرحيم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالك يوم الدين تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی ایاك نعبد وایاك نستعين تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پہر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين آمین تو اللہ فرماتا ہی
کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑہنا نماز مین فرض ہی
اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑہنا فرض ہوتا تو الحمد کے چہوڑنے سے نماز بالکل باطل ہوجاتی ناقص
۱۱۲ نکہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونے کی خ انس من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل
ذبيحتنا فذلك المسلم الذي له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله في ذمته بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑہے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کہاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو
کچہہ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوئے کو نہ چہیڑو ف یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور نہ
اور جو مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کہاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑہی اور مسلمان کا ذبیحہ کہایا تو اوسنے بے
باطل دین چہوڑے تو وہ مسلمان ہی اب اوسکو رنج دینا درست نہین ه ابو هريرة من صلى علي واحدة صلى الله عليه

عشرا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف
درود پڑھنے کا ثواب بیحساب ہی اور حدیث میں حضرتؐ نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتوں میں جب لوگ گرفتار ہونگے تو میں
اول اونکو بخشاؤنگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے خ ابوہریرۃؓ من صلی فی ثوب فلیخالف بین طرفیہ ۱۱۴
بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونوں کھونٹ جدا جدا کرے یعنی
اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے بستر چھپا دوسرے کھونٹ کو مونڈھوں پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھے
خ ام حبیبہ من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ سجدۃ تطوعا بنی اللہ بیتا فی الجنۃ ۱۱۵ فضائل نوافل
بخاری میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو سنت نماز پر ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت میں گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتوں سے
رات دن کی معمول سنتیں ہیں دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عمران بن حصین من صلی قائما فھو افضل ۱۱۶
ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد بخاری میں عمران بن حصینؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑیکا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو
بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق میں ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی
پڑھے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح
اوٹھا بیٹھا نہ جاوے اوسکا ثواب بعد اسکے بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی ۱۱۷ فضائل تصویر
خ ابن عباس من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا بخاری میں عبداللہ بن
عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ اوسمیں جان ڈالے
اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا
بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا درپردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی بت پرستی
کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی م ابن عمر من ضرب غلاما حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ۱۱۸
ان یعتقہ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بیجے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اوسکو یا تمانچہ
مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتار یہ ہی کہ اوسکو آزاد کردے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک فرض نہیں م انس ومعاذ بن جبل من طلب الشھادۃ صادقا اعطیھا ولو لم تصبہ ۱۱۹
جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے شہادت نپائی ف
معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہی ق سعید بن زید من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ من ۱۲۰
سبع ارضین بخاری میں سعید بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے میں
سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا ھ ثوبان من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ ۱۲۱
مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرتؐ کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس
تھوڑی بیٹھے زیادہ اوسکو نہ ستاوے اور دعا خیر کرکے چلا آوے ض انس من خال جارتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو ۱۲۲ فضائل

هلك او هتم اضاعته بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو جوانی تک پالیگا یہان تک کہ وے جوانی کو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین خوب ملین ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی لڑکیون کا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے ملا

۱۲۳ م ابو هریرة من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اوسکو نہ پھیرے لیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہی اور خوشبودار چیز ہی

ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیزون پر روکرے

۱۲۴ م عقبة بن عامر من علم الرمي ثم ترکه فلیس منا مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہی تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی

۱۲۵ خ عائشة من عمل عملا لیست علیه امرنا فهو رد بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

۱۲۶ آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالک کے لائق ہی یعنی پھر اوس زمین کا کوئی دعوی نہین کر سکتا ہی م عائشة من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہی

ف اس حدیث سے بدعت جو برے معنے سے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان

۱۲۷ محبی کو اوس سے بچنا چاہیے ق ابو هریرة من غدا الی المسجد او راح اعد الله له فی الجنة نزلا کلما غدا او راح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین

۱۲۸ ہر صبح شام م ابن عمر و ابو هریرة من غشنا فلیس منا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغا بازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین سے ایک گیہون کے ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر

۱۲۹ کیون نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ دغا بازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہین م ابن عمر صحن فاتته صلوة العصر فکانما وتر اهله وماله مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز

۱۳۰ جاتی رہے تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال جھن گیا م ابو هریرة من فرج عن اخیه کربة من کرب الدنیا فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیمة مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی

۱۳۱ مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کریگا قیامت کی مشکلون سے ق ابو موسی الاشعری من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رضہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی

۱۳۲ یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ ابو هریرة من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹا ہی ف اس حدیث کے دو مطلب

ایک یکہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کرسکے اور بحکم خدا کے
وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ یہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین
ہوسکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حال آنکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین سو اوسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو فضل کہتے کہتے کہدین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہوجاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسی کی برائیان
کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہوگئے ۞ سعد بن ابی وقاص من قال حین یسمع المؤذن وانا اشهد ان ۱۳۳
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام
دینا غفر لہ ذنبہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مومن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی
مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جائین گے ۞ جابر من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه ۱۳۴
الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته
حلت له شفاعتي يوم القيمة بخاری مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے
وعدتہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پونہچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشاوینگے اس دعا کے یہ معنی کہ ای خدا اس پوری پکار
اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پونہچا اوسکو سزاے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی
ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت اونچے درجہ کا مکان ہی کہ وہ
خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے
کسیکی سفارش نکرسکین گے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جائینگے پھر لوگون کو بخشائینگے اسکا نام مقام محمود ہی
ق ابو هريرة من قال حين يصبح وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يات احد يوم القيمة ۱۳۵
بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما قال او زاد عليه بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسیکی طرح
یا اوسپر کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوائے اور کوئی اوسکے
برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق ابو ايوب لا صدقي من قال لا اله الا الله ۱۳۶
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير عشر مرار كان كمن اعتق اربعة انفس
من ولد اسمعيل بخاری اور مسلم مین ابوایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اوسکا ثواب
اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد کے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوائے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبی بیان اور وہ ہر چیز کرسکتا ہی ق غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے
مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی
فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق ابو هريرة من قال لا اله الا الله ۱۳۷

وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل
عشر رقاب فکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان
یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد باقضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ
وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اوسکے لیے
لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہین مگر
جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن مین سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھین
برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے ۱۳۸ ف طارق بن اشیم من قال لا الہ الا اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ
حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللہ مسلم مین طارق بن اشیم رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور
جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف
یعنی جو مسلمان ہو اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال ریا نت
کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ بڑا پتا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی
کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو
اور قیامت کو مانے یا نہ مانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کے سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی
خ ابوھریرۃ من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی جو ایمان سے ۱۳۹
اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ ابوھریرۃ ۱۴۰
من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ورفایۃ الا قلیشی من قام لیلۃ القدر بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ من
یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی ۱۴۱ م ابوھریرۃ من قتل دون مالہ فھو شہید
مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے لیے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی ف یہ حدیث
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی
مصابیح مین ابوہریرہ رضسے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنے
مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو
اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہی ۱۴۲ م ابوھریرۃ من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید ومن مات فی سبیل اللہ

فھو شھید ومن مات فی الطاعون فھو شھید ومن مات فی البطن فھو شھید ومن غرق فھو شھید
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی
موت مرگیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مرگیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مرگیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو
ڈوب گیا وہ شہید ہی ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی
کہ جو راہ خدا مین مرے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جو چھت دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے
مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلی رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون
کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین
من قتل قتیلا فلہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ ف ابوقتادہؓ ۱۴۳
بخاری اور مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین
کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکا اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی ف امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو اوس وقت
پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین نخ عبداللہ بن عمرؓ من قتل معاھدا
لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحھا توجد من مسیرۃ اربعین عاما ۱۴۴
بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو قول اقرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی ف معاہد اور ذمی
اوس کافر کو کہتے ہین جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست
م ابوھریرۃ من قتل وزغۃ فی اول ضربۃ فلہ کذا وکذا حسنۃ ومن قتلھا فی الضربۃ الثانیۃ فلہ کذا ۱۴۵
وکذا حسنۃ دون الاولی وان قتلھا فی الضربۃ الثالثۃ فلہ کذا وکذا حسنۃ دون الثانیۃ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین مارے گا
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین مارے گا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی اول بار
گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہردار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک
خلقت کو آرام دیا تو اب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو
پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی ف ابوھریرۃ من قذف مملوکہ وھو بریء مما قال جلد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال ۱۴۶
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا
بدن سے عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی تو لگینگے ف جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے
اور چار گواہ بلا سکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا
ابومسعود عقبۃ بن عمرو انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول من قرأ بالآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ ۱۴۷
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے
آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

۱۴۸ یا بجائے متجد کفایت کرتا ہی ق الربیع بنت معوذ بن عفراء من کان اصبح صائما فلیتم صومہ ومن کان اصبح مفطرا فلیتم بقیۃ یومہ بخاری اور مسلم مین ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ف قریش لوگ مین عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جان کے اور بعضے نہ رکھتے تھے

۱۴۹ ق ابو سعید من کان اعتکف فلیرجع الی معتکفہ فانی رایت ھذہ اللیلۃ ورایتنی اسجد فی ماء وطین بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر میونے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھایا ہی کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین اسکا پورا قصہ ابو سعید سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے اوگیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون مین اور میونے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون پھر جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی

۱۵۰ خ ابو ھریرۃ من کانت عندہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم من قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ ظلم ہوا ہے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن اشرفی پاس نہ ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اوسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لاد جاوینگے یعنی پھر اون گناہون کو لادے سر اسکے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم ہین حق خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ تو توبہ کرنے سے یا اوسکے فضل سے معاف ہوسکتے ہین اور بندون کے گناہ اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہی کہ جنکے تصور کیے ہون اون سے معافی کرائے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو تو اوسے دغا بازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارکوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے ابھی اسکا علاج ممکن ہی قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکیگی کہ وہان تو مال پاس ہوگا نہ اسباب

۱۵۱ ق ابو ھریرۃ من کانت لہ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو چاہے اوسمین کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کر وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت بھی نہ دے تو اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری مین روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا حضرت نے اس طرح سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو دے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی

۱۵۲ اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بنائی پر زمین دینا درست ہی ف ابن عمر سے ہی من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت
بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے
۱۵۳ خدا کے کسیکی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صباون منع کیا ہی ف انس من کان ذبح قبل الصلوٰۃ
فلیعد بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور جو بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام اعظم کا ف سبرۃ بن معبد الجہنی من کان عندہ شیء من ھذہ النساء اللاتی تمتع فلیخل
۱۵۴ سبیلھا مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتون سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپیہ کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور رد اسکے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہی سو
اوسکو غلطی ہوئی ہی اس واسطے کہ امام مالک کی موطا مین اور اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علماے محدثین کی تحقیق ہی کہ متعہ
دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مساہرہ رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی
مین اسکی روایت ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین روز متعہ مساح ہوا پھر فتح مکہ مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین
سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبداللہ بن عباس اول
اوسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثین پہونچین تو رجوع بھی حرمت کے قائل ہو گئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون
سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اونکی بوجہ مین جہل ہی ف عبدالرحمن بن
۱۵۵ ابی بکر من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس
بسادس او کما قال بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا یا کہ اسے
لے کچھ اور ف جب حضرت کا فرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوڑ آئے
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہوئی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
۱۵۶ پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے ف ابن عمر من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہی تو چاہیے کہ خدا لیر امطلب بر لاکرے اوسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا متعدد رہے کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
۱۵۷ ف جابر من کان لہ شریک فی ربعۃ او نخل فلیس لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان رضی اخذ
وان ترک ترک بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اوسکو بدون اطلاع شریک
۱۵۸ کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نہ چاہیگا تو نہ لیگا ف ابو سعید من کان
معہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ ذکر اصناف المال مین

ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس اتنی سے زیادہ اونٹنی ہو تو جسکے پاس اونٹنی نہیں ہے اور سکو سواری کے واسطے دے اور
۱۵۹ جسکے پاس کھانا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا نہیں ہے اور سکو دے **ف** یہ حضرت نے سفر میں فرمایا تھا **ما** اسماء بنت ابی بکر من کان معہ ھدی فلیقم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی فلیحلل مسلم میں اسماء سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت کیساتھ سب لوگوں کو لیکر حج کو گئے جب مکہ میں پہنچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی
۱۶۰ تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا **ق** ابوھریرۃ من کان منکم مادحا اخاہ لا محالۃ
فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یوں کہے کہ میں فلانے کو گمان
کرتا ہوں اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہے میں خدا کے سامنے کسیکو عیب نہیں کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اوس
بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے **ف** حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن
کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہیں پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اوسمیں کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتیں
اوسمیں سچی سچی ہوں اونکو اس طرح سے کہے کہ میرے گمان میں فلانا شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی میں پورا ہے آگے اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب میں آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہے اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عادت ہے فائدہ تعریفیں کرنے کی خصوصاً امیروں کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے
ہیں جو کام سامنے کرے یا کوئی بات سامنے کہے خواہ اچھی خواہ بری تو خوشامدی کہتے ہیں ای سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ ارسطو کو بھی سوجھی تھی ان جھوٹی
۱۶۱ تعریفوں سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہیں اور امیر کی خو بگاڑتے ہیں **ما** ابوھریرۃ من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ
فلیصل بعدھا اربعا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتیں سنت
۱۶۲ پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتوں کی بھی روایت آئی ہے **ما** ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فاذا شھد امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان
لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرائے تو اوسکو چاہیے کہ نیک
۱۶۳ بات بولے یا چپ رہے **ما** فضالۃ بن عبید من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل
مسلم میں فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر
وزن میں یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن میں دونوں برابر چاہیں اور اسی طرح سونے میں دونوں برابر ہوں اگر وزن میں کوئی بھی
زیادہ ہوگا تو وہ سود ہے **ف** مصابیح میں فضالہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کی فتح میں سونے کی جڑاؤ سنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر
جب اوسکے جواہر کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن میں بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا میں نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۶۴ خ ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت سے وہ اپنی براد ری کے ساتھ سلوک کرے ۱۶۵ ق ابوھریرۃ من کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جارہ ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوقات سے عمدہ کھانا ہو سکے
تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کا تین دن تک حق ہی اسکے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کا تو اپنے ہمسایہ یعنی پڑوسی کی خاطر داری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کرے اوسکو حق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کوئی
چیز رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے
یا چپکا رہے یعنی فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین دین کا فائدہ ہو وہ دنیا
کا اوکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ۱۶۶ ق ابوھریرۃ من لا یرحم لا یرحم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرت نے امام حسن کو پیار سے چومنا چاہا تو اک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین نے کبھی کسی طرح پیار نہین کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو اوروں پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب
وہ ہمارے گروہ مین نہین ۱۶۷ ق عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخواب
اور خالصہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاب کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو
بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہی ۱۶۸ م بریدۃ بن الحصیب من لعب بالنرد شیر فقد عصی عمہ کمن غمس یدہ
فی لحم الخنزیر ودمہ مسلم مین بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرد شیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت
اور خون مین ف نرد شیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بد یا بدے اسکی حرج سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال
ضائع ہوتا ہی یا اوقات ۱۶۹ م جابر من تقحم اللہ لا یستر اللہ شیئا دخل الجنۃ ومن تقحم لیستر اللہ دخل النار مسلم مین
جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ڈرا یعنی مرد نے اک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانا تو وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرد نے اک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا
دوزخی ہی حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۱۷۰ م جابر من لم
یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو دو جوتے
میسر نہون تو موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پاجامہ پہنے ف حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پاجامہ پہنے اور جسکو تہبند میسر ہو
تو ازار ہی پہنے لیکن موزے کو اوسے اتنا کاٹ ڈالے کہ ٹخنے کھل جاے ۱۷۱ خ ابوھریرۃ من اعرض عن قولہ لازورا وعمل بہ
فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور
جھوٹی واہی تباہی باتون نہ چھوڑے اور اوسکے کام نہ کرے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

یہ غرض ہی کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑنے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی اگر یہ

۱۷۲ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بلطف خ ابوذر من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ وان زنی وان

۱۷۳ سرق بخاری میں ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا بالآخر بہشت میں جاویگا یا نے سر خدا کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر چاہیے ف عائشۃ من مات

۱۷۴ وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں قضا کرسکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزے رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر واجب ہوگی اسکی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہی ھ ابوھریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ

۱۷۵ بغز ومات علی شعبۃ من نفاق مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس حال پر کہ نہ کبھی آپ جہاد کیا اور نہ کبھی اوسنے اپنے دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے ایک شعبہ پر ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمد کیلئے غلبہ چاہیگا تو کافروں سے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اوسکا ایمان ناقص ہی ایمان کامل نہیں ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار

۱۷۶ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ شرک کی تقصیر دوزخی ہوگا

۱۷۶ ھ عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مریا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک بات ہی کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت سورہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور رسولوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں یہ مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرمادیا کہ جو دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور نہیں ہیں کہ زبان سے تو کلمہ میں اور سلمانی کا دم مارتے ہیں پھر شرک بھی کرتے تو بلازم ہی مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے ب محمد ہی مسلمان ہے ھ ابوھریرۃ من منح منحۃ

۱۷۸ غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ ضلوحا وغبوقا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھ اونٹ یا گائے بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا ھ عمر من نام

۱۷۹ عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہوا یا تھوڑا بچھڑا اوسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جاویگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب گھٹیگا پورا ملیگا

۱۸۰ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہی خ عائشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو

ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اوسکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور سنت مانی ہو جیسے ماتھے سے بوسنا دعوت قبول نکرنا قبروں پر چھپڑ کا نشان چڑھانا وہاں
چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر ایک پانو سے کھڑے رہنا ڈھول بجاکر
رتجگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں اول تو ان کاموں کی منت نہ مانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے

۱۸۰ م خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ
حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ مسلم میں خولہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل میں کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ میں پناہ مانگتا ہوں پورے خدا کے کلام کے جسکی پوری

۱۸۱ تاثیر ہی ہر بری سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل میں ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا ف
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہیں گیا
خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے بچھے کو کہ

۱۸۲ نہیں پکڑتا ف عَائِشَةُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
حساب میں جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت
عائشہ رضی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ جن نیک لوگوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ
فرماتے ہیں کہ جسکا حساب ہے اوہ عذاب میں پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکوں کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا
مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیوں کیا تھا اور فلانا کام کیوں نکیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا یعنی بہت کا بال بال اگ رہا ہے کہ ہاتھ

۱۸۳ ہی کو جواب دہی کر سکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفیٰ ہمکو حساب میں نپکڑیو اپنے کرم سے پار لگائیو آمین خ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ عَلَيْهِ قَتْلُهُنَّ
عَلَى الْمُحْرِمِ عَلَيْهِ بخاری میں عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مرد پر نو حرم ہو تو اوسپر عذاب ہوتا ہے تو کے سبب سے ف
کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیاں بیان کرنا تو اوس واسطے حضرت نے فرمایا کہ اوسپر عذاب
ہوتا ہے یعنی جس اوسکی وصیت کر جاوے اور دوسرا طلب کہ جسکے خاندان میں نوحہ کرنے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے
مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیوں نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنے کے

۱۸۴ لوگ نہ مانے تو اوسکا کچھ قصور نہیں اس واسطے کہ خدا عادل ہے ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہیں ڈالتا م جَرِيْرٌ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ
يُحْرَمِ الْخَيْرَ مسلم میں جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیوں سے بے نصیب رہا ف یعنی مسلمان کو
لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہیں تو کچھ بھی نہیں جھڑپا جھڑپی کرے وہ آدمی نہیں کتا ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

۱۸۵ يَنْعَمْ لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت میں جاویگا عیش
کریگا نہ غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہ ہوگا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ

۱۸۶ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اوسپر مصیبت

ڈالتا ہی ف مسلمان کو لازم ہی کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہی آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہ ہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین ایسی ہی ہی جیسے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن ومن مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جائے یا خدا کو بھولے اور اوسکا گلہ کرے ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین بوجھ دیتا ہی شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہی ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَرِوَایَۃُ الْقُضَاعِیِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی اَخِیْہِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہی جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجائے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہی ھ جَابِرٌ مَنْ یَّصْعَدِ الثَّنِیَّۃَ ثَنِیَّۃَ الْمِرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گھٹا دیئے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے ف حضرت یکبارگی سے مکہ کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے جب حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہون گے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو حضرتؐ نے یہان یاد فرمایا وَمِنَ الْاِسْتِفْھَامِیَّۃِ یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سر پر استفہامیہ ہی یعنی پوچھنے کی لفظ ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون کام ایک دن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ق جَابِرٌ مِنْ رَجُلٍ یَّتَقَدَّمُنَا فَیَمُدُّ الْحَوْضَ فَیَشْرَبُ وَیَسْقِیْنَا قَالَہٗ حِیْنَ دَنَا مِنْ مَّلَاءٍ مِّنْ مِّیَاہِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چن کر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو پلاوے یہ حضرتؐ نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے ف حضرت ایکبار لڑائی کر کے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اول کر بھیجا تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر حوض بناوے تو پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرتؐ نے

اوسمین وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہوگیا سارے لشکر کا کام نکلا م سلمة بن الاکوع من قتل الرجل یحیی عینا ۱۹۴
من المشرکین قالوا ابن الاکوع قال له سلمة آخر جمع مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ سنے
اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافروں کے جاسوس کو لوگوں نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف
سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافروں کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑے تھے ایک روز اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے
لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر سوار ہوکے بھاگا میںنے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو
مار کر اونٹ کو مع اسباب کے لایا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک میں امان
آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی ق جابر من لکعب بن الاشرف فانه قد اذی الله ورسوله بخاری اور ۱۹۳
مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مارڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو
ف کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کے ساتھ
لڑنے کے واسطے چوپڑ دلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعے میں جو مدینے کے پاس
تھا گئے اور اوسکو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی م انس من یاخذ منی هذا فمن یاخذ حقه یعنی سیفا ۱۹۷
فاخذه ابو دجانة قاله یوم احد مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو
وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد میں فرمایا تھا ف جب احد میں
لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگوں نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو
وہ لیوے جو خوب جس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونوں صفوں کے اندر پیتڑے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس
چال کو خدا سوائے جہاد کے اور کہیں دوست نہیں رکھتا پھر ابو دجانہ خوب تلوار کی یہاں تک کہ لڑائی آخر ہوئی م انس من یرد
عنا وله الجنة ق سبع مرات یوم احد مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو ۱۹۵
کافروں کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد میں ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس واقع
فصل بیان جہاد حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازوں کا عبد اللہ بن جبیر کو
سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہاں سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافروں
کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازوں نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہاں سے ہلنے کا حکم نہیں لوگوں نے نہ مانا لوٹ میں پڑے
ناکا خالی ہوگیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافروں کا
ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتوں پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافروں کو ہٹاوے
وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے
دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی بہرے قسمت اونکی جو
حضرت پر فدا ہوئے ق عثمان من یشتری بیئر رومة فیکون دلوه فیها کدلاء المسلمین بخاری میں حضرت عثمان سے ۱۹۶

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ روکے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کردے اپنی ملکیت مین نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک کوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کوان بکتا گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کرآوے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگاکر اوسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا سو حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کردیا ق اَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ۱۹۷ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو جہ کہ آوے ابوجہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوین کا نام تھا جدہ سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہی مرنے کے قریب ہی پھر عبداللہ نے اوسکی داڑھی پکڑکے ہلائی اوسنے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لاڈالا حضرت شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اَنَّ

۱۹۸ دوسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اَنَّ آیا ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک

۱۹۹ کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے ھ اِبْنُ عُمَرَ اَنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بعد اَنْ يُّوَلِّيَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا

۲۰۰ دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین ھ اَنَسٌ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاَنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاَنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكْمِلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی شیرخوار گی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کی اخیر عمر مین جبکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مر گئے شاید کوئی شبہ کرے کہ یہ پیغمبر کا بیٹا حرام سے کیسا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین

۲۰۱ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَلْقٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہی سیاہی اوسکو لپٹی ہی ف بخاری مین اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

کیون مینے نکہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمھارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب
الٰہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا
یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے
پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک الودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ کھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے
عاجز دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے نا تار شتہ کچھ کام نا آویگا سبحان اللہ جسکا باپ ابراہیم خلیل اللہ سا
بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ اَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر دشمن لڑاکا جھگڑالو ہی م جَابِرٍ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ
سرایا فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ
شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اوس سے
مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اوسمین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی
فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی
اوسمین اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی ف جورو خاوند
کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو رحم کی پھیلی اس واسطے شیطان کو
یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات مونہہ سے نکل جاوے اور پھر
اولاد حرام سے پیدا ہو ق اَبُوْمُوْسٰى اَنَّ اَشْعَرِيًّا اَنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی
اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور
شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبہ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین م اَنَسٌ اَنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ
فِي النَّارِ قَالَ لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَيْنَ اَبِيْ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے
پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا ف اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو
بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا
تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ
حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم
م اِبْنِ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تمھارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہی ف یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور
خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمان دار کو لائق نہین
م اَبُوْذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷

کلام ہندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ و بحمدہ ہی یعنی پاکی ہی خدا کو خوبیوں کے ساتھ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبوں سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت اور زوال نہیں کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسی کا محتاج نہیں کوئی اوسکا مددگار نہیں اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیوں سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا بھلا بھی والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ و بحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اوسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت مین اوسسے کوئی افضل نہو گا ق ابو ہریرۃ ان احدکم اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس ۲۰۸
علیہ حتی لا یدری کم صلی فان وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وھو جالس بخاری اور مسلم مین ہر دو سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈال دیتا ہی یہانتک کہ
اوسکو نہین یاد رہتا کہ کتنی رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے ق ابن مسعود ان احدکم ۲۰۹
یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک
ثم یرسل الملک الیہ فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات بکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی
او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا
ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار
حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلہا
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع
رہتا ہی پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین
روح پھونکتا ہی اور چار باتون کا حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہو گا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیویگا اور
اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہو گا یا بدبخت دوزخی ہو گا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوائے
کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی
یعنی بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی
آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا
اوسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا
بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت حلم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت
کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہو گا
اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات ہی تو جوانی
مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید
جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے کہ

ع شاید ہمین نفس و الیسین ہو د۔ الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین نخ
ابن عباس ان احق ما اخذتم علیه اجرا کتاب الله بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۲۱۰
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
کسینے انکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریون کا
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورا اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر مزدوری لینا
درست نجانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین سے ہمارا بھی
حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے کی بھی محنت لینا درست ہی اور
یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبون کا ۴۱۱ عمران بن حصین و جابر ان اخاکم قد صات فقوموا
فصلوا علیه مسلم مین عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مرگیا اٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن
سنکر حضرت کا منے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مرگیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہوگئی
ہو اور دور نزدیک ہوگیا ہو اور لوگ غائب پر نماز پڑھنا درست نہین ۴۱۲ ابو هریرة ان اخنع اسم عند الله رجل تسمى
ملک الاملاک مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت برا بخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ نخ
اور مہاراجہ نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے ۴۱۳ ق انس
ان اخوانکم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضيت عنا وارضيناك بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اون لوگون نے وہان سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے راضی ہوا ف کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے
جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین انکو
انکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے یہ قصہ
اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بددعا کی ق جابر ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط
بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہی قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کی ۴۱۴
امت مین بڑا در ہی ف ابوداؤد مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اعلام کرتے دیکھو تو دونون کو
مار ڈالو ۴۱۵ ابو سعید ان اكثر اهل النار عذابا يتقلب بتقلبين من نار يغلي دماغه من حرارة تقلبه

مسلم من ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوبلے گا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت عذاب ہو اسی پر قیاس کیا چاہیے م ابن ہریرہ ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیقول لہ تمن ۲۱۶
فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ مسلم من ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے تمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے
کہ کیا کیا کچھ ملیگا م ابن مسعود ان ارواح المؤمنین طیر خضر تعلق فی شجر الجنۃ ھکذا ذکرہ ۲۱۷
واختصرہ والروایۃ ان ارواحھم فی جوف طیر خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی تلک القنادیل فاطلع الیھم ربھم اطلاعۃ فقال ھل تشتھون شیئا قالوا ای شیء نشتھی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بھم ثلث مرات فلما رأوا انھم لن یترکوا من ان یسئلوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری فلما رای ان لیس لھم حاجۃ ترکوا مسلم من عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدون کی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین اتنی ہی روایت کی ہی کم کرکے اور پوری روایت یہ ہی کہ مقرر شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور رات کو اونھین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہیگا ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین بچھتی تو کہا ای رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین ہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا
ف عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدونکو مردہ نہ سمجھو وے زندے ہین روزی پاتے ہین خوشیان کر رہے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدونکا فصل حال کیونکر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوے بہشت مین داخل ہوتے ہین اور رزندونکی طرح کھاتے پیتے اور دونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت ۲۱۸
بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب اہل سنت کا جو ہی یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے ہین م ثوبان ان اسمی محمد ن الذی سمانی بہ اھلی مسلم من ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی ف
ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو ڈھکیل دیا کہ تو نے ادبی نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی تب حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں ف ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگوں سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہوگا ۲۱۹

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگوں سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہوگا

ف عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویروں کے بنانے والوں پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جسکو تم نے بنایا ۲۲۰

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویروں کے بنانے والوں پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جسکو تم نے بنایا

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک چادر مول لی جسمیں تصویریں تھیں اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر میں نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہے میں نے کہا کہ مول لی ہے آپ کے بیٹھنے کے واسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان میں تصویریں ہوں ان اوس میں جانا مکروہ ہے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے مکانوں میں تصویریں نہ رکھیں اور نفیس مباح چیزیں کیا کم ہیں جو تصویروں سے مکان کو تجنا بنائے اور اوپر خدا کی لعنت برسائے ف سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانوں میں بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہے کہ اوسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہ ہو تعویذ یا رقیہ کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے ۲۳۱

دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یا منع ہے مسئلہ کو حضرت نے منع کیا کہ ناحق نے حاجت باتیں نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو ف عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں ف یعنی بہشت میں مرد بہت ہیں دنیا کی ۲۳۲

عورتیں نہایت کم ہیں اس واسطے کہ عورتوں میں دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوندوں کا کہنا کم مانتی ہیں ف انسؓ ان اقواما خلفنا بالمدینۃ ما سلکنا شعبا ولا وادیا الا وھم معنا حابسھم العذر بخاری میں انسؓ سے روایت ہے ۲۳۳

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے میں رہ گئے تھے پہاڑوں کی اونچی نیچی راہ چلنے میں جو ہمکو ثواب ہوا اوسمیں بھی ہمارے ساتھ شریک ہوئے ناچاری نے اونکو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینے میں رہ گئے جب حضرت وہاں سے پھر کے تب راہ میں یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف میں ہمتا ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر میں چھوٹ گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت

کو دین میں بڑا دخل ہے ف ابو موسیٰؓ ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموہ بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم ۲۳۴

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے میں اونکے جورو اڑکوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے میں جو اونکے پاس ہوتا ہے یکجا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے آپس میں برابر برابر بانٹتے ہیں سو وے سیر سے طور پر ہیں میں اونسے اور وہ مجھ سے ف اشعری ایک یمن کی قوم ہے جنمیں ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں اونکی حضرت نے عادت بیان کر کے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس میں اتفاق کریں ف ابو ذرؓ ان الاکثرین ھم الاقلون الا من قال بالمال ھکذا وھکذا واھکذا ۲۳۵

بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین بہت سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے سب طرف خوب دیا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ ابوھریرۃ ان الایمان لیأرز الی ۲۲۶
المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت مین ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت ہی جب تک حضرتؐ رہے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرتؐ کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ ہر طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدیؑ کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاویگا ف جابرؓ و عائشۃ ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ بخاری اور مسلم مین جابر اور ۲۲۷
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویر ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین برکتی پھیلے گی ف ابن عمرؓ و عائشۃؓ ان التلبینۃ تجم فؤاد المریض وتذھب ۲۲۸
ببعض الحزن بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کاحریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہونچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی ف تلبینہ مہ چھنے جو کے آٹے کے حریرہ کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور سعد کو سواے صاف کرتا ہی تو انون بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈھک پڑے اور غم دور ہو ق النعمان بن بشیر ان الحلال بین وان الحرام بین ۲۲۹
وبینھما مشتبھات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات استبرأ لدینہ وعرضہ
ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا وان لکل
ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت
فسد الجسد کلہ الا وھی القلب بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرین گے جانوکہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک تن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وے بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری چوری غابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیز ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل کھتی ہی

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہر گز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان بچا اور اوسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اوسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش مین زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ۴۳۰ **ھ** اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ **قال** حِیْنَ جَاءَہٗ ضِمَادٌ اِنَّ رَجُلًا یُقَالُ لَہٗ مُحَمَّدٌ اَتَانِیْ اَرَی بِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَاِنَّ اللّٰہَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدَیَّ مَنْ شَاءَ فَھَلْ لَّکَ سلم عن عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پونہچانے والا بعد اسکے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑون **ف** ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو دخل تھا جب وہ مکہ مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ دو حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ ہمکو کلام کو پھیر پھیر کر دھیے حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تمسے کبھی نہین سنا والعد اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ۴۳۱ **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسمین دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا تمکو ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو **ف** یعنی جیسے شیریں دل کو اور سبز آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کر دوسرے گروہ کو وہان جاتا ہی جانے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کر اگلے لوگون پاس سے کب ہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھ کر اسکے جال مین نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک

جو مرتا تھا سو زندہ ہوا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سچے ہین اور دنیا سے
۲۳۲ پھرنے نکلین ۴ ابوھریرۃ ان الدین بدأ غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہوجاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو
مسافرون کو ف مطلب کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین
پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہوجائیگا جیسے پہلے تھا اوس وقت
مسلمان مسافرون کی طرح نادہندہ گار ہوجاوین گے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر تو
۲۳۳ ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین ۴ حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ۴ عائشۃ
ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
آدمی جب قرضدار ہوتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضداروں سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے
۲۳۴ بہت پناہ مانگتے تھے کسیںے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۴ ابن مسعود
ان الرجل لیصدق حتی یکتب صدیقا ویکذب حتی یکتب کذابا مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا
۲۳۵ ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہوجاتا ہی ۴ ابوھریرۃ ان الرجل لیعمل الزمن
الطویل بعمل اھل الجنۃ ثم یختم لہ عملہ بعمل اھل النار وان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل
اھل النار ثم یختم لہ عملہ بعمل اھل الجنۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک بہت
دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی بہت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی
۲۳۶ پھر اوسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین ۴ علم وعبادت پر گھمنڈ چاہیے
ف ابوھریرۃ ان الرحم شجنۃ من الرحمن فقال اللہ من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھے ملایا
اوس سے مینے ملنا کیا اور جسنے تجھکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کی معنی برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی
یعنی جو حروف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا
۲۳۷ اوسپر کرم نکریگا ۴ عائشۃ ان الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین
درست ہان دودھ پینے کی حد سے بھی نکاح نہین درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح
۲۳۸ اور بھی قیاس کرلینا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی ۴ ام سلمۃ ان الروح اذا قبض تبعہ البصر
مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی جاتی ہی ف حضرت ام سلمہ رضی سے
روایت ہی کہ ابوسلمہ مرگئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردون کی ہوتی ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

آنکھ بند کردی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے ف ابو بکرہ ۲۳۹
ان النسآء یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلثۃ متوالیات
ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہوا اونمیں سے
چار مہینے حرام ہیں یعنی اونمیں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں یعنی ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا
رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے ف ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی یہودیوں کے کافروں کا دستور تھا
کہ جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختوں نے مہینوں
کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں ہاتھ جس سال حضرت نے آخر عمر میں حج الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونوں
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمی کے روبرو یہ
حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا اونکے رجب کو
بہت مانتے تھے اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا ف حذیفۃ بن اسید الغفاری ان الساعۃ لا تکون ۲۴۰
حتی تکون عشر ایات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب والدخان والدجال
ودابۃ الارض ویاجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربہا ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس
تم یذکرون فی ہذا الحدیث العاشرۃ وہی فی غیرہ نزول عیسی بن مریم مسلم میں حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہوتی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہو لیویں گی ایک تو پورب میں زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم میں
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ملک میں زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم میں پھیلے گا پانچویں دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو
ہانکتی ہوئی شام کے ملک میں لیجاویگی مسلم نے اس حدیث میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسی کا
آسمان سے اترنا ہے ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضی سے
روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم میں پھیلے گا مسلمانوں کو زکام ہو جاویگا اور کافروں کا سر کھل جاویگا کہ میں نے ایک
جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے
سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانوں جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کی
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں
ف المغیرۃ بن شعبۃ ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ ۲۴۱
فاذا رأیتموہا فادعوا اللہ وصلوا حتی تنجلی بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسیکے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگوں نے

بیان علامات قیامت صغریٰ و قیامت کبریٰ

کہا کہ گمن برا ہیم کی سنت ہے پر انحضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہی تمھارا گمان غلط ہی کسیکے مرنے جینے پہ گمو موقوف نہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہی کہ جب گمن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہی سو غلط بات ہی گمن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی سورتین اونمین
پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہی م جابر ان الشمس لا یکسفون لموت
۲۴۴۲ ق وعشرین من مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی ق ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر
بیبیون کے پاس نہ جاوین پھر انتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا
۲۴۴۳ کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہی م جابر ان الشیطان اذا سمع النداء ادبر وله ضراط حتی لا یکون
مکان الروحاء مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہی تو وہان سے بھاگ جاتا ہی جتنی دور روحا ہی
۲۴۴۴ ق روحا ایک مکان ہی مدینے سے چھتیس کوس م جابر ان الشیطان قد یئس ان یعبده المصلون فی جزیرة
العرب ولکن فی التحریش بینهم مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے
ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ق یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد
بت پرستی ہی صحیح ہی کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہوجاتا اس
۲۴۴۵ حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی ق انس ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ق یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بہکیال ڈالنے مین م
۲۴۴۶ حذیفة ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم الله علیه وانه جاء بهذه الجاریة لیستحل
بها فاخذت بیدها فجاء بهذا الاعرابی لیستحل به فاخذت بیده والذی نفسی بیده ان یده
فی یدی مع یدها مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کھانے کو حلال کرلے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکے
کے ہاتھ کے ساتھ ق حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھانے لگتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین دے بسم اللہ کہکے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار
نے خدا کا نام لیکر کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہی
۲۴۴۷ ق ابن مسعود ان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتی
یکتب صدیقا وان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب
عند الله کذابا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہی اور نیکی
بہشت مین پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہی اور نافرمانی
دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی ق اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا

۲۴۸ انجام بہشت ہی اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور ہے ف ابوھریرہؓ کان العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لھا بالا یرفعہ اللہ بھا درجات وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی اور بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی

۲۴۹ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا کرے م ابوسعیدؓ وابوھریرہؓ ان العبد لیتکلم بالکلمۃ یزل لھا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی

۲۵۰ ق ابوھریرہؓ وابن عباسؓ ان العین حق بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ مچ ہی ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی

۲۵۱ ق ابی بن کعب ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارھق ابویہ طغیانا وکفرا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے

۲۵۲ ف حضرت موسیٰؑ اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرتؐ نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا ق ابن عمرؓ ان الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف ھذا الکتاب ھذا حدیث سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام قالہ وھو یشیر الی المشرق بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ یہ خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف

ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان آگے دو سینگ لاوے مین لگا دیتا ہی تاکہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرتؐ نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک ہمسے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلین گے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلین گے یعنی عراق کے ملک سے

۲۵۳ م انس ان الکافر اذا عمل حسنۃ اطعم بھا طعمۃ من الدنیا واما المؤمن فان اللہ یدخر لہ حسناتہ فی الاخرۃ ویعقبہ رزقا فی الدنیا علی طاعتہ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزی کی گشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر

ف یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین تو اس واسطے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین

۲۵۴ ق ابن عمر وابوھریرۃ ان الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اوسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم پردادا بھی کریم ہو سو حضرتؐ یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحٰق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پردوتے

ف یعنی سوائے

۲۵۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے خاندانی بزرگ کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں ف وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے شرافت میں چن لیا اور قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا
ف کنانہ حضرت کی چودھویں پشت میں ہیں اور سب سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودھویں پشت میں ہیں اور ہاشم حضرت کے پردادا ہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت میں افضل ہے پھر اونمیں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہیں تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ رضؓ کے اور کسی سے باقی نہیں رہی حضرت کا پشت نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے
۲۵۶ ف اَنَسٌ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّقْرَاَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ اٰٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ بِاَبِيْ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اُبَيٌّ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اُبی بن کعب رضؓ سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں سو اُبی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں پھر اُبی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف اُبی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے قاری سو حضرتؐ نے اونکی اوستادی اسند کردی تاکہ اور مسلمان اونکو اوستاد جانکر اونسے قرآن سیکھیں اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی
۲۵۷ ثابت ہوئی نح اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقْتَ وَاَسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ صَاحِبِيْ بخاری میں ابو درداء رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ سچا ہے اور اونہوں نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میرے واسطے جھوٹا کہنے کی طرح کا اوسکو رنج نہ پہنچاؤ ف بخاری میں ابو درداء رضؓ سے روایت ہے کہ ایکبار ابو بکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ میں کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی میں اون پر غصہ ہوا پھر میں شرمندہ ہوا عمر سے اپنا قصور معاف کرایا سو اونھوں نے معاف نکیا سو میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچھتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہاں سنا کہ وے حضرت پاس گئے ہیں جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنوں کے بل عاجزی سے گھڑے ہوکر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہیں زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہیں دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردوں میں پہلے
۲۵۸ وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت ملکی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک وہ سکو نہ بولے یا اوپر عمل نکرے ف یعنی جس بُرے کام کا خطرہ دل مین آوے سو معاف ہے اور اگر اوسکو مونہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا

۲۵۹ م ابو الدرداء ان اللہ جزأ القرآن ثلثة اجزاء فجعل قل ھو اللہ احد جزءً من اجزاء القرآن مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصّون سے ایک حصّہ ٹھہرایا ف تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہی

۲۶۰ ق ابو ھریرۃ ان اللہ حبس عن مکة الفیل وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین وانھا لم تحل لاحد کان قبلی وانھا احلت لی ساعة من نھار وانھا لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدھا ولا یختلی شوکھا ولا تحل ساقطتھا الا لمنشد ومن قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفدی واما ان یقید فقال العباس الا الاذخر یا رسول اللہ فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاہ رجل من اھل الیمن فقال اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال اکتبوا لابی شاہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مکّہ سے ہاتھی والون کو رد کیا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانون کو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے ایکساعت بھر حلال ہوا اور میرے بعد قیامت تک کسی پر مکّہ حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اوسکو جو ڈھونڈھکے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے ایک بات جو مقرر جانے سو اختیار کرلے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکّہ والے لوگ اوسکی گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب حکم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتابون مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی

۲۶۱ م ابو سعید ان اللہ حرم الخمر فمن ادرکتہ ھذہ الآیة وعندہ منھا شیء فلا یشرب ولا یبع مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیوے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۶۲ م عائشة ان اللہ خلق الجنة وخلق النار فخلق لھذہ اھلا ولھذہ اھلا فجاء من خلق لھا مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی

۲۶۳ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا ق ابو ھریرۃ ان اللہ خلق الخلق حتی اذا فرغ منھم قامت الرحم فقالت ھذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا ان شئتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اوسکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرا

یعنی اپنا بیٹا لے کر روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہتا ہے خدا نے فرمایا کہ مان لیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اوس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اوس سے کاٹوں جو تجھ سے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا اس لفظوں سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہ ہیں کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہی پھر انکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہی جب ہی کہ خدا نے دنیا بنائی ۲۶۴ عن عائشة ان الله خلق الجنة اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب ابائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم في اصلاب ابائهم مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی بھی رکھا جب کہ وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو دوزخی بھی رکھا جب کہ وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے ف یعنی روز ازل میں بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اور اسکے بھید دنیا میں تلاش کرے آخرت میں اسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہی اندھیر میں کچھ نظر نہیں آتا ۲۶۵ ق ابو سعید ان الله خاتر عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار کیا ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا ف ابو سعید سے پوری روایت بخاری اور مسلم میں یوں ہی کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا ادنکے رونے سے کہ یہ روتے کاکو ن مقام تھا جب حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب میں سوا صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیق روئے سب حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا ہم پر احسان ہی اگر خدا کے سوا کسی دوستی میں کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے اسلام کی برادری اور محبت ہی ۲۶۶ م عائشة ان الله رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیدا کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہیں دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا کسی پر نہیں ۲۶۷ م ثوبان ان الله زوى لي الارض فرايت مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك امتي ما زوى لي منها مسلم میں ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو میں نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہاں آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہاں تک میں نے دیکھا ہی وہاں تک میری امت کی بادشاہت پہونچے گی ف مدینے میں جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہاں تک زمین کو جہاں تک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اوسی طرح برابر واقع ہوئی ۲۶۸ م جابر بن سمرة ان الله سمى المدينة طابة مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اوسمیں ناپاکی نہیں ف ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہیں دیتا ۲۶۹ ق انس ان الله عز وجل يقول هذا نفسه لغني بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے شبہہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہی ف حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیوں رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

فرمائی تھی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگر چہ نذر
۲۷۰ مانی ہو تو سوار ہو لیوے ف ابو قتادۃ الحارث بن ربعی ان اللہ قبض ارواحکم حین شاء وردھا علیکم
حین شاء یا بلال فقم فاذن الناس بالصلوٰۃ بخاری مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا اے بلال اوٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات
سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو صحابہ نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہر جین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز قضا ہو جاوے تب بلال نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک
دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھکے قضا کی
۲۷۱ نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین م عبد اللہ بن عمر وان اللہ قد برأھا من ذلک یعنی اسماء
بنت عمیس امرأۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک
کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند
بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو حد نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث
اوس وقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق نے نکاح مین آئین
۲۷۲ پھر اونکے بعد علی مرتضیٰ کے نکاح مین آئین ف زید بن ارقم ان اللہ قد صدقک وقالہ حین نزلت سورۃ
المنافقین وقد کان اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول عبد اللہ بن ابی لا تنفقوا علی من عند
رسول اللہ حتی ینفضوا وقولہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل بخاری اور مسلم مین زید بن
ارقم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم
نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہی لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خیرات نہ دو تاکہ پھوٹ پھٹ جاوین اور کہتا تھا
کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا سے منین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہے
کہ بنی مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر مکے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی
منافق تھا مدینے کا سردار و مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمھاری یہی مثل ہے کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے
اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو
نکال دینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اوڑا دون
حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے
قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات سے مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورہ منافقین
۲۷۳ اوتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شداد بن اوس ان اللہ کتب
الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم

شفرتہ ولیرح ذبیحتہ مسلم مین شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر
سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح
کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پونہچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی حد
ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز
کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے لکھا ہی بنی آدم پر حصہ اسکا زنا سے ۲۷۴
فزنا العین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ
کی حرام کاری نامحرم عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی
اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہی اگر اوسنے بھی حرام کاری کی یا بھی اوسکو جھوٹا کرتی ہی جو اوسنے حرام کاری کی ف شہوت سے دیکھنے اور ۲۷۵
بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ھ عائشۃ ان اللہ لا یحب الفحش والتفحش مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان داب کے السام علیک کہا یعنی تجھپر مری پڑے حضرت عایشہ رضہ نے
غصے ہو کر اون سے کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے
کیون گالی دی اور بڑھکے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ق عبد اللہ بن عمر ان اللہ لا یقبض العلم ۲۷۶
انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس
رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اوٹھالیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم
دیندار کو نچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہرا وینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اونھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے
سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ گمراہ ہوئے اورون کو گمراہ کیا ھ ابو موسی الاشعری ۲۷۷
ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار
وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ
مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہہ خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو
اور اوٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل تولتا ہی بعضے قبول کرتا ہی بعضے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اوٹھ جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام
دن کے کاموں سے پہلے اور دن کے کام رات کے کاموں سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوسنے پردے کو اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلالیہ
ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی
ھ ابو ہریرہ ان اللہ لا ینظر الی صوركم واموالكم ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم مسلم مین ۲۷۸
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھاری صورتون اور تمھارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمھارے دلون کو اور کامون کو

دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے
۲۷۹ مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھے ھ ابو ھریرۃ ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکاے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے
غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ سینچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ غرور حرام ہی چنانچہ
۲۸۰ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی خ ابو ھریرۃ ان اللہ لما قضی الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی
سبقت غضبی بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور
۲۸۱ عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ق عایشۃ ان اللہ لم یامرنا ان نکسو
الحجارۃ والطین بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑا پہنائین ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب
حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکو گرد فرش کرنا
۲۸۲ شریعت محمدی مین بہتر نہین ھ عایشۃ ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولکن بعثنی معلما میسرا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات
نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اوتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تب یہ حضرت نے
عایشہ صدیقہ رضہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہ رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے
۲۸۳ مقدمے مین ماباپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض ہی کہ اور ازواج سے
اسکی خبر نہ کیجیے یہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھ سے پوچھے گی کہ
عایشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے ھ ابن مسعود ان اللہ لم یھلک قوما او یعذب قوما
فیجعل لھم نسلا وان القردۃ والخنازیر کانت قبل ذلک مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے
۲۸۴ پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کرڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو ھریرۃ
والنعمان بن مقرن ان اللہ لیعز ھذا الدین بالرجل الفاجر بخاری مین ابو ہریرہ رضہ اور نعمان بن مقرن رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اوسکے
زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مرگیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین
۲۸۵ یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا جاسکے ھ انس ان اللہ لیرضی عن العبد
ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیھا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیھا مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
۲۸۶ خدا بہت راضی ہوتا ہی اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے ف ابو ھریرۃ ان اللہ یصحک

من رجلين ورين وفي يضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه فيدخلان الجنة بخاري اور مسلم مين ابوہريرہ رضي سے
روايت ہي کہ حضرت نے فرمايا کہ مقرر خدا راضي ہوتا ہي دو مردون سے کہ انمين سے ايک اپنے ساتھي کو مارڈالے پھر وہ دونون بہشت مين جاوين اور ايک روايت مين
بجاے يضحك كسدن رجلين کے يضحك الله الى رجلين آيا ہي مطلب دونون عبارت کا ايک ہي ف اصحاب نے پوچھا يا حضرت کيونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول
دونون بہشتي ہون حضرت نے فرمايا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کي راہ مين مارا جاوے تو وہ دونون بہشتي ہونگے

ف ابو موسى ان الله ليملي للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى ۲۸۷
وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد بخاري اور مسلم مين ابو موسى سے روايت ہي کہ حضرت نے فرمايا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھيل ديا کرتا ہي
پھر جب اوسکو پکڑتا ہي تو نہين چھوڑتا پھر حضرت نے اس حديث کي سند قرآن کي آيت پڑھي يعني خدا فرماتا ہي کہ اسي طرح تيرے رب کي پکڑ ہي جب ظالم بستيون کے
لوگون کو پکڑتا ہي بيشک اوسکي پکڑ سخت دردناک ہي ف يعني ظالم کو خدا فرصت ديتا ہي تاکہ اور بھي ظلم ثابت ہو تاکہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اوسنے

ف جابر ان الله ورسوله حرم بيع الخمر ۲۸۸
والميتة والخنزير والاصنام قالوا يا رسول الله عام الفتح وهو يسمه بخاري اور مسلم مين جابر رضي سے روايت ہي کہ حضرت نے فرمايا کہ
مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کيا شراب اور مردار اور سنور اور بتون کا بيچنا يہ حديث مکے مين فرمائي جس سال مکہ فتح ہوا يعني آٹھوين سال

ف ابو هريرة ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم قال الانصار بخاري اور مسلم مين ابوہريرہ رضي سے ۲۸۹
روايت ہي کہ حضرت نے فرمايا انصاري اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہين اور تمھارا عذر قبول کرتے ہين ف
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمايا کہ جو ابو سفيان کے گھر گيا اوسکو پناہ ہي تو بعضے انصاريون نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطني برادرون کي محبت
غالب ہوئي خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کيا حضرت نے انصاريون کو بلايا اور فرمايا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادرون کي محبت غالب ہوئي ہي
مين خدا کا بندہ ہون اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑکر مين تمھاري بستي مين گيا ميري زندگي تمھاري زندگي کے ساتھ ہي ميري موت تمھاري
موت کے ساتھ ہي انصاريون نے عرض کي يا رسول الله قسم ہي خدا کي کہ ہماري يہ بات طعنے کي راہ سے نتھي فقط ہمکو يہي خوف ہوا کہ کہين حضرت ہماري
بستي کو چھوڑکر مکے مين نہ رہ جاوين سو اب ہمارے خاطر جمع ہوئي تب حضرت نے يہ حديث فرمائي يعني تم سچ کہتے ہو تمھاري بات مين بناوٹ نہين

م ابو موسى ان الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع ۲۹۰
الشمس من مغربها مسلم مين ابو موسى سے روايت ہي کہ حضرت نے فرمايا کہ البتہ خدا اپني رحمت کا ہاتھ رات کو پھيلاتا ہي تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن کو اپني رحمت کا ہاتھ پھيلاتا ہي تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے يہان تک کہ سورج پچھم سے نکلے ف يعني جب تک سورج مغرب کي طرف سے

نہين نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہي رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے م ابو هريرة ان الله يبعث ريحا من اليمن الين من ۲۹۱
الحرير فلا يدع احدا في قلبه مثقال حبة خردل من ايمان الا قبضته مسلم مين ابوہريرہ رضي سے روايت ہي
کہ حضرت نے فرمايا کہ البتہ خدا چلاويگا ہوا کو يمن کے ملک سے ريشم سے بھي زيادہ نرم سو جسکے دل مين دانہ برابر بھي ايمان ہوگا اور ايک روايت مين
ذرہ برابر بھي ايمان ہوگا اوسکو نہ چھوڑے گي مارے يعني سب ايمان دار مرجاوينگے ف يہ قيامت کے قريب ہوگا چنانچہ اور حديثون مين آيا ہي

ف عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله بخاري ۲۹۲
کہ قيامت بدکار کافرون پر قائم ہوگي اوس وقت ايماندار کوئي نہوگا اور مسلم مين حضرت عائشہ رضي سے روايت ہي کہ حضرت نے فرمايا کہ خدا کو نرمي پسند آتي ہي ہر کام مين ف اس حديث کا قصہ اگلي حديث مين

ہوچکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا ۲۹۳ م سعد بن ابی وقاص
ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندہ کو ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہی اسواسطے خدا کو پسند جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا
تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جابسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوگئے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی خ ابو ھریرۃ ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب ۲۹۴
فاذا عطس فحمد اللہ فحق علی کل مسلم سمعہ ان یشمتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین
دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کرسکتا ہی اسواسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے
آتی ہی اور غفلت و سستی لاتی ہی اسواسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ق ابن عمر ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ ۲۹۵
کنفہ ویستترہ ویقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قرر بذنوبہ
ورای فی نفسہ انہ ھلک قال سترتھا علیک فی الدنیا وانا اغفرھا لک الیوم فیعطی کتاب
حسناتہ واما الکافرون والمنافقون فیقول الاشھاد ھؤلاء الذین کذبوا علی ربھم
الا لعنۃ اللہ علی الظالمین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایمان دار کو نزدیک کریگا یعنی
قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان
کہیگا کہ ہان میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اونکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پاؤن اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون
یعنی جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی م ابو ھریرۃ ان اللہ یرضی لکم ثلثا ویکرہ لکم ثلثا فیرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئا وان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا وان تناصحوا ۲۹۶
من ولاہ اللہ امرکم ویکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصے ہوتا ہی
تین چیز سے سو جو تین چیزین تمھارے واسطے پسند کین ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری
یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری
چیز یہ کہ خیر خواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھین ہین
سو اونمین سے اول قیل وقال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بیموقع مال کو
ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بنے حاجت بنانا یا چرنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا م عمر ان اللہ یرفع بھذا الکتاب ۲۹۷
اقواما ویضع بہ آخرین مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگون کا

حاشیہ: بیان اس حدیث کا جس مین ذکر ہی کہ قرآن سے بعضے لوگون کا درجہ بلند ہوگا اور بعضے کا پست ہوگا

اور بعضوں کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنی جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اوسکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اوسپر
٢٩٨ عمل نکیا وے قدر ہوے ھ ہشام بن حکیم بن حزام ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا مسلم مین
ہشام بن حکیم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ف
٢٩٩ ابو سعید ان اللہ یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول
ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ
ھل رضیتم فیقولون ومالنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا
ای بہشتیو سو وے کہینگے ای رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہی پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوے سو وے کہینگے
اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی
کیون نہم راضی ہون ای رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے
فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ
ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب مینے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا
ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی ٣٠٠ ھ ابن عباس ان الذی
حرم شربھا حرم بیعھا یعنی الخمر مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسنے
اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب
٣٠١ حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف ام سلمۃ ان الذی یشرب
فی اناء الفضۃ فانما یجرجر فی بطنہ نار جھنم بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
٣٠٢ جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی ھ ابو الدرداء ان اللعانین لا یکونون
شھداء ولا شفعاء یوم القیمۃ مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لعنت کرنے والے قیامت کے دن
نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت
پڑگئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور
٣٠٣ فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہی سو ان مین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی ق انس ان
المؤمن اذا کان فی الصلوۃ فانما یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ
تحت قدمہ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی
سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوکے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور
اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو تو بائین
٣٠٤ طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق ابو ھریرۃ ان المؤمن لا ینجس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت سے
مین اوس راہ سے ہٹ کر نہاکے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل

خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا سب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا
٣٠٥ البتہ وضو غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی م جابر ان المرأة تقبل في صورة شيطان مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان
کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے اوسکا
٣٠٦ خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی ف ابو مسعود
عقبة بن عمرو الانصاري ان المسلم اذا انفق على اهله نفقة وهو يحتسبها كانت له صدقة
بخاری اور مسلم مین ابو مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی
نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھپر یہ فرض کیا ہی
٣٠٧ اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر نے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب م عبد الله
بن عمر وابن العاص ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون
في حكمهم واهليهم وما ولوا مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک
٣٠٨ نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے فریقون مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین ف یعنی منصف وے ہین جو اپنے برادرون کی رورعایت نہین کرتے اپنے
بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین خ عائشة ان الملائكة تنزل في العنان فهو السحاب فتذكر الامر قضي
٣٠٩ في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون معها مائة كذبة
من عند انفسهم بخاری مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی مین جو آپس مین بات
چیت کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر جیسے سن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو
غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑکے اوسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جو اور
شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال
٣١٠ پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ
جابر ان الموت فزع فاذا رأيتم الجنازة فقوموا بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت
٣١١ ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر
اوٹھنا سنت نہین م انس ان الميت اذا وضع في قبره انه ليسمع قرع نعالهم اذا انصرفوا مسلم مین
٣١٢ انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چاپ سنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین
خ ابن عمر ان الميت ليعذب ببكاء الحي بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر
عذاب ہوتا ہی زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا خ
ابن عباس ان النار لا يعذب بها الا الله بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور
فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب چلے روانہ ہوئے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا
٣١٣ ف انس ان الناس قد صلوا ونامو اولن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھیکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے
٣١٤ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ف مجاشع بن مسعود ان الهجرة قد
مضت بأهلها ولكن على الاسلام والجهاد والخير بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی ف مجاشع سے روایت ہی
کہ جب فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض
٣١٥ نہین رہی ح ابوهريرة ان اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قوی سنت ہی اور
٣١٦ وسمہ بھی درست ہی لیکن اور خضاب جو سیاہ بال کر دیوین درست نہین ف ابن عمر ان امامكم يحفى ضاغما بين جرباء
واذرح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر
اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گانون ہین شام مین تین رات دن کی راہ اونکے درمیان مین ہی
٣١٧ مطلب کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہی ف انس ان امثل ما تداوى به الحجامة والقسط البحري بخاری اور مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہی ف کوٹ ہندوستان مین
پیدا ہوتا ہی اس واسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا
مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور تجھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی
اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے در سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ
اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکلنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین
٣١٨ ف ابوهريرة ان امرأة بغيا رأت كلبا في يوم حار يطيف ببئر قد أدلع لسانه من العطش فنزعت له بموقها فغفر لها وقال البخاري فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها
بلال بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ
کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ
معاف ہو گئے اور بخاری مین یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اوسکو
پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہو گئے اس کلام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا
٣١٩ خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی ع دل بدست آور کہ حج اکبرست ف فاطمة بنت قيس ان ام شريك يأتيها
المهاجرون الاولون فانطلقي الى ابن ام مكتوم الاعمى فانك اذا وضعت خمارك لم يراك قال

لها حين اراد ت ان تحل وقد طلقها زوجها ابو عمر بن حفص البتة بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت
قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی
اوڑھنی جب اوتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمر
بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہی اوسکے گھر مین جا یعنی اوسکو کچھ
سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی ف ابو سعید ان امة من بني اسرائيل مسخت فلا ادري اي الدواب ۳۲۰
مسخت بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی
ہی سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہو گئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرت کے
پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین اوس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سو سمار وہ جانور ہی جسکو نہدی
مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر
خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو مین تو اوسکو نہین کھاتا اور
منع بھی نہین کرتا امام اعظم رح کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی رح کے مذہب مین درست ہی ف عائشة ان ۳۲۱
اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور
اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة يعني كنيسة بالحبشة كان يقال لها ماريه بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے
اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی حبش کے
عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناؤ تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا
کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا م عبد الله بن عمرو ان اول الآيات خروجا طلوع الشمس من ۳۲۲
مغربها وخروج الدابة على الناس ضحى وايتهما ما كانت قبل صاحبتها فالاخرى على اثرها
قريبا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی
مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہو گی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہو گی ف
دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہوئی ہین م ابو هريرة ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر ۳۲۳
والتي تليها على اضوء كوكب دري في السماء لكل امرء منهم زوجتان اثنتان يرى مخ سوقهما
من وراء اللحم وما في الجنة اعزب مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودھوین
رات کے چاند کی صورت ہو گا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہو گا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو حور
ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین کہ

۳۲۴ اذر تک صاف دکھلائی دیتا ہی پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق ابو سعید
اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ
مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا
غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقربہ بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے
کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق وہین بہ یا دنی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ
عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوے کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان
ہی کہ اون مکانون مین وہ مرد پہونچینگے جو ایمان لاے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرون کو ق النعمان بن بشیر ۳۲۵
اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ
اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر دوزخیون مین پست ہلکا عذاب والا وہ ہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیگچی ابلتی ہی
اور وہ جانتا ہی کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال انکہ اوروں سے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہی م ابو سعید اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ ۳۲۶
جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوگئے ہین پھر جب تم دیکھو اونسے کوئی چیز
یعنی سانپ اگر بن جاوے تو اوسکو تین دن اطلاع کردو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر
جن ہی ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا
گھر مین سانپ نکلا ہی اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون
آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے
بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ ۳۲۷
اُمِّ مَكْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو تب تک
عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھ کر پڑھین اور جو جاگا کیے ہون
نے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری
کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نکرین ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُنْزَلُ فِيْهَا الْجَهْلُ ۳۲۸
وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمین جہالت اور تریکی یعنی پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا
کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نہ ہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت
یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو در حقیقت وہ علم نہین ہی وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہی ہی جس سے دنیا سرد ہو

اور آخرت یاد پڑے ۱۲ جابر بن سمرۃ کان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم مسلم میں جابر بن سمرہ سے ۱۲۹
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اون سے بچیو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح
اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنھوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرت
کی طرف نسبت کیں اور علماے حدیث نے اونکو بین بین کر نکال ڈالا ف ابوھریرۃ ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص ۱۳۰
واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک
قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قذرہ
واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحق بن
عبد اللہ احد رواۃ ھذا الحدیث الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر فاعطی
ناقۃ عشراء وقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک فقال شعر حسن
ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واعطی شعرا حسنا قال فای المال
احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء
احب الیک ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب
الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد
من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین
قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی اعطاک اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک
الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال
ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ وھیئتہ فقال لہ مثل ما قال
لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی
فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی
الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی
فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فو اللہ لا احمدک الیوم شیئا اخذتہ للہ ویروی
لا احمدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم وقد رضی عنک وسخط علی
صاحبیک بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر
اوسنے کہا کہ تجکو کون چیز بہت پیاری ہی اوسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھسے
گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی گھن دور ہوئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

کون مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گائے اسحٰق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑگئی کہ اوسنے اونٹ کہا یا گائے
لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت
دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ
مجھے گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہوگئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بھاتا ہی
اوسنے کہا گائے سو اوسکو گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز
بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکو
خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا۔ بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گائے بھی بیائی اور بکری
بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہوگئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہوگئین حضرت نے فرمایا بعد
مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل
پہونچنا تجکو ممکن نہین ہی مگر خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو خوبصورت رنگ اور خوبصورت کھال دی اور مال
اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگون کے حق بہت ہین یعنی فرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے
مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے
اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ یہ مال میرا باپ دادا سے چلا آتا ہی پھر فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو
خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون مسافر ہون سفر مین میرے سب وسیلے
اور تدبیر بن کٹ گئین سو تجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو
آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیوگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑاونگا
اور دوسری روایت مین یون ہی کہ لقد ابتلیتم فان تصبروا فلکم الجنۃ یعنی تم بیشک آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا
اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا ف اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث
سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نتھے جان مال صحت علم حکومت وغیرہ اوسکے کرم سے سب کو ملی سو جو شیار
ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گزار رہا اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر
اور خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا سے دور ہی ۞ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيْ اللَّيْلَةَ ۱۲
فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ مسلم مین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا آج کی
رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے مینے عرض کی یارسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ
دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا
جورات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین جانے کا جہان تصویر
اور کتا ہو پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا ھ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے ۳۳۲
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سقر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین ھ حُذَيْفَةَ ۳۳۳
بْنُ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِي لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتِّي لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ
الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین ہر مقرر کافر لوگون کو اوس حوض سے
ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی
یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب ہی کہ میرا حوض اتنا لمبا
چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین ھ عَائِشَةَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي ۳۳۴
يَدِكِ قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے
عایشہ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی جانماز لادے سجدے سے حضرت عایشہ نے کہا کہ مجکو
حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھہ ہاتھہ بڑھا کر جانماز
اوٹھالے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ۳۳۵
ذَاتَ الْيَمِيْنِ قَالَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری مین مسور رضہ اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سواروں کو لیے غمیم مین آگاہ رو کے بڑا ہی سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام
ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ نے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہوین اس راہ مین حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی
روایت غنیمتاً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھہ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھہ مقام تہمت نہین
خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ دَاوٗدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ۳۳۶
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کام سے ف روایت ہی
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات سنا ہوتا
ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھہ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی حدید اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھہ سے

۲۳۷ اوسکی زوجہ نے اور جمع کرکے کہا تھا ان دماءکم واموالکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا الا کل شئی من امر الجاھلیۃ تحت قدمی موضوع ودماء الجاھلیۃ موضوعۃ وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعۃ بن الحارث کان مسترضعا فی بنی سعد فقتلتہ ھذیل وربوا الجاھلیۃ موضوع واول ربوا اضع من ربانا ربوا العباس بن عبد المطلب فانہ موضوع کلہ فاتقوا اللہ فی النساء فانکم اخذتموھن بامان اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرھونہ فان فعلن ذلک فاضربوھن ضربا غیر مبرح ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ وانتم تسئلون عنی فما انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعہ السبابۃ یرفعھا الی السماء وینکتھا الی الناس اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حج میں عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے خون اور تمھارے مال تمپر حرام ہین جیسے اس تمھارے دن کو حرمت ہی اس تمھارے مہینے مین اس تمھاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہی اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین یہی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان کھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی بات مین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے باڈالے گئے یعنی اب اوسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دباڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہی جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اوسکو مارڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دیا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہی سو وہ سب باڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہوگیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے معاملے مین یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو سواسطے کہ تمنے اونکو اپنے قابو مین کیا ہی خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمھارا حق اون پر یہ ہی کہ جسکو تم نہ چاہو اوسکو تمھارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وے ایسا کرین سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہ ہوجاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہی اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہی یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمہ کی اونگلی آسمان کی طرف اوٹھاکر اور لوگون کی طرف جھکاکر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو ف ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے اونکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلیے گے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت ۸۰ مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے باجون ربیع الاول

فصل ہفتم در بیان وفات

انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ خ خولة بنت ثامر ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار ۳۱۱۸
یوم القیمة بخاری مین خولہ بنت ثامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق
لوٹے کھاتے ہین انکے لیے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور سیکو لینا درست نہین خ
ابو ھریرة ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفه فجعل یغرف له حتی ارواه ۳۱۲۹
فشکر اللہ له فادخله الجنة بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ
کھاتا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہان تک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو
بہشت مین داخل کیا م ابو ھریرة ان رجلا زار اخا له فی قریة اخری فارصد اللہ علی مدرجته ملکا فلما ۳۴۸۰
اتی علیه قال این ترید قال ارید اخا لی فی هذه القریة قال هل لک علیه من نعمة تربها قال
لا غیر انی احببته فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببته فیه مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا
سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین
اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے
خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو
خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ
ابو ھریرة ان رجلا من اھل الجنة استاذن ربه فی الزرع فقال له اولست فیما اشتهیت قال ۳۴۷۱
بلی ولکنی احب ان ازرع فاسرع وبذر بذر الطرف نباته واستواؤه واستحصاده وتکویره امثال
الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن ادم فانه لا یشبعک شیء بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کہ کیون نہین
کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر
ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ
کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ ابو ھریرة ان رجلا من بنی اسرائیل ۳۴۷۲
سال بعض بنی اسرائیل ان یسلفه الف دینار فقال ائتنی بالشهداء اشهدهم فقال کفی باللہ
شهیدا قال فاتنی بالکفیل قال کفی باللہ کفیلا قال صدقت فدفعها الیه الی اجل مسمی فخرج فی البحر
فقضی حاجته ثم التمس مرکبا یرکب یقدم علیه للاجل الذی اجله فلم یجد مرکبا فاخذ خشبة
فنقرها فادخل فیها الف دینار وصحیفة منه الی صاحبه ثم زجج موضعها ثم اتی بها الی البحر فقال
اللھم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت کفی باللہ کفیلا فرضی بک
وسالنی شهیدا فقلت کفی باللہ شهیدا فرضی بک وانی جهدت ان اجد مرکبا بعث الیه الذی

له فلم اقدر وانی استودعتکها فرمی بها فی البحر حتی ولجت فیه ثم انصرف وهو فی ذلک
یلتمس مرکبا یرکب فیخرج الی بلده فخرج الرجل الذی کان اسلفه ینظر لعل مرکبا قد جاء بماله فاذا
بالخشبة التی فیها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحیفة ثم قدم الذی کان
اسلفه فاتی بالالف دینار وقال والله ما زلت جاهدا فی طلب مرکب لاتیک بمالک فما وجدت
مرکبا قبل الذی اتیت فیه قال هل کنت بعثت الی بشیء قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی
جئت فیه قال فان الله قد ادی عنک المال الذی بعثت فی الخشبة فانصرف بالالف دینار راشدا

قیمہ
الف الا دون
بعضہم نقد
وجواز الحیل
فی القرض

بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں سو
اوسنے کہا گواہوں کو لاکہ اونکو قرض کا گواہ کروں تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی
لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں سو وہ سوداگری کے واسطے
سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آجاوے سو اوسنے
کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کرید پھر اوسمیں ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمیں ڈالا پھر اوسکے
مہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لیں تھیں سو اوسنے مجھسے ضامن
مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت
کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور میں نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤں تا اوسکا قرض بھیجوں سو میں نہ پایا تب تجکو
میں اس لکڑی کو امانت پر فکر کرتا ہوں پھر اوسکو سمندر میں اوسنے ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا اور پہنچنے کے وقت بھی
جہاز کی تلاش میں رہا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے
یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمیں مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والوں کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے
جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دوڑا دھوپا کیا کہ میں تیرے پاس تیرا مال لاؤں
سو اس وقت کے آنے سے پہلے میں نے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا میں تجکو خبر دیتا ہوں
کہ میں اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر مال معلوم ہو سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ
بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے پھر جا **ف** اس حدیث میں راست معاملگی اور امانت داری کی
خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہیں پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہی
لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہیں مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک
کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہیں **ق** عائشة ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن
الله ورسوله **ق** لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل
تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جیسے کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہی حضرت نے حسان بن ثابت رضی سے فرمایا **ف**
کافروں نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتوں میں اونکی

خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو

۳۴۴ ق ابوذر ؓ روایت ہی شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ بخاری اور مسلم مین ابوذر ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہی امام اعظم کا

۳۴۵ ق عایشۃ ان شر الناس عند اللہ یوم القیمۃ عبد اذھب اخرتہ بدنیا غیرہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف

۳۴۶ جیسے جھوٹی گواہی دیکر کسیکو مال دلادیا تو اوسکو دنیا ملی اوسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عایشۃ ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من فرقہ الناس اتقاء فحشہ ویروی من ترکہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین من فرقہ کی جگہ من ترکہ آیا ہی مطلب دونون کا ایک ہی

۳۴۷ م عمار ؓ ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ مسلم مین عمار ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہی اوسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد رہین اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو بہت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی

۳۴۸ ق ابن عمر ان عاشورا یوم من ایام اللہ فمن شاء صامہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے ایک دن بھی ہی سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہی

۳۴۹ م عثمان وعایشۃ ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ مسلم مین حضرت عثمان اور حضرت عایشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پونہچا سکے ف حضرت عایشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر ؓ دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق ؓ آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمان ؓ آئے تو حضرت نے اوٹھکر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق ؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان ؓ کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمان ؓ حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا امیر اوسکا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے

۳۵۰ م ابوالدرداء ان

عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلث مرات
ثم قلت العنك بلعنة الله التامة فلم يستاخر ثلث مرات ثم اردت اخذه والله لولا
دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة مسلم میں ابو درداء سے اور روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مونہہ میں لگا دے سو میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں
تجھ سے پھر میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پوری لعنت تجھ پر بھیجتا ہوں پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان
بھائی دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث
۳۵۱ میں آتا ہی ف ابو ہریرہ ان عفریتا من الجن تفلت علي البارحة ليقطع علي صلوتي فامكنني
الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا اليه كلكم
فذكرت دعوة اخي سليمان رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فرددته
خاسئا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز
توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا پھر میں نے اوسکو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کھنبوں سے کسی کھنبے میں باندھ دوں
تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور مجکو ایسی
بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر میں نے اوسکو ڈھکیل دیا دور کر کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو
میں تھے اور اونھوں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملے سو اسلئے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہیں ہو سکتا سو اسلئے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہی کہ حضرت کے ساتھ
۳۵۲ بے ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہی خ عائشة ان عيني تنامان وقلبي
بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ف حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھنے کو سو گئے جب بلال نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب میں نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیوں نکیا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی میں سونے میں اپنے بدن کے حال سے غافل نہیں ہوتا سب کا
۳۵۳ سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمیں خاص ہیں ف المسور بن مخرمة ان فاطمة مني واني اتخوف ان تفتن
في دينها واني لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو
الله مكانا واحدا ابدا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہی اور البتہ مجکو خوف
آتا ہی کہ کہیں اوسکے دین میں فتنہ نہ ڈال جاوے اور مقرر میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال ہاں لیکن خدا کی
قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہوں گی ف ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی
نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ہر چند وہ نکاح حلال ہی لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے
کہیں حضرت علی کی اطاعت میں توقف نکریں تو دین میں خلل پڑے سو اسلئے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہی اسواسطے حضرت نے منع کیا ۵
۳۵۴ عمرو بن العاص ان فضل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر مسلم میں عمرو بن عاص سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزے مین فرق ہے یعنی ہمارے روزے مین سحری کھانا ہے اور کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک سحری کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہے بلکہ سنت ہے ۳۵۵ ھ عبد اللہ بن عمرو ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمۃ الی الجنۃ بأربعین خریفا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ق حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کر اللہ کے واسطے مدینہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے بڑی بڑی تکلیفین اور محنتین اسواسطے کین کہ مہاجرین کے سوا مالدارون سے چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے دوسری حیثیت مین آیا ہے کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا ق سہل بن سعد ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یدخل منہ الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل منہ احد غیرھم یقال این الصائمون فیقومون لا یدخل منہ احد غیرھم فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منہ احد بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اوسمین سے روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وہ اوٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب وہ جاچکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا ق ابو سعید ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب الجواد المضمر السریع مائۃ عام ما یقطعھا بخاری اور مسلم مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہے کہ اچھے گھوڑے پالاونیتر قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے ق مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہے جسکے پیر ستر ہاتھی کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبیٰ کہتے ہین ھ انس ان فی الجنۃ لسوقا یأتونھا کل جمعۃ فتھب ریح الشمال فتحثو فی وجوھھم وثیابھم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اھلیھم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لھم اھلوھم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہے جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتر کی ہوا چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر بلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا خ ابو ھریرۃ ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ کل درجتین ما بینھما کما بین السماء والارض فاذا سألتم اللہ فسلوہ الفردوس فانہ اوسط الجنۃ واعلی الجنۃ وفوقہ عرش الرحمن ومنہ تفجر انھار الجنۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے

۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھین ہین دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ رنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث

۳۶۰ اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی ق اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کیطرف توجہ نچاہیے ف عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام

۳۶۱ کرنا جواب دینا ے سبب کھانسنا ادھر ادھر دیکھنا نماز مین درست نہین م عَمَّارٌ اَوْ حُذَیْفَۃُ شَکَّ شُعْبَۃُ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَھَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِّنْھُمْ تَکْفِیْکَھُمُ الدُّبَیْلَۃُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ یَظْھَرُ فِیْ اَکْتَافِھِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِھِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ رضی سے

روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی اونکو کبھی بہشت نصیب نہو گی اونمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کڑالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اونکی چھاتیان توڑ کے نکل آویگا یعنی اوسمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا م اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَّکَذَّابًا مسلم مین اسما بنت ابی بکر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبر کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے

۳۶۳ دو آدمی پیدا ہوئے ق اَنَسٌ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے ٹونٹی دار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی

۳۶۴ وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا م عَائِشَۃُ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَآءً اَوْ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہی کھجور کی

۳۶۵ بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے ف اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

دو خوبیں ہیں جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا پچاؤ دوسرے گرواؤ یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس میں اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریاں چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات میں غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام میں دور اندیشی شتابی اور جلد بازی کرنا جانور ونکی خو ہی اس واسطے خدا کو غصے کا پچاؤ اور گرواؤ پسند ہی ف انس ان قریشا حدثت عهد بجاهلية ومصيبة وانی اردت ان اجبرهم واتالفهم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعوا برسول الله الی بیوتکم لو سلک الناس وادیا وسلکت الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریوں سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو میں چاہا کہ انکو انعام دوں اور اونکی گاوٹ کروں تم کیا اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھریں اور تم اپنے گھروں کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری اور راہ چلیں تو میں انصاریوں ہی کی راہ چلوں ف مصابیح میں انس سے روایت ہی کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والوں کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریوں نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہیں ہمکو چھوڑتے ہیں حال انکہ اونکے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں یعنی ہماری تلوار دں کے زور سے وے مسلمان ہوئے ہیں جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریوں کو حضرت نے ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریوں کے رئیسوں اور عقلمندوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگوں نے یہ ہرگز نہیں کہا لیکن ہمارے نوجوانوں نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہیں اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند اونکے لڑائیوں میں مارے گئے ہیں اسلام کی خوبی اونکے دل میں ابھی نہیں جمی اگاوت کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہیں قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا ہے قسمت اوسکی جسکے حصے میں حضرت آوین اس حدیث سے انصاریوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۳۶۷ م عبد الله بن عمرو ان قلوب بني آدم كلها بين اصبعين من اصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه حيث يشاء مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیوں کے سب دل جسے اسمان کے ایسے قابو میں ہیں جیسے ایک دل اوسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی ف انس سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما رکھ سو میں نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اسلام کے دین کو ہم سمجھتے جانتے ہیں کچھ ہمارے بچلنے کا بھی آپکو ڈر ہے جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر نہ ہونا چاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے ۳۶۸ کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہیں ف المغيرة بن شعبة ان كذبا علي ليس ككذب على احد من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور دں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا جان بوجھ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ میں ف یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا

یقین کامل حاصل ہوا بچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا
حرام ہی لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علماے حدیث نے
پرکھنے میں بڑی محنتیں اور جان فشانیاں کیں موضوع حدیثوں کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صرافی
کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے کیہی کتاب میں دیکھے
اور صحیح کو سچا جانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علما حدیث سے اوسکی صحت نہ سنے ف عَائِشَةُ اِنَّ اَصْدَقَ
اَلْحَقِّ مقابلہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تو اوکو کہنا چاہیے ہو سچا ہی ف حضرت پر کسیکا
قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہی کہا چاہیے
اوسکی بات کا برا ماننا نہیں صحیح ابن عمر ان لک اجر رجل قتل شہیدا بدار ان سمعہ قالہ لعثمان
بن عفان بخاری میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رضہ سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ
ہی غنیمت کے مال کا اون لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رضہ کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار
تھیں تب حضرت نے حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں اونمیں سے ایک مرد کے برابر تجکو ثواب
آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملیگا ف انس ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ
بن الجراح بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد
امانت دار اے امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یاروں میں ہیں اونکو اس امت کا
امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جسمیں جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے
صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ میں کڑا اور حضرت عثمان کو حیا مند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جانثار فرمایا
ف جابر ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جانثار زبیر ہی ف مصابیح میں روایت ہی
کہ جب مدینے میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ چھوٹ پھٹک گئے حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے
زبیر نے کہا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے
بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہی ف انس ان لکل نبی دعوۃ وانی اختبات
دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور میں نے اپنی دعا
چھپا رکھی ہی اپنی امت بخشوانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث میں بشارت ہی امت کی کہ حضرت کی جو ایسی سے مراد اور
معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نہ کی قربان اس نبی رحیم اور کریم کے
وعن ابی بن کعب ان لک ما احتسبت قالہ لرجل کان یمشی امام النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وکان یرکب ویجوز انہ الا حیا مسلم میں ابی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا
جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد میں آتا تھا اور سوار نہ ہوتا تھا اور اپنے قدم میں ثواب کی امید

رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا
اندھیرے اور گرمی مین جو آیا کرو اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمکو اس بات
اور اس محنت کا ثواب ملیگا م حَاوَلَ اَنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً ق لَمَّا لِاَهْلِ حَاجِرٍ قَدْ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْا ۳۴۵
بُيُوْتَهُمْ وَيَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین مسجد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر قدم پر درجہ ہے یہ حضرت نے
جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین ف یعنی
جتنا تم دور رہو گے اور مسجد مین آیا کرو گے اوتنا ثواب زیادہ پاؤ گے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا ع اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ ۱۰۱ ۳۴۶
تِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوس پر عمل کرے وہ بہشت مین
جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین
بہت اسماے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی النصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوبۃ غافر الذنب حنان مستان وغیر ذالک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسماے حسنی انہین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہے
کہ اس قدر ناموں کی یہ تاثیر ہے کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے نہ یہ کہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی اللہ پاک ایسا ہے کہ اوسکے سوا کوئی معبود برحق نہین اَلرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی اَلرَّحِيْمُ نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان والون پر
مخصوص ہے اَلْمَلِكُ سب کا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا اور کرنے والا ایمان والون کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا اَلْمُهَيْمِنُ شاہد
امانت دار محافظ اَلْعَزِيْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا اَلْمُتَكَبِّرُ بڑا عظیم الشان سمجھنے والا
اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق
کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا اَلْقَهَّارُ سب پر غالب
اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی بخش اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا
اَلْعَلِيْمُ ہر چیز کا دانا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین اَلْخَافِضُ پست کرنے والا مغرورون کا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین متکبرین کا اَلْمُعِزُّ
عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِيْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَكَمُ فیصلہ
کرنے والا اَلْعَدْلُ منصف حاکم اَللَّطِيْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِيْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِيْمُ
بردبار بڑی سہائی والا کہ اہل کفر و فسق کو جلد نہین پکڑتا اَلْعَظِيْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر اَلْغَفُوْرُ
پردہ پوش اَلشَّكُوْرُ شکر گزاروں کا قدردان اَلْعَلِيُّ سب سے اونچا اَلْكَبِيْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِيْظُ اپنی مخلوقات
کا نگہبان اور محافظ اَلْمُقِيْتُ محافظ باقدرت خلائق کو قوت دینے والا اَلْحَسِيْبُ تمام عالم کو کافی اوسکے سوا نے دوسرے

فضیلت حفظ و ورد اسماے الٰہی و ترغیب بہ حسنی

کی حاجت نہیں **الجلیل** بڑی شان والا **الکریم** صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہیں **الرقیب** ہر شی کا نگہبان **المجیب** حاجت مند وادعا کا قبول کرنے والا **الواسع** کشادہ رحمت کشادہ عطا **الحکیم** محکم حکمت استوار کار **الودود** نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب **المجید** بزرگ ذات نیکو کار **الباعث** قیامت مین قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا **الشہید** ہر چیز اوسکے سامنے حاضر **الحق** سچ سچ جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی دھوکا نہین **الوکیل** سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن **القوی** زبردست **المتین** استوار کار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین **الولی** مددگار عالم کا کارساز **الحمید** ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود **المحصی** ہر چیز کا گھیرنے والا اندازہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین **المبدی** بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا **المعید** نیا مین زندون کا مارنے والا آخرت مین مُردون کو زندگی بخشنے والا **المحیی** جلانے والا **الممیت** مارنے والا **الحی** بذات خود زندہ **القیوم** بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا **الواجد** غنی جسکو کچھ احتیاج نہین **الماجد** بزرگی والا **الواحد** اکا جسکا کوئی دوسرا نہین **الصمد** سردار دائمی جو کھاے و نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز **القادر** صاحب قدرت **المقتدر** بڑے اقتدار والا **المقدم** تقدیم بخشنے والا **المؤخر** پیچھے ڈالنے والا **الاول** پہلا کوئی اوسکے قبل نہین **الآخر** پچھلا جسکے بعد کچھ نہین **الظاہر** قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ شک نہین **الباطن** مخلوق کی نظر اور وہم سے چھپا **الوالی** مالک صاحب حکومت **المتعالی** بلند شان جسکا وصف نہو سکے **البر** اپنے بندون پر مہربان نیکوکار **التواب** توبہ قبول کرنے والا **المنتقم** بدکارون کا سزا دینے والا **العفو** گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا **الرؤف** نہایت مہربانی والا **مالک الملک** سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے **ذوالجلال والاکرام** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم **المقسط** عادل انصاف **الجامع** قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا **الغنی** سب سے بے نیاز **المغنی** جسکو چاہے بے پروا بنادے **المانع** روکنے والا **الضار** ضرر پہونچانے والا **النافع** نفع رسان **النور** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہے **الہادی** نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا **البدیع** خود بے نظیر اور نئی اوپج کالنے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا **الباقی** موجود دائمی ہمیشہ قائم **الوارث** فنا عالم کے بعد قائم رہنے والا **الرشید** راہ نما **الصبور** بڑا سہارا والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا ق اُسامة بن زيد ان لله ما اخذ ولله ما اعطى وكل شيء عنده باجل مسمى بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور اوسی کا ہے جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے ف اُسامہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لاوین حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اوسکو فنا ہے م مسلمان ان لله مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق بينهم وتسع وتسعون ليوم القيمة مسلم مین سلمان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور

۳۷۷

۳۷۸ فی بیان صفات الحق

رہنا نوے ۹۹ رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ
اثر ہی کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں آپ بھوکے رہتے ہیں اونکو کھلاتے ہیں اوسی کا اثر ہی کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور اونکی
مصیبتیں اوٹھاتے ہیں اور رہنا نوے ۹۹ حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت
کی نے حساب نعمتیں اونمیں رحمتو نکا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہیں ق ابو ہریرۃ ان للہ ملائکۃ ۳۷۹
یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الی
حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال
فیسئلھم ربھم وھو اعلم بھم منھم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض
قال فیسئلھم ربھم وھو اعلم بھم منھم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک ویکبرونک
ویحمدونک ویھللونک ویمجدونک قال فیقول ھل رأوني قال فیقولون لا واللہ
ما رأوک قال فیقول کیف لو رأوني قال فیقولون لو رأوک کانوا اشد لک عبادۃ
واشد لک تمجیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسئلوني قالوا یسئلونک الجنۃ
قال فیقول وھل رأوھا قال یقولون لا واللہ یا رب ما رأوھا قال فیقول فکیف لو رأوھا
قال یقولون لو انھم رأوھا کانوا اشد علیھا حرصا واشد لھا طلبا واعظم فیھا رغبۃ
قال فمما یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول وھل رأوھا قال یقولون لا واللہ
یا رب ما رأوھا قال یقول فکیف لو رأوھا قال یقولون لو انھم رأوھا کانوا اشد منھا
فرارا واشد لھا مخافۃ قالوا ویستغفرونک قال فیقول فاشھدکم انی قد غفرت لھم
قال یقول ملک من الملائکۃ فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ قال ھم القوم
لا یشقی جلیسھم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین
راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین چلے آؤ
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو اونکو وے چھالیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان پر
چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اون سے اوسکا رب پوچھتا ہی حال انکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہین
ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا پھر اوسکا رب اون سے پوچھتا ہی حال انکہ وہ اونکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی
کہ کیا کہتے ہین تیرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی
تجکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبی بیان کرتے ہین اور لا الہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسیکو لائق
بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان
کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے مجکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرت نے فرمایا
پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہین اگر وے تجکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری

ذکر کی فضیلت
بیان میں
رکھا اللہ

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو کیا مجسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اوسکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھ پاوین تو اوسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوسسے بھاگین اور بہت اوسسے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس قوم مین نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آوے گی ق ابو موسی ان للمؤمن فی الجنة لخیمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها فی السماء ستون میلا للمؤمن فیها اهلون یطوف علیهم المؤمن فلا یری بعضهم بعضا بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک پتے کے موتی کا لنبا اوسکا آسمان مین اور روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایمان دار کی اونمین بیبیان ہونگی کہ اونمین گھومیگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے سبب سے ٣٨١ م انس ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب معنا قاله عند خروجه الی بدر مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جاسوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی سو حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نہین ظاہر کیا تاکہ خبر مشہور نہو جاوے ق ابن عباس ان له دسما قاله حین شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض بخاری اور مسلم مین ٣٨٢ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنائی ہی یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف ٣٨٣ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی ق رافع بن خدیج انی لهذه البهائم او ابل کانت او غنم بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسی کا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسیںنے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پالو جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین ہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے ٣٨٤ حلال ہی م انس ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأة رقیق اصفر فمن ایهما علا او سبق

یکون رحمۃ الشبہ مسلم میں ان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی کاربھی سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی سوان دونون مین سے جو غالب ہوگئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سے شباہت ہوتی ہی ف یہودیون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ کی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب ہوی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہی ف ابو موسی ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا ۳۸۵
فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلا والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلا فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله بما بعثني به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہی رہنمائی اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پڑا نہجاز مین پر سو اوسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوک گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اوس زمین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیون کو نفع پہونچایا پھر آدمیون نے اوس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کے پانی پونہچا سو وہ تو جنگل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین کی جو عمدہ ہی اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور انپر کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی اسی طرح بعضے آدمی وے ہین کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطلب نکالین تو اون سے اورون کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہین تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا جو خود کو نفع نہ کرے تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہی مثنوی ہر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۳۳۹۱ ف ابو ہریرۃ ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرونکی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اوسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ان پیغمبرون کا تمام اور پورا کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہوچکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرت کے

بھر کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی نہ بھی ہوئے ق ابو موسیٰ ان مثلی ومثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی ۳۸۷
قوما فقال یا قوم انی رایت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء فاطاعہ طائفۃ من قومہ
فادلجوا فانطلقوا علی مہلہم ونجوا وکذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحہم الجیش فاہلکہم
واجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی واتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی وکذب ما جئت بہ من الحق
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے
پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بچا کو
سو اوسکی قوم سے کچھ لوگون نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بچکے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانون
مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین یہ دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہوکر اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض تھی کہ اوسکو لوگ
بڑی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حذیفۃ ان معہ ماء وانارا فنارہ ماء وماؤہ نار بخاری ۳۸۸
اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہے اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا ڈھٹہ بندی سے آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت مین ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہے اور اوسکا
پانی آگ ہے ق ابو شریح یا خزاعی ان مکۃ حرمہا اللہ ولم یحرمہا الناس فلا یحل لامرئ یومن باللہ ۳۸۹
والیوم الاخر ان یسفک بہا دما ولا یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ فقولوا لہ ان
اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار ثم عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا
بالامس فلیبلغ الشاہد الغائب بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہے
آدمیون نے اوسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمین خون نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور مکے کا درخت
نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرا در ست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو
حکم نہین دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہین
وے غائب لوگون کو یہ حکم پونہچا دیوین ق انس ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویفشو الزنا ۳۹۰
ویشرب الخمر ویذہب الرجال وتبقی النساء حتی یکون لخمسین امراۃ قیم واحد بخاری اور مسلم
مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علماء مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور
حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہان تک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا

رہ جاویگا خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَى اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ ۳۹۱
مَا لَمْ تَرَ بَاَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَقُلْ بخاری میں واثلہ بن اسقع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون میں بڑا بہتان یہ ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھونے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب بناکر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بناکر کہے خ عَلِيٌّ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ ۳۹۲
لَسِحْرًا بخاری میں حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہوجاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھونے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علماے حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین ۳۹۳
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی ه جابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ ۳۹۴
سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ
اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات رہتی ہے تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اوسکے شوق مین رات بھر عبادت کرین ف اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ ۳۹۵
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يُبْقِيَنَّ
فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کردیے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروادیے صرف حضرت ابی بکر رضہ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب سے فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا اونکی خلافت کا ه عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةَ مسلم مین عائذ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۳۹۶
فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کے مارمار ہاتھ پانون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے
م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ ۳۹۷

عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا مسلم میں ابو سعید رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیوں سے بہت برا آدمی خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور ایک روایت میں جن ہے کہ امانت کا
برا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہے کہ اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے بھید کو
مشہور کرے ف یعنی لوگوں سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہے اور نہایت گناہ

۳۹۸ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ
لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ف قَالَهُ اِذِ الْخُوَيْصِرَةُ التَّمِيْمِيُّ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ حِيْنَ قَالَ قَسْمَ ذُهَيْبَةٍ فِيْ
ذی الخویصرہ ۱۲

تُرْبَتِهَا كَانَ بَعَثَهَا عَلِيٌّ رض مِنَ الْيَمَنِ بِيْنَ الْاَقْرَعِ وَعُيَيْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَزَيْدِ الْخَيْلِ بخاری اور مسلم میں
ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلوں سے نیچے نہ اترے گا یعنی
دل میں قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانوں کو قتل کرینگے بت پرستوں کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اگر میںنے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق میں فرمائی کہ جس کا نام
ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا عدل سے اڈرا ی محمد جب حضرت کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رض نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیوں کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چاروں عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا

حضرت نے اونھیں کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا ای پیغمبر خدا سے اڈر عدل کر
برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ ای کمبخت اگر میں عدل نکرونگا تو پھر دنیا میں کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو
میں گردن اوسکی کاٹ ڈالوں یہ منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے جڑ وہاں سے اوٹھ گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید رض اس حدیث کے راوی ہیں بخاری میں روایت ہے کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی
جنھوں نے حضرت علی کی امامت نمانی اور حضرت علی رض اونکو قتل کیا اور میں بھی اوس لڑائی میں موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ
اون میں موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں ظاہر کی عبادت کرتے ہیں اور دل میں اونکے ایمان نہیں
یعنی دل میں شرک اور بدعت بھرا ہے تو اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھائے

۳۹۹ ع اَنَسٌ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے
بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کردیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاویں کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کردیتا ہے ف بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خون بھا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اوسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس
بن نضر رض چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے فرمایا ای انس خدا کا حکم
تو بدلا لینا ہے آخر اوس عورت کی قوم خون بھا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی
قسم سچی کی ع ابو مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی ۲۰۰

اذا لم تستحي فاصنع ما شئت بخاری مین ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کی کلام سے جو لوگون نے پائین پالی ہین ان مین سے ایک بات یہ ہی کہ جب تجکو شرم نہ رہے خدا سے خلق سے تو جو چاہے کر آوے سو کر ف یعنی حیا اور شرم سنت پیغمبرون کے دین مین پسندیدہ اسکا حکم کبھی موقوف نہین ہوا طبیعت آدمی کی بدکامون کو چاہتی ہی شرم کے سبب سے کامون سے رکتا ہے آدمی مین اگر شرم نہوے تو جانور ہو ف اُبَیّ بن کعب اِنَّ مُوسٰی قَامَ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا ۴۰۱
فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْهِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّ لِیْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ فَقَالَ
مُوْسٰی یَا رَبِّ وَكَیْفَ لِیْ بِهٖ قَالَ تَاْخُذُ مَعَكَ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِیْ مِكْتَلٍ فَحَیْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ
فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِیْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَا الصَّخْرَةَ
وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ
فِی الْبَحْرِ سَرَبًا وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوْتِ جِرْیَةَ الْمَآءِ فَصَارَ عَلَیْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ نَسِیَ
صَاحِبُهٗۤ اَنْ یُّخْبِرَهٗ بِالْحُوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِیَّةَ یَوْمِهِمَا وَلَیْلَتِهِمَا حَتّٰۤی اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ
مُوْسٰی لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یَجِدْ مُوْسٰی النَّصَبَ حَتّٰی
جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِیْۤ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ قَالَ لَهٗ فَتٰىهُ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَاۤ اَنْسَانِیْهُ
اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلِمُوْسٰی وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ
مُوْسٰی ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِیْ فَارْتَدَّا عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَرَجَعَا یَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰۤی انْتَهَیَا اِلَی الصَّخْرَةِ
فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّی ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ مُوْسٰی فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی
بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ قَالَ نَعَمْ اَتَیْتُكَ لِتُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا یَا مُوْسٰۤی
اِنِّیْ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗ وَاَنْتَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰی
سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ
حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِیْنَةٌ فَكَلَّمُوْهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمْ
فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْا بِغَیْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ وَلَمْ یَفْجَاۤ اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنَ
اَلْوَاحِ السَّفِیْنَةِ بِالْقَدُوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ
بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ
الْاُوْلٰی مِنْ مُّوْسٰی نِسْیَانًا قَالَ وَجَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ فَنَقَرَ فِی الْبَحْرِ نَقْرَةً
فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِیْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ
ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِیْنَةِ فَبَیْنَمَا هُمَا یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ
فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ بِیَدِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِیَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةً بِغَیْرِ

نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وھذہ اشد
من الاولی قال ان سالتک عن شیء بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا
حتی اذا اتیا اھل قریۃ استطعما اھلھا فابوا ان یضیفوھما فوجدا فیھا جدارا یرید ان ینقض
قال ماءیل فقال الخضر بیدہ فاقامہ فقال موسی لقوم اتیناھم فلم یطعمونا ولم یضیفونا
لو شئت لاتخذت علیہ اجرا قال ھذا فراق بینی وبینک سانبئک بتاویل ما لم تستطع علیہ
صبرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وددنا ان موسی کان صبر حتی یقص علینا من
خبرھما بخاری اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے
سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون بڑا عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا نے اون پر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا
یعنی یوں نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہے سو
موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری
میں رکھ سو جہاں وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان میں ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل میں رکھا پھر روانہ
ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہانتک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں صاحب وہاں سر ٹیک کر سو گئے اور
مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل میں پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی پانی میں اور اوسنے دریا میں اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے جہان سے
مچھلی کئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا
قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تبھی جاگتے تھے پھر دونوں چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے
جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو میں بھول گیا مچھلی کا آپسے قصہ کہنا اور
نہیں بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہے یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے
فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو تعجب سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدموں پلٹے حضرت نے
فرمایا سو دونوں پھر اپنے قدم پر قدم ڈالتے یہانتک کہ پتھر پاس پونہچے تو اچانک وہاں دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو
موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ میں
موسیٰ ہوں خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہے موسیٰ نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں تو مجکو بھلائی سکھائے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہے
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہے خدا نے مجکو سکھایا ہے کہ تو اوس علم کو نہیں جانتا
اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجکو سکھایا ہے کہ میں اوسکو نہیں جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا میں تیرے
حکم کے خلاف نہ کرونگا پھر خضر نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک میں اوسکا ذکر نہ کروں پھر دونوں چلے یہانتک
کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والوں سے تینوں آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو
تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے

اون سے کہا ان لوگون نے ہمکو نہ کرایہ پر چڑھایا تو انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تاکہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضرؑ نے کہا میںنے تجھسے کہا تھا کہ مقدر تجکو میرے ساتھ رہنا نجاویگا موسیٰؑ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی مینے بھولے سے کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے دراوجی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰؑ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑیا آیا سو ناؤ کے کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبوئی دریا مین ایکبار سو حضرتؑ نے موسیٰؑ سے کہا نہین ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ دے دریا کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہی لڑکون کے ساتھ سو خضرؑ نے اوسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اسنے کسیکا خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ بُرا کام تجسے ہوا خضرؑ نے کہا بھلا میںنے تجسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکے گا حضرتؑ نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہنچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی اوسنے کہا کہ وہ مجھک رہی تھی سو خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضرؑ نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلاؤن پھیرا اون تینون باتون کا جسپر تو صبر نکر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور سہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصے اوسکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین ف پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہی کہ وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اوسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اس واسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اوسکو ناقص جان کر نہ لیوے اور لڑکے مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا پیدائیشی کافر تھا اور اوسکے ماباپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچارون کو اپنے کفر اور بغاوت سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جا پہونچین تو اوس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا ف خواجہ خضر کا نام ایلیا بن ملکان ہی اور خضر اونکا لقب ہی کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہی ولی کامل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ اونکے ساتھ رہے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے ف حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہی بدون اسکے علم نہین آتا جلد باز ہی آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نہ چاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ

اوستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہے چاہے اوسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے پنجوین بڑی عمدہ بات یہ ہے کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور اوسکے کامار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اوٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ

۴۰۲ اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق ابن عمرؓ ان ناسا منکم قد اروا لیلۃ القدر فی السبع الاول واری ناس منکم اظنہا فی السبع الغوابر فالتمسوہا فی العشر الغوابر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہے کہ شب قدر پچھلے دن کی پہلی سات راتون مین ہے اور بعضون کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتون مین ہے سو تم اوسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نہ ہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اوسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی

۴۰۳ ق عدی بن حاتمؓ ان وسادک لعریض انما ہو سواد اللیل وبیاض النہار ف لہ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ سفید دورے سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے حضرت نے عدیؓ سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ جب قرآن کی آیت اوتمی کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو میںنے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید لے کے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین میںنے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو میںنے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو نادان ہے خدا کا یہ طلب نہین جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ دورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی

۴۰۴ صبح کی سفیدی نمودار نہو اوس وقت تک سحر کھانا درست ہے ق ابن مسعودؓ ان ہاتین الصلاتین حولتا عن وقتہما فی ہذا المکان یعنی صلوۃ المغرب وصلوۃ الفجر عن مزدلفۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہے ایک مکان کا مکے سے چھ کوس حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتی ہے پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل ٹالتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی ہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے کہ

۴۰۵ حج مین ایسے وقت پر جاوے تاکہ اور کام حج کے کر سکے ق ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری ان ہذا اتبعنا وان شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال بل اذن لہ یا رسول اللہ قالہ لابی شعیب الانصاری لما دعاہ خامس خمسۃ فاتبعہ رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی یا پنجوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اوسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمیون کی دعوت ہو اوسمین ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی

۴۰۶ ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کر لینا چاہیے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جابر ان ہذا احتظ علی سنتی فانا نائم فاستیقظت وہو فی یدی فاصلتہا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا بخاری اور مسلم مین

بیان توکل وقناعت وترک طمع وحرص

جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھہ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھہ سے مینے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب اودھر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علاوہ علاوہ درخت تھے اوتر حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختون کے نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو وہ مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرتؐ نے اوٹھالی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرتؐ نے معاف کردیا پھر اصحاب کو بلاکر یہ حدیث فرمائی ۴۰۷ ف معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہکے بھل ڈھکیل دیگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اون پر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد گئے

۴۰۸ ف عمرؓ ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجکو آپ نے جس طرح سورۂ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرتؐ نے کہا ہی ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جس طرح اوسکو معلوم تھا حضرتؐ نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرتؐ نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین

۴۰۹ ف عائشہؓ ان ھذا شیء کتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطہری قالت فحاضت بسرف فلما کانت بمنی طہرت فلم تطف بالبیت حتی رجعت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہی یعنی آپمین کچھہ اختیار نہین پیدائشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانۂ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کی منزل مین حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہونچے تو مجکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرتؐ نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے یہ حال کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوائے طواف کے سو اوسکو غسل کے کرلینا

۴۱۰ ف ابو موسیٰؓ ان ھذا قدمۃ البشری فاقبلا انتما قالہ لابی موسیٰ وبلال حین قال الاعرابی الم تبشرنا فاعط منہ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو لیا تم دونو بشارت کو قبول کرو

یہ بات حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال رضہ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھسے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ف ابو موسیٰ رضہ سے
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیکر تے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال رضہ سے فرمائی دونوں نے کہا کہ یا حضرت جسنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک طشت کا
پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اوسمین دھویا کلی اوسمین ڈالی پھر ان دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رضہ پردے کے اندر سے کہا
کہ اوسمین سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا م زید بن ثابت ان ھذہ الامۃ تبتلی فی قبورھا فاذا لا ۴۱۱
ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منہ قالہ لما مر بقبور بعض
المشرکین مسلم میں زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلائمین گرفتار
ہین اگر مجکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کہین نچھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت
فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابو بصرۃ الغفاری ان ھذہ ۴۱۲
الصلوٰۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوھا فمن حافظ علیھا کان اجرہ مرتین ولا صلوٰۃ
بعدھا حتی یطلع الشاھد یعنی صلوٰۃ العصر مسلم میں ابو بصرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اون سبھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو اونھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاربار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی
محافظت کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک
تارا نہ نکلے م معویۃ بن الحکم السلمی ان ھذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیھا شیء من کلام الناس انما ھی التسبیح ۴۱۳
والتکبیر وقراءۃ القرآن مسلم میں معویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون
کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح مین معویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ ہم
حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھ گھورکا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو
تو وے لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکا تے ہین مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان مینے ایسا
نرمی سے سکھانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا کیا
نماز مین درست نہین م ابو ھریرۃ ان ھذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ ینورھا لھم بصلوتی ۴۱۴
علیھم مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو
روشن کردیتا ہے میری دعا سے اوپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر کی صبح کو جب آئے اوسکی قبر کو
دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگونکو مستحب ہے ق انس ان ھذہ المساجد لا تصلح لشیء من ھذا البول ۴۱۵
والقذر انما ھی لذکر اللہ والصلوٰۃ وقراءۃ القرآن بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجد مین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین

ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی ماراسے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلوا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلاکر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوے عبادت کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوسپر غصہ نہ چاہیے

۴۱۶ **ق** ابو موسیٰ ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفؤھا عنکم بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمھاری دشمن ہی یعنی جلادیتی ہی تو تم جب سونے لگا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو **ف** ایک مدینے مین ایک گھر مع گھر والون کے جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین

۴۱۷ **م** عبد اللہ بن عمرو ان ھذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسھا **قالہ** لہ حین رای علیہ ثوبین معصفرین وفی روایۃ انہ قال امک امرتک بھذا قلت اغسلھما قال بل احرقھما مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اوسکو نہ پہن حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اونپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہی عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اونکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے **ف** جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہی عورت کو درست

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اتی کی لفظ ہی

۴۱۸ **م** ابو ھریرۃ اتی آخر الانبیاء وانہ مسجدہ آخر المساجد مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہی **ف** یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی

۴۱۹ **م** جندب بن عبد اللہ اتی ابرأ الی اللہ ان یکون لی منکم خلیل فان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا آرو برو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا ابرہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا **ف** خلیل اور دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوے خدا کے کسیکی نتھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسیسے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۲۰ **م** سعد بن ابی وقاص اتی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اونمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین

اونکے مذہب کی اور مسلمین میں ہے انس اِبی آرحما قتل احوھا معی یعنی اُم سلیم اُم انس ۴۲۱ صالت بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارے اُم سلیم پر رحم کرتا ہوں اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے اُم سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا ف حضرت دینے میں سوائے
اُم سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اُم سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان
تھا ف ابو سعید اِبی اعتکفت العشر الاول ۴۲۲ ثم اعتکفت العشر الاوسط ثم اُتیت
فقیل لی انھا فی العشر الاواخر فمن احب منکم ان یعتکف فلیعتکف بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں رمضان کی پہلی دس راتوں میں اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر بیچ دس رمضان کی دس راتین
اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھکو کہ شب قدر پچھلی دس راتوں میں ہے سو تم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان
پہلے باب میں ہو چکا ف عایشۃ اِبی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تستعجلی حتی تستامری ابویک ۴۲۳ قالہ
لھا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تجھسے ایک بات کہتا ہوں تو تجکو اوسکے جواب میں جلدی مت کر
نہیں بدون اپنے ماں باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عایشہ رضہ سے فرمائی ف حضرت کی بیبیوں نے کہا کہ پیغمبر کو معمول ہے ایک بار زیادہ مانگا
حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری کہ بیبیاں یا دنیا اختیار کریں یا دین کو جب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عایشہ رضہ سے کہی حضرت
عایشہ رضہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اسمیں ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے
نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیوں نے بھی اسی طرح کہا ھ عایشۃ اِبی علی احرص انظر من یدی صلکم واللہ ۴۲۴
لیقتطعن دونی رجال فلا قولن ای رب منی ومن امتی فیقول انک لا تدری ما احدثوا بعدک
ما زالوا یرجعون علی اعقابھم مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا
دیکھتا ہوں اونکو جو تم لوگوں سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو میں کہونگا ای رب لوگ میرے ہیں
میری امت سے ہیں سو خدا فرماویگا تو نہیں جانتا ہے کہ انھوں نے تیرے بعد کیا چیزیں نئی نکالی ہیں سدا پھرتے رہے ایڑیوں کے بل یعنی دین سے پھر گئے
ف اس حدیث سے یہ لوگ مراد ہیں جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق رضہ نے قتل کیا یا وے لوگ
مراد ہیں جنھوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور بدعتیں عالم میں پھیلائیں ف عقبۃ بن عامر اِبی فوط لکم وانا شھید ۴۲۵
علیکم واِبی واللہ لا انظر الی حوضی الآن واِبی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض واِبی واللہ ما اخاف علیکم
ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ میں تمہارے واسطے ہر اول اور پیشوا ہوں یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہے تمھاری خضرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمھارا گواہ ہوں
قیامت میں اور میں خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں ایک روایت میں ہے کہ زمین کی کنجیاں یعنی میری امت کا
سب ملک میں عمل ہوگا اور میں نہیں تم پر اس سے خوف کرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا لالچ میں کہیں تم پڑو اور آپس میں حسد کرنے لگو ف
وفات کے قریب حضرت نے جمعہ کے دن منبر پر فرمائی ف ابن عمر اِبی قد حضرت منا خضرت فلما قام اِبی زدت علی السبعین یغفر لہ ۴۲۶
زدت علیھا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار
دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اوسکی مغفرت ہو تو میں

ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبداللہ بن ابی جسنے مدینہ میں ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب مرگیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق رضی
حضرت کا دامن پکڑ کر کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں حال انکہ خدا قرآن میں فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقوں کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا اونکو کبھی نہ بخشے گا
سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت میں مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے میں اختیار دیا ہی صاف منع نہیں کیا آیت میں تو خدا نے یہی فرمایا ہی
کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہ ہوگی میں ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت
اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اوسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق میں پیغمبر کی
بھی دعا کچھ فائدہ نہیں کرتی ۴۲۷ ه ابوذر رضی اللہ عنہ رَاَيْتُ فِيْ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اَرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ ق اَلَهُ لَهُ عِنْدَ النَّصْرِ اَفْضَلُ اَهْلِهِ مسلم میں
ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الیسہ میرے خواب میں کھجوروں والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اوسی زمین میں ہم جاکر رہینگے سو اے مدینے
کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان میں نہیں آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پونہچا دیگا کہ شاید خدا اونکو تیرے
سبب سے فائدہ پونہچاوے اور تجکو اوسکا ثواب ملے یہ حدیث حضرت نے ابوذر رضی سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے ف ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی
اوسکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے میں آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
۴۲۸ حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے نح اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَاَيْتُنِيْ كُنْتُ اَمُرُّ بِكُمْ
اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّنْعَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ اَسْوَدَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوِ الْاَخْرَمُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری
میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا
خدا کے کسیکو نچاہیے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرنا صنعانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہا اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود
بن عبدالمطلب تھا اور دوسرا عبدالقیس تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا دانغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن
۴۲۹ بیماری میں دانغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچار ہی درست ہی ه جابر رضی اَنَا لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم میں جابر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت
نے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اوسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تو نے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہی اوسنے کہا نہیں حضرت نے
۴۳۰ فرمایا تو میں ناحق پر گواہ نہیں ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے ف عمر بن ابی سلمہ وَعَائِشَةُ
اَبِيْ لَا كَتَقَالُمِكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهُ وَيُرْوٰى وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہی اور خدا کے
حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت
ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسی طرح روزے کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ میں اور آپ

برابر نہیں یارسول اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کردیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہے لیکن میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع وتقی کوش وصدق وصفا ولیکن میفزای بر مصطفی ۱۲ اور اعلم کم بحدود کی روایت مسلم میں نہیں امام مالک کے موطا میں ہے ق انس انی لادخل فی الصلوٰۃ وانا ارید اطالتها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امه من بکائه ۴۳۱ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں تخفیف کردیتا ہوں اوس سبب سے کہ میں جانتا ہوں اوسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اوسکا رونا ان پر نہایت شاق ہے تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کردیتے تھے کہ مبادا عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سنکر بیقرار ہوکے کہیں نماز نہ توڑدیویں یا جماعت کا آنا چھوڑدیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے اور لڑکے اور بیماروں کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو

ه ابن مسعود رض انی لاعرف اسماءهم واسماء اباءهم والوانهم وحلیهم هم خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ او من خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ یعنی عشرۃ فوارس یبعثون طلیعۃ بعد فتح قسطنطینیۃ حین یقال ان الدجال قد خلفهم فی ذراریهم ۴۳۲ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں پہچانتا ہوں اونکے نام اور اونکے باپوں کے نام اور اونکے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں وے زمین پر بہتر سوار ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن وے بہترین سواروں سے ہیں مراد ان سواروں سے ہے جو سلمانوں کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالوں پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ میں روایت ہے کہ ایک بار کسی زمین سرخ آندھی آئی کسیںنے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگوں میں بہت مال آئے گا اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک میں جمع ہوگا اور مسلمانونکا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جتھی برادرون سے سوا آدمیون میں ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہے روم کی تختگاہ جب وہ فتح ہوچکے گا تو دجال کے آنے کی خبر پہنچے گی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اونکو خوب پہچانتا ہوں

ق ابو موسیٰ انی لاعرف اصوات رفقۃ الاشعریین بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلهم حین نزلوا بالنهار ومنهم حکیم اذا لقی الخیل او قال العدو قال لهم ان اصحابی یأمرونکم ان تنظروهم ۴۳۳ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو مینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں اونکے مکان پہچانتا ہوں رات کو اونکی قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو مینے اوترتے وقت اونکے مکان نہیں دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافرون کے سوار اون سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہیں کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو

آتے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دوسطلب ایک تو
یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب کہ حکمت سے آپکو بچا لیتا ہی یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا
انتظار کرو غرض یہ کہ وے قوم سے ڈرکے اوسکو نہ ماررین م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَأَيْتُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ ۴۳۴
قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ رَأَيْتُهُ الْآنَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر مکے مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون
جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون ف علی مرتضی سے روایت ہی کہ
مین حضرت کے ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یارسول اللہ کہتا تھا
ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَأَيْتُنِي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ ۴۳۵
عَلَى وَجْهِهِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور
میرے نزدیک اوسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نہ ڈالا جاوے ف یعنی اگر اوسکو
مین نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے تو وہ دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نومسلم تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین جما تھا ق سُلَيْمَانُ ۴۳۶
بْنُ صُرَدٍ رَأَيْتُنِي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو
کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے
ف دو شخص آپسمین لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصہ کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی ق ابْنُ مَسْعُودٍ رَأَيْتُنِي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا وَآخِرَ ۴۳۷
أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ
أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا
فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ
أَتَسْخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیون
مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون کے بھل مسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا
اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین اور جگہ نہین
سو پھر آویگا پھر کہیگا یارب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو حضرت فرماویگا اوس سے کہ بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پھر آویگا
پھر کہیگا الٰہی میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو حضرت اوس سے فرماویگا کہ بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون

فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھی کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا
عبداللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی نے کہا البتہ میںنے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کی زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص سب سے ادنی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اس جہان کا دس گنا اوسکا
مکان ہوگا تو عمدہ بہشتیون کے مکان معلوم ہوتا ہی کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہی آدمی کے
خیال مین نہین آسکتی ف عَائِشَةُ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ ٤٣٨
وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ
غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عایشہ رضہ نے کہ مینے کہا کہ
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تب حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین جو قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمد کے
رب کی اور جب ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین یہ معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو
ایمان مین خلل ڈالے سوکنون کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوکنون کی غیرت یعنی جہل اور حسن عورتون مین پیدائشی بات ہی شرع مین اسپر
پکڑ نہین سوائے اسکے میان بی بی کے راز نیاز مین کسیکو کیا دخل ہی خصوصا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو ھر عَائِشَةُ اِنِّي لَاَعْلَمُ ٤٣٩
ذٰلِكِ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عایشہ ایسا
کرتا ہون پھر نہاتے ہین ف کسینے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین
سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شعر
در طلب کردن حقیقت کار ٤٤٠ از خدا شرم دار و شرم مدار ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ
سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ اَوْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑی
پاتا ہون سو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوۃ کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت نے اوسکو نہ کھایا تھا معلوم ہوا کہ تقوی
اور پرہیزگاری شبہوں کا اچھا چھوڑ دینے کا نام ہی ٤٤١ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَاْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاَرٰى مُوْسٰى
مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سب سے پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مر جاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اوٹھونگا اور موسیٰ کو ہوشیار پاؤنگا کہ مین
معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجھسے پہلے ہوشیار ہوگئے یا اونکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی ۴۴۲ ق حفصة رأيي لبدت
رأسي وقلدت هديي فلا أحل حتى أحج بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جبتک کہ قربانی نکروںگا
ف حجة الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اورون سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا یکم کی دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑسکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد وغبار سے خراب نہون
۴۴۳ ق ابن عمر إني لست كهيئتكم إني أظل أطعم وأسقى بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقربین تمھاری طرح نہین ہین مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو وطی کے روزے سے منع کیا
یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی کھانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ وطی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ۴۴۴ ق أبو سعيد إني لكم أورمزان أتقب
عن قلوب الناس ولا أشق بطونهم بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین
ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت
کرنا اسکا کام نہین ف اسکا قصہ ہوچکا ہی کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا
یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اونکے دل مین کچھ ہی
اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا لیگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر بناہ ہی اور لوگون
کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین ۴۴۵ ه أبو هريرة إني لم أبعث لعانا وإنما بعثت رحمة مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے
بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بددعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہر چند
آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین اسطرح عذاب نہین کہ تمام مسلمانون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا ق أنس إني لم أبعث بها
إليك لتلبسها وإنما بعثت بها إليك لتنتفع بثمنها بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے
ریشمی کرتہ تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رضہ کو بھیجا عمر فاروق رضہ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی ف

۴۴۷ ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹتے کہ مقرر مین جلد جانے والا ہون جو مجھ سے ملنا چاہے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۴۴۸ کو سو جو تم لوگون مین جانے سو میرے ساتھ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ من امر یھود ان یکتب علی کتابی قالہ لہ لما امرہ ان یتعلم کتاب الیھود بخاری مین زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب اون سے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لین ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن ثابت

۴۴۹ انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اونکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونھون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہی بشرطیکہ اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر عنوان ہی م الشرید بن سوید الثقفی انا قد بایعناک فارجع قالہ لامرأۃ من ثقیف

۴۵۰ من وفد ثقیف مسلم مین شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا حضرت نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہوئی تو حضرت پاس آئی اونمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو اپنے پاس نہین بلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہین اوسکو لوگ حقیر نجانین تو اوسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہی اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہی اسکا حکم بھی اور حدیث مین

۴۵۱ ثابت ہی ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم انا کنا نردی من اذن منکم فی ذلک ومن کرہ یاذن فاذن فاجوا حتی یقع الینا عرفاؤکم امرکم بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگونمین کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمھارے چودھری تمھارا حال ہمسے ظاہر کرین ف بعد فتح مکے کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کے جو وارث کے پکڑ آئے اور اونکا مال قابو مین آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا اصحاب مین تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نہین کی اوس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمھارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہی مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ اونکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ نہ دینا چاہتا ہو تو اوسکو ہم کہین سے جو قیدی پاوینگے تو اوسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے اونکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی نہین معلوم جب تک کہ تمھارے واقف اور چودھری آکے سب لوگون کا حال اظہار نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ

۴۵۲ مسلمان ہون تو اونکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرت نے اونکو احسان کی راہ سے دیا م عائشۃ انا لا نستعین بمشرک او مشرکۃ قالہ لن نستعین بمشرک مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نا مانگینگے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمھاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا

۴۵۲ کہ تو مسلمان ہوا ہی اوسنے کہا کہ نہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد لے سکتا ہی شاید کہ دغا کرین **ق** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم إنا لم نجئ لقتال أحد ولكنا جئنا معتمرين وإن قريشا قد نهكتهم الحرب وأضرت بهم فإن شاءوا مادتهم مدة ويخلوا بيني وبين الناس فإن أظهر فإن شاءوا أن يدخلوا فيما دخل فيه الناس فعلوا وإلا فقد جموا وإن هم أبوا فوالذي نفسي بيده لأقاتلنهم على أمري هذا حتى تنفرد سالفتي أو لينفذن الله أمره بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اونکو ضرر پونہچایا ہی سو اگر وے صلح چاہین تو مین اونکے لیے کچھ مدت مقرر کرون اور ہمکو وے رکھنے جانے سے نرو کین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مین مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اونھون نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانین گے تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ ضرور لڑونگا اوس سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چھٹے سال ہجری حضرت نے مکے چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس ذوالحلیفہ منزل کو پونہچے جسکا حدیبیہ نام ہی کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تمکو مکے مین نہ آنے دینگے تمسے لڑینگے حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے سال عمرہ کی قضا کو تشریف لے گئے

۴۵۳ **ق** الصعب بن جثامة إنا لم نرد عليك إلا أنا حرم **قاله** لہ بخاری اور مسلم مین صعب بن جثامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہین **ف** حضرت حج یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت نے اوسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو

۴۵۴ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انہ ہی **م** أبو هريرة إنه إذا مات أحدكم انقطع عمله وإنه لا يترك المؤمن من عمره إلا خيرا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مر گیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مر گیا تو عمل اوسکے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہین کر سکتا اور ایمان دار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایمان دار کی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایمان دار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہی

۴۵۵ **م** عائشة إنه خلق كل إنسان من بني آدم على ستين وثلثمائة مفصل فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن طريق الناس أو شوكة أو عظما عن طريق الناس أو أمر بمعروف أو نهى عن منكر عدد تلك الستين والثلثمائة السلامى فإنه يمسي يومئذ وقد زحزح نفسه عن النار مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے ایٹ پتھر یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی

راہ سے علیحدہ کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہنچے یا نیک بات سکھلاوے یا برے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیوں کی گنتی برابر تو وہ
آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دوزخ سے اور ایک روایت مین ہے شام کریگا کے چلے گا آیا ہی دونون روایت کا
مطلب ایک ہے ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اوسنے شکر گذاری کی خالق کا حق
ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک کر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا ٥ عن فروة بن مسيك ٤٥٦
هنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان
مسلم مین عرفجہ بن شریح رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے
کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمعی جمائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام
اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی ٤٥٧
تو کافر کبھی غالب نہوتے ف عائشة انه قد اذن لكن ان تخرج من حجابك بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ حج اور عمرہ کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان حج اور عمرہ کو رات کے وقت باہر جاتی تھین
جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہ ہوا کہ شاید حج اور عمرہ کے واسطے بھی نکلنا درست نہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی ٤٥٨ فتح علي انه قد شهد
بدرا وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لكم يعني حاطب بن ابي بلتعة بخاری مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید
کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پونہچین اور کافرون کو غافل پاکر مار لین
حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر رض کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے
پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین ہیرا کے مالے مکے مین ہین ہیرا وہان کوئی بھائی بند نہین
جو اونکی خبر گیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تا کہ وے میرے لڑکے بالون کو بہتا دین عمر رض نے کہا یا رسول اللہ
منافق ہے اسکو مار ڈالیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جنمین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ ٤٥٩
بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا اصح ابو هريرة
انه كان فيما مضى قبلكم من الامم محدثون وانه ان كان في امتي هذا فانه عمر بن الخطاب
بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اونمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین
اگر کوئی ویسا ہو تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر
کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جس صورت مین ٤٦٠
اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا ق عبد الله بن
مغفل انه لا يصاد به الصيد ولا ينكى به العدو ولكنه يكسر السن ويفقأ العين يعني الخذف
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمون سے چور ہوتا ہے پر ناحق

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی ف بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے پھینکتے ہین سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی ق عائشة انه لم يقبض نبي قط حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير رواہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یہ ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہی ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت حیدیت حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللهم الرفيق الاعلى یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون ق عبد الله بن عمرو انه لم يكن نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على الخير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب اخرها بلاء وامور تنكرونها وتجيء الفتنة فيرقق بعضها بعضا وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن بالله واليوم الاخر وليأت الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء اخر ينازعه فاضربوا عنق الاخر رواہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یہ ہی کہ کوئی نبی مجھ سے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے اور مقرر اس تمھاری امت کے شروع مین عافیت خدا نے رکھی ہی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور وہ کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو بتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایمان والا کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایمان دار کہیگا یہی میری موت ہی پھر یہی مشکل ہوجاویگی کہ آپ کو دوزخ والے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایمان دار مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام کے ہاتھ بیعت کی ہو سو اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو ف حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا ق ابو هريرة انه لن يبسط احد ثوبه حتى اقضي مقالتي ثم يجمع اليه ثوبه الا وعى ما اقول بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو بھیلا رہیگا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی بات تمام کرکے جمع کرون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا ف ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تھین لوگون نے اونکے یاد رکھنے پر تعجب کیا اور تھوڑی لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا نور جانتا ہی کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت

۴۶۱ مسلم عن ابی هریرة رضه

۴۶۲ مسلم عن ابی هریرة رضه

۴۶۳ بخاری عن ابی هریرة رضه

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوا اپنے پیٹ کے اور مجکو کچھ فکر نتھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلاوے جب تک کہ مین کلام
کرچکون تو وہ میری سبھی حدیث کو کبھی نہ بھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کرچکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگالیا پھر
۴۶۴ اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا ف ابوھریرۃ انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرؤا ان شئتم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نا اوٹھاوینگے ہم اونکے واسطے ترازو ف یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
۴۶۵ اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین ق عایشۃ انہ لیبکی علیھا وانھا لتعذب فی قبرھا یعنی
یھودیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ اوس یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی ف ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
۴۶۶ م وائل بن حجر انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنی النخم مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ
۴۶۷ آدمی کی عقل کھو کر جانور بناڈالتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین م ام سلمۃ انہ لیس
بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس ہون اور اگر تیرے
پاس سات دن ہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہ رضہ سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن ہون تو اور بیبیون پاس بھی
۴۶۸ رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا م لا اعز المزنی انہ لیغان علی قلبی فاستغفر اللہ فی کل یوم
مائۃ مرۃ مسلم مین اعز مزنی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن ابت کے
سمجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا سو اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
۴۶۹ کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا خ ام سلمۃ انہ یستعمل
علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع
بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
کام مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

اونکی برائیان کھلکر بیان کین وسلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اونکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** پور اتوصیف یہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ نہ مارین حضرت نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان الی اکثر الا

فصل اس فصل مین وہ حدیث ہی کہ جسکے سرے پر انہم ہی **م** عُمَرُ اللّٰهُمَّ خَيِّرْ لِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُخَيِّلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **قالہ** حَتَّى قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَغَيْرُهُ أَعْيَا كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ ۴۷۰

مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون نومسلمون نے مجکو اختیار دیا آمین کہ مجھسے بہت بُری طرح سوال کرین یا مجکو بخیل مشہور کرین اگر نیا دین اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نومسلمون کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یارسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر نومسلم مال کو نپاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اس واسطے مینے اونکو دیا اور محتاجون کو ندیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجڈ جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انہا ہی **ق** عَائِشَةُ أَنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ ۴۷۱

قالہ عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عایشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفے بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عایشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عایشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سوائے عایشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یارسول اللہ مینے آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اونکے واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عایشہ سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ گھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یارسول اللہ آپ کی بیبیان عایشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عایشہ نے ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عایشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو تجھکو جواب دی نکر سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عایشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عایشہ کو برا کہا اور اون سے حد اوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ ۴۷۲

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے صحابے نے کہا کہ یارسول اللہ پھر تمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تم پر ظلم کرے اور تمھارا حق بیت المال سے

۴۷۳ شدے تو ایسا نکرناکہ اوسکی اطاعت چھوڑدو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت میروانیہ مین ہوئی ف زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

ثابت انھا لطیبۃ وانھا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ بخاری اور مسلم مین یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والے کو اسطرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے

ف ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑدو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا پھر نمانا

۴۷۴ آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف ام عطیۃ واسمھا نسیبۃ انھا قد بلغت محلھا قالہ رجز

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاۃ الیھا من الصدقۃ فبعثت الی عائشۃ منھا بشیء فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی عائشۃ فقال ھل عندکم من شیء قالت لا الا ان نسیبۃ بعثت الینا من الشاۃ التی بعثت بھا الیھا بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت عایشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عایشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہے حضرت عایشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہے مگر نسیبہ نے اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپنے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور اوسنے پھر کچھ اوسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہوگیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا ف عایشۃ انھا کانت

۴۷۵ وکانت وکان لی منھا ولد ولم یتزوج خدیجۃ بخاری مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اوسمین بہت خوبیان تھین اور میرے اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مینے اونکو دیکھا تھا ایک روز مینے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اونکے برابر دنیا مین کوئی عورت نہین ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اونسے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونھین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت عبد اللہ حضرت طاہر یہ تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم باریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہے کہ مجکو دو سب سے خدیجہ کی محبت ہے ایک تو یہ کہ اوسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی

۴۷۶ ھو علی انھا کانت تحل لی انھا ابنۃ اخی من الرضاعۃ یعنی بنت حمزۃ مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میر حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین ہے تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہوگئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان مین کوئی ہے مینے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھو ابوذر انھا مبارکۃ انھا طعام طعم یعنی زمزم مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا

۴۷۷ پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدا اسلام مین

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے میں آئے کافروں کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو
حضرت نے پوچھا کتنے دنوں سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوائے زمزم کے پانی کے اور کچھ کھانا نہ تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۷۸ **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جن پر اتنا ہے **ق** ابوذر انک امرؤ فیک جاهلیة هم اخوانکم وخولکم
جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یدیه فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما
یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم علیه **قالہ** لہ ابن عدی غلامہ
یا اسمہ بخاری اور مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے کہ تجھ میں جہالت کی خو ہے تمہارے
غلام تمہارے بھائی ہیں یعنی آدم کی اولاد ہیں اور تمہارے خدمتگار ہیں خدا نے اونکو تمہارے ماتحت کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا
بھائی جسکی ملک میں ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا ڈالے سو
اون پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو مار کی گالی دی **ق**
ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنتا تھا کسینے اون سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا
کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہیں اور گالی دینا درست نہیں اگر کام بگاڑے

۴۷۹ جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام میں شریک ہووے **ق** سعد بن ابی وقاص انک ان
تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرهم عالة یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقة
تبتغی بها وجه الله الا اجرت بها حتی ما تجعل فی فی امرأتک قال فقلت یا رسول الله
اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی به وجه الله الا
ازددت درجة ورفعة ولعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک
اخرون اللهم امض لاصحابی هجرتهم ولا ترد هم علی اعقابهم لکن البائس سعد بن
خولة **قالہ** لہ لما عادہ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے وارثوں کو
مالدار چھوڑے یہ بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا
ضرور ثواب پاویگا یہاں تک کہ جو اپنی جورو کے مونہہ میں ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں چھوڑا جاؤنگا
بعد اپنے ساتھیوں کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے میں چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ
اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہاں تک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور
لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانوں کو قوت ہوگی اور کافروں کو ضرر آی اللہ جاری اور قائم رکھے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیرے اونکو ایڑیوں کے
بھل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے میں اگر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے

ف صحیح بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع میں بیمار ہوا حضرت میری دیکھنے کو آئے میں نے کہا کہ میں بہت بیمار ہوں
زندگی کی توقع نہیں اور میں مالدار ہوں اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سوا کوئی میرا وارث نہیں حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دوں دو حصے خیرات کروں
حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا آدھا مال خیرات کردوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ ہاں تہائی

خیرات کے واسطے بہت ہی پھر حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہی فقیروں پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں
اور جورو اور کو کھانے کپڑے دینے میں بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے میں رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکہ کا
رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمیں پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب میں نقصان نہیں پھر اونکی زندگی
کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنے برس کہ عمر فاروق کی خلافت میں ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر
ثابت رہیں بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع میں مرگئے تھے افسوس کیا ف ابن عباس انک ستاتی قوما اھل کتاب ۴۸۰
فاذا جئتھم فادعھم الی ان یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ھم اطاعوا لک
بذلک فاخبرھم ان اللہ فرض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ھم اطاعوا لک بذلک
فاخبرھم ان اللہ فرض علیھم صدقۃ تؤخذ من اغنیائھم فترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لک
بذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب بخاری اور مسلم میں
عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہیں
یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جانا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیویں اسکی کہ کوئی خدا کے سوائے لائق پوجنے کے نہیں اور محمد خدا کا رسول ہی سو اگر وے اس بات میں تیرا کہنا مانیں تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں
سو اگر وے اسمیں بھی تیرا کہنا مانیں تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالداروں سے لی جاوے سو اونکے محتاجوں پر
پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانیں تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ میں جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈر اسکیجو مظلوم کی
بددعا سے سو بات یوں ہی کہ مظلوم کی دعا میں اور خدا میں کچھ آڑ نہیں یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نکرنا شعر بترس از آہ
مظلوماں کہ وقت دعا کردن ۔ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید ۴۸۱
ھ سلمۃ بن الاکوع انک کالذی قال الاول
اللھم ابغنی حبیبا ھو احب الی من نفسی قالہ لہ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانے میں کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی میں سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور سے اوسکو دست کر دی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہاں ہی سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
عمدہ بات ہی ھ عمرو بن عبسۃ انک لا تستطیع ذلک یوم ک ھذا الا تری حالی وحال الناس ولکن ۴۸۲
ارجع الی اھلک فاذا سمعت بی قد ظھرت فاتنی قالہ لہ حین قال انی متبعک مسلم میں عمرو بن
عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکے گا اس وقت میں کیا تو نہیں میرے حال اور لوگوں کے حال کو دیکھتا ہی
یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جب آئے لوگوں میں پھر جب تو میرا حال سنیو کہ میں کافروں پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اوسنے کہا کہ میں تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف پورا قصہ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہ سے یوں
روایت ہی کہ میں کفر کے وقت میں بھی کافروں کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر میں نے سنا کہ ایک شخص مکے میں غیب کی خبریں دیتا ہی میں اسی
اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافروں کے غلبے سے اپنے مکان سے نہیں نکل سکتے میں حضرت کے پاس گیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا

مین پیغمبر ہون مینے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہی مینے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر مینے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مینے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینہ مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا ف ابن عمر انک ۴۸۳

لست تصنع ذلک خیلاء قالہ لابی بکر رضی اللہ عنہ یعنی اسنر حاء الازار بخاری مین عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین ف حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہی صدیق اکبر نے عرض کی یارسول اللہ میری ازار ایک طرف سے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین تو مکروہ ہی لیکن اگر بدون قصد اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہی

فصل اس فصل مین ان حدیثون مین جن کے سر پر تم ہی ف ام سلمۃ انکم تختصمون الی ولعل ۴۸۴

بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ فمن قطعت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو پھر پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہی اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کردیتا ہون مین جیسا کہ اوس سے سنتا ہون سو جس شخص کو مین اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلادون تو وہ شخص نہ لیوے پس اوسکے حق کو سوا اسکے کچھ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہی

م انبعثا جمیعا ثم لا تسئلون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا قالہ قبل لیلۃ ۴۸۵

التعریس بمسلم مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاوگے انشاء اللہ جو صبح کو جاہا حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سوگئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سوگئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت سے پڑھی م معاذ بن جبل ۴۸۶

انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوھا حتی یضحی النہار فمن جاءھا منکم فلا یمس من مائہا شیئا حتی اتی بمسلم مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر پہنچوگے اور تم اوس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگون مین جو اوسپر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن ف معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہنچے دو آدمیون نے لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسنے ہاتھ لگایا ہی معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمے مین نہایت کم تھا بھرے ہوئون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا مشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور مونہہ دھوکر اوس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور جھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تین ہزار آدمی تھے

۴۸۷ اور ایک روایت میں ہزار ہے ف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیامۃ
فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کرو گے حکومت پر اور حالانکہ حکومت
کا قیامت میں پچتاوا ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری

۴۸۸ ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش اور آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلائی جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام
حکومت کا برا ہے افسوس کے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار رہتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے ف وجربنا انکم
سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع
الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب بخاری اور مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھو گے اپنے رب کو جیسا اس کو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم کر سکو گے اور اس کے دیکھنے میں یعنی ہجوم سے
اس کے دیدار میں کچھ حجاب اور رکاوٹ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہو سکے کہ غافل نہ ہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج
ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو یہ حضرت نے قرآن سے اس کی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف
مصابیح میں جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا

۴۸۹ کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہمارا اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں وہ دولت اونکے نصیب ہی میں نہیں
انکار ہی کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں دخل ہے ھ ابو ذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا
القیراط ویروی ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا بأھلہا خیرا فان لکم ذمۃ
وصہرا مسلم میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کرو گے اوس زمین کو جسمیں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ
فتح کرو گے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت لو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان ہے

اور اونسے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہی سونے کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جو کے برابر ملک مصر میں اوسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے
ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے سو اسواسطے مصر والوں کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل ع
کی مامصر کی تھیں سو حضرت اسمعیل عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

۴۹۰ ف انس انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤ گے اپنے سوا اور ترجیح مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملے گی تو تم صبر کرتے رہیو تاوقتیکہ
تم حوض کوثر پر مجھ سے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایک بار انصاریوں کو بلایا ملک بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو
بھی اتنی ہی جاگیر دیجیے کہ رکے اگلے مسلمان ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہ ملیں تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نکرنا

۴۹۱ ھ ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم ف لکم حین دنا من مکۃ قال ابو سعید
فنزلنا منزلا آخر فقال انکم مصبحو عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا
ثم لقد رأیتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہوئے

کہا ابو سعید نے پھر اور ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑو گے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت ضبوط کردیگا سو توڑو روزے کو سفر میں تو روزہ توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال مکہ فتح ہوا حضرت نے سنے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی مگر جہاد میں توڑنا افضل ہی کہ وہاں طاقت کا کام ہی بلکہ اوس سال جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا ف حُذَیْفَۃُ اِنَّکُمْ ۴۹۲
لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم میں حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلا میں ڈالے جاؤ ف حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہمنے کہا کہ حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہیں تب حضرت نے حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے علاوے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور رابتہ اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف کہ چھوڑ کر نکل گئے تھے ف اَنَسُ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ وَقَّاتُوْنِیْ ۴۹۳
اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ عَادَیْتُ لِیَ الشَّھْرَ لَوْ اَصَلَّتْ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَھُمْ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہیں جانو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان میں طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ طی کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا طی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر طی کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرت کو درست تھا اور ونکو نہیں م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مَلَاقُوا اللّٰہِ ۴۹۴
مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا مسلم میں عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن نے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت میں یہ کچھ بھی نہ ہیگا پیر ٹانگ بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اوٹھوگے

فصل اس فصل میں حدیث ہی جسمیں لکن کی لفظ ہی ف عَائِشَۃُ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ ۴۹۵
بِالنَّاسِ ف وَاَکْثَرُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نمائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگوں کو خود امام ہو کر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اوس بیماری میں فرمایا جسمیں انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکر سے لوگوں کو نماز پڑھاوے میں نے کہا کہ ابو بکر رضؓ نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھاوے پھر میں نے حفصہ رضؓ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبر رضؓ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر رضؓ کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبر رضؓ کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں بیٹے کو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ نے اوسکو ولی عہد کیا

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر انما ہی ف اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ ۴۹۶
کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ

عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ
قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ
إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ
قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ
مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ
قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا سوا اسکے کوئی مثل نہین ہوسکتی کہ عمر اور مدت تمھاری اور مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے
شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمھاری
اور مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک
اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو
ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک
اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو تم ہو اے مسلمانون سو تم لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری
دونی ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تم سے زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ بیجا ہی کہ کام بہت محنت کم
خدا فرماویگا کیا میںنے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا خدا فرماویگا سو یہ تو
یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اوسکو دون ف یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمر مین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن
امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون
انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے
اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر دو پہر کے بعد اور مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک
ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور ایے تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہوگئے مالک نے جواب دیا کہ کیا میںنے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر
ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہوجاوینگے اور مقدم مؤخر ہوجائینگے تو بہت لوگ
ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدہ ہی اور ثواب مین افضل ہی اسواسطے
کہ سب سے پچھلی امت ہی یہ خدا کا کرم ہی یہود اور نصاری کی شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا

ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اعتبار ۴۹۷
کاموں کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص کے اپنے ۴۹۸
تئین آپ ہلاک کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو ف ابو ہریرہؓ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ
يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ
عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے بنتی ہی اور اسکی حفاظت و اطاعت لشکر کو ضروری ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے
۴۹۹ اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا ف البراء بن
عازب انما الخالة أم بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنی ماں کے برابر ہی ف
علی مرتضی اور جعفر طیار رضہ اور زید رضہ مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے ماں باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو
۵۰۰ پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علمائے اسی حدیث سے
نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاوے تو اوسکی مائی رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ف اسامة بن زيد إنما الربا
في النسيئة بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف ادھار مین ہی ف بیاج نام ہی ایک
جنس زر نی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنس نہ ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہر
معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو یہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
۵۰۱ بیاج نہین سو ایسا وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عائشة إنما الرضاعة من المجاعة بخاری مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیر خوارگی تو صرف بھوکھ سے ہی ف یعنی جس شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی
تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکھ دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی بھی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ
۵۰۲ نکاح کو نہین روکتا م أبو سعيد إنما الماء من الماء هذا حديث منسوخ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی
۵۰۳ چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف خول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جابر إنما المدينة كالكير تنفي خبثها
(تنصع طيبها) وتنصع طيبها بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتا ہی میل کچیل کو اور
نکھارتا ہی تمھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا حضرت نے حدیث فرمائی
۵۰۴ یعنی منافق اور ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایمان دار اوسمین ٹھہرتا ہی م رافع بن خديج إنما أنا بشر إذا أمرتكم بشيء
من دينكم فخذوا به وإذا أمرتكم بشيء من رأيي فإنما أنا بشر مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح
بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ کھجور کا مادہ کھجور مین بور ندکیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی
دنیا کے کام مین واجب نہین سوا اسکے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری عقل پہنچ جاوے تو کیا عجب ہی تو وہ دین ہی جسمین عذاب و ثواب کا ذکر ہو اور
۵۰۵ آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق ابن مسعود إنما أنا بشر أنسى كما تنسون فإذا نسيت فذكروني
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی
بھولا کرون تو مجکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے پانچ رکعت پڑھین

پانچ رکعت پڑھین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضائے بشریت ہے پیغمبرون کو بھی ہوتا ہے لیکن

۵۰۶ پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہوگیا ق اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ فَلَعَلَّ
بَعْضَهُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَهٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ
قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْهَا اَوْ یَدَعْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون
اور البتہ آتا ہی میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہی تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہی تو
فیصلہ کردیتا ہون اوسکے موافق سو جسکے حق مین کسی مسلمان کا حق دلادون تو وہ تو اوسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہی دیتا ہون اوسکو لوٹھالیوے

۵۰۷ یا چاہے چھوڑدیوے ق عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ
یدہا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو کھپا ڈالا اونکو جو تمسے پہلے تھے کہ جب اونمین کوئی شریف اور
رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑدیتے دسزا دیتے اور جب اونمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہ

۵۰۷ محمد کی بیٹی چوری کرے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹون ق فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگون نے اوسکی سفارش
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو کسیکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا

معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رورعایت نچاہیے اگلی اُمتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے
سے سست ہوگئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہرچند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی
حسین کے غم مین درست ہی سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہی جو چیز حرام ہی سب کے واسطے

۵۰۸ برابر ہی شریف اور رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین ص اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَیْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو تمسے
آگے اُمتین ہوچکین ہین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے ہی شام تک یعنی اگلی اُمتون کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی

۵۰۹ زندگی مین جس قدر عبادت ہوسکے سو کرلو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ بھسو ص جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ
شَیْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہی ف
عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے نیبر کا
پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہی کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین
اگر برادری کی بہت سے دیا ہی تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین ہوئی
کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہی اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل مین داخل جانتے ہین

۵۱۰ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کسی کے آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت کے

فرمایا کہ اگر کوئی جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ دالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہی گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہی

۵۱۱ ق ابوھریرۃ انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اسمیں اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک موجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور صحابے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی

۵۱۲ منسوخ ہوئی ق ابن عباس انما حرم من المیتۃ اکلھا بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مُردی کا تو صرف کھانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور صاف کیوں نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال لینا تو منع نہیں

۵۱۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئیں اور پر اور پٹھا لینا درست ہی ف ابوھریرۃ انما سمی الخضر لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاھتزت تحتہ خضراء بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین اونکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی ف خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے اونکی برکت سے

۵۱۴ زمین سرسبز ہو گئی تو وے خضر مشہور ہو گئے یعنی ہرے بھرے ق عمار بن یاسر انما کان یکفیک ان تقول بیدیک ھکذا ثم ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ ثم مسح الشمال علی الیمین وظاھر کفیہ ووجھہ ویروی ثم ضرب بیدیہ الی الارض فنفض یدیہ فمسح وجھہ وکفیہ ف قالہ لہ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتیلیوں پر اور اپنے مونھ پر اور دوسری روایت یوں ہی کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھ اور دونوں ہتیلیوں کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف روایت ہی عمار رضی سے کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور میں نے پانی نہ پایا تو میں زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہہ پونہچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہو گی عمار کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہی جب پانی نہ ہو یا بیمار ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں تیمم میں دو ضربیں ہیں اونکی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رضی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضربہ مونھ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سنن ابی داؤد میں عمار سے اسی طرح کی روایت ہی

۵۱۵ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہی ق ابن عباس انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف یعنی الذی یصلی ورأسہ معقوص مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالوں کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو شکین بندھا نماز پڑھے

۵۱۶ ف بالون کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہی بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین م ابوھریرۃ انما مثلی

ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیہ وانا اخذ بحجزکم وانتم

تقحمون فیہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثال تو اور میری امت کی مثال جیسے مثل اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر پروانے

۵۱۷ کیڑے اوسپر پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم نے تامل اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ

حرص اور کاہلی ہون جسمین تامل کرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت

روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑکے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین رہنے دیتے ق ابوھریرۃ انما ھذا من اخوان الکھان

قالہ محمل بن مالک بن النابغۃ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے محمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون

کے بھائیون سے ہی ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا

تو محمل بن مالک نے ٹک جوڑکے یون کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا انطق ولا استھل ومثل ذلک یطل یعنی کیون عوض دیجیے اوسکا جسنے

نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اوسکے حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو ہونے والی باتین

جنون سے سیکھ کر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹھ ملا کر سجع یعنی تک جوڑکے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ شخص بھی اسی

تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہی یہ بھی اونمین داخل ہی اسی طرح ہندوستان مین بھی وہی تباہی خلاف شرع باتون مین

نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے پیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کے چاہنے بھنگ بوزہ نماز

روزہ کسینے بھنگ بوزہ لیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور

۵۱۸ خدا اور رسول کے دشمن م عبداللہ بن عمرو انما اھلک من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب مسلم مین

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تمسے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی

مطلب یہ کہ جب آیت کی قرارت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمین اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرارت کی انکار کرے

۵۱۹ بلکہ دونون کو مانے ف زینب بنت جحش انما ھی اربعۃ اشھر وعشر وقد کانت احدانا فی

الجاھلیۃ ترمی بالبعرۃ علی راس الحول بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحش سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ

عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن

کے بعد ف معاویہ سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی سو وہ عدت بیٹھی ہی اور اوسکی آنکھ درد

کرتی ہی مین اوسمین سرمہ لگاؤن حضرت نے منع کیا پھر حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین یہ دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور برے

کپڑے پہنتی سر اور خشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو سر کھجانے کے لئے چھوڑتی اور مینگنیا سر سے پشت پر پھینکتی تب

عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت دور ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نہ کرے سو حضرت نے فرمایا

۵۲۰ کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تمسے نہین ہو سکتا م حفصۃ انما یخرج من غضبۃ یغضبھا

یخبی الدجال مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کرینگا ف حضرت کے وقت مین

مدینے مین ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین اوس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہہ تھا کہ وہ دجّال ہی ایک روز عبداللہ بن عمر کو ملا عبداللہ نے
اوسکو غصہ دلایا غصے سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہ رضہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجّال ظاہر قہر
الٰہی ہوگا تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجّال ہو تحقیق ہی کہ اسکے سوا دجّال اور شخص ہی چنانچہ اوسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہی
اور یہ صحابی نے اوسکو بچشم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا خ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ۵۲۱
ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلو
اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہوجاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت اُم سلمہ رضہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مین اپنے
سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون کی جڑ مین پانی پونہچا تو
چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی ه عُمَرُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ ۵۲۲
مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہی جو آخرت مین بے نصیب ہی

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لا آتا ہی ق اَبُوْ مُوْسٰى لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يُشْرِكُ ۵۲۳
بِهٖ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوسکے خدا سے زیادہ
کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین جال تو یہ ہی کہ لوگ اوسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہین تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا
ہی اور روزی دیتا ہی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ ۵۲۴
مَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ
لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین اور
اسی واسطے اوسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت
پسند آتی ہو اور اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہی اور اسماء بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہی کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت والا نہین
خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ق قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُوْدُهٗ ۵۲۵
بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہپر کچھ حرج نہین تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہی اگر خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک
گنوار سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے ف یعنی ہماری سمجھ سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے
جاوے یون کہے کہ لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب اپنی ہندی زبان مین کہے ه جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ ۵۲۶
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی
ف سنت ہی کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک
جھاڑنا ه اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِذَا رَكَعَ ۵۲۷
فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ امام سے آگے جلدی نہ کیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی

رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہی جب امام تکبیر اور رکوع

اور سجدہ پہلے کرے تو تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں درست ق ابن مسعود لا یباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا حتی کانہا

۵۲۸ ینظر الیھا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے

اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہی ف جب عورت دوسری عورت کی نعت سنکر اپنے خاوند سے کہیگی تو

اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہون اس واسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا کیا دور اندیشی

ہی چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہی م ابوھریرۃ لا یجتنی الثمر حتی یبدو وصلاحہ

۵۲۹ ولا یجتنی الثمر بالثمر مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ چنے میوہ نہ مول لو کھجور کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر ہو

یعنی جب تک گدر نہ ہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کر کے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی

کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہ ہو بیچنا نہیں درست بموجب اس حدیث کے اور اکثر سے پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو

۵۳۰ اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا م ابوھریرۃ لا تبدؤا الیھود ولا النصاری بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی

طریق فاضطروہ الی اضیقہ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو

اور جب تم اونمیں سے ملا کرو کسی راہ میں تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہی اور

اگر وے سلام کریں تو جواب میں کہیں وعلیکم یعنی تمپر وہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب اونلوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو

۵۳۱ ذلت کے لائق ہوئے ق ابو بشیر لا تصاری لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت

بخاری اور مسلم میں ابوبشیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا اگر کاٹ دیا جاوے ف

گنڈا کا ٹنا اسواسطے فرمایا کہ اوسمیں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہی اس واسطے کہ دور سے امین یا چرنے میں کہیں اٹک جاوے اور

۵۳۲ لوگ نظر لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے سر یا خیال سے باندھتے ہین م ابن عمر لا تبیعوا الثمر

حتی یبدو صلاحہ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو

۵۳۳ اور زرد سرخ ہو اور جب تک نہ بیچے م عثمان لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرھم بالدرھمین مسلم میں حضرت عثمان سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دینارون سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درمون سے ف یعنی چاندی سونے

۵۳۴ مین نہ زیادہ لینا اور دینا بیاج ہی ق ابو سعید لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا

علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا علی بعض ولا تبیعوا منھا غائبا بناجز

بخاری اور مسلم میں ابوسعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر برابر اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر

برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول ماپ کی چیزین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا

دست بدست درست ہی اور زیادہ دینا لینا اور ادھار بیاج ہی اور جب دو جنس ہو جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کی بہت ہی بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی

وعدہ نہ ہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہی نہیں درست

۵۳۵ چاندی سونے میں کمبیش اگر برابر ہی لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کر لیوے م ابن عباس لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا

مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباسؓ نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ کھاہی تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرتؐ نے اِن پر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو چونگ بناتے ہین نہایت حرام ہی اور بکمال بیدردی اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی

ق ابن عمرؓ لا تتخذوا النار في بيوتكم وحين تنامون بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ۵۳۶
مت رکھا کرو آگ کو اپنے گھرونمین جب سویا کرو ف اس واسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اٹھتی ہی بلکہ مینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے ح

ابوھریرۃ لا تتمنوا لقاء العدو فاذا لقيتموهم فاصبروا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگ ۵۳۷
مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب لڑکو مارین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوئے ح ابوھریرۃ لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت الذي تقرأ فيه سورة البقرة بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے ۵۳۸
فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبر نہ بنایا کرو یعنی شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے ف یعنی گھرون مین مُردون کی طرح بی عمل نہ پڑا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے ح ابومرثد الغنوي لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها مسلم مین ابومرثدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف ۵۳۹
یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر اودھر نماز پڑھو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین ح ابوھریرۃ لا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تباغضوا وكونوا عباد الله اخوانا رجل اتاه الله القرآن فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار فهو يقول لو اوتيت مثل ما اوتي هذا لفعلت كما يفعل ورجل اتاه الله مالا فهو ينفقه في حقه فيقول لو اوتيت مثل ما اوتي هذا لفعلت كما يفعل بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہی کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ اگر مجکو یہی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اوسکو بیجا خرچ کیا کرتا ہی تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی ۵۴۰
ف حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی بیدار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا مجکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین ق ابوھریرۃ ۵۴۱
لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لالچ نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نہ رکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نکاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادت مین چھوڑو ح ام الفضل لا تحرم الملاجة ولا الملاجتان مسلم مین ام الفضلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ۵۴۲

ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ پینے سے نکاح منع ہی ایک دو بار سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار
۵۴۳ دوبار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم م عَائِشَةَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
۵۴۴ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا م اَبُو جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيُّ لَا
۵۴۵ تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تُوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اوسکے خلاف
کرے م عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِاٰبَائِكُمْ مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی کہ
۵۴۶ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوائے خدا کے کسیکی قسم نہین درست م عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ
لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل
زکوۃ کا حاکم کر کے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی حضرت نے حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین
کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے
۵۴۷ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ
مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُ
اَحَدُكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب
دنون مین سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اوسمین جمعہ بھی آپڑے
ف جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہی سو اسواسطے اوسکی شب بیداری اور
روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اون کاموں مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور
۵۴۸ بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین سیکو دست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے خ اِبْنُ مَسْعُودٍ
لَا تَخْتَلِفُوا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہوگئے ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے
مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون
۵۴۹ خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جسطرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ف اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ
الْاَنْبِيَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری
مین سب برابر ہین نجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر سو اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہی اوسکے
۵۵۰ بیان اور اعتقاد مین مضایقہ نہین ف اَبُو سَعِيدٍ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي
اَفَاقَ قَبْلِي اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو

سوا البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آؤنگا تو مین موسی کو اس طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایا پکڑے ہوئے مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجھ برابر ہو گئی ف اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو فضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہی تو اور راہ سے ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے

۵۵۱ خ ابو طلحۃ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل بخاری مین ابو طلحہ رضی سے روایت ہے

۵۵۲ کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جس مین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو ف ابن عمر لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم ان یصیبکم ما اصابھم الا ان تکونوا باکین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانون مین جنھون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان سے روتے جاؤ تو مضایقہ نہین ف بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ رضی سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا اوس قیامت تک خدا کی لعنت برستی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نہ مانا تو اونپر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے

۵۵۳ م ام سلمۃ لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوائے نیک دعا کے اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمھارے کہنے پر ف حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے

۵۵۴ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہین بد دعا مت کرو نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا ه جابرا لا تدعوا الا بمسنۃ الا ان تعسر علیکم فتدعوا جدعۃ من الضان مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر سات توسات مہینے کا دنبہ حلال کرو ف بکری اور بھیڑ ایک برس سے

۵۵۵ کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے م ابو ھریرۃ لا تذھب اللیالی والایام حتی یملک رجل یقال لہ جھجاہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر ہونگے جب تک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا ف یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کب ہوگا اور کہان ہوگا

۵۵۶ ق ابو بکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جاؤ کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین مارین ف حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی

۵۵۷ عادت ہے تم ایسا مت کرنا ق انس لا تزال جھنم تقول ھل من مزید حتی یضع فیھا رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضھا الی بعض بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہو کچھ اور بھی ہے یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم بھر مت جاؤنگی ف یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین بھرینگے اوسکی بھوک نہ مٹیگی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمین رکھیگا تب

اوسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہی اور کیسا ہی یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہی ویسا ہی
۵۵۸ ماننا چاہیے اور کہنا چاہیے۔ واللہ اعلم ف جابر کا قول طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ اَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ
اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم من جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہوکر قیامت
تک پھر اوترےگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آیئے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمھین
آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا
اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہی تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور تورآن اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہی
۵۵۹ اور جہاد جاری ہی ف اَنَسٌ لَا تُذْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کرلیوے مراد اس سے وہ گنوار ہی جسنے مسجد مین پیشاب کیا
ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب
۵۶۰ کرلینے دو پھر حضرتؐ نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست نجا چاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا ف زَيْنَبُ بِنْتُ
اَبِي سَلَمَةَ رَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ
مسلم مین زینب ابوسلمہ کی بیٹی حضرتؐ کی پالی ہوئی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ کون پاک
ہی تم مین ف مصابیح مین زینب رضؓ سے روایت ہی کہ میرا نام پہلے برہ تھا اوسکے معنی تھی پاک پھر حضرتؐ نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور
۵۶۱ یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرتؐ نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی تھی جیسے عبد الشمس ف ابن عمرؓ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّي
لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈر نہین کہ کہین
دشمن اوسکو پاجاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نلیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو
۵۶۲ قرآن لیجانا مضایقہ نہین ف عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ
مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رضؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے
۵۶۳ ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی ف ابو ہریرہؓ لَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ
مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے
طلاق کو تاکہ اوندیل دیوے جو اوسکے تغار اور پیالے مین ہی یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور نہ چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کرلیوے
سو اوسکو تو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہی ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مردون سے نکاح کیا جاتا ہی تو وہ پہلی جورو کا طلاق منگا کہ اوسکا
۵۶۴ مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ف عَائِشَةُ لَا تَسْئَلُنِي امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ
عَائِشَةَ اِيَّايَ کو بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونمین سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتلادونگا یعنی یہ بات کہ
عایشہ رضؓ نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر اور

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہوں تب پہلے عایشہؓ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور
رسول کا اختیار کرنا اپنی اور پیغمبر سے نفر مایئگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ۵۶۵ عن عائشۃ
لا تسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدموا بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردونکو گالی
مت دو اور برائی کو سو وے تو ہو چکے اپنے کیے کو ف یعنی مردونے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب اونکو
بد کہنا بیفائدہ ہی بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی ۵۶۶ عن ابی ھریرۃ لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی
نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما ادرک مد احدھم ولا نصیفہ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر
سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام
نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن
مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہین ہوسکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو بد کہنا
کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اونبے ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ اور دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین ۵۶۷ عن سمرۃ بن جندب
لا تسم غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول ا ثم ھو فلا یکون فیقال
لا انما ھن اربع فلا تزیدن علی مسلم مین سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھہ یسار یعنی آسانی
والا اور نہ رباح رکھہ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھہ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہی پھر وہان نہ
ہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہی بے نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجھپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھایو ف دستور یون ہی
لوگون کا کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور
حالانکہ کبھی اسکا مطلب اولٹا ہوجاتا ہی تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسیسے جواب مین کہا کہ نہین یعنی
نجات اور مبارک نہین تو مطلب اولٹا ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین یہ حکم
ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک نہ تھا اور لوگ تقدیر کو نہ سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہوگیا ف عمر رضہ کا تشترق
لا تعد فی صدقتک وان اعطاکہ بدرھم فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ قال
لہ حین حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاراد ان یشتریہ بخاری اور مسلم مین
عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے مقرر اپنے صدقے کا
پھیر لینے والا ایسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا پڑھنے کو راہ خدا مین سبیلکو
دیا تھا پھر اونسے اوسکو ضائع کیا دبلا کرڈالا پھر عمر فاروق رضہ نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی
راہ مین دیدی اوسکو پھر مول بھی نہ لیوے ۵۶۹ ف ابوھریرۃ لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام
ومسجد الرسول والمسجد الاقصی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا
سوا تین مسجدون کے نہین درست یا تکیہ اوبالا مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد

داؤد اور سلیمانؑ کی بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر بیت نزل ہو

یا زیادہ دور نہیں جاتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدون کا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوائے
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سوائے مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع
نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
۵۷۰ میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی ھ ابوہریرہؓ لا تصاحبنا ناقۃ
علیہا لعنۃ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ ہو جسپر لعنت ہی ف حضرتؐ سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوٹے معلوم ہوا کہ جانور پر
۵۷۱ بھی لعنت کرنا نہین درست م ابوہریرہؓ لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب ولا جرس مسلم مین ابوہریرہؓ سے
۵۷۲ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ساتھ نہین درستے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی خ ابوہریرہؓ لا تصدقوا
اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہمپر اوترا یعنی قرآن اور جو
اگلے پیغمبرون پر اوترا ف حضرتؐ کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو کہ ہم
۵۷۳ قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر تمکو ہمارا اعتماد نہین خد احاذر کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا بگاڑا خ ابوہریرہؓ لا تصروا
الابل والغنم فمن ابتاعہا فانہ بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان شاء امسک وان شاء ردہا وصاعا
من تمر بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بندر کھا کرو کسی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنو مین سے جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر ف دستور ہی وغا باز دسکا کئی دن کا دودھ
گاہک بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کے مذہب مین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب البیوع مین
۵۷۴ یہ مضمون مذکور ہو چکا ھ ابوہریرہؓ لا تصم المرأۃ وبعلہا شاہد الا باذنہ ولا تأذن فی بیتہ وہو شاہد
الا باذنہ وما انفقت من کسبہ من غیر امرہ فان نصف اجرہ لہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نرکھے خاوند کے ہوتے ہوئے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین نہ آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث مین خاوند کے حق
عورت پر فرمایا فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو
۵۷۵ عورت کو کسی طرح دینا درست نہین ق عمرؓ لا تطرونی کما اطرت عیسی بن مریم وقولوا عبد اللہ ورسولہ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے بیحد عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی

اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصارٰی نے عیسیٰ کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانون ویسی تعریف مجھیو کافر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوا پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہوگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین چاہین سو کرڈالین سو یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی

۵۷۶ **ف** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْخِصَ لَكَ نَسَبِي **قالہ** لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر سوا البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو مجھ نکر جب تک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے مجکو الگ نکر دیوے حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اونکی ہجو نکر نا کہ میرے باپ دادے بھی اوسمین آجاوین ابی بکر سے اسکو تحقیق کرلے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی

۵۷۷ **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی نے دین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبداللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا تو نہ جلواتا بلکہ اونکو قتل کرتا اس واسطے کہ

۵۷۸ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑکر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرِعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ **قالہ** لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ إِذْ دَفَعَهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيث مسلم میں عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے اوسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے واسطے حاکمون کو تمھاری مثل اور اون حاکمون کی مثل تو ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرایا کیا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو جب گیا اونکو حوض پر سو اونمین سے دودھ نکھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ طاعون یعنی نعمت کا مال تو لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور جبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب کو بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین

نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکھ تھا تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اوس دن اونکے
ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے کہ
اوس وقت حاکم تھے ندیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا جب
مدینے مین لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تونے اسباب کیون نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا
حضرت نے فرمایا کہ اوسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس سے نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جی ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد
کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اپنا اسباب نہ دے اور حاکمون کی قدر دانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ

۵۷۹ کو سردارونکی خاطر داری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے ۵۷۹ ابو ھریرہ رضہ کہ لا تعصب قال لرجل
قال لہ اوصنی بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر ف
اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہی بہتر اور برا سو جو غصہ

۵۸۰ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا ۵۸۰ عبد اللہ بن مغفل لا تغلبنکم
الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء واخرج مسلم عن ابن عمر علی اسم
صلوتکم الا انہا العشاء وھم یعتمون بالابل ویسمونہا العشاء فانہا فی کتاب اللہ العشاء
وانہا تعتم بحلاب الابل بخاری مین عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ
تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ غالب نہ وین جنگلی لوگ
تمہاری نماز کے نام پر جان کھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دہتے ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ
تمہاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دہتے ہین ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وے
لوگ اپنے اونٹونکا دودھ دہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نمازون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہو جاوے

۵۸۱ اسواسطے منع کیا ف ابو سعید وابو ھریرہ رضہ کہ لا تفعل ربع الجمع بالدراھم ثم ابتع بالدراھم جنیبا
قال لا تبع بنی علی الا نصاری وکان قد استعملہ علی خیبر بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو بجر جیل ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی
الانصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور
جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک

۵۸۲ سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا یا جائز ہی ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہی کہ ناقص کو
بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح حسب قول مالک کی چیز مین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے مین کرنا چاہیے عن ابن عمر رضہ
لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت
اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین ف ابو ہریرہؓ لا تقبل صلوٰۃ من احدث حتی یتوضأ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹا اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکریگا ف وضو ٹوٹنا یہی اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور ٹیکہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ پر بندھنے سے اور پگلی اور دیوانگی سے ف ابو ہریرہؓ لا تقسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری بیبیون کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین ف حضرتؐ کے پاس کچھ زمین بندھی مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرتؐ کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی ہی زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا مین صدقہ ہی کارندے سے مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین حق وراثت نہین ہی سو اوسکی یہ حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اوسکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نتھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بیفائدہ ف المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال قالہ حین سالہ المقداد عن قتل من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو مار یگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہی اور تو واجب القتل اوسکے برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرتؐ نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا اگر تو اوسکو اب مار یگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا ف عائشۃ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چوتھایا ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اوس سے زیادہ مال چوراوے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اوس سے کم چوراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چانندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اوس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی ف ابو ہریرہؓ لا تقولوا ھلک لا تعینوا علیہ الشیطان قالہ حین قال رجل احراک اللہ لیسکران ضرب الحد بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسینے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا تجھکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدایا تیری توبہ قبول کرے ف الربیع بنت معوذ بن

عفراء آء کا تقولی هذه وقولی ما کنت تقولان بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہی کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیان جنگ بدر کے مرثیے گاتی تھین دف بجاکر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہی جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین دف بجانا درست ہی ۵۸۹ دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی ۵۹۰ انس لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نہ ہیگا سب کافرون کے صح ابو ہریرہ مین ہ لا تقوم الساعة حتی تاخذ امتی ما خذ القرون شبرا بشبر وذراعا بذراع فقیل یا رسول الله کفارس والروم قال ومن الناس الا اولئک بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ نہ کرنے لگے میری امت اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین سو میری امت بھی کریگی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہوجاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوا اونکے یعنی انھین کے قدم بقدم چلینگے ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑے پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا تجوی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی منڈانا گنہون پر اڑجانا قیاس کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصا ہندوستان مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا ف ابو ہریرہ لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیگی بصری کے اونٹونکی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچیگی ف حجاز عرب مین اوس زمین کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی اور بصری ایک شہر کا نام ہی تاریخ مدینہ مین مذکور ہی کہ اول چند روز مدینہ مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سرخ بلند آگ نکلی تیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا ہے چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا ف ابو ہریرہ لا تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس علی ذی الخلصة ۵۹۲ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ مٹکائی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہی ف دوس ایک قوم کا نام ہی مین ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب قوم مسلمان ہوئی حضرت نے اوس بت کو توڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاویگی اور بت کو پھر بنا ویگی اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی ۵۹۳ ف ابو ہریرہ لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربها فاذا راها الناس امن من علیها فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اوس وقت فائدہ کریگا کسی ایمان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا ف یعنی ان دیکھے کا

ایمان معتبر ہی اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتد ہم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہی

۵۹۴ ق عَائِشَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ف لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین تو ٹوٹ گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہوجاوینگے اور اونکو پوجینگے

۵۹۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہوجاوے عرب کی زمین جاگا سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین مین سبزہ ہی نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین یہ دونون سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ رجوع ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی

۵۹۶ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہی میری آڑ مین ہی تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو جہان تہان قتل کرینگے

۵۹۷ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوزاور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ اونکے جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ اوپر چمڑا جمالیعنی اونکے گول مونہہ ہین موٹی موٹی جوتیان اونکی بال کی ف خوزستان اور کرمان وہ شہر ہین ایران اور توران مین وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے اور فتحیاب ہوئے

۵۹۸ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے مونہہ گول گول

۵۹۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین

۶۰۰ ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے

۶۰۱ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا

فیتحصن فی مدینۃ طینیۃ فبینما ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف واذا اقیمت الصلوٰۃ فینزل عیسی ابن مریم فامھم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترک لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ مسلم عن ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاری کا لشکر عماق میں یا دابق میں اوتریگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام کلیگا وے لوگ اوس دن تمام روے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہونگے مراد حضرت مسلم مہدی کا لشکر ہے پھر جب باندھینگے دونوں لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑو ہمارا درمیان اور اون مسلمان لوگوں کا جنھوں نے ہمارے جورو بچے پکڑ کے لونڈی غلام بنا ئے ہیں تاکہ ہم اون سے لڑیں تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمھارا اور اپنے بھائی مسلمانوں کا درمیان نہ چھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانوں میں گھس آنا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھر اون کافروں سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانوں کا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے سب شہید دنیں افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑینگے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہے فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹنے ہونگے اپنی تلوار ونکو زیتون کے درخت میں لٹکا کر کہ اچانک اونمیں شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمھارے پیچھے تمھارے گھروں پر آپڑا تو مسلمان وہاں سے نکلینگے اور جانکنیہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک میں آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفیں باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیار ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اتریں گے پھر اونکو نماز پڑھا دینگے پھر جب عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی میں گلتا ہے سو اگر اوسکو خدا چھوڑے تو وہ خود بخود گل جاوے یہاں تک کہ مٹ جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کروا ویگا عیسیٰؑ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰؑ دجال کے تابعداروں کو یا سب لوگوں کو اوسکا خون دکھلا دینگے اپنی برچھی میں لگا ہوا ف اعماق اور دابق دو مکان ہیں شام کے ملک میں اور قسطنطنیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانوں کے عمل میں ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاری کا اونمیں عمل ہوجاویگا پھر امام مہدی کے وقت میں فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث میں اوسکا ذکر ہے ھ انس لا تقوم الساعۃ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہیگا یعنی سب کافر ہوجاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ کوئی انکا نہ کریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر ھ ابوھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا الذی انجو مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ دریا فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوسمیں نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سو میں سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمیں سے کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں یعنی تو سب سونا میں بلا شرکت پاؤں ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے ھ ابوھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگوں کو اپنی لاٹھی سے

ف شطان ایک شخص تحایمر کے اصل عرب اوسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جحجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

ف ابوہریرہ لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل منہ ۶۰۵

صدقتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو اہل برگا یہانتک کہ مالدار فکر مین رہیگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا کہ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہ ہوگی ف ابوہریرہ ۶۰۶

لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول لیتنی مکانہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک گذریگا مرد کبھی مردکی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین جو حضرت نے قیامت سے پہلے ہونے والی چیزین بیان کی اونکی خبرین دین ہین اب تک بعضی چیزین ہوچکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

ف ابوسعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی قال ہمام احسبہ قال متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ۶۰۷

صدقہ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوائے قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹاڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صنعانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہی ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت نے کہ نہین لکھو قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہی اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن کو گو نمین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابوہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہوچکی کہ حضرت نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوادی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے صحابہ اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی کہ عاقل تحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ف علی لا تکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار ۶۰۸

بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

ف عبداللہ لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے ۶۰۹

فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا ف حذیفۃ بن الیمان لا تلبسوا ۶۱۰

الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا فانہا لہم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور کھاؤ اونکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ہینگی

ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور زرافتہ اور دریائی

ف بیان الفاظ حدیث دین محمدی و تخلیط الکتب الیہود والنصاریٰ

اور اطلس اور گلبدن اور عنابی ریشم مردون کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہی اگر تکلف منظور ہو تو
۶۱۱ ناخوش کیجیے م معاویہ بن ابی سفیان لا تلحفوا فی المسئلۃ فوا اللہ لا یسئلنی احد منکم شیئا فتخرج لہ مسئلتہ منی شیئا وانا لہ کارہ فیبارک لہ فیما اعطیتہ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کر کے پاویگا تو جو مین اوسکو دونگا اوسمین برکت نہ ہوگی
۶۱۲ ف یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی
م ابو ہریرۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار مین آوے تو اوسکو اختیار ہی یعنی اگلے پیچھے کہ چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین دونو فریقون کا نقصان ہی ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا
۶۱۳ م جابر لا تمش فی نعل واحدۃ ق لا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلو ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین نہ لونگ اوڑھکر اگر اوڑھ نہ بیٹھے یعنی ان کھلجاویگا اور نکھا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ نہ نکل سکیں اور نہ رکھ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تہبند چست لپٹے یعنی اگر تہبند بندھا ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے
۶۱۴ ق ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منع کرو خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عایشہ رضی نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین اونکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا
۶۱۵ مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین ق ابو ہریرۃ لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمھارا کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی
۶۱۶ زیادہ بدکام ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمھاری یہ ہی کہ اس سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آویگا نہ چارا چریگا م ابو قتادۃ الحارث بن ربعی لا تنتبذوا التمر والبسر جمیعا ولا التمر والزبیب جمیعا ولکن انتبذوا کل واحد علی حدتہ مسلم مین ابو قتادہ حارث رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علاحدہ علاحدہ ق عرب کھجور اور منقی تر کر کے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے
۶۱۷ فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمین جلد نشا ہو جاتا ہی ق انس لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت بخاری

اور مسلم مین اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ ترکیا کرو تو بہتر ہی اور نہ مرتبان مین ف یہ شراب کے برتن تھے اوس واسطے انکے
۶۱۸ استعمال اول منع ہوئے م ابوھریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ
من البخیل مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر مانا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا
مال خرچ ہوتا ہی ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی
۶۱۹ ف جابر لا تذبحن بعیرکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء فقال لہ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اونٹ اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن ف مصابیح مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ جنگ خندق مین کئی تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوکھ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے مینے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت
بہت بھوکھے ہین سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکریکا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین کھانے کو پھر مینے حضرت
کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت
نے پیدیت فرمائی یعنی جب تک مین نہ آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا
اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو قسم کھاتا ہون خدا کی کہ ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے
۶۲۰ بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی م ابوھریرۃ
لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنھا قال ان
تسکت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نہ لی جاوے اور
نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم کے ہیکو بتلاوے گی حضرت
نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہی
نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور
جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی
۶۲۱ چھوٹی ہو یا جوان م ابوھریرۃ لا تنکح العمۃ علی ابنۃ الاخ ولا ابنۃ الاخت علی الخالۃ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی
زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہین درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ کلیہ نکالا ہی
کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست م ابوھریرۃ
۶۲۲ لا تنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا
اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ف ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر
۶۲۳ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی کا روزہ نرکھو سو جو کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روز رکھے
اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ف اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت
۶۲۴

لا تؤذي فيواري الله عليك کہ تجھے فیواری اللہ علیک بخاری اور مسلم مین اسمار بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہ خدا مین دیا کر حتنا تجھسے ہوسکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن کے مال کو نہ رکھ تو خدا بھی تجکو گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا بھی روکیگا ۱۲۵ھ جبیر بن مطعم عن مطعم کا حلف في الاسلام وايما حلف كان في الجاهلية لم يزده الاسلام الا شدة مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان زمانہ کفر مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہی ۱۲۶ھ ابن عمر لا شغار في الاسلام مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ نے مہر کردے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام مین یہ حرام ہوا ۱۲۷ھ ابو سعيد لا صاعين تمر بصاع ولا صاعين حنطة بصاع ولا درهم بدرهمين بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہی یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ سیاج ہی ۱۲۸ھ ابو هريرة لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی ۱۲۹ھ عائشة لا صلوة بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جاکھ ضرور اور پیشاب غالب ہو ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جاکھ ضرور یا پیشاب زیادہ لگے تو اوس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز مین خلش باقی نہ رہے ۱۳۰ھ عبادة بن الصامت لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ف امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی ف ۱۳۱ھ لا طاعة في معصية الله انما الطاعة في المعروف بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیکی اطاعت نہین خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہی ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کی نیک کام مین اطاعت کیجے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نہین کیجے ۱۳۲ھ ابو هريرة لا طيرة وخيرها الفال بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون لینا بے حقیقت بات ہی اور بہتر ہی نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا پرندون اور جانورون کی آوازون سے شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ یہ اوہام اور خیال ہی حکم خدا کے کچھ نہین ہوسکتا اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے یا سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال نامے بیعلمون مین مشہور ہین انمین فال دیکھنا ہرگز درست نہین انمین توحروف کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ق جابر لا عدوى

ولا طیرۃ ولا غول بخاری اور مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور شگون کچھ نہیں کچھ حقیقت نہیں اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہیں ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ غلط بات ہے اور یہ گمان تھا کہ جنگل میں دیو بھوت رنگ برنگ شکلیں بنالیتے ہیں اور لوگوں کو راہ سے بہکاتے ہیں اور ضرر رسانی کے مالک ہیں سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہے بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کرسکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیوں بھولے ہوا ور ادھر اودھر جی بھٹکاتے ہو

۶۱۳۴ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب جنگل میں تمکو دیو بھوت نظر پڑیں تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہوگا ف ابوھریرۃ لا فرع ولا عتیرۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتوں کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے میں دسترخوان تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب میں دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتوں پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونوں کو حرام کیا

۶۱۳۵ ق ابن عباس لا مال لک ان کنت صدقت علیھا فھو بما استحللت من فرجھا وان کنت کذبت علیھا فھو ابعد لک منھا ق له رجل من الانصار له عن عن امرأته فقال یا رسول اللہ مالی بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تونے اپنی جورو کی بدکاری کا سچے دعوی کیا تھا تو جو تونے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے میں مال گیا اور اگر تونے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہے پھر حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگواہ اپنی جورو کو عیب لگایا تھا جھوٹھے پر بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یارسول اللہ میرا مال جورو سے دلوادیجئے

۶۱۳۶ ق ابوبکر وعمر وعلی وعائشہ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضی رضؓ اور حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ اوہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے ف بخاری میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر میں زمین تھی تب صدیق رضؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال میں میراث نہیں جو ہم چھوڑیں سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں اور البتہ محمدؐ کی آل یعنی بیبیاں اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضؓ نے کہا کہ جو حضرت اس مال میں کرتے تھے وہی میں بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمیں نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب میں مذکور ہوچکا ہے خلاصہ مطلب یہی ہے کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہیں اور اس حدیث کو صرف صدیق رضؓ ہی نے روایت نہیں کی جو کوئی بداعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی رضؓ بھی اسکے راوی ہیں غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہیں

۶۱۳۷ خ عبداللہ بن ھشام لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک ق له لعمر فقال عمر فانه الان واللہ لانت احب الی من نفسی فقال الان یا عمر بخاری میں عبداللہ بن ہشام رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تیرا ایمان نہیں ہوسکتا کہ یہاں تک کہ میں تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہوجاؤں پھر حضرت نے عمر فاروق رضؓ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یارسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبداللہ بن ہشام رضؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رضؓ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق رضؓ نے کہا یارسول اللہ اپنی جان کے سوا میں ہر چیز سے

آپ کو زیادہ چاہتا ہون یہ حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماباپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہین کچا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے رسم سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کا موئمین مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہین وہ حضرت کی محبت مین کچا ہی الٰہی ہمکو اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت مین پکا کرے آمین یارب العالمین ف انس رضی اللہ عنہ واللہ لا تذرون منہ درہما یعنی من فداء العباس بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمین سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے مجھوڑنا نہ ف جب جنگ بدر مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوئے اونمین عباس رضی اللہ عنہ حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے اپنے مال دیکر چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے تو چھوڑ دینا یعنی سب مال کیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی رعایت نچاہیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۶۳۹ ھم بریدۃ بن الحصیب لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ قالہ لرجل تنشد فی المسجد فقال من دعا الی الجمل الاحمر مسلم مین بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدین تو بنائی گئین ہین جس واسطے بنائی گئین حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سو اوسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمین بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین ف

۶۴۰ ابن عباس لا ہجرۃ بعد الفتح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اور گردونواح کے لوگون پر وطن چھوڑنا اور مدینہ مین حضرت پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب کہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت

۶۴۱ کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی ھم ابو قتادۃ لا ہلک علیکم اطلقوا لی عمری قالہ ظہیرۃ لیلۃ التعریس مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے ہلاکی نہوگی کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ تبوک سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے میرا پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بندھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا بھر اوسکو اپنے مونہہ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اوسمین

۶۴۲ بھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا ھم ابن عمر لا یاکل احدکم من اضحیتہ فوق ثلثۃ ایام ھذا حدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب الخامس مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکھلاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے

۶۴۳ منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی ف انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ

وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوتا پورا ایمان دار ہونے کا تم میں سے کوئی جب تک میں اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤں اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیوں سے ف یعنی جب مجھکو سب سے زیادہ چاہے اور سب کی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور دنیا سب مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اوسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں وہ شغال نگیں ہے مولوی ہو فقیر الٰہی ہو مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین ف انس لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہو گا یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے ف اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل اوس صاف دل سے ہو گا جسکے دل میں کینہ اور حسد نہیں ف اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال اوسکے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت پکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے یا میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا نا پسند کرے تو اوس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے م جَابِرٌ لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقِ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑو لوگوں کو آپسمیں خرید فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجکو منہگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمیں خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو یہ کسیکے نزدیک درست نہیں ہے اور اگر ارزانی ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضوں کے نزدیک درست ہے خ اَبُوْ سَعِیْدٍ م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یُبْغِضُ اَلْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری میں ابوسعید رضؓ سے اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ رکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہے ف انصار مدینے کے لوگ ہیں جنھوں نے حضرت کو اپنے شہر میں رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے اونکی محبت حضرت نے ایمان میں داخل کی خ عَائِشَۃُ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لَدٌ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْھَدْ بخاری میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر میں سب کے دوا لگائے حلق میں اور میں دیکھتا جاؤں عباس کے سوا کہ وہ تمھارے ساتھ موجود تھے ف حضرت کو بیماری میں غش آیا حضرت کی بیبیوں نے حضرت کے حلق میں دوا لگا دی تھا جب حضرت ہوش میں ہوئے دوا کا مزہ معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہیں اپنے عذاب کرے اور نہیں تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافروں سے بھی عوض لیتے تھے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی میں پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بندھا ہوا رہتا ہو جیسے حوض اوسمیں پیشاب کرنا نہیں درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نہ رہیگا ق ابن عمر لَا یَتَحَرَّی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم میں کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

نماز افضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہیں قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں پھر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین
نماز پڑھے ف ابو ہریرہ کا ینقد من احدکم رمضان یصوم یوما او یومین الا ان یکون رجل ۶۵۱
کان یصوم صوما فلیصمہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن
یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے طور سنت سیکھو
دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہی لیکن صرف رمضان کی پیشوائی
کا ایک دو روزے رکھنا درست نہین ف انس کا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے ۶۵۲
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث مین استثنا مطلب
اور باقی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھہ مجکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجکو دے جب
میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا امیدی کی اور اگر فساد
سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہی ف عثمان کا یتوضا رجل فیحسن الوضوء فیصلی ۶۵۳
صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ وبین الصلوۃ التی تلیہا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہہ خوب پانی پونہچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو
معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہی تحیۃ الوضو کے نماز کی م ابو ہریرہ کا یجتمع کافر ۶۵۴
وقاتلہ فی النار ابدا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ
ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا م ابو ہریرہ کا یجزی ولد والدہ الا ان ۶۵۵
یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو
کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو تو
لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہی ق ابو بردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات ۶۵۶
الا فی حد من حدود اللہ بخاری اور مسلم مین ابو بردہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی
حد مین خدا کی حدون سے ف حد وہ ہی جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے
مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک اونتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہی اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہی سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا
غالب تھی تو اوس وقت مین دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہی تو زیادہ تعزیر مناسب ہی ف ابو ہریرہ ۶۵۷
کا یجمع بین المراۃ وعمتہا ولا بین المراۃ وخالتہا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھی جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے ف ابو بکرۃ کا لا یجمع ۶۵۸
بین مسلم ومشرک ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ بخاری مین ابو بکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ ملائے جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورونکو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی

زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علحدہ علحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اسّی بکریون کو ملاکر ایک شخص کی بتلادین تا ایک بکری کوۃ مین جاوے اور اگر علحدہ علحدہ رہین تو دو بکریان زکوۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اسسے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کردین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھدا وسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اوسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کردیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بریشم بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور عذاب کیا م عَائِشَةَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ ۶۵۹ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ ۶۶۰ یعنی الانصار بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوا ے ایمان دار کے اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا اوس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق أَبُو بَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۶۶۱ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پونہچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق أَبُو بَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ۶۶۲ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین م ابْنِ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۶۶۳ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بے اوسکی اجازت بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ لوٹ لے اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے ق ابْنِ مَسْعُودٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ۶۶۴

يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ۱ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں حلال ہے خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اسکی کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو منکاحا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان لے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑ مسلمان کی گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمانکا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ۱۲ منہ

جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے تم میں کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکے میں قتل کے واسطے ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکے سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفیں اوٹھائیں لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافروں سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق میں کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگوں نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہیں اور بہتر کہتے ہیں تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہے جو چاہ سو کر حضرت نے فرمایا کہ میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تمپر کچھ اولہنا اور گلہ شکوہ نہیں پھر اون کے خون معاف کیے اور صحابہ سے یہ حدیث فرمائی ق ابوہریرہؓ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ عورت کو سفر نہیں درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہے جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہ ہو جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہے درست نہیں اسواسطے کہ اسمیں بڑے بڑے فساد ہیں ق اُمُّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم میں ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم میں سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم میں تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہیں مگر خاوند کے ماتم میں چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے نہ کم کہ اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم میں بیٹھنا جیسے کہ ہندوستان میں اکثر رواج ہے یا محرم میں غم امام حسینؓ سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہیں حرام ہے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے نخانے والوں سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا اسواسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہے ق ابوہریرہؓ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم مین سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی اتنا ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین

۶۷۰ خ ابو ہریرہ کا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل احد النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ۔ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت کا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے اگر

۶۷۱ تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اوسکو افسوس ہوگا م جابر لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیر من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اوسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ سیر عمل کسیکو بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے نادین کہتے ہین اس واسطے کہ قرآن مین ہی کہ خدا نیکون کے ثواب اور محنت کو ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دینے نہوتا تو نیک کام

۶۷۲ مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اوسکی نشانی ہی م انس لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلمون سے امن مین ہاوے ف ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے

۶۷۳ محروم رکھتا ہی ق جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۶۷۴ فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو برادرون سے احسان اور سلوک نکرے خ حذیفۃ لا یدخل الجنۃ قتات بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے

۶۷۵ واسطے ادھر کی بات ادھر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خواہش اختیار کی ص ابن مسعود لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی

۶۷۶ اچھی پوشاک خدا کو پسند ہی یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور ہی حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا خ ابو بکرۃ لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لها یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان بخاری مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوا مدینے کے حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

۶۷۷ م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مسلم مین ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ
مین نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اونسے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہی سو

۶۷۸ اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین سب بہشتی ہین م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ
الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدہے اجاما تو نہ داخل ہوگا دوزخ
مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچالینگے
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سب کا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سب کا گذار ہوگا

۶۷۹ لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلُ رَجُلٌ بَعْدَ
یَوْمِیْ هٰذَا عَلٰی مُغِیْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے
اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مرگیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا
خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسلئے

۶۸۰ حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمِّ سَلَمَةَ لَا یَدْخُلْنَ هٰؤُلَاءِ عَلَیْكُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی مخنث زنانے ف حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد تھا
حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو

۶۸۱ خ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ قَالَهٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ
بخاری مین ابوامامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری
داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور
بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑکر

۶۸۲ اور دنیا کمانے مین مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَةَ
بْنَ زَیْدٍ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو دوسرا مسلمان

۶۸۳ بیٹا اوسکا حصہ نلیوے اور مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون اماموں کا خ حَیْثُ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ
لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

یعنی ظالم پر جو آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی ف ابو ہریرہؓ ۶۸۴
لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما دامت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اھلہ الا الصلوٰۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہی جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہے ہین کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والون کی طرف
آنے سے روکے ہی سوائے نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہی وہ سب نماز مین داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا
بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو خ ابن عمرؓ لا یزال المرء فی ۶۸۵
فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین
کی راہ کشایش اور امن امان مین ہی جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی
جسکے سبب سے دین مین تنگی ہوجاتی ہی مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا
اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی خ سہل بن سعد لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر بخاری مین سہل ۶۸۶
بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ
کھولنا مستحب ہی اور سبب ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی م
سعد بن ابی وقاص لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے ۶۸۷
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف بعضے
کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دور یا نہین کھیتون کو وہ لوگ
ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ق المغیرۃ بن شعبۃ لا یزال ناس من امتی ظاھرین حتی یاتیھم ۶۸۸
امر اللہ وھم ظاھرون بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور
غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی
لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہین م ابو ھریرۃ لا یزالون ۶۸۹
یسئلونک یا ابا ھریرۃ ھذا اللہ فمن خلق اللہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے
ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل مین
خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوس وقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کر
یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آکے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین ہاتھ
سے اوٹھا اور سینے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان جبلی طبیعت کی یہ پیدائشی
بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہی
ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدائش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے
پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے

۶۹۰ جب ایسا وہابی کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے خ ابن عمر لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ہن خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے

۶۹۱ واسطے ہی جب تک اوس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی م ابوھریرۃ لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستر ہ اللہ یوم القیمۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

۶۹۲ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ ہی کہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندیکا دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا م مسلمان لا یستدخل احدکم بکفہ ثلثۃ احجار مسلم مین سلمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے

ف جاہر ہی کہ بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی

۶۹۳ حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین ف ابوھریرۃ لا یقیم المسلم علی سوام اخیہ المسلم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر

۶۹۴ چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی خ ابوسعید لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شھد لہ یوم القیمۃ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک مؤذن کی آواز پہنچتی ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا

۶۹۵ گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان کہے ق ابوھریرۃ لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے

بھائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین

ف یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل دوزخ مین جاوے معلوم ہوا کہ

۶۹۶ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہی م ابوھریرۃ لا یشیر بن احدکم بسلکہ قائما فمن شی فلیستقی مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑے ہوکر سو جو بھول کر پیجاوے وہ قی کر ڈالے ف کھڑے ہوکر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی

۶۹۷ اور اب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شاید قی کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہوکر بھولے سے پیجاتے تو قی کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قی کرنا واجب نہین م ابوھریرۃ لا یصبر علی لاواء المدینۃ وشدتھا احد من امتی الا کنت لہ شفیعا یوم القیمۃ او شھیدا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اوسکا گواہ بنونگا ف یہ فضیلت اوسی

۶۹۸ مینے کی اور بشارت ہی وہانکے رہنے والوں کو اور اشارہ ہی کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہانکا رہنا نچھوڑین ف ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لا یصلح الصیام فی یومین یوم الاضحی و یوم الفطر من رمضان مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہی سب مجتہدون کے نزدیک

۶۹۹ ف ابو ہریرۃ لا یصل احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندھے پر اوس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہی کہ یہ تعظیمی ہی نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھی کا لنگ باندھے اور آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ازار ہی صرف لنگ باندھکے نماز پڑھے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہی ف

۷۰۰ ابن عمر لا یصلین احدکم الظہر و یدیہ وحی العصر الا فی بنی قریظۃ فالہ منصرفہ من الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرون کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے نا امید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین فی حدیث کا یون ہی کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھلی اور کہا حضرت کو غرض تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین ہو سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہی پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنیکا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسواسطے اہل سنت و جماعت چار اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین چار مذہب ہوے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھہ حرج نہین حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست رکھا ف

۷۰۱ ابو ہریرۃ لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ الا یوما قبلہ او بعدہ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون مضایقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روز رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین ف

۷۰۲ ابو ہریرۃ لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وہو جنب بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوے پانی مین ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین

دہ در دہ حوض یعنی چار طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہے کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہے جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی سماوے ۷۰۳ م ابو ہریرہؓ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی آخر مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرتؐ نے موافقت رکھنے کو فرمایا خ ابو بکرہؓ لا یفلح قوم ولوا امرہم امرأۃ ۷۰۴ بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام پوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرتؐ نے حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوا چاہی اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہوا خراب گیا م مطیع بن الاسود لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم ۷۰۵ ف لم یوم فتح مکۃ مسلم مین مطیع بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرتؐ نے فتح مکے کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرتؐ کو اوسنے بہت ستایا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرتؐ سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہے حضرتؐ نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہونگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرتؐ نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم م ابو ہریرہؓ لا یقعد قوم یذکرون اللہ ۷۰۶ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت اونکو چھا لیتی ہے اور اونپر آرام اور چین اوترتا ہے اور خدا اونکا ذکر کرتا ہے اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کے روبرو ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہے اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے بندے ایسے ہین جو مجکو یاد کرتے ہین ذکر کی اتنی قسمت ذکر کرنے والون کی اور ہے قدردانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہے خ ابو ہریرہؓ لا یقل احدکم اطعم ربک وضئ ربک اسق ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین نکما کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولی ہے یعنی میرا سیان ہے ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرتؐ نے اوسکو

منع کیا کہ ایسین شرک کی بو نکلتی ہو رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین ح ابو ہریرہ لا یقولن احدکم اللھم اغفر لی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا مجھہ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیئے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا ایک کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہو کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر ایسین بے پرواہی نکلتی ہو اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہو تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھہ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہو ح ابو مسعود لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ ما ینبغی لاحد ان یکون خیرا من یونس بن متی بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہو کہ لائق نہین کیسکو کہ یونس بن متی سے بہتر کہے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اور کوئی افضل نہین ہو سکتا ف عایشہ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہو مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مناسب نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو پہلے سے بدل ڈالتے تھے ھ ابو ہریرہ لا یقولن احدکم عبدی امتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمھاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ ایسین شرک کی بو نکلتی ہو اور تاکہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ نکرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین ھ ابو ہریرہ لا یقولن احدکم یا خیبۃ الدھر فان اللہ ھو الدھر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای نامبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہو ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہو اوسکا پھیرنے والا خدا ہو تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہو تو صاف کافر اور مشرک ہونا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین ھ جابر لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول تفسحوا مسلم مین جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہو کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہہ ہو جاوے ق ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف

اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین یا رہتا ہو
۷۱۵ یا کوئی شخص کسی مکان پر یا بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہان کا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز نہین گیا بھی ہو ف ابوہریرہؓ کا یقول
اَحَدُکُمُ الْکَرْمَ فَاِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اوسکی بنی شراب
کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرتؐ نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین
بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہ جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا
۷۱۶ کہ بری چیز کا اچھا نام رکھے ف سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ
فِی الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے
۷۱۷ نمک پانی مین گل جاتا ہی ف ابن عمرؓ کَانَ لَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَۃَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا ثَوْبًا
مَسَّہٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ لَّا یَجِدَ نَعْلَیْنِ فَلْیَقْطَعْھُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ
الْکَعْبَیْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپ
اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب جیتل جوتا نہ پاوے تو دونون
موزون کو وہان تک کاٹ کہ پشت پاسے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب امامون کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین
۷۱۸ ھ عَارَۃُ بْنُ رُوَیْبَۃَ لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا مسلم مین عمارہ بن رویبہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہی اور عصر
۷۱۹ کار بار دنیا کا وقت ہی اس واسطے ان دونون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ف ابن عمرؓ لَا یَدَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ بَعْدِ حَجِّہٖ حَجًّا مَا کَانَ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار ف یعنی ایماندار
دین کے کام مین ایکبار دھوکا اور فریب کھاکر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہوگیا اور پھر بیقرار
اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابوعزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرتؐ نے
اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافر کا ساتھ نہ دونگا حضرتؐ نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد
۷۲۰ مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرون کا ساتھ نہ دونگا تب حضرتؐ نے حدیث فرمائی یعنی اب تم دو بار
فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ف ابن عمرؓ لَا یُمْسِکَنَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَھُوَ یَبُوْلُ وَلَا یَتَمَسَّحْ فِی
الْخَلَاءِ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے
اپنا ناز اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے
وقت شاید ناک یا مونہہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہی چاہیے ضرور پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین
۷۲۱ ف ابوھریرۃؓ لَا یَمْنَعُ اَحَدُکُمْ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَۃً فِیْ جِدَارِہٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اوسکو نہ روکے

۷۲۲ کہ یہ تمہارے کا حق ہی ف ابن مسعود کہ یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع قائمکم ویوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ھکذا وجمع بکفہ حتی یقول ھکذا ومد اصبعیہ السبابتین بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم میں سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہیں جس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملاکر اوپنچا کرکے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہیں حضرت نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلے کی دو انگلیوں کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائیں یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو ف یعنی صبح دوسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہی اوس وقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہیں اور فجر کی نماز اوس وقت درست نہیں دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہی اوس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی

۷۲۳ ف ابوھریرۃ کا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم پوری کرنے کے ف یعنی خدا قرآن میں بطور قسم فرماتا ہی کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا ماں باپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور بچہ اوسنے باوجود اس مصیبت کے

۷۲۴ صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا ھ جابر کا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرے کوئی مگر اس حالت میں کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو پر ہیں خوف اور

قرآن کریم کی آیت کا بیان فرمانا امید حالت صحت اور زندگی میں خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہوں سے بچے اور مرنے کے وقت خوش گمانی کرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہیں بلکہ اوسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل میں رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چرائے اور جو مسلمان اوس وقت موجود ہوں وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کریں تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے

۷۲۵ م ابوھریرۃ لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہیں کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق رضی نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس کو کہتے ہیں جسکے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق رضی نے بے حضرت سے معجزہ مانگا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف پہلے ہی نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے تیسرے درجہ میں صدیقی ہے اور کوئی مرتبہ نہیں

۷۲۶ ف عقبۃ بن عامر لا ینبغی ھذا للمتقین قالہ عند نزعہ فنزع حریرا لبستہ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہیں پرہیزگاروں کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اوتارتے جو آگے پہنے تھے فرمایا ف فرج اوس قبا کو کہتے ہیں جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سوار ہی کے واسطے خوب ہوتی ہی سو ویسی ریشمی قبا کسیسے حضرت کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام تھا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو پرا جان کر اوتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہیں کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو ۷۲۷ عن ابن عباس رضی

لا ینفر احد حتی یکون آخر عهده بالبیت بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے حکم دیا کہ کوئی حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے ف یعنی جب حج کے سب کام کرچکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے ۷۲۸ اسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت م عایشة لا ینفعه لانه اگر یقول یوم ارب اغفر لی خطیئتی یوم الدین قال لها حاجتک قالت یا رسول الله ابن جدعان کان فی الجاهلیة یصل الرحم ویطعم المسکین فهل ذلک نافعه مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا جب حضرت عایشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے ۷۲۹ نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی م ابن عمر لا ینقشن احدکم علی نقش خاتمی هذا مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر گھڑائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اوسمین تین پاک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رضہ کے پاس رہی اونکے بعد عمر فاروق رضہ پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رضہ پاس رہی پھر اونکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ کھدوائے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی ۷۳۰ م عثمان لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل کرکے اوسکا نکاح کردیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک و احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین درست جب تک حج سے فراغت نہ پاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نہ کرے اونکے نزدیک اس حدیث کے معنی کہ نکاح کرے یعنی صحبت نہ کرے اسواسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہ سے احرام مین کیا ۷۳۱ ف ابو هریرة لا یورد ممرض علی مصح بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اس واسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث آچکی ہی بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون کے ملنے خدا کی تقدیر سے بیمار ہوگئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہوجاویگا بیماری لگ جانے کا تو حاشا کر کہین گرفتار ہوجاوینگے اور خدا کو بھولینگے

الباب الرابع

۷۳۲ چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اذا اور اذ ہی م جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتی تستوفیه مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اوسکو اپنے قبضے مین نہ کرلیوے اور قول لیے ۷۳۳ ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست م جریر اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے سیان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

۷۳۴ م جریر اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعض سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورون کی اداکیا

۷۳۵ اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی م ابو سعید اذا اتبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنون سے زمین پر رکھا نجاوے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی نے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہی ف

۷۳۶ ابن عمر اذا اتی احدکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے

۷۳۷ کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے م ابو سعید اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کرلیوے ف

۷۳۸ یعنی اول بار ادھوئے پھر وضو کرے کہ اوس وقت وسوسے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہوجاتا ہی خ ابو ھریرۃ اذا اتی احدکم خادمہ بطعامہ فلیجلسہ معہ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ لقمۃ او لقمتین او اکلۃ او اکلتین فانہ ولی حرہ وعلاجہ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلاوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اوسکی گرمی سہار رہا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگر چاوسکا کھانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین

۷۳۹ اگر کھلاویگا تو بہتر ہوا یہ اغلب کہو یا ق ابو ایوب اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا ببول ولا بغائط ولکن شرقوا او غربوا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جاے ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو پیشاب کے وقت نہ جاے ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جاے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین نہ آبادی مین اور شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبداللہ بن عمر رضہ کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو ھریرۃ اذا

۷۴۰ احب اللہ العبد نادی جبرئیل ان اللہ یحب فلانا فاحبہ فیحبہ جبرئیل فینادی فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس بندے کی زمین مین قبولیت اتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین
اوس سے محبت رکھین اوسکی تعظیم کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی
کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ حقیقت مین اون سے عداوت ہی

۷۴۱ ۞ حَتّٰی اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِهٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اَهْلِ اَتِهٖ فَلْیُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِهٖ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو کبھی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت ٹھہر گئی ہو دنیا وی کا
خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا
خیال ہی ف بگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا
تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال رفع ہو عشق کے حکیم لوگ بھی جماع ہی کو دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب منی کی
زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار ہو جاوے

۷۴۲ ف ابوھریرۃ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَهٗ وَکُلُّ حَسَنَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَةٍ یَعْمَلُهَا تُکْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو تک برابر
اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی
کو دس سے سات سو تک بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی
اگر کریگا تو اتنی ہی لکھی جاویگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا جاتا ہی کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی رکھے اور
نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال

۷۴۳ تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کرلیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح عقاد پر ہی ۞ ابوھریرۃ
اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم کو راہ اور
گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی ساتھ ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ زیادہ ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو
اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت
بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگونکی آمد و رفت مین ہرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی

۷۴۴ چاہیے کہ جسمین محلے والونکا ہرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو ۞ ابوھریرۃ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمُ
سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ
الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت
عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعت مین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی
سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے
وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہونے پر پڑھے اور یہی مذہب سب اماموں کا سوائے

امام اعظم رحمہ کے کہ انکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع
کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نہیں ہے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی
جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ۴۷۵ م ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص
مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی
آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب کبھی جنگل مین شیطان اور
بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوس وقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی ۴۷۶ م ابو موسی اذا اراد اللہ رحمۃ
امۃ من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا
ونبیہا حی فاہلکہا ونبیہا ینظر فاقر عینہ بہلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ مسلم مین ابن رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی
یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب اللہ کسی امت کی ہلاکی
اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک اور
روشنی بخشتے امت کو مٹا کر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت
کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے
تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گو یہ حضرت نے اس حدیث سے اپنی
امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو
امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے
کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح
علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ۴۷۷ ف عدی بن حاتم اذا ارسلت
کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم
یشرکہا کلب لیس معہا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت بالمعراض
فخزق فکل وان اصابہ بعرضہ فلا تاکل بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر کہے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین
تو بھی کیا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارے مین شریک نہو ہو عدی
بن حاتم نے کہا مینے کہا کہ مین تیر پر اورنے گا نسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تو تیر پر اورنے گا نسی کے تیر کو
مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا ف اس حدیث
سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا
خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مارلایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے

اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود کھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ بولا شکار مردار ہوا
اور اگر بھولے سے کہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب ہی بین خدا کا نام مسلمان
کے دل مین ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز
مین جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہی ساتوین یہ کہ بے گانسی تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور
اگر زخم صدمے سے مر جاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلیل کا یا ایٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار حلال اور سر سے
ہوتا ہی جو تیز ہووے اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی وغیرہ ۷۴۸ ف ابو موسیٰ اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن
له فلیرجع بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو
اجازت نہ ملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یوں طریق ہی کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے اور کھانا اور بستک دیا ہی اجازت مانگنے کے ہی شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کس طرح سے بیٹھا ہی ۷۴۹ خ ابن عمر اذا استاذن امرأة احدکم الی المسجد فلا یمنعها
بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کی اوسکی جورو مسجد مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نہ کرے
۷۵۰ خ ابن عمر اذا استاذنتکم نساؤکم باللیل الی المسجد فأذنوا لهن بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگین تو اونکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل آگے
۷۵۱ ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا م جابر اذا استجمر احدکم فلیوتر مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۷۵۲ فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق یعنی تین یا پانچ یا سات ق ابو ہریرة اذا استیقظ احدکم من
منامه فلیستنثر ثلث مرات فان الشیطان یبیت علی خیاشیمه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہی ف سوتے مین بلغم اور رطوبت
۷۵۳ وغیرہ ساری رات کے ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار جھٹک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت مین یہ چیز آرزو ہی شیطان کی یا سچ مچ وہان شیطان
شیطان رہتا ہو واللہ اعلم م ابو ہریرة اذا استیقظ احدکم من منامه فلا یغمس یده فی الاناء حتی یغسلها
۷۵۴ ثلثا فانه لا یدری این باتت یده مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی مین جب تک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ رہا یا ناپاک جگہ ف
اکثر عرب جا خور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور
یہ بھی ہو سکتا ہی کہ رات ہو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق
۷۵۴ ابو ہریرة اذا اصبح احدکم یوما صائما فلا یرفث ولا یجهل فان امرؤ شاتمه او قاتله فلیقل
انی صائم انی صائم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو فحش کے

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسے اوسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں تو روزہ دار ہون میں روزہ دار ہون ف
یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل میں کہے کہ میں تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہلون اور اپنے
روزے کا لطف کھوؤن ۷۵۵ ق جابرؓ راذا اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف دن کے
آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی بالکی لے اڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہادھو کر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین کچھ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر
سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہی اپنے یار کو
لیے بیٹھی ہی اوس کمبخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اس واسطے
حضرتؐ نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر
اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین ۷۵۶ ھ ابو سعیدؓ راذا اعجلت او اقحطت فلا غسل علیک وعلیک الوضوء قالہ
لعتبان بن مالکؓ وھو حدیث منسوخ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرے مین
تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجھکو لازم ہی حضرتؐ نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور حدیث
منسوخ ہی ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت
ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا
پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت کے انزال سے بھی غسل واجب ہی ۷۵۷ ق عمرؓ راذا اعطیت شیئا من غیر مسئلۃ فکل
وتصدق بخاری اور مسلم مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف
عمر فاروقؓ کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروقؓ نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن
سوال کرنا دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی
حرام ہی ۷۵۸ ق عمرؓ راذا اقبل اللیل وادبر النھار وغابت الشمس فقد افطر الصائم بخاری اور مسلم مین عمر
فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے
۷۵۹ ق ابو ھریرہؓ راذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب زمانہ قریب آ لگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا خواب جھوٹھا ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ہین ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو
مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا
ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے
موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین ۷۶۰ ق ابو قتادہؓ
الحارث بن ربعیؓ راذا رقمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی تروني بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا نکر و جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین
پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر مین سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے
نہ اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھین اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور
مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کرین ۵۶۱ ھ ابو ھریرہ رضی اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ
الا المکتوبۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہی لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت
جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت مین ملے اور اگر بھانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت
مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہوا اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملاکر سلام پھیرنے کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ
نکیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی ۵۶۲ ھ ابو اسید الساعدی اذا اکثبوکم فارموھم
واستبقوا نبلکم بخاری مین ابو اسید ساعدی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جھنڈ باندھکر آوین تو اونکو تیرون سے مارو
اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندھکر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین تیر خطا نکرینگے بہت دور سے
مارنا بیفائدہ ہی اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین ۵۶۳ ھ ابن عمر اذا اکفر الرجل اخاہ
فقد باء بھا احدھما مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین
کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہی ف یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت مین جسکو کافر کہا تو سچا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اوس وقت کفر کہنے والے
پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو نے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے
غضب مین گرفتار ہووے مان یون کہنا مضایقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کا کام کرتا ہی اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر
کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نچلے اور
شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین
ف ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا او یلعقھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پوچھے جب تک ہاتھ کو نچلے یا کسیکو چٹاوے ف
یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اونگلیان بعد کھانے کے نچاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہی اور چاٹنے مین برکت ہی علمائے لکھا ہی کہ کھانے مین چار باتین فرض
ہین حلال کا رزق کھانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کھاکے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا
ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اوٹھاکر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑو بیٹھکر بھی کھایا ہی
اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور چار باتین مکروہ ہین
کہ دسترخوان پر گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور
پھونکنا ۵۶۵ ھ ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان
یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے

۷۶۶ کھاوے اور جب پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی ھ ابوحفص عمر رضی اللہ عنہ
اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ

۷۶۷ فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اونگلی مین برکت ہی ق ابوبکرۃ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو
مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابوبکرہ اس
حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے
فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی ماوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول
مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد کھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر

ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہ زن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے
اور اگر یقین جانے کہ بدون اوسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اس واسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل

۷۶۸ دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی یہی ہی م عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا
فَاخْفِفْ بِھِمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز
اونکے ساتھ پڑھ ف سب امامونکا یہی مذہب امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اس واسطے کہ مقتدی
بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون
اور رکوع سجدہ پورا نہوا اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہی

۷۶۹ ق ابوھریرۃ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین
اس واسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ
دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح تو فرشتے خدا کی حمد پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا

۷۷۰ آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی م ابوھریرۃ اِذَا اتَّعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ
فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتی کو پہنے
یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتا پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی ق

۷۷۱ ابن عمر اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ کَانَ فِیْھِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِھِمْ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین
اوٹھائے جاوینگے اپنے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہی
آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اس واسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر وہ گناہ نہ کرتے

۷۷۲ قرار کے ساتھ کیون رہے ف عَلِيشَةَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون بگاڑنے کے تو اوسکو ثواب دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہی نہ گھٹا ویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا

۷۷۳ ف بدون کہے یعنی اتنا ندے دے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو م عَلِيشَةَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت راہ خدا مین اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي اُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نہ کرلے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤن ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کا یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیرے ہی دسے پھر اوسکو اوٹھاؤنگا اگر تو نے میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گنہا ہون سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہی ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف سو نہ کر کے سوے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اوسکو صبح تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی ف اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا ندینا دغا بازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر اوسنے کہا کہ یہ تو مجسے نچھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا

۷۷۸ تو خیر پھر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا ف اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو
جب تک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی ۵ ابوھریرۃ اذا بویع لخلیفتین
فاقتلوا الاٰخر منھما مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون اور بادشاہون
کے واسطے تو اونمین سے دوسرے کو قتل کرو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو
اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون
یا دو شہرون مین دارالاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سُنکے بیعت ہوئی یا نا واقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو
یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس
صورت مین اوسکو قتل کرو اس واسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سما تین
اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے
بعد جسپر اکثر معتبر لوگون کا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے
ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بیعت ہوئی ہو یا اسکے
پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر
واجب جانین تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے
کوئی ظلم کرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبر گیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو
تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین ہی باقی
مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے ۵ ابوسعید اذا تثاءب احدکم فلیمسک
بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمائی لیوے تو اپنے
مونہہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی ف شیطان فرمایا سودی چیز کو جیسے کھی اور مچھر اور گرد غیرہ
کہ جمائی لیتے اکثر انمین سے کوئی چیز مونہہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمائی بہت پیٹ بھرنے مین
آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا ۵ ابوھریرۃ اذا تشھد احدکم
فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن
فتنۃ المحیا والممات ومن شر فتنۃ المسیح الدجال ویروی اذا فرغ احدکم من التشھد الاٰخر
فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر
المسیح الدجال مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے
یون کہے کہ ای خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافرونکا غلبہ محتاجی

یا بہت دولت جو خدا کو بھلائے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سنت ہی کہ بعد التحیات اور درود کے دعا پڑھے

۷۸۲ ق ابو ہریرہ و ابو سعید اذا تنخم احدکم فلا تنخم من قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبصق عن یساره او تحت قدمه الیسری بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے اور ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے موہنہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہئے کہ اپنے بائین طرف بائین پانون کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو چھیڑا ڈالا اب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے

۷۸۳ تھوکنے کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا ه ابو ہریرۃ اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینیه مع الماء او مع اخر قطر الماء واذا غسل یدیه خرج من یدیه کل خطیئة کان بطشتها یداه مع الماء او مع اخر قطر الماء واذا غسل رجلیه خرجت کل خطیئة مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہی راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہی اپنے موہنہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے موہنہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھہ دھوئے تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھہ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہی ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیر گناہ اور کبیر گناہ توبہ سے

۷۸۴ ق جابر اذا جاء احدکم یوم الجمعة وقد خرج الامام فلیرکع رکعتین بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہئے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض

۷۸۵ فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق ابو ہریرۃ اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر نے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین بھی دلیل ہی شیطان کے

۷۸۶ قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین ه ابو ہریرۃ اذا جلس احدکم علی حاجته فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے

۷۸۷ اور نہ اوسکو بیٹھنے دیوے م عائشۃ اذا جلس بین شعبہا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور
واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ نکلے

۷۸۸ اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا م ابن عمر اذا جمع
الله الاولین والآخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ہذہ غدرۃ فلان بن فلان
مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز کو قد توڑنے والے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغاباز ہے فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا

۷۸۹ قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے م طلحۃ اذا حدثتکم عن الله بشیء فخذوا بہ فانی لن اکذب علی الله
مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اوسپر اسلئے
کہ مین مقرر خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم کو پہنچانے مین حضرت معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہین ف
اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے ایک بار انصاریون کو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب

۷۹۰ حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خوب جانتے ہو ف مالک بن الحویرث
اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما ق لہ ولصاحب لہ بخاری اور مسلم
مین مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا
امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی

۷۹۱ ہوتی ہے اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے م ام سلمۃ اذا حضر احدکم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ
یؤمنون علی ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مر گیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا

۷۹۲ مستحب ہی اوسکے بد کامونکا ذکر کرنا نہیں چاہیے ق عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران
واذا حکم واجتہد فاخطأ فلہ اجر بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنے کا ق یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہے تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب اجتہاد کوشش کے
چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہوا تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسی واسطے اہل سنت مین چار مجتہد امامون کے مذہب مقرر ہوگئے اونکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اوسکا زمانہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالمونکو سمجھنا نہایت مشکل ہی ۷۹۳ ھ جابر رض اذا حلم احدکم حلما فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو شیطان جسمین داہی خواب دکھلاتا ہی سوا وسکا کسی سے کہنا کیا ضرور ۷۹۴ ھ ابو ھریرۃ رض اذا خرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک ویقول اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنھا وذکر لعنا ویقول اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض قال فیقال انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال ابو ھریرۃ رض فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریطۃ کانت علیہ علی انفہ ھکذا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بندے سے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہ رض نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد کیا پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہ رض نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہ رض نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندار فرشتے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافرون کے برتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی ۷۹۵ ھ ابن عباس رض اذا دبغ الاھاب فقد طھر مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب چمڑا دباغت کیا گیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہوجاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا ۷۹۶ ھ ابو ھریرۃ رض اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو بیجا ہی ہے ۷۹۷ ھ ابو حمید او ابو اسید اذا دخل

بیان حال کافرون وکافر بعد خروج روح از بدن

اسألكم المسجد فليقل اللهم افتح لي أبواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني أسألك من فضلك

مسلم بن ابو حمید یا ابو اسید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ ای اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یوں کہے کہ ای اللہ میں تیرا فضل اور رزق چاہتا ہوں **ف** مسجد میں جانے اور نکلنے کی دعا پر مناسب ہے

۷۹۸ **م** جابرؓ اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت واذا لم يذكر الله عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر میں آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوا اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمکو رات کے رہنے کا مقام ہے اور شب کا کھانا اور جب مرد گھر میں داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونوں ملا **ف** یعنی گھر میں آوے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے گھر میں اور کھانے میں بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا داخل نہیں ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے میں شریک ہوتا ہے

۷۹۹ **م** صهيب بن سنان اذا دخل اهل الجنة الجنة يقول تبارك وتعالى تريدون شيئا أزيدكم يقولون ألم تبيض وجوهنا ألم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار قال فيكشف الحجاب فما أعطوا شيئا أحب اليهم من النظر الى ربهم مسلم میں صہیب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت میں تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دوں بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہیں کر چکا تو ہمارے منہوں کو کیا بہشت میں ہمکو نہیں داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اوسکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمانداروں کو دیدار الٰہی بیچون و بیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نکھائیگی اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہونے کا انکار کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

۸۰۰ **ق** انس اذا دعا أحدكم فليعزم المسألة ولا يقولن اللهم ان شئت فأعطني فانه لا مستكره له بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے میں مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یوں نکہے کہ ای خدا اگر تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہیں جو نکرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا چاہیے

۸۰۱ **ق** ابو هريرة اذا دعا الرجل امرأته الى فراشه فأبت أن تجيء فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہیں

۸۰۲ **ق** ابو هريرة اذا دعي أحدكم الى الوليمة فليأتها بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہاں جانا چاہیے **ف** ولیمہ اوس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستوں اور برادروں کو جمع کر کے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہے حضرت اور اصحاب کبار کے تئیں بعضے علما کے نزدیک ولیمے میں جانا واجب ہے نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہیں کچھ عذر ہو تو نکھاوے

۸۰۳ **م** ابو هريرة اذا دعي أحدكم الى طعام فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم

فلیقل انی صائم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ اون کو کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین حضور رہون نہین تو کھاتا اور سکو رنج نہو م ابوہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر نہ روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو جاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی ۸۰۵ م جابر اذا دعی احدکم الی الولیمۃ یاتیھا فلیصنع عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اوسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ق ابوھریرۃ اذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سن کے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے ق عائشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑ جاتے ہین قرآن کی دھوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اون سے بچیو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکا ہی صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن کی جسمین اون پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل کو دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کجی اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین تو وہ لوگ اونھین کجی اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہ ہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ کتاب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بارے مین مالک حکمت الامنع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون ف

عامر بن ربیعۃ بن ثمامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ھذا حدیث منسوخ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہی ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا م ابوھریرۃ اذا رایتم الرجل یقول ھلک الناس

فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اوسنے لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت مین خود برباد ہوا کہ لوگونکی غیبت کی اور آپ کو بہتر سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھہ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین حدیث کے موافق

۸۱۰ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تیرہ تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو

۸۱۱ م اُمُّ سَلَمَةَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جایز ہی

۸۱۲ م اَبُوْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ مسلم میں ابو ثعلبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غایب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کے تیر سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے ناامید ہو کے بیٹھا ہو تلاش کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی

۸۱۳ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ وَّبِيْعَ ثُمَّ لْيَبِعْهَا فِى الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا کہ لونڈیونکی حرام کاری کو عیب نہین جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین سنا فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو شرع کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھرکی اونکو کچھہ فایدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے م

۸۱۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِى الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِى السَّنَةِ فَبَادِرُوْا

بِهَا بَقِيَّتَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ازراہی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو

منزل پر اور تراور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزل کو طی کر ڈالو اور اونٹوں کا گودا رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا

نہ سوکھنے پاوے طاقت اونکی بچا پاوے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں کر کے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم

پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانوروں کی آمدرفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں

رات کو ف اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمتیں امت کو بتلائیں م ابن عباس رضی اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب ۸۱۵

وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه مسلم میں حضرت عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہی بندہ تو اوسکے

ساتھ ہفت کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں اوسکا مونہہ اور اوسکی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اوسکے گھٹنے اور دونوں اوسکے قدم

ف مونہہ سجدہ کرتا ہی یعنی ماتھا اور ناک م البراء بن عازب اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك ۸۱۶

مسلم میں براء ابن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا رکھ دونوں

اپنی کہنیوں کو ف یعنی سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہی ق انس اذا سلم ۸۱۷

عليكم اهل الكتاب فقولوا عليكم بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تمکو کتاب والے

یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تمہیں بھی ف سلام دعا ہی اسواسطے منع کیا کافروں کو بلکہ علیکم

کہنے کو فرمایا یعنی تمہیں وہ بات ہی جسکے تم لائق ہو ق ابو هريرة اذا سمعتم الاقامة فامشوا الى الصلوة ۸۱۸

وعليكم السكينة والوقار ولا تسرعوا فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا بخاری اور مسلم میں

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوة سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے

آہستگی اور آرام سے اور جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اتنی پڑھو اور جو چھوٹ رہے اوسکو آپ تمام کرلو ف معلوم ہوا کہ جماعت

کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہی اسواسطے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہی نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور بعضے علما کے

نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہی ق اسامة بن زيد اذا سمعتم الطاعون بارض فلا تدخلوها ۸۱۹

واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

تم کسی زمین میں یا سنو تو اوسمیں نجاؤ اور جب اوسی زمین میں یا پڑے جسمیں تم ہو تو اوس سے نہ نکلو ف جس ملک میں وبا ہو وہاں

کیوں اپنے تئیں ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اوسی ملک میں وبا پڑی ہو تو اوسمیں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگنا

کہاں بچیگا حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار ہی جس طرح

کافروں کی صف سے بھاگا م عبد الله بن عمر اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي ۸۲۰

فانه من صلى علي صلوة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لي الوسيلة فانها منزلة

في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو فمن سال لي الوسيلة

حلت عليه الشفاعة مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

جس طرح مؤذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مہین ہون گا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اوسپر دس بار رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین اسواسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى اَحْمَدَ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

۸۲۱ ق ابو سعید اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہی ف مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجاے

۸۲۲ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے ق ابو ھریرۃ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الْجُمُعَةِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ مسلم مین ابو ھریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی اقامت سنو تو خدا کے ذکر کی طرف چلو اور وقار اور آہستگی سے چلو اور جلدی نہ کرو جو نماز پاؤ پڑھ لو اور جو رہ جاوے اوسکو پورا کرو کہ جو شخص نماز کا قصد کرتا ہی وہ نماز مین ہی

۸۲۳ ق ابو قتادۃ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو

۸۲۴ دم نچھوڑ کر پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوئے اپنا ناز داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے م ابو ھریرۃ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ھریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا کھاے کسیکے برتن مین پیجاوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھوڈالے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہتا ہی سات بار دھونیکا اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتونکو ناپاک نجانتے تھے

۸۲۵ م ابو سعید اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین سو بچاے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چھوڑے اور جسپر یقین کرتا ہو اوسی پر بناء کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا ہوجاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پوری چار ہی پوری کرے کو تو وہ سجدے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی جب شک پڑے کہ

تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کے اعتبار کرے
چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ ہوگئین اور
اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ شیطان دور التا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدہ سہو کا
ثواب زیادہ ملا شیطان کے مونہہ مین خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہو امعلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے

۸۲۶ یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ق ابن مسعود اذا شک
احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیبن علیہ ثم لیسجد سجدتین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا دے پھر دو سجدے
کرے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہے کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک مین
گمان غالب اور اکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہے جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے

۸۲۷ وہ اوس نماز کو چھوڑ کے سرے سے نماز شروع کرے ه زینب بنت ابی معاویۃ الثقفیۃ امرأۃ عبداللہ بن
مسعود اذا شہد احدکم فلا تقم حتی تصلی طیبا مسلم مین زینب عبداللہ بن مسعود زوجہ
بی بی زینب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو

۸۲۸ اسواسطے منع کی کہ جماعت مین کیکو برا خیال نہ آوے ه ابوھریرۃ اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھچکے تو اوسکے بعد چار رکعتین پڑھے ف یہی مذہب
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت

۸۲۹ علی مرتضی سے ہے ه ابوھریرۃ اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیھم الضعیف والسقیم
والکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیونکو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیونمین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا

۸۳۰ اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے ه عبداللہ بن عمر واذا صلیتم الفجر فانہ وقت الی ان تطلع قرن
الشمس الاول ثم اذا صلیتم الظھر فانہ وقت الی ان یحضر العصر واذا صلیتم العصر فانہ
وقت الی ان تصفر الشمس واذا صلیتم المغرب فانہ وقت الی ان یسقط الشفق واذا صلیتم
العشاء فانہ وقت الی نصف اللیل مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہے جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ عصر آوے اور
جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہے یہان تک کہ سورج دو ہنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے آدھی رات تک ف ہرچند عصر کا وقت سورج دو ہنے تک اور عشا کا وقت
صبح تک ہے مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج دو ہنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد

۸۳۱ آدھی رات کے مکروہ ہے ه ابوھریرۃ اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتھا قال اذا وسد

متی الساعۃ وقال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ بخاری میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب
آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا

ف یعنی نہ علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی م ابوموسیٰ اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان ۸۳۲
لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو نیک دعا دو
یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو م ابوہریرہؓ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل ۸۳۳
لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم بخاری میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا صاحب جواب میں یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے
اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمھارے دل کو سنوارے

ف چھینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب
م عبداللہ بن عمرؓ اذا فتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم قال عبدالرحمن بن عوف ۸۳۴
نقول کما امرنا اللہ فقال او غیر ذلک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون
او نحو ذلک ثم تنطلقون فی مساکین المہاجرین فتجعلون بعضہم علی رقاب بعض مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبدالرحمن عوفؓ نے
ہم شکر گزار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکر گزاری نکروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس میں
حسد کروگے پھر آپس میں ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادر یکا حق مانوگے پھر آپس میں بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے
یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین میں سو چڑھاؤگے انکے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں پر
یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کروگے یا اونکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث میں روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے
خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کیے سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت میں انکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت میں تو بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان
اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین اصحاب کے زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئیں سب اعالم جانتا ہے جیسا
فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہے حضرتؐ کا خ ابن عمر اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے ۸۳۵
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا
ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ میں زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا مونہہ اشرف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو
جب تک اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے مونہہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہیں ہے م ابوہریرہؓ اذا قال احدکم آمین وقالت ۸۳۶
الملائکۃ فی السماء آمین فوافقت احداہما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہینے آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان میں آمین کہی پھر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسری سے تو اوسکے آگے کے

پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲
اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لِصَاحِبِہٖ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِہَآ اَحَدُھُمَا بخاری میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اوان دونوں میں سے ایک پر کفر لپٹ پڑا ہی یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہی تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہیں
تو کہنے والے پر پلٹ پڑا ف ابوھریرۃ رضؓ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاٰ
جب امام کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ تو تم کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اس واسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہوجاوینگے ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی صرف رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ کہیں اور امام شافعی کے نزدیک دونوں قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کریں لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی
معلوم ہوتا ہی ابوھریرۃ رضؓ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
اسواسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق پڑجاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ھ عمر اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ
قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم میں عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم میں سے جواب میں کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر مؤذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب مؤذن کہے حیّ علی الصلوٰۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے حیّ علی الفلاح تو سننے والا کہے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو سننے والا کہے لا الٰہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے ف اس حدیث میں حضرتؐ نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑ کر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت میں داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہی اور اگر ایک مکان میں کئی اذانوں کی آواز آتے ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا
جواب دینا واجب نہیں اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ ہوجاوے جواب اذان کا دیکر ھ ابوھریرۃ رضؓ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ
مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سوجاوے ایسا غافل ہو
کر سمجھ کر کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے میں یہ بات حاصل نہیں اسواسطے
سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز میں قرآن پڑھے ھ ابوھریرۃ رضؓ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَصُلِّ

رکعتین خفیفتین مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیئے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے

ف حضرتؐ نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن میں ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرارت سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اس واسطے فرمائین تاکہ نیند وسوسہ اداہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہرصورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کیدیوے آمین ۸۴۳

مر ابوہریرہؓ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھجاوے اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ تر حق دار ہی

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھادیوے اور پہلا شخص اپنی جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی ۸۴۴

مر ابوذرؓ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّہٗ یَسْتُرُہٗ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہوجاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز کو تر تا ہی گدھا اور عورت اور کالا کتا

ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھہ کے برابر لمبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھہ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہی اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہی سب علما کے نزدیک ابوسعیدؓ کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ

۸۴۵ یا ویلتی مشکوۃ شریف ۱۲ مین حضرتؐ کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے مر ابوھریرۃؓ اِذَا قَالَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَہٗ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہوجاتا ہی شیطان رو رو ہوا کہتا ہی کہ ہاے میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہی اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا میںنے نہانا تو مجھکو دوزخ ہی

ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی ۸۴۶

مر جابرؓ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِّنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرچکے تو چاہیئے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھہ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی

ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو ۸۴۷

ف ابن مسعودؓ اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہو ہمکو اور سب خدا کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور اوسکا رسول ہی ف عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندو پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمھارا اسلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا مجھ ۸۴۸ ضرور نہیں نماز میں التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب میں سنت ہی ف ابوھریرہ رضؓ سے روایت اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی ف خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہیں اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ناجائز ہوا ۸۴۹ زبان سے منع کرنے اشارے سے کہے ف اِبْنِ عُمَرَ رضؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جب تک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو ف جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوکھ کا نہیں ہی اور کھانا کھانے تک جماعت ہوچکے گی تو نماز میں شریک ہو رضؓ سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے میں جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس رضؓ نے ابوہریرہ سے کہا ۸۵۰ کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز میں دل نہ لگا رہے ف اِبْنِ عُمَرَ رضؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے سامنے ۸۵۱ سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو ف اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی چپکے کان میں بات نکریں ایک کو چھوڑکے ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہیں جانتے ہیں یا کچھ میری بدی کی فکر میں ہیں اور دوسری حدیث میں آیا ہی کہ چار آدمی ہوں تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہیں یعنی اس صورت میں ۸۵۲ رنج نہ ہوگا ابوسعید رضؓ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم میں ابوسعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک انکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اوسمیں وہ ہی جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرت کے وقت میں جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر امام سوا کاپیہ مذہب کے کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز میں اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا ۸۵۳ تو قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی ف جَابِرٍ رضؓ اِذَا كَانَ وَاسِعًا

فخالف بين طرفيه وإذا كان ضيقا فاشدد على حقويك قوله بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھے پر ڈال اور
آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی حضرت نے جابر رضی سے
فرمایا ف ابو هريرة رضي الله عنه إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة يكتبون الأول ۸۵۴
فالأول فإذا جلس الإمام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین لون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سنے کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور
جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون
ف ابو موسى إذا كان يوم القيامة دفع الله إلى كل مسلم يهوديا أو نصرانيا فيقول هذا ۸۵۵
فداكاك من النار مسلم مین ابوموسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو
ایک یہودی یا ایک نصرانی دیوگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو
چھٹ گیا ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو ستایا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اس واسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین ہی انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور معاوضہ منکر کو تکرار لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت
مین جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر
کیا حاجت تھی ف جابر إذا لقن أحدكم أخاه فليحسن كفنه مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ۸۵۶
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا
مراد ہی اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو ف ابو هريرة رضي الله عنه إذا مات ابن آدم انقطع عنه عمله إلا من ثلثة إلا ۸۵۷
من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اوسکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا
فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرا وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرا نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو مستمر حاصل رہے جیسے مسجد اور
کنوان اور سرا اور مسافر کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا
دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف
ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی
راہ سے آدمی نے نام ونشان مٹا جاوے ان تین کاموں مین سے جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاری کی

تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور بری رسم سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہی ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ پایا جاوے ۸۵۸
ہر کہ نکو نام زیست نکو کر بمیرد کہ نام را ق ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اہل النار فالنار ثم یقال ھذا مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مردہ تو اوسکا اصلی مکان صبح شام سنایا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اوسسے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن تو بھیجا جاویگا ف دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت ۸۵۹
زیادہ ہو ق ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجدہ او سوقہ وبیدہ نبل فلیأخذ بنصالہا ثم لیأخذ بنصالہا بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اوسواسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اوسواسطے فرمایا کہ لوگ اوس حکم کو سہج نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اوسواسطے خاص ذکر کیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چقماقی بندوق اور طمنچے کو دونون پانون پر چڑھا کر لیجانا بہت نہین ۸۶۰
کہ اکثر دغا ہو گئی ہی م ابن مسعود اذا امر بالنطفۃ ثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیہا ملکا فصورہا وخلق سمعہا وبصرہا وجلدہا ولحمہا وعظامہا ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب اجلہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب رزقہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید علی امر ولا ینقص مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف اللہ تعالی فرشتے کو بھیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب یہ مرد ہیگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اوسکی ای رب زندگی کتنی ہی اور موت کب ہی سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اوسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اوسمین نہ کچھ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کامون مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین فرشتے اوسی بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اوسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے دار و ضہ ہین لیکن ہون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپری مین ہاتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اس واسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس

دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم ۷

۸۶۱ ابو موسی اذا مرض العبد او سافر کتب له مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا بخاری مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلونکا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا ۸۶۲ ابو ہریرہ اذا مضی شطر اللیل او ثلثاہ ینزل اللہ تبارک وتعالی الی السماء الدنیا فیقول ھل من سائل فیعطی ھل من داع فیستجاب له ھل من مستغفر فیغفر له حتی ینفجر الصبح ویروی حتی یقرض غیر محمود ومومن ولا مظلوم ویروی علیہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہتی ہی خدا تعالی بڑی برکت والا اوترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشوانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاش اور لاچار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی ف خدا تعالی جسم سے پاک ہی اور ترا پرھنا اوسکی شان نہین یہ مطلب ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہر رات کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلونمین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور لاچار نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغا باز ہی نباہ کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو دے سکون اور لاچار نہین جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہی ۸۶۳ م ابو بکرۃ اذا التقی المسلمان بسیفیھما فقتل احدھما فالقاتل والمقتول فی النار فقلت یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انه کان حریصا علی قتل صاحبه مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اوترے پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹونمین جاملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جاملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جاملے

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمایئے تو جسکے ناقہ پر ہون بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجکو تلوار مارے باکوئی تیر آوے اور مجکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف

اسی حدیث کے ق ابن عمر رض اذا نصح العبد لسیدہ واحسن عبادۃ ربہ کان لہ اجرہ مرتین ۸۶۴

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا ف

ابوہریرۃ اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ ۸۶۵

بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا مین جس شخص ہی اوس سے ہزارون درجہ بہتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی محتاج ہی تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار ہی تو بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو اون سے ہزار درجہ یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکرگزاری کیا کرے اور مصابیح مین بصری روایت یون ہی کہ دنیا مین کمتر لوگون کو دیکھے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگون کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دلمین سماوے مثلاً اگر یہ شخص تہجد نہ پڑھتا ہی تو دوسرا تہجد پڑھتا ہی تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھون بندون سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری مین آپ کو کمتر اور پست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا مقدور ہو کر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو آپ کو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین بہتر ہی ف انس اذا نعس احدکم فی الصلوۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ ۸۶۶ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہی کچھ اور نکلتا ہی اور کچھ ف عائشۃ اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ ۸۶۷ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت

مانگنے کا قصد کرے سوا اپنی جان کو رسنے لگے ف ابو ہریرہؓ اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ ۸۶۸
اخرج منہ شیئ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا مسلم ابن ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سوا اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک
کہ آواز سنے یا بو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب بدبو کی آواز سنے
اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی ھ طلحۃ اذا وضع احدکم یدیہ ۸۶۹
مثل موخرۃ الرحل فلیصل ولا ینبال من مرّ وراء ذلک مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
کسینے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا
ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر جو چاہے آمد و رفت کرے
خ ابو سعید اذا وضعت الجنازۃ واحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت ۸۷۰
قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیئ
الا الانسان ولو سمعہ صعق بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ
اپنے مونڈھون پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اوسکو
لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب خود ہوتا ہی
تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی ھ ثوبان اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا ۸۷۱
الی یوم القیمۃ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک
نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ اوس طرف سے نکلے حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر حدیث فرمائی
یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا اب تک
ویسا ہی ہوا ق عائشۃ اذا وضع العشاء واقیمت الصلوٰۃ فابدؤا بالعشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ ۸۷۲
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی
اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرتؐ کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرتؐ سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلیٰ رتبے کی سند حاصل ہو
اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارہوین تاریخ سن چھیہ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مینے
خواب مین دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرتؐ بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرتؐ کے ساتھ اور چند لوگ ہین
سو حضرتؐ نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھ کے جاؤن تو مجکو ابو سعید بن معلیٰ کی وہ بات یاد آئی کہ حضرتؐ نے اونکو بلایا
تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھون نے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرتؐ نے فرمایا خدا نے نہین کیا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو
جب تکو بلاوے اس خیال سے مین حضرتؐ کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
شروع کرو حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی ع ابو ہریرۃ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم ۸۷۳

فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبوے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی اور دوسرے پر مین شفا ہی ف دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے

۸۶۴ معلوم ہوا کہ نے خون کے حیوان نے سے پانی ناپاک نہین ہوتا م جَابِرٌ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھالیوے اور جو گرد غبار اوسپر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھہ رومال مین نہ پوچھے جب تک کہ اپنی انگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہی ف اگر لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور انگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی اور برکت کی امید علاوہ ہی م عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فِي

۸۶۵ عَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ ابو مسلم مین عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کتا سونہہ ڈالے تو اوسکو سات بار دھوڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي

۸۶۶ سَبِيلِ اللَّهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہانکا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہانکا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نہ رہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروق رض کی خلافت مین فتح ہوا بیتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو ہیں حساب سے سب خزانہ ایران کا

۸۶۷ بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھہ سے فتح ہوا اور وہانکا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا خ جَابِرٌ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیز وکا دانا ہی الٰہی اگر تو
جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری نیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر
اور اوسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین بُرا ہی میرے دین اور دنیا مین
اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری نیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجسے اور ہٹا دے مجکو اوس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے
بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجکو اوس سے راضی کر دے ف جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن
سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام
بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا فیصلہ ہوا ہمین استخارہ
اسی طرح ہی اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہی غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

۸۶۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر اذہی ف عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَۃَ اِذَا بُعِثَتْ اَشْقَاھَا انْبَعَثَ لَھَا اَشْقٰی
عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زمعہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی
کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار اور شرم بڑا دبنگ تھا ابوزمعہ کے برابر ف ابوزمعہ
ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی
قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابوزمعہ ہی اس امت مین

الباب الخامس

۸۶۹ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ہی ف اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَکُمْ اِلَّا اَنْ تَحَقَّقُوْا بِاللّٰہِ وَ
قَالَہٗ لِنَفَرٍ مِّنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْغِنَا رسلگ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمھارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹون مین جا کر ملو
حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا موافق نہ پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دوا
تلاش کیجیے ف چند لوگ مسلمان ہو کر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چراتے تھے اونکو وہان
بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے کو اندھا کر اوسکو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی
اونکی آنکھون مین ڈال کے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخر ش کو مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی
سزا ہی ف اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِہٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ ۸۸۰ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی
پیغمبر کا قرآن پڑھنا اور اسے خدا کو بہت پسند ہی ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف
کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے ف اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی ف حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

۸۸۱ ف استحباب قرآن خوش آوازی سے پڑھنے کا

۸۸۲ زیادہ مانگا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہی خ المقدام بن معدیکرب
ما أكل أحد طعاما قط خيرا من أن يأكل من عمل يده وإن نبي الله داود كان يأكل من عمل يده
بخاری میں مقدام بن معدیکرب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیننے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ پیغمبر
کا پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی

حضرت داؤد علیہ السلام کو شکست کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اور لوگ
کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اسمیں یہ خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہی ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد
نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اوکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے

۸۸۳ م مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِيِّ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ
بِمَ تَرْجِعُ مسلم میں مستورد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اونگلی دریا میں
ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاویگی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا روبرو وہ قطرہ

۸۸۴ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک خ ابن عباس مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ
بِشَيْءٍ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں اسکے
ان دنوں سے یعنی ذیحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی
اس سے افضل نہیں مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرنا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا ف معلوم ہوا

فضیلت عشرۂ ذیحجہ

۸۸۵ کہ عشرۂ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں خ عائشة مَا آنَا بِقَارِئٍ قَالَ لِلْمَلَكِ الَّذِي جَاءَهُ
بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا
بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری میں
حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں پڑھا ہوا نہیں جبرئیل نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار میں
آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجکو پکڑا اور سخت دابا یہان تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا
پڑھ میںنے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ
میںنے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہان تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے
رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی

نزول وحی

اوسکو خبر نتھی ف حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی سو مہینہ
ایک حرا پہاڑ ہی اوسکے غار میں ذکر اور فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرأ کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت حروف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور حکم لکھنے کا دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ مجکو اڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہ نے کہا نہین ہوگا آپ خوش ہوجیے خدا آپ کو ہرگز برباد کریگا آپ تو رست گو ہین سادہ پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کردیتے ہین مہمانداری کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان یہی سنت ہے پیغمبرونکی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوتری اور قرآن اوترنا متواتر ہوا

۸۸۵ ف ابوھریرۃ ما انزل اللہ علی فیھا شیئا الا ھذہ الایۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ **قالہ** حین سئل عن الحمر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا **ف** لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی ثواب اور اندک بدی کا عذاب وبرد آویگا ہدایے مین لکھا ہے کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہے

۸۸۶ م ابوھریرۃ ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بھا کافرین یترل اللہ الغیث فیقولون بنوء کوکب کذا وکذا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا

۸۸۸ ش ابوھریرۃ ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہے **ف** حضرت سلیمان کو حق تعالی نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طبیب اونہین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہے خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہے

۸۸۹ ش ابوھریرۃ ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ اللہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہون سے توہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے **ف** یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالی شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہے مجھکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین ہوسکتا یہی عقیدہ ہے

۸۹۰ اہل سنت کا ✗ ابو ھریرۃ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقالوا وانت فقال نعم کنت
ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا
جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان
چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین حکمت ہی تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیونکی سرداری کرین

۸۹۱ قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سو سونے کے م ھشام بن عامر الانصاری ما بین خلق ادم الی قیام الساعۃ
خلق اکبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد
مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ف

۸۹۲ اسامۃ بن زید ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پونہچانے والا ہو مرد و پر عورتون سے ف یعنی
مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی تسکہ

۸۹۳ اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق ابن عمر ما زال المسئلۃ بالعبد حتی
یلقی اللہ وما فی وجھہ مزعۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہان تک
پونہچاویگا کہ خدا کو ملیگا مونہہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق

۸۹۴ ابن عمر ما حق امرئ مسلم یمر علیہ ثلث لیال الا وعندہ وصیتہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو
یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی
کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا وجوب مین مستحب ہی

۸۹۵ ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ما حاذت القصواء وما ذاک لھا بخلق ولکن
حبسھا حابس الفیل والذی نفسی بیدہ لا یسئلونی خطۃ یعظمون فیھا حرمات اللہ
الا اعطیتھم ایاھا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی
اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوسکی ذات پاک کی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین اونکو دونگا یعنی اونکا سوال پورا کرونگا

۸۹۶ و بیان کمال محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ترک قدم شدن آنحضرت بطی القدم ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی صحابے نے کہا کہ اونٹنی
تھک گئی حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ سرکتاب مین ہو چکا
ق انس ما رأینا من شیء وان وجدناہ لبحرا یعنی فرس ابی طلحۃ الذی کان یقال لہ مندوب
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی
جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا

سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرت وہاں سے پھر تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہوگیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے ف ابو سعید مارزقا العبد رزقا اوسع ۸۹۷
علیہ من الصبر بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور بہتر ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں اسواسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر ای قناعت تونگرم گردان کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ف زید بن ثابت ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت انہ سیکتب ۸۹۸
علیکم فعلیکم بالصلوۃ فی بیوتکم فان خیر صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ تم پر فرض ہوجاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھر میں اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد میں افضل ہے ف حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہولئے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح کی نماز تم پر فرض ہوجاوے پھر اگر نہ ہوسکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھروں میں جاکر پڑھو حضرت عمر فاروق رض نے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کردی تھی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نہ رہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے ف عائشۃ ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ۸۹۹
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسائے کے احسان کی وصیت کرتا ہے یہاں تک کہ میرے گمان میں آیا کہ جبرئیل ہمسائے کو وارث کردیگا ف یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہوجاویگا اس حدیث میں جار ہمسایگی کی کمال تاکید ہے ھ ابو الدرداء ما طلعت شمس قط الا بجنبتیہا ملکان یقولان اللھم اعط منفق خلفا وعجل لممسک تلفا مسلم میں ابو درداء رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے ق ابو سعید ما علیکم ان لا تفعلوا یعنی العزل ۹۰۱
بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر کچھ مضایقہ نہیں اسمیں کیا کرو ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اون سے علیحدہ ہوجایا کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ما انس ما کان الرفق فی شیء قط الا زانہ و ۹۰۲
ما کان الخرق فی شیء قط الا شانہ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوئی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اوسکو زینت دیتی ہے اور نہیں ہوئی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیب کردیتی ہے ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے

۹۱۰ اوسکے حق مین بہتر سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا ۵ ابن عباس
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ
فِيهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک
نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان
موحد کا نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے
بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین مسلمانون کا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث

۹۱۱ مین آیا ہی کہ تین صفین کرین م جَابِرٌ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ
وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوحِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ
لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوحِهَا
وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرُ قَرْنٍ وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا
جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي
خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین
جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے
دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح
کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑ کر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلون کا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے بیل
قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اوسکو
بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریون کا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے
کھرون سے اوسکو روندینگی کوئی اون مین مُنڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت
مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگے گا تو
فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ اے اپنا گنج اور مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے
بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس اژدہے کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح
ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ

۹۱۲ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہی تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین م اَبُو هُرَيْرَةَ
مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ
لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ

أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جانوری سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اوسکا حق نہیں ادا کرتا یعنی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہوجاوینگے تو پھر گرم کر کے داغے جاوینگے یہ عذاب اوتنے برس کے دن میں ہوگا جو برس کا پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندوں کے درمیان فیصلہ ہوچکے گا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف **ف** ان دونوں حدیثوں میں زکوۃ نہ دینے والے مالداروں کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان میں نماز روزے کا جا بجا کچھ چرچا ہی لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی بعد برس دن کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حال انکہ شادی غمی اور نام نشان کے کاموں میں ہزاروں روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیوں نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلوں کو دیکھا کہ اونھوں نے کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر جو وہ مرے تو اونکے لڑکوں اور وارثوں نے اوس مال کو چند روز مین اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اڑا دین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن مین ایسے سخت عذابون مین جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین جب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نہ مانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہوجاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی

شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ زر را ۔ چو باغبان دو رود دہ بیشتر دہد انگور ۹۱۳

م أَنْفِقُوا النَّدَى دَاعٍ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ابودرداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہی اس واسطے کہ خوش امد اور ریا سے دور ہی ۹۱۴

م أُمُّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ۹۱۵

ق مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اوسپر بہشت کو حرام کیا ۹۱۶ **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی

م عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کی لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافر ہنکا مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوری پوری ہوگئین ف یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے تو سر دست مین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہی ف عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ اِلَّا فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین پانی ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہی جیسا کہ اللہ نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھہ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھونکو دونون کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیونکی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اسکا بیان آگے ہوچکا ع عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگونمین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمانی دو بھاشیا نہوگا یعنی دو بدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوائے دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہی سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی پر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہی ہوگی پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

916
وضو اور اسکا ثواب ذکر کرنے کے وضو اور اسکے فضائل اور آداب و سنن و مستحبات ۱۲

918
فضائل وضو

مسلمان کے دل ہی کو خوش کرے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہی ف عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُصَيَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُصَيَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا نہیں کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت میں ہی سو ہوگا تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور نے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ ف اصحاب سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اسواسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا سبب ہی اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اوسمیں بحث و گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسیلئے علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر میں بیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں م مَا مِنْكُمْ مِنْ مَسْعُودٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا تو کہا لوگوں نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہو گیا ہی تابعدار ہی سو مجکو سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں بتلاتا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی سب ہی اہل سنت و جماعت کا کہ سوائے پیغمبر کے اور کوئی گناہوں سے معصوم نہیں م عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ أَصَابَ فَيُبْلِغُ الْوُضُوءَ أَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبے کو پہنچا دے یا پورا وضو کرے پھر یوں کہے کہ گواہی دیتا ہوں

کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پہونچانے والا
تو کھول دیے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جس دروازے سے اوسکا جی چاہے بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین اچھی طرح
پورے و منور نے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی ۹۲۲ خ ابو ہریرۃ ما من لکم امرأۃ تقدم
ثلثۃ من الولد الا کان لھا حجابا من النار بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو
آگے بھیجی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوین گے
ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین ہمارے واسطے بھی کچھ
باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون
حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے ۹۲۳ م ام سلمۃ ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ انا للہ
وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اخلف اللہ لہ خیرا
منھا مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ
انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے
مگر کہ خدا اچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مستحب ہی ایک بار
چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو
آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ
انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے ۹۲۴ م عثمان ما من مسلم یتطھر فیتم الطھور الذی کتب اللہ علیہ
فیصلی ھذہ الصلوات الخمس الا کانت کفارات لما بینھن مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو
وہ نماز اوسکے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوین گی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹا دینگی ۹۲۵ ق ابن مسعود ما من مسلم
یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقھا بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری سے یا سوائے
بیماری کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی ف یعنی ہر ایک
رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے ۹۲۶ م جابر ما من مسلم یغرس
غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ وما سرق منہ لہ صدقۃ ولا یرزؤہ احد الا کان لہ صدقۃ
مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بوے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاوے گی
سو اوسکے لیے خیرات ہو گی اور جو اوسمین سے چوری جاویگا خیرات ہو گی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات
ہو گی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے
نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہ مین

مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب بہ تہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہو خلق کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی ۹۲۷ ق عائشہ ما من مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بہا عنہ حتی الشوکۃ یشاکہا۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین مسلمان کو پونہچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہان تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنی اگرچہ بہت مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی نکتہ نوازی اسکا نام ہی ۹۲۸ ق ابو ہریرۃ ما من مکلوم یکلم فی سبیل اللہ الا جاء یوم القیمۃ وکلمہ یدمی اللون لون دم والریح ریح مسک۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی ہو ف زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے ۹۲۹ ق ابو ہریرۃ ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم وابنہا۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹھتا ہی جلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تہی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی پیدا ہوئے تہے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تہا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا ۹۳۰ ق عائشہ ما من میت یصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلہم یشفعون الا شفعوا فیہ۔ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پونہچ گئے ہون جنازہ کی نماز پڑہین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین ف عبد اللہ بن عباس رضہ کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی ۹۳۱ ق انس ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا وانہ اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف۔ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار کیا ہی کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف یعنی کفر کی لفظ ف حضرت نے ایک بار خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتہے پر لکہا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹہ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال انکہ تمہارا خدا کانا نہین اور ہر انسان اوسکے کفر کا اوسکے ماتہے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمان تو نظر آویگی کافر تو نہ سوجہے گی ۹۳۲ م ابن مسعود ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون

Digitized by Google

مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ
مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جسکو خدا نے کسی امت میں مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی امت سے خاص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوا کیے ہیں کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اوسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہیں بعد چندے تو یہاں ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں جنکا اونکو حکم نہیں سو جو شخص کہ اون ناخلفوں سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کاموں کے سوا پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ف یعنی یہ قدیم دستور ہی کہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہیں پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے دین کو برباد کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکالتے ہیں تو ایماندار وہی ہے واجب ہی کہ اونکے ستانے اور دور کرنے میں کوشش کریں عمدہ مرتبہ تو یہ ہی کہ ہاتھ سے مٹاویں اور اگر نہ ہو سکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتوں کو بدجانیں اور جو ان تینوں باتوں سے کوئی ایک بات بھی نکریں اوسمیں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعضے جاہلوں میں مشہور ہی کہ موسیٰ میں خوبی اور عیسیٰ میں خوبی تو ہمکو کیا ضرور جو ہم سبکو بدکہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کاموں سے عداوت رکھے اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمیں یہ بات نہیں وہ محمدی نہیں اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت کی طرف اوسکو رغبت ہے نہ بدعت سے نفرت

۹۳۳ ق عَائِشَةَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مرتا جبتک اوسکو اختیار نہ دیا جاتا ہی زندگی اور موت میں ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبروں کے واسطے

۹۳۴ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ
بخاری میں ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہوگی ف یعنی جتنی روحیں خدا کے علم میں ہیں وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگی ایسا نہیں ممکن کہ اونمیں سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہیں کہ بہت سی روحیں قالب میں نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہیں چاہتے کہ اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کریں اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کریں مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ چلیگی

۹۳۵ ق اَنَسٍ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا
وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهٗ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ بہشت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہونے تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید کے مطلب حاصل ہونے سوائے اسکے اوسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے

۹۳۶ م عَائِشَةَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبِيْدًا

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوسدن رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین ف

عرفہ بین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی ۹۳۷ م أم سلمة

مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا مسلم عن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال کو خیرات دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہی ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود

کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کردیا ۹۳۸ م المقداد ما هذه إلا رحمة من الله أفلا

أذنتني فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها فقال للمقداد عند حلبه الأعن الثلثة هرة

تاریخ مسلم عن مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت ف

مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رضی اللہ عنہ سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوکھ کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریونکا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھانے کے تشریف لاوینگے لاؤمین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت وہان سے بھوکھے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بددعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بددعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی وزمی دے اوسکو جو مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنسن پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیونکو بھی اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی م عائشة ما يخلف الله وعده ورسله ۹۳۹

مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہی اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل آئے تب حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہی

۹۴۰ م ابو سعید ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا آدی ولا حزن حتی الهم یهمه الا کفر الله به من خطایاه مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو دور کرتا ہی ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے

۹۴۱ گناہونکی دولیجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی ف عایشة ما ینتظرها من اهل الا کفر احد علیکم یعنی صلوة العشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا کے نماز کی زمین والون سے تمھارے سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تھے تمین منتظر بیٹھے ہوتے تکلو دو سب سے

۹۴۲ زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا افضل ہی ف ابو هریرة ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله ورسوله واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده فی سبیل الله واما العباس بن عبد المطلب عم رسول الله فهی علیه ومثلها معها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کردیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم ستم زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑیکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کردیا ہی اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوة ہی اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوة ف زکوة تحصیل کرنے والے

عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوة نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہوکے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہی پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوة نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کردیا ہی اور عباس رضہ کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوسسے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اوسنے وقف کردیا اوسپر زکوة واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اونپر دو سال کی زکوة ہی اوسکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوة نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوة مین مہلت دیوے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوة میرے اوپر ہی اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے پہلے مال قرض لیا ہو سو اوسکو زکوة مین محسوب دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوة پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوة لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوة کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

نوع آخر دوسری قسم کی حدیث جسکے سر پر استفہامیہ ماہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا ف انس ما بال اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۹۴۳ ف ابن حجر حین سمع ان نفرا من اصحابہ قال بعضھم لا اتزوج النساء وقال بعضھم لا اکل اللحم وقال بعضھم لا انام علی فراش بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری طریقہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے انمین کہتے ہین کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑدی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا ف تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہنا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑدی کبھی انکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ ترخدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ ترہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نہ کرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین سمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر رعایت شکل ڈالے افضل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہوجاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اور زیادہ غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی ف عائشۃ ما بال اقوام یتنزھون عن الشیء اصنعہ فوالله انی لاعلمھم بالله واشدھم لہ خشیۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپ کو بہت دور رکھتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اونسے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اونکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی **شعر** بصدق وصفا کوش ورع وتقی ۔۔ ولیکن میفزای بر مصطفی ۔۔ م ابو سعید ماتت بہ الجنۃ **قالہ** لابن صیاد فقال ابن صیاد درمکۃ بیضاء مسک یا ابا القاسم قال صدقت مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہی ای ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو سچ کہا ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگونکو بتلاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہوگیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے صحابہ

الباب الخامس

۹۴۶ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا ف قال رجل خطب امرأۃ عرضت نفسہا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یردہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لک علیہا من شیء وان لبستہ لم یکن علیہا منہ شیء وان لبستہ لم یکن علیک شیء بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پر کچھ نہ رہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ رہیگا حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اوسکو حضرت نے قبول کیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا تب ایک صحابی کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کرا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی آ اوسنے جسے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی آ اوسنے کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی لیکن میری لنگی ہے اسی کو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح گذارا ہو سکیگا آخر وہ شخص ناامید ہو کر وہاں سے اٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا ہاں مجکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کرا دینے پر یعنی تو اسکو سورتیں یاد کرا دے یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب اسلام میں تنگی تھی

۹۴۷ عن ابن مسعود ما تعدون الرقوب فیکم قال قلنا الذی لا یولد لہ قال لیس ذاک بالرقوب لکنہ الرجل الذی لم یقدم من ولدہ شیئا قال فما تعدون الصرعۃ فیکم قلنا الذی لا یصرعہ الرجال قال لیس بذاک ولکنہ الذی یملک نفسہ عند الغضب مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ نے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا کہ نے اولاد نہیں بلکہ نے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے دو بچے کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر میں نے اولاد اور پہلوان یہی کو کہتے ہیں تمنے کہا لیکن بعد از تدقیق حقیقت میں نے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے باپ کی شفاعت بھی کریگا تو ہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور یہی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو

۹۴۸ کعب بن مالک ما خلفک الم تکن قد ابتعت ظہرک فقال لہ مقدمہ من تبوک بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا گیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

ساتھ جلنے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جلنے کا حضرت کے ساتھ نہیں ہوا تھا جب اوس لڑائی سے پلٹ آئے تب
یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ف ابوھریرۃ ما عندک یا ثمامۃ ۹۴۹ قولہ لثمامۃ
بن اثال قبل اسلامہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایک بار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار لایا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیر ہی ای محمدؐ اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑدیا
تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین
جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمدؐ روے زمین پر میرے نزدیک
تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہوگیا پھر کہا
کہ یا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپ کے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت
دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا دین ہوگیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ
مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اوسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا ۵ جابر ما فعلت فی الذی ارسلتک لہ فانہ لم یمنعنی ان ۹۵۰
اکلمک الا انی کنت اصلی قولہ لجابر وقد ارسلہ فی حاجۃ فجاء وھو یصلی علی بعیرہ
متطوعا الی غیر القبلۃ وکلمہ فقال بیدہ ھکذا او ما بیدہ نحوا الارض مسلم مین جابرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہین تو کا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب سے کہ مین
نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف منہ کئے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا تھا یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف منہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع ۹۵۱
سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب سب اماموں کا ف زید بن خالد مالک ولھا
دعھا فان معھا حذاءھا وسقاءھا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یجدھا ربھا یعنی ضالۃ
الابل بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی بگانے اونٹ گم ہوے
بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اوسکو اوسکے واسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک ہی جو وہی رکھے کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیگا اور درخت
کو کھاویگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پاجاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورون کا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

جواب دیا پھر اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو بیچ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو بیچ لینا بہتر ہے
اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں ہوتا اوسکے پاس موجود ہی یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے
ساتھ موجود ہی یعنی پیاس سہنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک پانی نہ ملے تو بھی اونٹ رہا ہی غرض یہ کہ اوسکو نہ بیچے
اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہاں خوف ضائع ہونے کا ہو تو بیچ لینا درست ہی ۹۵۲ ف جابر مالک یا ام
السائب او یا ام المسیب ثم قرفین قالت اعمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی اعمی فانہا تذہب
خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو کیا ہوا ہی سائب کی ماں
جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ماں کہا یا مسیب کی ماں فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجکو بخار ہی خدا اوسکو نہ برکت کرے تو حضرت
نے فرمایا کہ بخار مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف
یعنی ہر چند ظاہر میں بیماری تکلیف ہی لیکن چونکہ اوسکے سبب سے گناہ دور ہوتے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ یہ صبری کا نشان ہی اسی طرح
ہر بیماری کا حال ہی ۹۵۳ ف عائشۃ مالک یا عائشۃ اعرت مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو اوی عائشہ
کیا تجکو رشک آیا ف مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے پوری روایت یوں ہی کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان میں
تشریف لے گئے مردوں کے واسطے دعا کرنے کو میں سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی کے پاس گئے ہیں اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا
حال دیکھکر حدیث فرمائی ۹۵۴ ف جابر بن سمرۃ مالی ارا کم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ ثم خرج علینا فرانا
حلقا فقال مالی ارا کم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربہا
فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون
فی الصف مسلم میں جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ میں تجکو ہاتھ اوٹھائے دیکھتا ہوں تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑوں کی
دم ہیں یعنی جیسے چنچل گھوڑوں کی دمیں نہیں ٹھہرتیں ویسے تمہارے ہاتھ نہیں ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز میں یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت
دیر کے بعد ہمارے پاس سے ہو کر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہیں سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہوں پھر دیر کے بعد
ہمارے پاس سے ہو کر نکلے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ
فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہیں حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہیں پہلی صفوں کو اور صف کے اندر آپس میں بھڑ جاتے ہیں یعنی ملے ہوئے
کھڑے ہوتے ہیں کچھ صف کے درمیان فرق نہیں چھوڑتے ف سنن ابی داؤد میں جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے
تو داہنے بائیں ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوا کوئی جنبش نماز میں درست نہیں اور صفوں کا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بھر جاوے
دوسری صف نہ ہی اور جب تک دوسری صف بھر جاوے تیسری صف نہ ہی اسی طرح اور صفوں میں لحاظ رکھنا ضرور ہی ۹۵۵ ف سہل بن سعد ما لی
ارا بتلکم اکثر التصفیق من نابہ شیء فی صلاتہ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ وانما التصفیق للنساء بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ میں نے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اونسے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے ہے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھہ پر ہاتھہ کو مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو خیال آتا ہے ف صحیح بخاری مین روایت ہے کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رضہ کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور صحابہ نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے صحابہ نے دستک دی تاکہ صدیق رضہ حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاوین اور صدیق رضہ کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رضہ نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر نے دونون ہاتھہ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھچکے تو فرمایا ای ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر رضہ نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اوراصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے ق ابن عباس رضہ سے ۹۵۶ م جابر مما منعک من الحج وفی روایۃ ابن عباس مما منعک ان تکون لی حجۃ معنا قالت ابوہا فلان تعنی زوجہا حج علی احد ھما تعنی البعیرین والاخر یسقی ارضا قال فان عمرۃ فی رمضان تقضی حجۃ او حجۃ معی قالہ لام سنان بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے اور صرف بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے سنان کی ماسے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبداللہ بن عباس کی روایت مین یون ہے کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھہ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت فضیلت رکھتا ہے

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث ۹۵۷ م ابوذر ما اصطفی اللہ لملائکتہ او لعبادہ سبحان اللہ وبحمدہ قالہ حین سئل ای الکلام افضل مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ حضرت نے یہ فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث ۹۵۸ خ ابوہریرۃ ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ ٹخنون سے نیچے ہو سو دوزخ مین ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے

ق رافع بن خدیج ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ لیس السن والظفر وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ ۹۵۹ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اوسکا سبب بتلاتا ہون دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافرونکی چھری ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین سو تمکو انکا طریقہ کرنا مناسب نہین ف

یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اوسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت
حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جسے ناخن
اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ف عمر ما جاءک من هذا المال ۹۶۰
وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو
تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے میںنے کہا کہ جو
مجسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بن توقع
اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل میں تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا
تو وہ حلال طیب نہیں نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھو کر بازار سے گیہوں لائے امام احمد کے فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کھاتے تھے
اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوسنے قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو
امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھوں نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ میںنے روٹی دی تو قبول کی
اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے
قبول نکی اور جب میںنے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوسپر ناامید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال
زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہے ف یعلی بن امیة ما کنت صانعا فی حجك فاصنعه ۹۶۱
فی عمرتك یعنی من الاحرام واجتناب الطیب بخاری اور مسلم میں یعلی بن امیہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو تو اپنے حج میں کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے میں بھی کر یعنی جس طرح حج میں احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے میں بھی
ف مصابیح میں یعلی رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ میںنے عمرے کا احرام باندھا
ہے اور یہ جبہ میں پہنے ہوں اسمیں کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی
ق ابو سعید ما یکن عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف یعفه الله ومن ۹۶۲
یستغن یغنه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر
بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو میں تمسے چھپا کر جمع نکر رکھونگا اور جو سوال
اور حرام کاموں میں سے آپ کو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا
تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا میں آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا بنا دیگا
کا صابر کر دیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہیں ملی ف مصابیح میں روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نہ رہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی
جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول اول خو چھوڑنے میں محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیکی عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور
بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں رہتی بعضے لوگ کہتے ہیں کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی یہ بیدلیشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے

اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبر وںکا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہوجاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے تو بلا آدمی
کی کیونکر بدلیگی ہاں البتہ یہ ہی کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین **ف** ابو ھریرہؓ ۹۶۳ مابین النفختین اربعون بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکونکے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا
اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اوٹھیگی ابو ہریرہؓ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس ابو ہریرہؓ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سنا ہی جیسا کہ تمسے کہا **ف** عبد اللہ بن زید ۹۶۴
الا انصاری مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاریؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین
گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب کا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہؓ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوئے حضرت کی
قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھہ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی
اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اسمعمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ف** ابو ھریرہؓ ۹۶۵
مابین لابتیھا حرام بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر
شکار وغیرہ کرنا حرام ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا **ف** ابو ھریرہؓ ۹۶۶ مابین منکبی الکافر
مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھون کے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہوجاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے
م انس ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینۃ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے ۹۶۷
دونو کنارونکے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا مین ایک شہر کا نام ہی مینے ہاتھ کا سایہ کی راہ کہا ہی مطلب یہ ہی کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ہاے **م** ابی بن کعب یا ابا المنذر اتدری ای ایۃ ۹۶۸
من کتاب اللہ معک اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب فی صدری
وقال لیھنک العلم یا ابا المنذر مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی
کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی
بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرے سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو ای ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہی ابی
بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی
اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی **ف** عایشۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا ۹۶۹
وھذا عیدنا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری
عید ہی **ف** مصابیح مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریونکی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان
دف بجاکر بہادر کی کرکے گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

تب حضرت نے مونہہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضایقہ نہین اسواسطے کہ آواز دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جو ان عورت نہین جو محل شہوت ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کا راوی چوتھی حدیث سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عیدین مین مزامیر نزار راگ یا دف کے ساتھہ درست ہی بشرطیکہ دیسی کا ہین کچھ ہرج نہو وے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو ۹۶۰ م عائذ بن عمرو یا ابا بکر لعلک اغضبتہم لئن کنت اغضبتہم لقد اغضبت ربک یعنی سلمان وصہیبا وبلالا جاءوا ابا بکر فقالوا کما ای یسفیان ما اخذت سیوف اللہ من عنق عدو اللہ مأخذہا فقال ابو بکر تقولون ہذا للشیخ وسیدہم مسلم مین عائذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب اون تینون نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڑھے اور اونکے سردار کو کہتے ہو ف ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس سے گزرے کہ اون تینون صاحبون نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا اونکو دکھا کر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینون صاحبون کے پاس گئے کہ اونکو راضی کرین اور کہا اے میرے بھائیو مینے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونھون نے کہا کچھ غصہ نہین اے بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت کا خاطر رہی اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ۹۶۱ ف ابو بکر یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہی اون دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سر پر کھڑے ہوئے جب مینے مشرکون کے پاؤن دیکھے تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اونمین سے کوئی اپنے پاؤن پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھہ ہی ہم دونون آدمیون کو ضایع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھہ اور صدیق کے ساتھہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتھہ شمار مین آوے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق رضی حضرت کا ساتھہ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معمول ہی کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اوسکو ساتھہ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر
۹۷۲ سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نتھا ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا آبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ
حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون
کے نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے
صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے
۹۷۳ حضرت نے نماز پڑھا کر حدیث فرمائی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِيْ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ
أَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ
فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا فَذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ
بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے
سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ
طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب
اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے
سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہوجاتی ہی بدون کو کے دوسرے دن پھر چلتی
اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھہرایا حساب پورا ہوجاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی
اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی ق اَبُوْ ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ
۹۷۴ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر جب تو شوربا
پکایا کر تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایون اور پڑوسیون کی خبر گیری کیا کر یعنی اون سے مل جل کھایا کر ف حدیث مین
۹۷۵ بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت ف اَبُوْ ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكُمْ هٰذَا الْأَمْرَ رَاجِعٌ
إِلٰى بَلَدِكَ فَإِذَا بَلَغْتَ ظُهُوْرَنَا فَاقْبَلْ بخاری مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر چھپائے رکھنا
اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آیو ف ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ ابتدا اسلام مین جب کافرون کا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر
کرون تب حضرت نے حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکو مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ
مبادا جان پر نوبت پونہچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دارالاسلام
۹۷۶ کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آیو ف اَبُوْ ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ
ضَعِيْفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِيْ

علیہ وفیہ ان لہ لما قال یارسول اللہ الا تستعملنی مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یارسول اللہ مجکو آپ عامل کوہ و غیرہ پر
حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت جو نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے
اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہوکر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو
خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے ۹۷۷ ھ ابوذر یا ابا ذر انی اراک ضعیفا وانی احب
لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح
کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی
کو دیوے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایے کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے
حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
ھ ابو سعید یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ ثم قال
واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال
وما ہی یارسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ مسلم مین ابوسعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یارسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین
جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی ف انس
یا ابا عمر وما بال ثابت اشتکی یعنی ثابت بن قیس بن شماس ابو عمر وھو سعد بن معاذ وکان
قال ثابت انہ من اہل النار فلما اخبر بقولہ قال بل ھو من اہل الجنۃ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمر کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمر کنیت اوسکی
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی ف انس سے
روایت ہی کہ جب یہ آیت اوتری کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ان تحبط اعمالکم یعنی نہ بلند کرو اپنی آواز نبی پیغمبر کی آواز پر کہ
تمھارے عمل اکارت ہوجاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا

اپنے گھر بیٹھ رہے اور سمجھے کہ میں دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا
کہ ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن
معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا
سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا باادب اور خوفناک تھے ف
انس یا ابا عمیر ما فعل النغیر ۹۸۰ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے
لال کو کیا ہو گیا ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا اسکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے
لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے ف ابو موسی یا آبا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود ۹۸۱
بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے ف
ابو موسی نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثر کی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین نہ صرف کرے بلکہ
نے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین ه ابو هریرة یا آبا هریرة اذهب بنعلی هاتین ۹۸۲
فمن لقیت من وراء هذا الحائط یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو
چلے تو اول عمر فاروق رض سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو مت سنا
ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جاکر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیے کہ عبادت کرین آخر حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات سنانا
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسواسطے دین تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا اصلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اسی
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا
پتا ہی یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے ف ۹۸۳ آسیں لک البارحۃ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیال داری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج
اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہی اور پھر آج کی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیجونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب بستر پر سونے کے واسطے جایا کر تو آیۃ الکرسی پڑھلیا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی مینے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہرچند وہ بڑا جھوٹا ہی لیکن
اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو کسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان تھا ف ابوہریرہ یا اباھریرۃ ھذا غلامک قد اتاک ۹۸۴ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہوئے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے بیشتر حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
یہ معجزہ ہی حضرت کا ف سلمۃ بن الاکوع یا ابن اکوع ملکت فاسجح ان القوم یقرون فی قومھم ۹۸۵
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرا کرتی
تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار فریاد کی کہ لوگو دوڑو دوڑو میرے
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پاگیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختونکی
موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس اور مین حضرت
سے ملا یعنی سوار ونکو لیے اونپر دوڑ جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے
حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اپنی خبر حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

۹۸۶ جب دشمن پر غالب ہو جیے تو درگذر کرنا افضل بات ہے ف عمر یا ابن الخطاب اذهب فناد فی الناس انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون صحیح مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگوں میں مقرر بات ہے کہ نجاوینگے بہشت میں سوائے ایمانداروں کے ف جنگ خیبر میں ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے لگا وہ مر گیا لوگوں نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہیں آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے

۹۸۷ ف عمر یا ابن الخطاب الا ترضی ان تکون لنا الاخرة ولهم الدنیا ویروی یا ابن الخطاب اولئک عجلت لهم طیباتهم فی الحیوة الدنیا بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یوں ہے کہ ای خطاب کے بیٹے اون کافروں کے واسطے ستھرائیاں اور عیش آرام کی چیزیں جلدی گئیں دنیا کی زندگی میں ف مصابیح میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑگئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیئے تھے جسمیں کھجور کے درخت کے جھونپڑے بھرے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہیں پوجتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال میں ہے ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافروں کو اکثر عیش اور آرام دنیا میں اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں اونکا کچھ حصہ نہیں اسیواسطے اکثر بزرگوں نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت میں محجر انہوں

۹۸۸ ف سهل بن حنیف یا ابن الخطاب ارای رسول الله ولن یضیعنی الله ابدا بخاری اور مسلم میں سہل بن حنیف رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے میں بیشک خدا کا پیغمبر ہوں اور مجکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ میں حضرت نے مصلحت جانکر کافروں سے ظاہر میں بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح میں یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافروں کا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اوسکو کافروں کے حوالے کریں اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو نہ دیویں اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رض سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت میں اور اونکے دوزخ میں حضرت نے فرمایا کہ ہاں یوں ہی ہے عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر ہم کیوں اپنے دین میں اس طرح کی ذلت اختیار کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں بحکم خدا کرتا ہوں خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہیں چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے

۹۸۹ فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کر کے آخر شہر مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نتھی اسی واسطے رنج میں تھے ف عمر یا ابن الخطاب ما یدریك لعل الله قد اطلع علی هذه العصابة من اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے میں تمکو مقرر بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اوسکو مار ڈالوں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیوں کے

ایمان خدا نے جانچ لیے ہین اونکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری صحابہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اونسے اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بندہ کونسے والا ۹۹۰

گویا خدا کو صلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پانی کا پیٹ دکھے ۵ اُسَامَةُ یَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشِیَهٗ فَاَصَابَ مِنْهُ

اُسامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی گروہ حُرقات کا جو قوم جُہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الٰہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو سردار بنا کر قوم جُہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا جا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الٰہ الا اللہ زبان سے کہا مینے اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو اوسکا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہی دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا

۹۹۱ سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیسے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ۵ اَنْجَشَةُ وَیْحَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹونکو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف انس سے روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہستہ سے مترنم گاتا جاتا تھا اور دستور ہی کہ اونٹ سردی سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود گانے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ باشا کہا اور بعضے اہل علم کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشقیہ اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اوسکا شیشہ جیسا دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو سر کا

۹۹۲ راگ سنانا خصوصاً کہ اوسکے مضمون بھی عشق کا ہو درست نہین کیونکہ یہ شہوت فساد کا سبب ہی ف اَنَسُ یَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ یَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَیُرْوٰی كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ قَالَهٗ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ یہ ہی کہ انس

۹۹۳ بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ف اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِی الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللَّیْلَةَ خَشْفَ نَعْلَیْكَ وَرُوِّیْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِی الْاِسْلَامِ اَرْجٰی عِنْدِیْ مَنْفَعَةً مِّنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِیْ سَاعَةٍ مِّنَ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہی اس واسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی

امید کا کہ جب بیسنے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا

ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تاکہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر وںکو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا ۹۹۴ ھ ابوھریرۃ یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی ھاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلھا ببلالھا مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین تیرے لئے نہین خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری برادری کا حق ہی سو مین اوسکو بلاؤنگا تر و تازہ کرکے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب آیت اور تیری کہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنی عذاب الٰہی سے ای محمد ڈرا اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدائے اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور حدیث ۹۹۵ اوپر سے نیچے تک مسند پاک جدی برادرونکو صلحاً صلحاً نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچاسکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو بیشک ادا ہوگا ف انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ھذا قالوا لا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کر و قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین

ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نہ تھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اونسے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارونے بلا قیمت نذر کیا وہان کا مشرکی قبر تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی ۹۹۶ ھ ابی بن کعب یا بنی ان ارسل الی ان اقرا القرآن علی حرف فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی الثانیۃ اقرأہ علی حرفین فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی اقرأہ علی سبعۃ احرف ولک بکل رددۃ رددتکھا مسئلۃ تسئلنیھا فقلت اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی الخلق کلھم حتی ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم مسلم مین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرارت مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ جیکہ ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو مینے تیری طرف بھیجا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دوبار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا مینے تیسرے سوال کو اوس دن کے واسطے کہ جب خلق مجھکو گی میری طرف سبکی سب یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ف اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دسری قرارت مین پڑھا مین اوس قرارت کو نہین جانتا تھا مین اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قراءتون کو درست فرمایا سو میرا دل اوس وقت ایسا شک مین پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی ایسا شک نتھا حضرت سمجھگئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض کر کر کے سات قرارت یا سات بولیون کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرارت مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی بھی اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دوبار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سفارش چاہینگے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی امن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی

۹۹۷ ھ قَبِیصَۃُ بْنُ مُخَارِقٍ یَا بَنِی عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّی نَذِیرٌ لَّکُمْ اِنَّمَا مَثَلِی وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ رَاٰی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَأُ اَھْلَہٗ فَخَشِیَ اَنْ یَّسْبِقُوْہُ فَجَعَلَ یَھْتِفُ یَا صَبَاحَاہ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تمھارا ڈرانے والا ہون اور میری تمھاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کرنے آتے ہین تو وہ مرد چاہا کہ اپنے لوگونکو سچا سوڈرا کر اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین سے چلانے لگا کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آپونچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈرا دے عذاب الٰہی سے تب حضرت نے اپنے سردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین کامل ہی کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمھارے کفر پر جلتا ہے مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھتے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہی

۹۹۸ ھ ثَوْبَانُ یَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ ھٰذِہٖ یَعْنِی اُضْحِیَّتَہٗ مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کی گوشت کو بنا یعنی پکا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اون سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت کئی مہینے تک

۹۹۹ رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اسکی طرف سے الٰہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا

۱۰۰۰ درست ہی بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی خ حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی بخاری مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہی یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جسنے اوسکو لیا جلد کی

سخاوت یعنی بدل حرص کے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا
حال اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اوپنچا ہاتھ بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اوٹھا کر دیتا ہی فضل ہی مانگنے والے
سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا
پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے مال
مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری کی الاکتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی
حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر
کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم
نہ لیتے تھے ف الزبیر بن العوام یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر بخاری اور مسلم مین ۱۰۰۱
زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی
چڑھجاوے یعنی لبالب بھر جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے
حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری مین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نے
غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین
پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے ثم ابو سعید یا سعد ان ھؤلاء ابوا ان یقبلوا علی حکمک قال ۱۰۰۲
لسعد بن معاذ فی بنی قریظۃ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہین تیرے
فیصلے کرنے پر حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح
تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑ کے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہین خالی کیے دیتے ہین اور ہم سعد بن
معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اوسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین دوستی
تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے
حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کر ویسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی
غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے
ف علی وسعد بن ابی وقاص یا سعد ارم فداک ابی وامی بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام ۱۰۰۳
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماباپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے
تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو
دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماباپ تجھپر قربان ہون سوائے
سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین

کہ سعد بن ابی وقاص نے ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا سخت دل
کہ حضرت کے بخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اونکی قدرت ہی

۱۰۰۴ ھ سلمۃ بن الاکوع یا سلمۃ این حجفتک او درقتک التی اعطیتک مسلم مین سلمہ بن الکوع سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو مینے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چھڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے

۱۰۰۵ کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہو چکا ھ سلمۃ بن الاکوع یا سلمۃ ملکت فاسجح
المرأۃ للہ ابوک یعنی امرأۃ من السبی مسلم مین سلمہ بن الکوع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ تجکو دے ڈال
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے جو شخص تھا یعنی تو بڑے باپکا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضہ سے

۱۰۰۶ روایت ہی کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بناکر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اونمین سے ایک عورت تجکو ملی
جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر شب وہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کرایا خ ابن عباس رضہ

۱۰۰۷ یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ ومن بغض بریرۃ مغیثا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اوسکا
خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عایشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح
مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے روتے رہتے کہ کوچون مین پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین
قبول کرتی تھی حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رضہ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے
خاوند سے پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون
اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند
غلام تو اوسکو اختیار ہی چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی

۱۰۰۷ اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین ھ ابن عمر یا عبداللہ ارفع ازارک قال فرفعتہ
ثم قال زد فزدت مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای عبداللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبداللہ
بن عمر رضہ نے سو مینے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مینے اور زیادہ اونچا کیا ف کسی نے عبداللہ بن عمر رضہ سے

۱۰۰۸ پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اونھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پاجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک
مستحب ہی ق ابو موسی یا عبداللہ الا اعلمک کلمۃ من کنوز الجنۃ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ فقالہ لابی موسی بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ کیا مین تجکو نہ بتلادون
ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی کا نام عبداللہ بن قیس ہی
اون سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین
یاد کرتے جو پکارے اوسے اوسکی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا حضرت نے

۱۰۰۹ یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی ف عبداللہ بن عمر

یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل **قالہ** لہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تو نہو جیسا فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہنا چاہیے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جماتا **خ** عدی بن حاتم یا عدی ھل رایت الحیرۃ قلت لم ارھا وقد انبئت عنھا قال فان طالت بک حیوۃ لترین الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ ولئن طالت بک حیوۃ لتفتحن کنوز کسری قلت کسری بن ھرمز قال کسری بن ھرمز ولئن طالت بک حیوۃ لترین الرجل یخرج ملء کفہ من ذھب او فضۃ یطلب من یقبلہ منہ فلا یجد احدا یقبلہ منہ ولیلقین اللہ احدکم یوم یلقاہ ولیس بینہ وبینہ ترجمان یترجم لہ فلیقولن لہ الم ابعث الیک رسولا فیبلغک فیقول بلی فیقول الم اعطک مالا وولدا وافضل علیک فیقول بلی فینظر عن یمینہ فلا یری الا جھنم وینظر عن یسارہ فلا یری الا جھنم بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی میںنے کہا میںنے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلیگی یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے میںنے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کریگا کوئی محتاج اوسکو یہ سونا دیگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص جدا ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دوبھاشیا جو درمیان مین ہو ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا میںنے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا سو تجکو میرا حکم پونہچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پونہچایا پھر خدا فرماویگا کہ کیا میںنے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اور اسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہی مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی رض کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ ہوگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہوچکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہوچکا **ص** سعد بن ابی وقاص یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی **م** مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

۱۰۱۰

۱۰۱۱

ای علی مرتضی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ف ہاں یہ حدیث جس
سال جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی علیہ السلام کو مدینے میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضی علی بھاری ہیں ان سے اسلئے
اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقوں کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو
عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمیں کچھ رتبہ نہیں جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے
بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمہاری عزت
میرے نزدیک ہو ہاں اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں اسواسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا
ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضی علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے
علی مرتضی کے خلافت کی حقیت ثابت ہوتی ہی یعنی حضرت کے بعد سوا علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو سراسر جھوٹ بات ہی اسواسطے
کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں ہر طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کے پھرنے تک خلافت ہی ہمیشہ نہیں
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی دم تک تھی جبتک حضرت موسیٰ طور سے تشریف نہ لائے تھے ہاں یہ مقرر ہی کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو
خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہی لیکن اسمیں اونکے سوا دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں صدیق رضہ اور فاروق اعظم رضہ کے فضائل بھی
احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں مذکور ہو چکیں ہیں اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور اسکے
سوا اور حدیثوں کو خیال نہ کرنا یا جہالت ہی یا تعصب ۱۰۱۲ ھ عُمَرُ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَۃُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ
النِّسَآءِ قَالَہٗ حِیْنَ اَمَرَ عَلِیًّا اَنْ یَّقْضِیَ عَلَیْہِ فِی السُّؤَالِ عَنِ الْکَلَالَۃِ مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای عمر کیا تجکو کفایت نہیں کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نساء کے آخر میں ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے
بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف کلالہ وہ مرد یا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت یہ ہی یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ یعنی ای پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہنیں ہوں یا زیادہ تو دو تہائی لیویں اور اگر بھائی بہنیں ہوں تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت
گرمی کے موسم میں اوتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا ۱۰۱۳ ھ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَیَّ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ
صِنْفُ اَبِیْہِ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخیں ہیں
ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر میں برابر ہیں کہ دونوں ایک دادا سے پیدا ہیں جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق رضہ کو کسی
تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی ۱۰۱۴ ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا فَارُوْقُ
اَلَا تَحْسُنُ صَلَاتُکَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی کَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِہٖ اِنِّیْ لَا اُبْصِرُ مِنْ
وَّرَآئِیْ کَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیوں نہیں اپنی نماز خوبی سے پڑھتا
کیوں نہیں دیکھتا نماز پڑھتا ہی جب نماز پڑھتا ہی کہ کس طرح پڑھتا ہی سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہی میں مقرر دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے
جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہوں ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور ادھر اودھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت

نماز پڑھچکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہے اور
یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیٹھ سے ۱۰۱۵ ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یا فُلَانُ اُنْزِلْ فَاجِحْ
لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ اُنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰهُنَا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ
البتہ آپکے اوپر تو دن ہے یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول لا اوسنے کہا سو وہ شخص
اوتر لایا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات
آوے اودھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا ف راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان مین
حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے
کہ بعضے لوگونکو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہے
روزہ کھولنے کا ۱۰۱۶ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ یا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اَعْتَدَدْتَ اَبِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ
بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا قَالَ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبداللہ بن سرجس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای
فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تونے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے
ہمارے ساتھ پڑھی حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت کی تھین مسجد کے
ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب
ہے اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور
سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے ۱۰۱۷ م عُمَرُ یا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قُمْ
یا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا
فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ
غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے
فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ سچ پایا سو مینے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ سچ پایا
تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین ان مُردون سے جنمین روح نہین حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون سے زیادہ تر نہین
سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہے کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے ف جب جنگ بدر مین
ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کوے مین ڈلوا دیے پھر اوسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث
فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ مُردونکو سماعت ہے اور بعضے کہتے ہین روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مُردونکو سلام کرنا دلیل ہے اونکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہے کہ

جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کی چپ سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردونکو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تھا
جو اون کافرون نے سُنا جس طرح ٹھیکریون نے حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوا اون کافرون کے اور مُردونکی سماعت کا ذکر نہین
صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی کہ حق نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کردیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح
حضرت عایشہ رضہ سے بھی روایت ہی واللہ اعلم ۵ قَبِیصَۃُ بْنُ مُخَارِقٍ یا قَبِیصَۃُ اِنَّ الْمَسْئَلَۃَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ۱۰۱۸
ثَلٰثَۃٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَہَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ
اِجْتَاحَتْ مَالَہُ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٍ
اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَۃٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِہٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ
الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاہُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَۃِ یَا قَبِیصَۃُ
سُحْتًا یَاْکُلُہَا صَاحِبُہَا سُحْتًا کَذَا وَقَعَ فِیْ کِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَقُوْمَ وَالصَّوَابُ یَقُوْلُ وَکَذَا اَخْرَجَہُ
اَبُوْدَاوٗدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو
تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اوتنا مال پاجاوے پھر
رُک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اپنی
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقہ کی
نوبت یو پہنچے یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہی تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہی
کھاتا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حَتّٰی یَقُوْمَ کی روایت ہی اور ٹھیک یقول ہی جس طرح ابو داؤد نے
لام سے روایت کیا ہی ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت
یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کرادیوے اور اوس قرضدار کو اپنے ذمے پر کرلیوے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہی عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو
فاقہ کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقہ والے کو
سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی انکے سوا کسی طرح سوال
درست نہین مصابیح مین قبیصہ رضہ سے روایت ہی کہ مین نے مال ضامن ہوا اور حضرت سے مینے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب
آویگا تو مین تجکو دونگا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۵ جَابِرٌ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰىہَا ۱۰۱۹
وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَنَحْوَہَا ف قَالَہُ لَہٗ حِیْنَ قَرَأَ الْبَقَرَۃَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ
بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور
اسی ڈھب کی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب اونھون نے عشا کے وقت سورۂ بقرہ پڑھی تھی ف مصابیح
مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جاکر امامت کرتے سو ایکبار

یا

معاذ نے سورۂ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑھین اور معاذ نے رات کو سورۂ بقر پڑھی مین اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چھوڑا دیکھا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بعون اونکی مرضی طول قرأت نہین درست شافعی کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے ق معاذ بن جبل یا معاذ بن جبل ھل تدری ما حق اللہ علی العباد قال ۱۰۲۰
قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا یا معاذ بن جبل ھل تدری ما حق العباد علی اللہ اذا فعلوا ذلک قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ان لا یعذبھم بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی بندون پر معاذ نے کہا مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر داناہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اوسکی بندگی کرین اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرین پھر ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندون کا خدا پر جبکہ وہ اسکو کرین یعنی عبادت کرین لا شریک جان کر مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر داناہی حضرت نے فرمایا بندون کا حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندون پر واجب ہی اور بندے کا حق ۱۰۲۱
خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی ق المغیرۃ بن شعبۃ یا مغیرۃ خذ الاداوۃ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اوٹھا لے تو مطہرے کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ مین حضرت کے سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول حاجت ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینین اوسکی تنگ تھین اوسمین سے ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے ناصیہ پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہی

نوع آخر

دوسری قسم کی حدیثین ق جابر یا اھل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحیھلا بکم بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا کھانا طیار کیا ۱۰۲۲
سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین م ابو سعید یا اھل المدینۃ لا تاکلوا لحوم الاضاحی فوق ثلث قال ابو سعید ۱۰۲۳
فشکوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لھم عیالا کثیرا وحشما وخدما فقال کلوا واطعموا واحبسوا وادخروا مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا ق عبد اللہ بن زید بن عاصم یا معشر ۱۰۲۴

الا انصارا لکم اجدکم ضلالا فهداکم الله بی وکنتم متفرقین فالفکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا یسنے تمکو گمراہ نہیں پایا سو خدا نے تمکو میری وجہ سے راہ بتائی میرے سبب سے اور تم پراگندہ تھے سو خدا نے تمھاری آپس میں الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے

ف جنگ حنین میں جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نومسلموں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہیں تو جوان انصاریوں نے کہا کہ حضرت ہمکو نہیں دیتے اونکو دیتے ہیں جن کے خون ہماری تلوار دن سے ٹپکتے ہیں یعنی جو ہمارے برزور تھے مسلمان ہوئے جن حضرت نے اونکو ایک جگہ میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر میں باہم اونمیں بڑی عداوت تھی برائے خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونوں گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان تھا حضرت کا

۱۰۲۵ **ق** ابوهریرة یا معشر الانصار قلنا ما الرجل فاذا رکنه رغبة فی قریته قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد الله ورسوله هاجرت الی الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہے اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہے حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہیں میں مقرر اللہ کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول میرے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف ہے تمھارے ساتھ میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہے اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہے

ف مصابیح میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہے اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہے تب انصار نے کہا کہ حضرت کو اپنے برادروں کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ق

۱۰۲۶ ابن مسعود یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای جوانوں کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم میں سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق میں روزہ رکھنا خصی کرنا ہے

ف یعنی جسطرح خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق میں نکاح کرنا مستحب ہے کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ نوالہ ہے خود بخود شہوت دور ہو جاوے گی

ق

۱۰۲۷ عایشة یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی اهلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیه الا خیرا وما کان یدخل علی اهلی الا معی

بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کرے بلا لیوے اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہیں جانا میں نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہے اوس مرد کو جسکو نہیں جانا میں نے مگر نیک کہ وہ تو میری بی بی پاس کبھی نہ جاتا تھا بدون میرے ساتھ کے

ف یہ حدیث بڑی ہے بڑی لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن ابی منافقوں کے سردار نے حضرت عایشہ رضی کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

حضرت عائشہ رضؓ سے یوں روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین جاجت رفع کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونے سے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہنچے تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر تھی ہان اتنا مجکو شک تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نہین گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوس وقت تک گھر مین پاخانے تھے مین شہر کے باہر مسطح کی ماں کے ساتھ جاضر ہوگئی اوسکا پیر چادر مین الجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بددعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بددعا دیتی ہے وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماسے کہا ای ماں یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی میری ماں نے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری پاکدمنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجکو تو سوائے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی اونکے سوائے اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلاوے گی حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تو نے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سو یا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر جیدیشر مائی یعنی اے مسلمانو کوئی اوس منافق یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تب سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کیگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو

قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی غرضکہ قریب تھا کہ کشت وخون ہو حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عائشہ رضی
روایت ہی کہ میں بیٹھی سیتی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عایشہ میرے حق میں میںنے ایسی ایسی باتیں سنی ہین
اگر تو نے گناہ ہی تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے توبہ کی تو خدا گناہ
معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کرچکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے میںنے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپکو اس بات کی خبر پہنچی ہی
اور آپکے دل مین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا نہیں کرینگے اور اگر انکا کردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت
اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیان
حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا ای عایشہ
بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا ای عایشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اوس وقت نہایت غصے
مین تھی میںنے کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی
حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اوترےگا
جو قیامت تک پڑھا جاویگا ف اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہ ہو نکو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت
ہوتا ہی اور پاکونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عایشہ کو بدکہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اونھین
منافقون مین بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے
بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا ف ابو سعید یا معشر النساء تصدقن فانی اریتکن اکثر ۱۰۲۸
اهل النار بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کو گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمھین مجکو زیادہ
نظر پڑین یعنی دوزخ مین مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین ف حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ
حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین
اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی ف ابو هريرة ۱۰۲۹
یا معشر الیهود اسلموا تسلموا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہوجاؤ
تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے ف یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا ۱۰۳۰
یا معشر الیهود ویلکم اتقوا الله فوالله الذی لا اله الا هو انکم لتعلمون انی رسول الله حقا
وانی جئتکم بحق فاسلموا قاله اول ما قدم المدینة بعد اسلام عبد الله بن سلام
بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری بہتری اسمین ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اوس
خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون
سو مسلمان ہوجاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے فرمایا تھا ف توریت مین حضرت
کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نہ مانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نہ مانا آج اونمین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے نے تامل ایمان لائے

فائدہ آخر دوسری قسم کی حدیثین **م** المغیرۃ بن شعبۃ ای بنی ومایصبک منہ انہ لایضرک یعنی الدجال **قال** لہ اخرجہ البخاری الا لفظۃ ای بنی ۱۰۳۱ مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پونہچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بنی کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مسیحے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہے **ف** اسامۃ بن زید ای سعد الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال لذا اولذا **قالہ** لسعد بن عبادۃ حین عادہ وابو حباب ھو عبداللہ بن ابی ۱۰۳۲ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور ابو حباب کنیت ہے عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بند کی اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمھارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تھے اونھون نے کہا یارسول اللہ آپ بخوشی جوچاہے سوار شاد کیجیے اگرچہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر مسلمانون اور کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یارسول اللہ جسد کی جہت سے معذور ہے اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے **م** العباس بن عبدالمطلب ای عباس ناد اصحاب السمرۃ **قالہ** یوم حنین ۱۰۳۳ مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والونکو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مینے اور ابو سفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایک دم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا کہ حضرت جلدی نہ کریں اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہے اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچھڑے کی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے

۱۰۳۴ ہوئی ف المسیب بن حزن ای عم قل لا الٰہ الا اللہ کلمۃ اشہد لک بہا عند اللہ فقال ابو طالب
عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الٰہ الا اللہ کہدے اس کلمہ کو خدا کے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاؤنگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اوسے
مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے
کہا ای ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے آخر کار ابو طالب نے

۱۰۳۵ کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا ف ابو موسی ایہا الناس ارتبعوا علی انفسکم انکم
لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وہو معکم قالہ فی سفر وکانوا
یجہرون بالتکبیر بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانونپر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے
اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھہ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار کے
اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے

۱۰۳۶ حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے بھی ف ابو ہریرۃ ایہا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا
وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی
بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل
یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ
حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا
پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایمانداروں کو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ
پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزونکو جو ہمنے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے
دونون ہاتھہ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام ہی
اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین
درست ہو جو کیا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہی اور خریدی کا مال اور میراث کا اور بیاج کا اگرچہ
اوسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ ہی اسلئے
کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانونکو خدا کا
ایک سا حکم ہی اسمین بڑی اون لوگونکا جو کہتے ہین کہ اوصاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جیسا اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین
پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو
تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی
تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھہ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھہ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال

دنیا مین کسیکو ملتا ہی اوسکی تلاش مین فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بےخواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے حاصل ہووے حلال اور پاک ہی غرضکہ جس ایماندار کو قیامت مین خدا کو مونہہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین ف ابن عباس ایُّھا النَّاس انہ لم یبق من مُبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تُرٰی لہ الا وانی نُھیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوشخبریون مین سے اب کچھ باقی نہین ہا سوائے ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہوچکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی سو میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاکساری سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الٰہی جوش ہی ہا راجحا ہے ھ ابو سعید ایُّھا النَّاس انہ لیس بی تحریمہ ما احل اللہ فی ولکنھا شجرۃ اکرہ ریحھا یعنی اللحم قالہ حین قال الناس حرمت حرمت حین قال من اکل من ھذہ الشجرۃ الحدیث مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اوسکی بو بہت معلوم ہوتی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبعی ہی ھ انس ایُّھا النَّاس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو رأیتم ما رأیت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رأیت یا رسول اللہ قال رأیت الجنۃ والنار مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو مین تمھارا امام ہون مجھسے آگے رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب تک امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہوا اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی ھ ابن عباس ایُّھا النَّاس علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع قالہ یوم عرفہ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہیں جبیر نے عمر سے کہ دن فرمایا

ف عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے ہوئے دوڑے آتے ہیں

۱۰۴۱ تب حضرت نے فرمایا م عن علی یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم مسلم میں حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدوں کو قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو انکو سزا دو جیسے دوسرے یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے بچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک ان کا سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک بغیر اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں

۱۰۴۲ م ابو سعید یا ایھا الناس ان اللہ سیترل فیھا امرا فمن کان عندہ منھا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ یعرض بالخمر او لعل اللہ سیترل فیھا امرا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر جلا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے اوتارے گا اوس میں کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو چاہیئے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھا لیوے ف جب قرآن میں اس مضمون کی آیتیں اوترین کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں جوئے میں لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پینے نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس راز سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو نہ بیچے ڈبلکا دیوے سو اسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے میں کیچڑ ہو گئی

۱۰۴۳ م سبرۃ بن معبد الجھنی یا ایھا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منھن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا مسلم میں سبرۃ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعہ والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اوسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہوئی

۱۰۴۴ باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی م جابر یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد عامی مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نہ کرونگا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا دو سال انتقال فرمایا اسیواسطے اوسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے

۱۰۴۵ م ابو ھریرۃ یا ایھا الناس قد فرض اللہ علیکم الحج فحجوا مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف

۱۰۴۶ یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے م ابو امامۃ یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری میں ابو امامہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو خیرات کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہ ہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں بھلائی ہے

اسپر حساب اور غیر وکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی ہمسایون کو
سال بھر کا قوت دیتے تھے ۱۰۴۷ حاشیہ یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب اثارکم دیارکم تکتب اثارکم مسلم میں جابر رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھر وہین رہو تمہارے نقش قدم لکھے جاوین اپنے گھر وہین نہ رہو تاکہ تمہارے نقش قدم
لکھے جاوین ف بنی سلمہ انصار مین کی ایک قوم تھی وہ لوگ گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے قریب آبسین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور رہنے سے تکلو آنے جانے تکلیف ہے لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے
واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے
۱۰۴۸ ثم اعلم دوسری قسم کی حدیثین ف ام سلمۃ یا ابنۃ ابی امیۃ سالت عن الرکعتین بعد
العصر وانہ اتانی ناس من عبد القیس بالاسلام من قومھم فشغلونی عن الرکعتین بعد الظھر
فھما ھاتان بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر دو رکعتون کا حال
پوچھا سو اوسکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سوا وہ لوگون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے
سو وہ دونون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریب سے روایت ہے کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عایشہ پاس بھیجا کہ بعد
عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہے یا نہین حضرت عایشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میںنے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے
سنا پھر حضرت کو ایک بار میںنے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو میںنے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ
رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا
۱۰۴۹ حضرت کو خاص تھا اور درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین مخ انس یا ام حارثۃ انھا صاحبۃ فی الجنۃ
وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ماں حال تو یون ہے کہ بہشت مین
کئی بہشتین ہین اور تیرا بیٹا تو پہنچا بہشت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی مانے حضرت کے پاس آکر
کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو محنت کرے اوسکو رولون تب
حضرت نے حدیث فرمائی یعنی یہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشتین بہت ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس بریں مین
۱۰۵۰ ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہے مخ ام خالد بنت سعید بن العاص فقیل بنت خالد بن سعید یا ام خالد ھذا سناۃ
یا ام خالد ھذا سناۃ ویروی ھذی سناۃ فی الموضعین بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین ہے سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہے اور
دونون ان لفظون کی معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار
۱۰۵۱ لون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ چادر دون اصحاب جیسے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا کہ لڑکے خوش ہون سنت ہے ف عایشۃ یا ام سلمۃ لا تؤذینی
فی عایشۃ فانہ واللہ ما نزل علی الوحی وانا فی لحاف امرأۃ منکن غیرھا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو نہ رنج دے عایشہ کے متعلق مین اسواسطے کہ سوا عایشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

وحی نہیں اترتی ق اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہے کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے
حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیوں کے گھر تحفے بھیجا کریں عایشہ کی کیا خصوصیت
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ اومیں ایسا دینی کمال ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی میں
مجکو وحی میں آئی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب بیبیوں سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہوں

۱۰۵۲ یارسول اللہ ھ انس یا اُمّ سُلَیمٍ اَما تَعلَمِینَ اَنَّ شَرطِی عَلٰی رَبِّی اَنِّی اشتَرَطتُ عَلٰی رَبِّی فَقُلتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
اَرضٰی کَمَا یَرضَی البَشَرُ وَاَغضَبُ کَمَا یَغضَبُ البَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوتُ عَلَیهِ مِن اُمَّتِی بِدَعوَةٍ لَیسَ لَهَا
بِاَهلٍ اَن تَجعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَّزَکٰوةً وَّقُربَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا یَومَ القِیٰمَةِ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم
کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ میں البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ میں تو آخر آدمی ہوں راضی ہوتا ہوں جیسے آدمی راضی ہوتا ہے
ہوں اور غصہ کرتا ہوں جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت میں بد دعا کروں کہ اوسکے وہ لائق نہو تو اے رب اوس بد دعا کو اوسکا گناہ ہونا
طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ق انس سے روایت ہے کہ
میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو بڑی ہو گئی اب تجکو بڑھاپا نصیب نہو جو دانت لڑکی نے رو کر ام سلیم سے
کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی حضرت نے فرمایا کیا نہیں جانتی دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ
لڑکی روتی ہوئی اور کہتی ہوئی کہ حضرت نے مجکو یوں بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ نے تصور والی کو
میری بد دعا نہیں لگتی بلکہ اوسکے لئے خدا کے نزدیک اوسکے حق میں گت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت باپ
اپنے لڑکے کو کوستے ہیں جیسے ای کمبخت ای دنصیب مگر دل سے اوسکا برا نہیں چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کی
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ بیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر نے قصد سے کسی کے حق میں کبھی بد دعا کی ہو
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو شعر اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ایسی شفقت کسی ماں باپ میں دیکھی نہ سنی اب امت کو

۱۰۵۳ ہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول راہ اوسکی چلیں بیعت کی کریں بیخ کنی ھ انس یا اُمّ سُلَیمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَد کَفٰی وَاَحسَنَ
ق کل یوم حنین مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافروں کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے ہم پر احسان کیا
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ق حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ میں نے
اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی

۱۰۵۴ تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں ق انس یا اُمّ سُلَیمٍ مَا هٰذَا الَّذِی تَصنَعِینَ قَالَت حَبَّینَ رَاَیتُ اَن یَجمَعَ عَرَقُ
بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا ق انس رض سے روایت ہے کہ حضرت اکثر ہمارے گھر میں آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری ماں ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی میں بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پونچھتی ہے
ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمیں میں آپکا پسینا ڈالتی ہوں کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے
اور دوسری روایت میں ام سلیم نے یوں جواب دیا کہ اپنے لڑکوں کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہوں حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

پسینا آپکا مثل عنبر کے خوشبودار ہوتا تھا

۱۰۵۵ م انس یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک قالہ لامراۃ کان فی عقلہا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے کی ماں دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کردوں یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہی ف ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کردیجیے حضرت کمال اخلاق سے

۱۰۵۶ اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کردیتے ق عایشۃ یا بریرۃ ھل رایت منہا شیئا یریبک یعنی عایشہ قالہ حین قال فیہا اھل الافک ما قالوا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عایشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت عایشہ کے حق میں تہمت کرنے والوں نے

۱۰۵۷ کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب میں مفصل ہوچکا ق عایشۃ یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالہ لفاطمۃ حین بعثتہا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیہ ینشدنہ العدل فی عایشۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بچی کیا تو نہ چاہے گی جو میں چاہتا ہوں یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے

۱۰۵۸ کہا جب اونکو حضرت کی بیبیوں نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رض کے حق میں برابری چاہتیں تھیں ف دوسرے باب میں اسکا قصہ مفصل ہوچکا ق عایشۃ یا عایشۃ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ جاءنی رجلان فقعد احدہما عند راسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند رجلی للذی عند راسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبہ قال لبید بن الاعصم قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطۃ ووجف طلعۃ ذکر قال فاین ہو قال فی بئر ذی اروان

بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمیں میں نے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلادیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب میں کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہی اوسنے کہا کس چیز میں کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور اون بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر جھوہارے کی بالی کے غلاف میں اوسنے کہا کہ یہ کہاں رکھا ہی دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں ف مصابیح میں حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانے کہ میں کرچکا اور بخاری میں یوں روایت ہی کہ حضرت بیبیوں سے صحبت نہ کرسکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوئیں پر تشریف لیگئے اوسکے نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی میں نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی میں کس واسطے لوگوں میں فتنہ انگیزی کروں اور شور غل مچاؤں حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یوں ہی کہ جادوگر کا جادو اثر نہیں کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست ہوا ق عایشۃ یا عایشۃ ۱۰۵۹

اشد الناس من یبغض یعضہم الی بعض یعنی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ ای عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح میں حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اوٹھینگے پینے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے جو اس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے
۱۰۶۰ ھ عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ لَا تَکُونِی فَاحِشَۃً مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تو زیادہ کو بدزبان
ف اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیوں نے حضرت کو زبان دراز کے بددعا کی حضرت عایشہ رضہ نے اونکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھکے لعنت کی تب
۱۰۶۱ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اونھوں نے کہا اوس سے زیادہ کیوں کہا ف عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ
الَّذِی اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ فَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ اِنْقِطَاعَ اَبْھَرِی مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میں ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اوہ ہے کہ مجکو معلوم ہوتا ہے
اپنی جان کی رگ ٹوٹتا اوسی زہر سے ف حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے
۱۰۶۲ اسقدر انتقال ہے ف عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا یَعْرِفَانِ دِیْنَنَا الَّذِی نَحْنُ عَلَیْہِ یعنی
رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہوں اس دین کو جسپر ہم ہیں یعنی دو منافق ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں دو شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اونھوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں اون سے ظاہر ہوتی ہیں غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے
۱۰۶۳ گمان کہا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے ف عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ
یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تمھارے پاس کھیل نہ تھا سو اسلئے کہ انصاریوں کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کھیل دف بجانے کو اور شعر پڑھنے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہ ہو
۱۰۶۴ اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہ ہو ھ عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَالَکِ حَشْیَارَابِیَۃً قَالَتْ قُلْتُ لَا اَبِیْ شَیْخٌ فَقَالَ لَکِنْ جِبْرَئِیْلُ
اَوَلَمْ یُخْبِرْنِیْ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتَہٗ قَالَ فَاَیْنَ السَّوَادُ
الَّذِیْ رَاَیْتُ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَاَھْدَیْتُ لِیْ فِیْ صُدْرِیْ لَھْدَاۃً اَوْجَعَتْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ
اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قَالَتْ مَھْمَا یَکْتُمِ النَّاسُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ حِیْنَ
رَاَیْتِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاہُ مِنْکِ فَاَجَبْتُہٗ فَاَخْفَیْتُہٗ مِنْکِ وَلَمْ یَکُنْ یَدْخُلُ عَلَیْکِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَکِ
فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ قَدَّتْ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَکِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکِ یَاْمُرُہٗ
اَنْ تَاْتِیَ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَھُمْ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تیرا حال ہے جو
دم پھولی اور رہا نپتی ہے حضرت عایشہ نے کہا کسی چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں سیر کا نہ پینے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا دے
یا تو بھر مجکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عایشہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر قربان بھر میں نے حضرت کو سب حال بتلا دیا
حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا کہ ہاں حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا

کہ میرے دہوکا لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس جیگا
حضرت عایشہ رضہ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجکو پکارا اور تجسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجسے مینے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس آیا تھا
اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان مین آیا تھا کہ تو سوگئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائیگی سو جبرئیل نے
کہا کہ بیشک تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والون کے پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اسلیئے کہ حضرت کے گمان مین مین سوگئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھکے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھاکر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت چھپٹے مین بھی چھپٹی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا
سنت ہی ف عایشة یا عایشة ما یؤمنني ان یکون فیه عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای ۱۰۶۵
قوم العذاب فقالوا هذا عارض ممطرنا ف لما قال له یا رسول الله اری الناس اذا رأوا المطر
فرحوا رجاء ان یکون فیه المطر واراك اذا رایته عرفت فی وجهك الکراهیة بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ کون چیز تجکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الہی ہو مقرر ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہوچکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب
کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہہ ہوگا اور مین
آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی
کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منہہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعا خیر
کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا حضرت نے حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہوکا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیک ہے کہ ابیض بعد حیرانی اس حدیث سے خوب طرح حال ہو
بندگی اسیکا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرتی ڈری بات مین لرزتا رہے ف عایشة یا عایشة متی دخل هذا الکلب ههنا ۱۰۶۶
مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ ہوچکا کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت
کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی ف ابو هریرة یا عایشة نأولینی الثوب ویروی الخمرة فقالت ۱۰۶۷
انی حائض فقال ان حیضتك لیست فی یدك مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو کپڑا
اوٹھادے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھادے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی ف

عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَانَ مَلْحَاهَا ثُقَاعَةَ الْحَنَّاءِ وَلَكَانَ نَخْلُهَا رُؤُسَ الشَّيَاطِينِ يَعْنِي ۱۰۶۸
بِئْرَ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہ خدا کی قسم اوس کنوئیں کا پانی جیسے مہندی کا بھگو یا پانی اور اوسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانوں کے سر یعنی ذی اروان کنوئیں کے ف حضرتؐ پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اوس کنوئیں کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرتؐ نے بیان کیا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ بخاری ۱۰۶۹
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے عایشہ یہ جبرئیل ہیں تجکو سلام کرتے ہیں ف پورا قصہ حضرت عایشہؓ سے یوں روایت ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پونہچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے عایشہؓ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی ص عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هٰذَا الْمَلَكُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ۱۰۷۰
حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے عایش چھری لے ف عایش اختصار ہے عایشہ کا مصابیح میں روایت ہے کہ سیدنا ابراہیمؑ سیاہ مینڈھے کو حضرتؐ نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کردے پھر حضرتؐ نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور محمدؐ کے گھر والوں سے اور محمدؐ کی امت سے ص عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ۱۰۷۱
يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے فاطمہ محمدؐ کی بیٹی اے صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی اے عبدالمطلب کی اولاد میں مالک نہیں تمھاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمھارا جی چاہے ف جب یہ آیت اور تیری کرای پیغمبر اپنی برادری والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرتؐ نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میں اپنے مال دینے میں مجکو اختیار ہے آخرت میں مالک اور مختار نہیں بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو ق اَبُوهُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ جَارَتُهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأَقْلِيشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ایماندار عورتو تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسایی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پایوں کی ہڈی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یوں ہے کہ اے مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسایی دوسری ہمسایی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کے کھر بکری کے کھر پکا کر دیا ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت چاہیے تو آپس میں تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نہیں کرنا چاہیے عورتوں کو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہیں ہوتا کسی چیز کو پھینک دیتی ہیں حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہیں تو محبت کہاں اور عداوت پیدا

اَلْبَابُ السَّادِسُ

چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم وے ہیں جنکے سر پر لیس آیا ہے خ عَائِشَةُ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ بخاری میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت میں دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال کھلائے جاوینگے اوس میں کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ایماندار وں کا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمیں ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے ق اَبُوهُرَيْرَةَ لَيْسَ الشَّدِيدُ ۱۰۷۴

یا الصرعۃ عنہ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان نہین کہ جو لوگونکو پچھاڑ دے حقیقت مین پہلوان وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
۱۰۷۵ نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ف ابوھریرۃ لیس الغنی عن کثرۃ العرض انما الغنی غنی النفس بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہی بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہی ف
یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی ترانہ محتاج تر اندہ حقیقت مین غنی اور بے پرواقناعت الٰہی جسکا دل غنی ہی اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
۱۰۷۶ کچھ حاجت نرہی کہ تونگری دل است نہ بمال ف ابوھریرۃ لیس المسکین الذی ترددہ التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ
ولا اللقمتان انما المسکین الذی یتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر
پھرا وے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھلو کہ لائق دینے کے وے لوگ ہین
کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر کہ بدون دیے پیچھا نہ چھوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال
نہین کرتے انکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گرانی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کرلیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے زبان مین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے
۱۰۷۷ خ عبداللہ بن عمرو لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا بخاری مین
عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنیوالا شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے لیکن برادری کا
حق ادا کرنیوالا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کا توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
مین اونسے احسان کرے اونسے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی
۱۰۷۸ ایسا کرتے ہین ق اسماء بنت عمیس لیس باحق بی منکم ولہ ولاصحابہ ہجرۃ واحدۃ ولکم انتم
اھل السفینۃ ہجرتان یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وکان قال لاسماء حین قدمت من الحبشۃ
سبقناکم بالہجرۃ نحن احق برسول اللہ منکم بخاری اور مسلم مین اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا
حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو ای جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی عمر
فاروق نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمھارے نسبت ف ابتداے
اسلام مین جعفر طیار نے مع چند اصحاب کے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا
تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسماء سے جو جعفر کے اوس وقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ
ای اسلام ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسلئے اونے کہا کہ ای عمر تم دور ملک مین گئے تھے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسماے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

۱۰۷۹ حبش میں جاتا اور آتا جہاز پر سے ہوا تھا ق عثمان لیس بکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا او نمی
خیرا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو ملاپ کرے دو میں تو کہے نیک بات
یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹ حرام ہے لیکن بنیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز
۱۰۸۰ بہ از راستی فتنہ انگیز نحو الصعب بن جثامۃ لیس بناردّ علیک ولکنا حرم بخاری میں صعب بن جثامہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجکو پھیر دینا نہیں ولیکن ہم تو حرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے
حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے تلیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
۱۰۸۱ اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ھ ابو ھریرۃ لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان
تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ تمہارے
واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ جسمیں بارش ہو اور برستی ہو اور زمین کچھ نہ اوگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین
۱۰۸۲ سے کچھ نہ اوگے کہ آسمان بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے ق ابو ھریرۃ لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ
صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہیں ف یعنی خدمتی غلام اور
۱۰۸۳ گھوڑے پر زکوۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو اوپر زکوۃ ہے ھ جابر لیس فیما دون خمس اواق
من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ
اوسق من التمر صدقۃ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ اور نہیں
پانچ اونٹ سے کم میں زکوۃ اور نہیں پانچ وسق سے کمتر چھوہارے میں زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے
دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث میں
نصاب کا بیان ہے کہ اسسے کمتر میں زکوۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہ ہو اوسمیں زکوۃ
نہیں اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوہ میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے اور بہت سب میں زکوۃ ہے یعنی
۱۰۸۴ دسواں حصہ ق عائشۃ لیس کذلک ولکن المؤمن اذا بشر برحمۃ اللہ ورضوانہ وجنتہ احب
لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ
۱۰۸۵ قالہ لہا حین قالت کلنا نکره الموت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں لیکن
ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکے ملنے کو
دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے
یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی بندگی میں موت کا
برا جاننا معتبر نہیں مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے کبھرا تا ہے اور
۱۰۸۶ موت کو برا جانتا ہے ھ فاطمۃ بنت قیس لیس لک علیہ نفقۃ قالہ لما طلقہا زوجہا ابو عمرو
بن حفص البتۃ مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہیں حضرت نے فاطمہ بنت قیس

فرمایا جبکہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے
اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک
واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہی خواہ حمل ہو خواہ نہو اور
یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین ہو اسلئے کہ فاطمہ کا خاوند مسفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے
جو لیے اور اوسکی پس حضرت سے کی حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین
ق جابر لیس من البر الصیام فی السفر بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا ۱۰۸۶
کچھ نیک کام نہین ف حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا
ہی لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین علما کا بھی
مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی ق ابو موسی ۱۰۸۷
لیس منا من حلق ولا خرق ولا سلق بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین
جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈ ڈالے اور کپڑے پھاڑے اور مونہہ کر کے چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے
غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندوؤن مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین
یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر
لازم ہی اور ہر قسم کے کام مخالف صبر کے ہین ق انس لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ و ۱۰۸۸
المدینۃ لیس نقب من انقابہا الا علیہ الملئکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ ثم ترجف المدینۃ باہلہا ثلث رجفات فیخرج الیہ کل کافر و منافق بخاری اور مسلم مین انس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینے کے
مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے ہونگے سو دجال اوتریگا ریتے کے قریب
شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پہنچکا ہے گا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھہ تین بار تو تکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق
ق ابو ذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ وہو یعلمہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس ۱۰۸۹
منا ولیتبوأ مقعدہ من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار
علیہ کذا قال مسلم وقال البخاری لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا
ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو
اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جانتے بوجھہ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی
ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اوسکو
خدا کا دشمن کہے اور حال انکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ یہ عیب لگانا
ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گنہگار اور کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپانا کبیرہ

دوسرا نسب ثابت کرنا اور بجائی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا کسی کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے اور اگر
کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے ق
۱۰۹۰ ابن مسعود لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ وفی روایۃ
اکی آئی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے اوپر نہین جو مصیبت مین منہ کو پیٹے اور گریبان کو
پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین ف کفر کے بول
یعنی ویلا واسبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہائے کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہمپر ہوا یا میت کی بڑائیان کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت
یہ ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن
۱۰۹۱ دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین ع ابو ھریرۃ لیس منا من لم یتغن بالقرآن بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھکے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پرواہ نہو جاوے یا یہ مطلب ہے جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مدد اور رشد کی روایت نکرے وہ ہمارے سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سفر مین
شعرخوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا
مطلب نہ سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
۱۰۹۲ دل سیر نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے نصیب ہے اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے
بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ اگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے ق ابن مسعود لیس
من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانہ سن القتل اول کفل اور دوسری
روایت مین ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
۱۰۹۳ اسی طرح جو شخص کسی بدرسم خلاف شرع کو نکالے گا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا ق ابن مسعود لیس
منا من لم یتغن بالقرآن ھو کما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم قالہ
لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم شق ذلک علی اصحابہ وقالوا اینا لم یظلم نفسہ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یہ نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہے جیسا
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ای بیٹا اللہ کا شریک ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ
ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن آمان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے
کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو اصحاب
ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ آیت مین

نظام سے مراد تمہارے کی گناہ ہے اذہین جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتی ہے اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

۱۰۹۴ **فصل فی نعم و بئس** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن پر نعم اور بئس کی لفظ ہی **م** جابر نعم الادام الخل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین ہی کہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار ربنا لیعبادت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو

۱۰۹۵ کاٹ کر دور کرتا ہی **ق** حفصۃ نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مینے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس رات سے عبداللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی

۱۰۹۶ نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی **ص** ابو ھریرۃ نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منیحۃ والشاۃ الصفی منیحۃ تغدو باناء و تروح باناء ترمذی و بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کی اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے **ف** اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہی تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہی

۱۰۹۷ **م** ابو ھریرۃ نعما لاحدھم و ویل نعما للمملوک ان یتوفی یحسن عبادۃ اللہ و طاعۃ سیدہ نعما لہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق مین ہی **ف** عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی

۱۰۹۸ **م** عدی بن حاتم بئس الخطیب انت قل و من یعص اللہ و رسولہ **قالہ** لرجل خطب عندہ فقال من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من یعصھما فقد غوی مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یعنی کہ کہہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا **ف** اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب

۱۰۹۹ سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر **ق** ابو ھریرۃ بئس الطعام طعام الولیمۃ یدعی الیھا الاغنیاء و یترک الفقراء و من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ و رسولہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا ہی جسمین مالدار بلائے جاویں اور محتاج چھوڑے جاویں اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے مین سوا برادر اور مالداروں کے محتاجون کو نہین پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی دیکھے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہی کہ مسلمانون کی آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب اسکے محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت قبول کی اور اسنے محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق ابن مسعود رض ما احدهم ان یقول نسیت ایة کیت وکیت بل هو انسی واستذکروا القرآن فانه اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقلها بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہی ہر ایک مسلمان کے حق مین یہ کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہی اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بندسے سینون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہی اسکو آسان بات سمجھا اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہی تو اس طرح نکلے کہ اسمین بے پرواہی نکلتی ہی اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہی

فصل ۱۱۰۱ اس فصل مین دو حدیثین جنکے سرے پر بینا اور بینما کی لفظ ہی ق جابر بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالسا علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منه فرقا فرجعت فقلت زملونی زملونی فدثروني فانزل الله یا ایها المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطهر والرجز فاهجر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہی سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا پھر حدیث یہ آیتین اوتاریں کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ف اول ماترل کی سورت اور تری پھر قریب تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا خ ابوهریرة بینا انا نائم رأیتنی اوتیت بخزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذهب فکبرا علی واهمانی فاوحی الی ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الکذابین اللذین انا بینهما صاحب صنعاء وصاحب الیمامة بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سو رہا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجھپر بہت بھاری پڑے اور اونھون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار دو مینے اونکو پھونک مار اسو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹھون کی جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین ایک شہر ہی حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابوالاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت میں حبشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں خدا نے فتح اسلام دکھلادی صرف دو دن دو جھوٹھوں کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب میں کنگن ہاتھ میں دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتوں کا زیور مرد اگر خواب میں پہنے دیکھے تو بدہی مگر اہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانوں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہی واللہ اعلم ف ابن عمر بینما انا نائم رأیت دقدح لبن فشربت منہ حتی ۱۱۰۳
انی لأری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ قال
العلم بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سو تا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو میں نے اوسمیں سے پیا یہان تک کہ میں دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر میں نے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگوں نے کہا کہ اوس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہی ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب میں دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت میں تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شعر میں علم دین کا بہت چرچا ہو

فضیلت عمر رضی اللہ عنہ

خ ابوھریرۃ بینما انا نائم رأیتنی اذا عر اذا زمرۃ حتی اذا عرفتھم خرج رجل بینی وبینھم وقال ھلم فقلت ۱۱۰۴
الی این قال الی النار واللہ قلت ماشانھم قال انھم ارتدوا بعدک علی ادبارھم القھقری ثم
اذا زمرۃ حتی اذا عرفتھم خرج رجل من بینی وبینھم قال ھلم قلت الی این قال الی النار واللہ
قلت ماشانھم قال انھم ارتدوا علی ادبارھم فلا اراہ یخلص منھم الا مثل ھمل النعم بخاری میں
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سو تا تھا کہ ایک گروہ میرے آیا یہان تک کہ میں نے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو میں نے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کہ کیا حال ہی انکا یعنی انسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتوں کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد ہوگئے تھے پھر میں نے ایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہان تک کہ میں نے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ میں نے کہا کہ کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کیا حال ہی انکا کسی نے کچھ قصور ہوا اوسنے کہا یہ لوگ تیرے بعد اپنی پشتوں کی طرف سو میں گمان نہیں کرتا کہ اونمیں سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ نے والی وارث کمتر بچتے ہیں ف یعنی اون لوگوں سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہیں جنھوں نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہوگئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں اونکو قتل کیا اور نہیں لوگوں کا انجام خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب غلط اوڑھے سبب سے یون اولٹا بیان کرتے ہیں کہ مراد ان مرتدوں سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہیں سو سراسر حق پوشی کرتے ہیں انکی وہی مثل کہ کسینے کسی بھوکے سے پوچھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں اوسنے کہا چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث میں مجمل اور مفصل ہزاروں مقام میں ظاہر ہی یہ گمان باطل اونکی جناب میں کوئی دیندار عاقل نہ کریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہیں خدا کی مار اون بیدلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں ف ابوسعید بینما انا نائم رأیت الناس یعرضون ۱۱۰۵

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میںنے لوگون کو میرے سامنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہین اونمین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہنچا ہی اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے کہا سو آپنے اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہی کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی سردی گرمی سے بچاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا ۱۱۰۶ فضیلت عمر فاروق رض

ابو ھریرۃ بینا آنا نائم رأیتنی علی قلیب علیها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم أخذها ابن أبي قحافة فنزع بها ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فأخذها ابن الخطاب فلم أر عبقريا من الناس ينزع نزع عمر حتى ضرب الناس بعطن بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میںنے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مینے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مینے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہان تک اوسنے پانی کی کثرت سے کھلا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا **ف** عرب مین اونٹون کی کثرت ہو اور معمول ہو کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کے کنوئین پر لاتے ہین پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق رض خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلے گا چنانچہ صدیق رض کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اونکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا

ابو ھریرۃ بینا آنا نائم رأیتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ إلى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر قالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مینے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو کیا دیکھا وہان ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی سو مینے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمر رض کا محل ہی سو مجکو عمر رض کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹا یا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس بلائے مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری مین یون روایت ہی کہ عمر فاروق رض نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نتھی اس حدیث مین عمر فاروق رض کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی جو تھی

ابو ھریرۃ بینا أيوب يغتسل عريانا فخر عليه رجل جراد من ذهب فجعل أيوب يحتثي في ثوبه فقال له ربه يا أيوب ألم أكن أغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ۱۱۰۸

ولکن لا غنی بی عن برکتک بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں حضرت ایوبؑ برہنہ نہا رہے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی گری جھٹ مگر پڑا تو حضرت ایوبؑ لپ بھر بھر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو اون سے اونکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا میں تجکو مالدار اور اس سے بے پروا نہیں کر چکا یعنی تو محتاج نہیں کیوں اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوبؑ نے کہا کہ کیوں نہیں مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پرواہی نہیں ف یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہی بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پرواہ نہیں ہو سکتا کہ اوسکو سرور مالک کی مہربانی پر بھروسا نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر نے طمع اور نے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہیں ۱۱۰۹ ف ابوہریرہؓ بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال یا عبد اللہ ما اسمک قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیھا قال امّا اذا قلت ھذا فانی انظر الی ما یخرج منھا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا وارد فیھا ثلثہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد تھا ایک بیابان میں کسی سن سے سوا اوسنے ایک آواز سنی بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اوندھا دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلوں سے اوس پانی سے لبالب بھر گئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر اودھر کرتا ہی سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اوسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیوں پوچھا سو اوسنے کہا میںنے اوس بدلی میں آواز سنی جسکا پانی ہی کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کس طرح شکرگزاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے لوگ اور میں کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت میں پلٹ کر خرچ کرونگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہی اور معلوم ہوا کہ فرشتے مدینہ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانی کھیت اور باغ میں پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں پس مسلمان کو لازم ہی کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکرگزاری کرے اوسکو اتفاقی سمجھے اپنے حق میں داد الٰہی سمجھے ف

۱۱۱۰ مالک بن صعصعۃ بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فقد قال وسمعتہ یقول فشق ما بین ھذہ الی ھذہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذھب مملوۃ ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبریل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ھذا

قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال أبكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن يدخلها من أمتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا أبو أبيكم ابراهيم قال هذا أبوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت لي سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا أربعة أنهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان يا جبرئيل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت

وقد أرسل اليه

علی موسیٰ فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوٰۃ کل یوم قال ان امتک
لا تستطیع خمسین صلوٰۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل
اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فاسئلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی
موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی
عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فامرت بعشر صلوٰت کل یوم فرجعت الی موسیٰ
فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوٰت کل یوم فرجعت الی موسیٰ فقال بما امرت قلت امرت
بخمس صلوٰت کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوٰت کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک
وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فاسئلہ التخفیف لامتک قال سألت ربی حتی
استحییت ولکن ارضی واسلم فلما جاوزت نادی منادٍ امضیت فریضتی وخففت عن عبادی
المعراج متفق علیہ للبخاری تتبعت فیہ سیاق البخاری

اور بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوسنے پھاڑا اور اوسنے کہا کہ میں نے
حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت
ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر میں کہا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا

مدنظر یہ اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر میں سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہاں تک کہ پہلے آسمان پر پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار
فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون تیرے ساتھ ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدم ہیں سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے سو
اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہاں تک
کہ دوسرے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے
جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا
تو یکایک وہاں یحییٰ اور عیسیٰ کو دیکھا اور وے دونوں خالاتی بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ اور یہ عیسیٰ ہیں سو اونکو سلام کر تو میں نے اونکو سلام
کیا سو اونھوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو
چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے
کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں یوسف ہے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک
پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہاں تک کہ چوتھے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ادریس ہے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلوا چوکیدارونے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے
کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہی سو اوسکو سلام کیا تو مینے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلوا چوکیدارونے کہا یہ کون ہی
جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا
اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اوسکو سلام کیا تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے جواب دیا
پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رویا کسینے کہا ای موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین
آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلوا چوکیدارونے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے
کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل
نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا
پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پہلے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون
کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین
جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا
کعبہ جو ہر دم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت پر ہی جس دین پر تو اور تیری امت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی
پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہوسکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسوخدا کے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی سو مین
موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازین اوتار دین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے
اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز
پانچ نماز دنکا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا
مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون
نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین
شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا لیکن اب تو راضی ہون مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے
جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن یہ بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی ف حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس حصہ کو مکان کعبے سے اوتر کی طرف علیحدہ کردیا کعبے کا نابدان اوسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہی کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے مکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیرکے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تاجوانی کی ہوس نو نکرے اور قلب مین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اون مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان نہ لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بہت سا لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کا ہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی بڑی تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ صاحب ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلتی ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونمین سے ہوتی ہی کچھ نہ نہ سمجھ آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین ہی کہ اول حضرت کعبے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہوا ف معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے ہوئی یا جاگتے ہوئی صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل نہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیان نہ پوچھتے اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم کے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عایشہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو کہے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے پڑھنے کا انکار کرے تو بدعت ہی ف

۱۱۱۱ ابن عمر بینما ثلثة نفر ممشون اخذهم المطر فاووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من
الجبل فاطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله
یفرجها عنکم فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی ولی صبیة صغار
ارعی علیهم المواشی فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت بوالدی فسقیتهما قبل بنی وانه نأی
بی ذات یوم الشجر فلم ات حتی امسیت فوجدتهما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة
یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی ودأبهما حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت
ذلک ابتغاء وجهک ففرج لنا منها فرجة نری منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء
وقال الآخر اللهم انه کانت لی ابنة عم احبها کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیها نفسها
فابت حتی اتیتها بمائة دینار فسعیت حتی جمعت مائة دینار فجئتها بها فلما وقعت بین رجلیها
قالت یا عبد الله اتق الله ولا تفض الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء
وجهک ففرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم انی کنت استأجرت اجیرا
بفرق ارز فلما قضی عمله قال اعطنی حقی فعرضت علیه حقه فترکه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتی جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءنی فقال اتق الله ولا تظلمنی حقی قلت اذهب الی تلک البقر
ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بی فقلت انی لا استهزئ بک خذ تلک البقر
ورعاءها فاخذه فذهب به فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک ففرج ما بقی ففرج الله
ما بقی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہ نے لیا تو وے
پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو
اپنے نیک کاموں کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے
کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بکریان چرایا
کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا
اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہان تک کہ مجکو شام ہو گئی تو مینے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے
دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا
کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا
صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے مینے پیانہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو
کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین
سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ جرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا

بیٹی تھی کہ مین اوکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر
مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نمایان تک کہ سوا شرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش بہت کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دو نون پیرون
کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا ای خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہی یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ
بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا تھا
اوسنے تین بھر مزدوری پر جسمین سو رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے
کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونہہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور
غلام اونکے چرنے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور
اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخر این نکر سو مینے کہا مین تجھسے کھلی نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ ہے تیرا ہی مال ہی سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہی سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا ف اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالی اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہی اور عمدہ نیکیون مین
داخل ہی تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہی
اور خدا کو نہایت پسند ہی چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہی پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا
مال بوئے تو اوسکے حاصل کا مالک ہی مالکسہی ق ابو ہریرۃ بینما رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیہا ۱۱۶۲
التفتت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لہذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان
اللہ بقرۃ تتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وبینما راع
فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذہا منہ فالتفت الیہ الذئب
فقال لہ من لہا یوم السبع یوم لیس لہا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم بخاری اور مسلم مین ابن ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس
بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہون لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ شبہہ
مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو اون مین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

سمعان الاسدیہ یا بھی تکلم کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو معتبر مانتا ہوں اور ابو بکر ہ اور عمر ہ مانتے ہیں اور سوال انکا ابو بکر ہ اور عمر ہ
وہان تھے ف یہ قول راوی کا ہی یعنی ابو بکر اور عمر وہان تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابو بکر ہ اور عمر ہ اس مجلس میں
نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ پہلے اور پیچھے کے وقت کلام دونوں شخص موجود تھے مگر اوقوں کو اسکا یقین ہی یعنی پہلے اور پیچھے
کو کلام کی طاقت اپنا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے
ایمان ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اونکے اصحاب جاہلیت نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے ق ابو ھریرۃ بینما ۱۱۱۳
رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں سوکھا اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر اوسے اوسنے اوسکو
علم کر دیا تو خدا نے اوسکی قدردانی کی سو اوسکو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور
ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہ کی مغفرت کا سبب ہی ق ابو ھریرۃ بینما رجل یمشی فی حلۃ ۱۱۱۴
تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فھو یتجلجل بہ الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالوں کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوت دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا تھا
کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر تڑپتا ہوا دھنستا چلا جاتا ہی ف ہر چند مستحبی پوشاک
پہننا بالوں میں کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپکو دوسروں سے اچھا
تو مقرر غضب الہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت میں اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور
اپنی اولاد کی بھی عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالوں میں کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی اخلاص نہ جھانکے کہ اسکی حالت سے
معلوم ہوا کہ وہ شخص سر و آہ کے کاٹنے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ آتا ہی
کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو اوسکا ثواب بے امید نہ ہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے
فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہی ق جابر لعن اللہ الذی وسمہ وق لما رای ۱۱۱۵
حمارا قد وسم فی وجھہ مسلم اور بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو
داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ منہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا ف جانور کا منہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک مگر ہندیکے سوا اور
بدن بیمار کی واسطے داغنا درست ہی ق ابو ھریرۃ لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ وق ۱۱۱۶
یسرق الحبل فتقطع یدہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا خود چرا تا
ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی ف چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک
دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا
یہ کہ لوہے یا لمبدی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی
ہوتی ہی یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا ویگا تو بیشبہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا
یا کہ یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا اب منسوخ ہی ق ابن عمر لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ ۱۱۱۷

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدواوے ف بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے ۱۱۱۸ ق عَائِشَةُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اون لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا ف بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرتؐ نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرتؐ ڈرے کہ مبادا کہین میری اُمت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد نہ ٹھہراوے اور جُندب سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرتؐ کے انتقال سے پہلے حضرتؐ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی اُمتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو مسجدگاہ نہ بنایو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرتؐ نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات سجدہ اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر نہ چاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرتؐ نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کاموں سے کنارہ کرین

۱۱۱۹ محمدی مین آمین م اِبْنِ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ ابن مسلم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا لعنت کرے

۱۱۲۰ اوسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی م عَلِيٍّ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علیؓ مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا کسوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے کان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے ف ماباپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہی یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے اجیوت کرتے ہین اوکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیوہوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب درست اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر موجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو مشبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

اس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دونا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور سنت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھین گے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت ہی سے غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بختی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور اشباہ ونظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہووے وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغونکی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سو اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابوجہل کہ انکا کفر بلاشبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر ہر اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین سو اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوا کافر کے رحمت الہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ رہیگا کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین جو چور اور ماباپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لوگ کی لفظ ہی ف ۱۱۲۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ اَمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيْ الْيَهُوْدُ وَبَنِي اَوْ اَبَا يَعْنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو بے مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے ف یعنی اگر یہ دس یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور بوجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین اونکا بھیڑ کا سا خوص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین ۱۱۲۲ ف اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَقَّاٰنَ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھہ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پونہچا سکیگا ف معلوم ہوا کہ صحبت اگر سے غرض اولاد کی ہووے صرف آسودگی اور شہوت رانی ہی مطمح نظر نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے اگر اولاد ہو

لوا

تا بارکت ہو ف لو کان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار ۱۱۲۳
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف
دین مین امت پر نبی کی اطاعت واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب یہ ہی کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطرداری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی

ق ابوھریرۃ لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان ۱۱۲۴
علیک جناح بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہوچکا ھ ابو ایوب لو انکم ۱۱۲۵
لم تکن لکم ذنوب یغفرھا اللہ لکم جاء اللہ بقوم لھم ذنوب فیغفرھا لھم مسلم مین ابوایوب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری مین نہ گرفتار ہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

ق ام حبیبۃ بنت ابی سفیان لو انھا لو لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انھا ابنۃ اخی ۱۱۲۶
من الرضاعۃ ارضعتنی وابا ھا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ بنت ابی سلمۃ قالہ لھا لما عرضت علیہ اختھا عزۃ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر درہ تو میری دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہی سوای میری بہینوں اپنی لڑکیون اور اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا

ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن سے جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ جورو کی حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہی کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہی آپ نکاح کیا چاہتے ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو درہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی ھ ابو برزۃ الاسلمی لو اھل عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک ۱۱۲۷
قالہ لرجل بعثہ الی حی من احیاء العرب فسبوہ وضربوہ مسلم مین ابوبرزہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور

۱۱۲۸ یا زم دلی کا بیان کیا ف ابن عمر اعاذ کلہ بین یعنی ام ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماا وسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہوچکا کہ مدنے مین یہودی کا
ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ مین گیرا اور رہے لیٹا عن عن کچھ کہ رہا تھا حضرت
اودھر سے نکلے درخت کی آڑ مین ہوکر چاہا کہ اوسکی آواز سنین اوسکی ماںنے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ ہا حضرت نے حدیث فرمائی
یعنی اگر اوسکی ماںنہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہوکر دریافت کرنا درست ہی
تاکہ اوسکے بطلان سے لوگون کو خبردار کردین ف جابر لو ترکتہا ما زال قائما ۱۱۲۹ ف آہ لام مالک حین
عصرت العلۃ التی کانت تہدی فیہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر توگھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوس
مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدنے مین ایک بی بی تھین اون سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک گھی
گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا
مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو ہمیشہ گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا ف
۱۱۳۰ ابو ہریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب
اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خورد بھول جاؤ خوشی پر غم غالب
ہوجاوے غفلت کا سبب جو جین سے رہتے ہو ف علی لو دخلتموہا لم تزالوا فیہا الی یوم القیمۃ یعنی النار ۱۱۳۱
التی اوقدہا عبداللہ بن حذافۃ السہمی امیر من امرائہ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ مین جسکو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک
سردار تھا حضرت کے سرداروں سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار
کہے اوسکی اطاعت کیجو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ
اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کردی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر
گھسین جب قصد حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور باپ کی اطاعت اور اوستاد یا پیر کی اطاعت
خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صراحت آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری
تو نیک کام مین ہے ۱۱۳۲ خ ابو ہریرۃ لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اہدی الی ذراع او کراع لقبلت بخاری مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست پاچہ کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھہ یا پاؤن کا مجکو
تحفہ دیا جائے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نہچاہیے مسلمان کی خاطر داری ضرور ہی
۱۱۳۳ ابو ہریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا یعنی ابا جہل مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیتے ف ابو جہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمہارے

ہوتے محمد اپنا موہنہ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابوجہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پانون سے اوسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو الٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اوسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر ہول ہوسے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب مردود جاتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہی **ف** ابوموسی لو کان یعطینی وانا استمع لقراءتک البارحۃ **ق** لہ ۱۱۳۴

مسلم مین ابوموسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن پڑھتا سنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش آواز سے پڑھتا یہ حضرت نے ابوموسی سے فرمایا **ف** ابوموسی نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت ادھر سے گذرے تو کھڑے ہوکر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابوموسی سے فرمائی **خ** ابن عباس لو سألتنی ھذہ القطعۃ ما اعطیتکھا ولن تعدو امر اللہ فیک ولئن ادبرت لیعقرنک اللہ وانی لاراک الذی اریت فیک ما اریت وھذا ثابت یجیبک عنی **ق** لمسیلمۃ وثابت ھو ثابت بن قیس بن شماس ۱۱۳۵

بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق مین مجھ چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ٹال سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کو نیچا کاٹے گا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مرد ثابت سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تو مین ملک کا مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہین اوسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا چھانٹ ڈالا کہ کچھ ثابت نہ رکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمھارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمھاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہی اپنے بندون سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین جیش فوج کشی کرکے اوسکو مارا اور اوسکے لوگون کو مسلمان کیا اگر صدیق اکبرؓ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی مین سخت رہتی ہی اوسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اون سے ہوئے **خ** ابن عباس لو فعلہ لاخذتہ الملائکۃ یعنی ابا جہل لما قال ان رایت محمدا یصلی عند الکعبۃ کاد ان علی رقبتہ ۱۱۳۶

بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

اگر وہ بے ادبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب اوسنے کہا تھا کہ اگر میں محمد کو کعبہ پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن
۱۱۳۷ کچل ڈالونگا **ف** اسکا قصہ تیسری حدیث میں مفصل ہو چکا **ق** جابرؓ لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتک
هکذا و هکذا و هکذا **قالہ** لہ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا
تو میں تجکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے
روایت ہی کہ مجسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی میں بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ
ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے
تب میں نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن میں نے اون دفعوں سے اپنے دونوں ہاتھ بھر بھر گنا تو
پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مال کا وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدے کو
۱۱۳۸ پورا کرے **م** ابوھریرۃؓ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم **ق** حج عن قبل اکل عام یحیی
وجوب الحج مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہر گز تم سے نہو سکتا
یہ حضرت نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی **ف** حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تم پر حج فرض کیا سو تم
حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی
۱۱۳۹ یعنی نے تامل اور بے فائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے **ق** عمران بن حصین لو قلتها
وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح **قالہ** لاسیر من بنی عقیل اصابوا معها العضباء
فاوثقوہ فقال انی مسلم بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا
اوس حالت میں کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ
اونٹنی پائی جسکا نام عضباء تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ میں مسلمان ہوں **ف** مصابیح میں عمران بن
حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل
۱۱۴۰ کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیوں پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگوں کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت
وہاں سے چلے تو اوسنے کہا اے محمد میں تو مسلمان ہوں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار میں قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو
تیرے حق میں بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہیں سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونوں اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے **خ** ابوھریرۃؓ
لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ ابناء فارس ورجل من هؤلاء بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیوں کی اولاد
اوسکو پاجاتی اور دوسری روایت یوں ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیوں سے ایک مرد یا بہت مرد پاجاتے **ف** مصابیح
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اتری واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی پاک ہی
وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہیں ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہیں جو
عرب کے سوا ہیں تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستاروں کا نام ہی جو نہایت متصل ایک

فصل
فضیلت ایمان
فارسیوں کے بیان
عرب کے بیان
دوسری قوموں کے بیان

لوح

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
بارےمین اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رح
اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علمائے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگونکو سمجھنا مشکل ہو
عبداللہ ستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابوحنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے **خ** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ ۱۱۴۱
بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ يَعْنِي أُسَارَى بَدْرٍ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون
کی طرف اشارہ کیا **ف** مطعم بن عدی نے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون
کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے **م** أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ ذَلِكَ ۱۱۴۲
ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَعْنِي الْعَمَلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیون اور رومیونکو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا **ف** ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کر کے
باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے
کچھ ضرر نہوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حال انکہ وے لوگ دودھ پلانے والی
عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی **ف**
لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ۱۱۴۳
وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوا خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص و لالچ سے
توبہ کرتا ہی **ف** یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ
قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کہ حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی **شعر** تنگ چشم مرد دنیادار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک
گور ۔ بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہوگئی **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ۱۱۴۴
ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نگذرین اور کچھ اسمین سے
میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون **ف** حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی
کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی **م** جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَأْكُلْ مِنْهُ لَمَا زَالَتْ وَلَقَامَ لَكَ ۱۱۴۵
لِرَجُلٍ جَاءَهُ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج
مانگنا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہان تک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو چک گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہوجاتی ہی اور اول باب مین

اس مضمون کی حدیث ہو کہ اناج کے تولنے یا ناپنے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہو اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہی

۱۱۴۶ م ابن عباس لو یعطی الناس بدعواھم لادعی ناس دماء رجال واموالھم ولکن الیمین علی المدعی علیہ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی ف یعنی اگر شرع مین مدعی

ف لفظ دعوی فقہ مین مدعا علیہ کا انکار کرنا مطلب گواہان

سے گواہ طلب نہو تے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی

۱۱۴۷ ق ابوھریرۃ لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییاس من الجنۃ ولو یعلم المؤمن بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یامن من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سبکی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سبکے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہوے ف شعر اگر دیدہ بیدار یک صلای کرم ✤ غزا زیل گوید نصیبی برم ✤ دران دم کہ از فعل پرسند و قول ✤ اولوا العزم حضرت راتن بلرزد زہول ✤ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی

۱۱۴۸ ق ابوجھیم عبداللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ بخاری اور مسلم مین ابوجہیم سے روایت ہی جنکا نام عبداللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو دہان کا کھڑا ہونا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہو واللہ اعلم

۱۱۴۹ نمازی کے آگے چلنا اوس وقت مین گناہ ہی جب اوسکے آگے آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہی گناہ نہین ق ابوھریرۃ لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا

۱۱۵۰ ق ابوھریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوا قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آدمی گھسٹتے ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے
ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل ہو گا تو ضرور
قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد مین بسبب ضعف اور
ناتوانی کے پانو نہ سے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت
فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہی لیکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہی تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور
جماعت پوری ہو ۱۱۵۱ ع ابن عمر لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما سار راکب وحدہ باللیل ابدا بخاری مین عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ چلے ف معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر
درست نہین بواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور
ڈر اور خوف رہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور جب بات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادہ کو زیادہ تر نادرست ہی مثل مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق

۱۱۵۲ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لولا کا لفظ ہی ق ابن عباس لولا کہ ان اشق علی امتی
او علی الناس لامرتھم ان یصلوھا کذلک یعنی صلوۃ العشاء قالہ حین اخرھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نہ جانتا تو مین اونکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح
پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہی

۱۱۵۳ یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی م ابو ھریرۃ لولا کہ ان اشق علی امتی لامرتھم
بالسواک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو مین اونکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی
پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصا نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید
ہی مسواک سے بو دفع ہوتی ہی منہ صاف اور قرات قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے

۱۱۵۴ پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی خ انس لولا کہ الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار
بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری اسلئے

۱۱۵۵ مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا ھ انس لولا
ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر
تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردون کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی جسکو آدمی اور جن

۱۱۵۶ اس واسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی ندشوار ہو جاوے م ابن عباس لولا کہ انا محرمون لقبلنا ھدیتک قالہ
للصعب بن جثامۃ لما اھدی الیہ حمار وحش مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم
احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اوسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف
یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اس واسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ نہیں

۱۱۵۷ درست ہی ق انس لولا انہ یخیی المدی لاحللت بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی ہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بدتھا تو اس رسم بد کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین نیت حج کے مدینہ داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے مین حضرت کو

۱۱۵۸ احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا ق انس لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ او شیئا کلتہا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ

۱۱۵۹ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہی ق ابوھریرۃ لولا ان اشق علی المسلمین ما تخلفت عن سریۃ ولکن لا اجد حمولۃ ولا اجد ما احملہم علیہ وہ یشق علی ان تخلفونی اعنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کبھی لشکر کا ساتھ نچھوڑتا لیکن مین بار برداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان مجھسے چھوٹ رہین ف سریۃ اوس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھ نہ تشریف لیگئے یعنی

حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی کم جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث

۱۱۶۰ مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی ق ابوھریرۃ لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجہا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی ف حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم

۱۱۶۱ کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے کیون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی م ابن عمر لولا انکم تذنبون لجاء اللہ بقوم یذنبون فیغفر لہم ویدخلہم الجنۃ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین بھیجتا ف اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اوسمین دلاسا ہی اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہی کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف نہین تاکہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل بیدر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہی

۱۱۶۲ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر بلند اور ان کی لفظ ہی م ام الحصین لا تحمسیتا ان ام قر

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم میں ام الحصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمپر نکٹا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے ف یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہے اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوے ہون اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو ۱۱۶۳ م جَابِرٍ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اوسکی قیمت سے کچھ کسی چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین ۱۱۶۴ خ اِبْنِ عُمَرَ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهُ يَعْنِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اُسامہ بن زید کی سرداری مین البتہ تمتو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے مجھکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ اُسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی ف زید حضرت کے آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام مین بھیجا تھا جب وہان شہید ہوے تب حضرت نے اونکے بیٹے اُسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا کیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اُسامہ ۱۱۶۵ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوے خ اِبْنِ عُمَرَ اِنْ دُعِيتُمْ اِلَى الْكُرَاعِ فَاَجِيبُوا بخاری مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین بلاے جاؤ جیسے بکری کے پانون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو ف یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو ۱۱۶۶ خ اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُونَا اَوْطَانَّاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ قَالَهُ يَعْنِي اُحُدٍ يَعْبُدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَصْحَابِهِ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چیلین ہمکو اچک لیجاتی ہین تو بھی تم اپنے مکان سے نہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلاے نہٹیو یہ حضرت نے جنگ اُحد کے دن عبداللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف جنگ اُحد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنکے سردار عبداللہ بن جبیر تھے متعین کر کے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیرانداز تھے کافرون کی شکست دیکھ وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ مانا جب ناکا خالی ہو گیا کافرون نے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب نافرمانی کے

۱۱۶۷ ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو اس کا بھائی یا دوست کہے کہ تو میرا ماموں ہے تو اس کو ماموں نہ کہے ق یعنی تین بار اگر کوئی ایسا حرام کرے تو اس کو حرام کرے اور پھر اگر تین بار حرام کرے تو اس کو حرام کرے اور پھر اگر تین بار حرام کرے تو اس کو حرام کرے اور پھر اگر تین بار حرام کرے تو اس کو حرام کرے ف یعنی تین بار اگر کوئی حرام کرے تو اس کو حرام کرے اور پھر اگر تین بار حرام کرے تو اس کو حرام کرے اور پھر اگر تین بار حرام کرے تو اس کو حرام کرے اور پھر اگر تین بار حرام کرے تو اس کو حرام کرے

۱۱۶۸ ق ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھ کو بشارت دوں اس عورت کی جو جنتی ہے

ان

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا حضرت نے حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے مشکیزہ پانی کا دھلا کر حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو مونہہ لگا کر پینا سنت ہی ف جابر ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤں میں سے کسی دوا میں بہتری ہی تو پچھنی لگانے کی یا شہد کے پینے میں اور آگ سے داغنے میں بھی شفا ہی ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج پچھنے لگانا ہی اور اگر سودا کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث میں تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمر رض سے ابن ماجہ میں روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے لگانے سے یعنی پس سر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور جہارشنبے اور جمعے میں منع ہی لیکن بخاری میں حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم میں روایت ہی کہ جنگ خندق میں جب سعد بن معاذ کے ہاتھ میں ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب میں بھی داغنے کا معمول تھا تو علماے حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہیں کہ اسمیں تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوا داغنے کے کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو اوس وقت میں داغنا درست ہی م جابر ان کلا ثم ان قالا تفعلون فعل فارس والروم یقومون علی ملوکهم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما وان صلی قاعدا فصلوا قعودا ف له حین صلی قاعدا والناس خلفه قیام فاشار الیهم فقعدوا فلما سلم قال سلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یہ ہوا تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیوں اور رومیوں کا سا کام کرنے لوگ اپنے بادشاہوں پاس کھڑے رہتے ہیں اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی ف بعضوں کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے مرض الموت میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا نماز کو نہیں توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہیں لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور ادب لوگوں کے ہٹانے کے واسطے درست ہی م معقیب بن ابی فاطمة ان کنت لا بد فاعلا فواحدة مسلم میں معقیب بن ابی فاطمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر ف ایک شخص نماز میں سجدہ کرنے کے وقت سجدہ گاہ سے پتھریاں ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز میں بہتر نہیں اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایکبار کا کرنا مضایقہ نہیں ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہیں توڑتا م جبیر بن مطعم ان لم تجدنی فاتی ابا بکر ف له امرأة امرها ان ترجع الیه فقالت ارایت ان جئت ولم اجدك بخاری میں جبیر بن مطعم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابوبکر رض پاس آیو یہ حضرت نے

۱۱۷۲

۱۱۷۳

۱۱۷۴

۱۱۷۵

اوس عورت سے کہا جیسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن
ف یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین
کرتا ہون سمجھ وہ کرینگا علمائے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى ۱۱۷۶
يَقُوْمُ فَاَمَرُوا الْحَكَمَ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ
يَنْبَغِي لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوتر کسی قوم مین پھرے تمہارے واسطے سلمان
کردین جیساکہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیساکہ اونکو چاہیے لیلو ف بعضے کافرون سے
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو اس
حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ ہی کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی
م اَنَسٌ اِنْ تَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ ۱۱۷۷
حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہوجاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آپہنچیگی
ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے حدیث فرمائی یعنی
یہ لڑکا بڈھا نہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے
حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل اعتقاد
ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ ۱۱۷۸
فِيْ قَتْلِهٖ يعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہی تو تجکو اوسپر قابو نہیگا
اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا
ہی اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہی اسواسطے عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین
ہاتھ سے مقدور ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو اوسکے دھوکھے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہی م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ ۱۱۷۹
لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی
ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے مین عاشورہ کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہوگئی مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرت نے حدیث فرمائی
یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نویں اور دسویں دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا
انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علمانے کہا ہی کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہی م اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهُ ۱۱۸۰
الضِّمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو ضرور بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین
فرمایا ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی

فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی
جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوائے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی
زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو مطلب کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری
طرف سے کچھ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اوسنے کہونگا ۱۱۸۱ ابو ہریرۃ لئن کنت کما قلت فکانما
تسفھم الملّ ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم ما دمت علی ذلک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ
ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی
مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اون پر غالب کیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے
کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اون سے
احسان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غم خوری کرتا ہون اور وے مجھسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین ف
یعنی اگر حقیقت حال یہی ہے تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غم خوری کے کچھ برادری کا
حق نہین ادا کرتے اور اوس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا سوا اسکے کہ تیری
طرف سے تیری دگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی

فصل ۱۱۸۲ اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سر پر خیر کی لفظ ہے ق حکیم بن حزام خیر الصدقۃ ما کان
عن ظھر غنی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو ف یعنی قرضدار
یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے کہ اونکا حق فقیرون
کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو ۱۱۸۳ ق ابن مسعود خیر الناس قرنی
ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیء قوم تسبق شھادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شھادتہ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہین
جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی
تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی یعنی دروغ فاش ہوگا
بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے ف جلال الدین سیوطی نے بخاری کی
شرح مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہے بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا
لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو تیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بتیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین
اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے پکے مسلمانون کے عقیدے
بگڑ گئے اور علمائے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دنیا الٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ

خیر قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یجیء قوم الخ

دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد
حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہوجاویگی اور مطلب نہین کہ بالکل
خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی گمراہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ
اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہی کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین رد اور نکار کے تعاوہ حق ہی
دین کی بربادی ہی اگر عاقل آدمی اس قاعدیکو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہوچکین ہین اور ہونگی سبکی بخوبی اونکی برائی اور گمراہی جیسے

۱۱۸۴ ھ ابوھریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونھم قال ابوھریرۃ واللہ اعلم
اذکر الثالث امرہ لا ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشھدون قبل ان یستشھدوا واسلم مین ابوھریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب سے بہتر امت کی وہ زمانہ ہی جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد والے لوگ پھر تابعین جو
اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت پائے ہین یعنی تابعین ابوہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہی کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا انہین جنکے حضرت نے فرمایا
پھر ایسے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون کہ اوسے گواہی مانگے ف یعنی اونکو خوف خدا اور خوف
قیامت نہ ہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے
ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی مین مشغول ہوکر بندۂ شکم ہوجاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہی اور جھوٹھ بولنے کی کچھ
پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار رہینگے بدون جو اوسے مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہی
خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہی کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے
کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا جاننا
اونکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا

۱۱۸۵ پیشوا بنایا ق انس خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم
ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر من انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے
نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار
سب محلون مین خیر اور خوبی ہی ف مینے مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب کی مجمل

۱۱۸۶ تعریف کی مگر جن لوگون سے زیادہ تر جان نثاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ھ ابوھریرۃ خیر صفوف الرجال
اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہی اور بری صف پچھلی صف ہی اور عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہی اور بری پہلی
صف ہی ف حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور اور پچھلی
صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوئے حال انکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا

خوف ہو اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہی اور اسمین کپڑا پردہ کا نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہی اسمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہی اور اسکا ایک مقام متصل ہونا چاہیے ۱۱۸۷ خ جابر خیرکم احسنکم قضاء بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہی جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہی حضرت نے فرمایا قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس مسامحہ کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل نہین اس واسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور ۱۱۸۸ پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جاندار مین کمی بیشی بیاج نہین خ عثمان و علی خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ بخاری مین حضرت عثمان رض اور علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین بہتر ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے ف خواہ روان پڑھے اور قرارت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ست نہ محض ترتیل حروف ف ۱۱۸۹ ابوھریرۃ خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہو گئی تھین جس حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر روے رو دہن اور چلاوین اور مین بندھی بھی ہو گئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور انکے عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہی کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہ ہونے دے ۱۱۹۰ ق علی خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی ۱۱۹۱ م ابوھریرۃ خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منہا ولا تقوم الساعۃ الا فی یوم الجمعۃ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن ف چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ مفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو حکم لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتدے پیدایش عالم کی یکشنبے ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسی مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہوا اس واسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی

جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں
ہر چند بنظر ظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کے آنے سے عالم میں
بڑی بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی ف عوف ۱۱۹۲
بن مالک لا یتخیر احدکم اصحابہ ان یجیئ خیارا ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار
ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قیل یا رسول اللہ افلا ننابذھم بالسیف فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ
بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہیں جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہیں تم انکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیویں اور برے سردار وے ہیں
جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھیں تم انکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیویں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام مجموعی ہوا
اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث میں
حاکموں کو نصیحت ہی کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اسواسطے کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

فصل اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی ۱۱۹۳
بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی
زمین میں کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا پیاسے والا
صرف اوسکی خونریزی کے واسطے ف حرم میں کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل اور لڑائی اور
شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہوں چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ
کا بھی وہاں دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور میں بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباسؓ نے مکی کی سکونت ترک کرکے طائف میں
رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمیں جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانوروں سے شگون لینا لوگوں کے نسب میں طعنہ کرنا
اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہہ کو ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی
کچھ حاجت نہیں ھ ابوھریرۃ اثقل صلوٰۃ علی المنافقین صلوٰۃ العشاء وصلوٰۃ الفجر ولو یعلمون ۱۱۹۴
ما فیھما لاتوھما ولو حبوا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافقوں پر بہت بھاری نماز عشا کی اور
فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانیں جو کہ انمیں ثواب ہی تو مقرر انکے واسطے آوینں گھسٹتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ
یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانوں پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے
ان دونوں وقتوں کی نمازوں سے نہیں ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز میں کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمیں نفاق کی علامت
موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ف ابوھریرۃ وعائشۃ احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان ۱۱۹۵
قل بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملوں سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے
اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا ہمیشہ ہوشیار رہی غافل نہیں کہ کبھی کرے اور کبھی نہیں اور دوسرا
سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل نگین ہوجاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

گاہ گاہ کہ فی مین لوسکا اثر دل مین نہین ہتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے
درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کہ نہو
۱۱۹۶ **ف** ابوہریرۃ احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر
بازارین ہین **ف** مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اس واسطے
ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین
۱۱۹۷ **خ** عبداللہ بن عمرو احب الصیام الی اللہ صیام داود کان یصوم یوما ویفطر یوما واحب
الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ بخاری مین
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے
اور ایکدن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات
وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے **ف** ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن روزہ رکھنا
اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہی درد کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے
پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا ہی کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا ہی کہ سراسر مشقت اور
جاگنا ہی ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبر دین کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین
زیادتی نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی
۱۱۹۸ ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے **م** سمرۃ بن جندب احب الکلام الی اللہ اربع سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایھن بدأت مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان
چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے **ف** یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی
۱۱۹۹ **ق** عقبۃ بن عامر احق الشروط ان توفوا بھا ما استحللتم بہ الفروج بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون
کی شرمگاہ مین حلال کر لین **ف** جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اونمین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ
تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر
ادا کرنے کا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر
۱۲۰۰ نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا **ق** ابوھریرۃ اخوف ما اخاف علیکم مما یخرج اللہ لکم من زھرۃ الدنیا قالوا وما زھرۃ الدنیا یا رسول اللہ
قال برکات الارض قالوا یا رسول اللہ وھل یأتی الخیر بالشر قال لا یأتی الخیر الا بالخیر کیا

الخیر الا بالخیر کا ئی الخیر الا بالخیر ان کل ما ینبت الربیع یقتل او یلم و بروای
یقتل حبطا او یلم الا اکلۃ الخضر فانہا تاکل حتی اذا امتدت خاصرتاہا استقبلت الشمس
ثم اجترت وبالت وثلطت ثم عادت فاکلت ان ہذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بحقہ
وضعہ فی حقہ فنعم المعونۃ ہو ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تمپر ہی وہ چیز ہی جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا دنیا کی
زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس
اور فرش اور چاندی سونے کی کہا ن اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور
خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ ہر ایک
گھاس جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری روایت میں یوں ہی
کہ چار جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی یا اوس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاک نہیں کرتی وہ کھایا کیا یہان تک کہ
جب اوسکی دونوں کوکھیں تن گئیں یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جاپڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر
چراگاہ میں پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اوسکو بحالیا اور بجا صرف کیا یعنی
حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو بیشک مال دین کی اچھی مددگاری ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام
وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہیں ہوتا ف
اس حدیث میں حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقداروں کا
حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مرگیا تو گھاس نے اوسکے
حق میں کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے
اوس جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھرا آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور
کو ہرگز ہلاکت نہیں اور گرگری کا کچھ ڈر نہیں سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا
سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے میں اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر میں صرف کر کے اپنے
رب کی شکرگزاری کرتا ہی ف عائشۃ اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ۱۲۵۱
حضرت نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کہ تم میں سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہی یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے
مریگی جو سخی ہی ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیوں نے اپنے ہاتھ ناپے
حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے سخاوت مراد
ہی اور زینب سب بیبیوں میں زیادہ تر سخی تھیں اس حدیث میں معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ق ابو ہریرۃ ۱۲۵۲
اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ عرب اللہ کا نام سچا

سب جھوٹا ہی جتن یعنی سوائے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی ف زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا
مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور
نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مثنوی روم کی مثنوی یا قصیدہ
۱۲۰۳ حکیم سنائی کا ھ ابوھریرۃ اصدق قولا واصدقکم حدیثا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی ف یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹ
سے آیینہ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان
۱۲۰۴ ہوتی ہین ھ ابوھریرۃ اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک
الا اللہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غصہ کا امر خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید
مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوا خدا کے ف ایران کے بادشاہون
کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کچھ اشرک تھا اور صفات ادنی تھی اسواسطے
حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب مناسب ہی کہ چھوٹا مونہہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے
۱۲۰۵ رحمن اور قدوس ھ جابر افضل الصلوۃ طول القنوت مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا
قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قرات زیادہ علمانے کہا ہی کہ دن کو
۱۲۰۶ رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ھ ثوبان افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ
علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ مسلم مین
ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل
ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اوغازیون پر خرچ کرتا ہی
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ ملوک کی
خصوصا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے
دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور حال انکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی
۱۲۰۷ ھ ابوھریرۃ افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ
صلوۃ اللیل مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل
نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز
اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اور سوتے اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمین دخل بہت کم
۱۲۰۸ ھ ابوھریرۃ اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء مسلم مین ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال رتبہ تعظیم کا ہی
اور بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین بہت

۱۲۰۹ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہو اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہو تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے ف ام حرام
۱۲۱۰ بنت ملحان اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑے گا اون پر بہشت واجب ہو ف ام حرام
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا مغفور بخشے گئے ف ام حرام سے
روایت ہی کہ ایک روز حضرت میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کیا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مینے
خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر متمکن ہوتے ہین مینے جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا
اونکو بہشت واجب ہو مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہی چنانچہ ام حرام
اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہو کر روم کے جہاد مین شریک
ہوئی مین پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئی مین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوکے پھر ہنستے ہوئے
جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہو گئے
مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے
۱۲۱۱ آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی م ابن مسعود اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء مسلم
مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین
انسان کی حیات ہی اور کشت خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ
مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نہ سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا
۱۲۱۲ خ ابن عباس اھون الناس عذابا ابو طالب وھو منتعل بنعلین یغلی منھما دماغہ بخاری مین
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب والا ابو طالب ہی اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان
ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہی ف ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اوسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت پیار کرتے تھے اوسطے سب
دوزخیون سے اوپر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کا خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا
۱۲۱۳ فصل ان فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر کل کا لفظ ہی ق ابو ھریرۃ کل ابن ادم تاکلہ الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہی
سوے اوڈھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی سے جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہی آدمی
کے بدن مین اوسکو ڈھڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر ڈھڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش بیچ مین اول اوسی سے شروع ہوئی ہی
اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک ہان متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہین گلتی
۱۲۱۴ یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین م ابو ھریرۃ کل المسلم علی المسلم
حرام دمہ وعرضہ ومالہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخر اڑانا اوسکی جورو بیٹی سے حرام کاری یا اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی انڈر شوت قمار بازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا

۱۲۱۵ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْھَارِ اَنْ یَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ قَدْ سَتَرَہُ رَبُّہٗ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہُ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یون کہے کہ اوہ میان فلانے مینے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی ف پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب اوسنے بیحیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون

۱۲۱۶ خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنیوالا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر انکار ہی

۱۲۱۷ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا اَوْ تَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَبِکُلِّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین سو اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لاد دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک قدم جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف دہ چیز جیسے کانٹا اور ہڈی راہ پر سے کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی ف یعنی ہر روز ہر آدمی کو

شیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر
فرمایا کہ شکرگزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تم پر ہر روز بشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تمکو نا تمکو اوسکی سوار ہی
سوار کر دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین یا نہر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
ہین اور مین سے جو تم سے ہو سکے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجالاوے ۱۲۱۸ ابو موسیٰ

کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کر دے وہ حرام ہی

ف اسمین بھنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی

ق ابن عمر کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ۱۲۱۹
نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا

ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر
اور کرتب کا اوسمین دخل سمجھے اور نادان پر ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ یا ولا نہین کر ڈالا ق ابن عمر ۱۲۲۰

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ

سب لوگون پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی اور
مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون ضائع کیا

اسطرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین مَا حَابَّ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰہِ عَھْدًا لِّمَنْ شَرِبَ ۱۲۲۱
الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَہٗ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا طِیْنَۃُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَھْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا یہ اسکا عہد ہی
کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ق مصابیح مین ہی روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مرت کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ق ابن عمر کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا ۱۲۲۲
لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو مدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نہ پیے گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کر دے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا مہوا یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندی

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب ہی ہی جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزیں اسکے سوائے بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور شباہ و نظائر میں مذکور ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے ماڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب لکھا ہی

۱۲۲۳ اس مسئلہ کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علمائے حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہیں جو چاہے اوسکو دیکھے **ق** ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۲۴ مُصَوِّرٌ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ میں ہی **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی **ق** جابر رضی اللہ عنہ کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور

۱۲۲۵ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی **ف** یعنی اوسمیں خیرات کے برابر ثواب ہی

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر قد ہی **ق** اُمِّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ

۱۲۲۶ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ **قالہ** لِمَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم میں ام ہانی رضی اللہ عنہا ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تو نے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جس دن کہ فتح ہوا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے

۱۲۲۶ اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جابر رضی اللہ عنہ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ **قالہ** لہ بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا **ف** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ایسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے میں پونہچے تو میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا

۱۲۲۷ حضرت نے چار دینار اور پانچ جَو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجکو دیے **ف** جب چیز بیچی تو بائع کو اوسمیں کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر احضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سوال لینا ہی

۱۲۲۷ غرض تھا **ه** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پونہچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوتا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کر دیتی ہی **شعر** ای قناعت تو نگرم گردان ۔۔۔ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست

۱۲۲۸ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی **ع** ابن عمر

الباب السادس

قَدْ يَعِيبُنِي أَنَّكُمْ وَلَّيْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَاللَّهِ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مجکو عیب پوشی ہی کہ تمنے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہی اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی ف اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی

هـ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا ۱۲۲۹
تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَوٰةٌ مَعَ بُعْدِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي
أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي

مسلم مین اُبی بن کعب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو سب کچھ جمع کر دیا ہی خدا تمیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری مرد سے فرمایا جس سے
لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہی اور اوس مرد کا حال
یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی
خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو یہ لکھنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے ف معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد اور رفت دونون مین ثواب ہی جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی

زیادہ ہوتا ہی هـ ابْنِ مَسْعُودٍ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ۱۲۳۰
لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكَ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَهُ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا
تَدْعُو وَتَقُولُ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبداللہ
بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو جلد گزرنے والا
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو
دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا حضرت نے حضرت ام حبیبہ رضہ سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو

برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہی اور باپ ابوسفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے ف یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی
کچھ حاجت نہین کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایمان دار کو بہتر ہی کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہی

اور بندگی کی علامت ہی وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ أَحَبَّ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِي رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتَهُ ۱۲۳۱
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے جو تم
دونون نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکھا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابوطلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہی اوسنے کہا کچھ نہین ہی مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہی ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دے
اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ درست کرنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کر دیا
تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھانے مین شریک ہوئے پس تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے

بھوکے سونے سے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا
حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایمان دار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے
قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو
مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ ایسا بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر رضی سے
بیعت کر لین حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ مین رکھے ۱۲۳۲ ف ابو ھریرۃ قد کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون
من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی احد فعمر بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مفسرون سے
پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حال انکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو وہ بسا مراد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق رضی ہوگا ف بیشک حضرت کی امت مین سب سے
سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہونا چاہین اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر لفظ ہی ۱۲۳۳ ھ ابو ھریرۃ لقد احتظرت بحظار شدید من النار
قالہ لامرأۃ قالت ادع اللہ لی فلقد دفنت ثلثۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے اپنے
گرد بڑا مضبوط ٹٹر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے
گاڑ چکی ہون ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت
بوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اوسکی اولاد مرگئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلاے
عظیم سے بچیگی ۱۲۳۴ ھ عمر لقد انزلت علی اللیلۃ سورۃ ھی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرأ
انا فتحنا لک فتحا مبینا بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا
عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا
غم دور ہوجاوے ۱۲۳۵ ف ابو ھریرۃ لقد اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل یعنی المطری فی المدحۃ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے
کرتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بدبات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آجاوے اور آگے بڑھنے
سے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی ۱۲۳۶ ھ عمران بن حصین لقد نابت توبۃ لو تابھا بھا سبعین من
اھل المدینۃ لوسعتھم وھل وجدت افضل من ان جادت بنفسھا للہ **قالہ** للجھنیۃ
التی اقرت بالحبل من الزنی مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی
کہ اگر اوسکی توبہ مدینہ والے ستر کنبہ گارون مین بانٹی جاوے تو سب کو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثار کی
بھی کیسی افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا ف

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد مارے حضرت نے اوسکے والی سے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھوائے تاکہ بدن نکھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسپر نماز پڑھی حال انکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کیسیکو معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہی کہ ستر گناہ گاروں کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر صرف نماز نہ چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہی ف ابوھریرۃ لقد تجرت واسعا قالہ لاعرابی قال اللھم ارحمنی ۱۲۳۷
وحمدا ولا ترحم معنا احدا بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پڑا کشادہ رحمت والے
کو حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یوں دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت
الٰہی مین بڑی وسعت ہی سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہی تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہی م انس لقد رایت اثنی عشر ۱۲۳۸
ملکا یبتدرونھا ایھم یرفعھا قالہ لرجل جاء وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ
کثیرا طیبا مبارکا فیہ وقیل الرجل ھو رفاعۃ بن رافع انہ کان انصاری مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اونمین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے حضرت نے اوس حرف سے
فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہی ف
حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے
پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا
لیجاتے ہین م ابوھریرۃ لقد رایت رجلا یتقلب فی الجنۃ فی شجرۃ قطعھا من ظھر الطریق ۱۲۳۹
کانت تؤذی الناس مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا
تھا بسبب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی
راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہی م ابوھریرۃ لقد رایتنی فی الحجر وقریش تسئلنی عن مسراي ۱۲۴۰
فسألتنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتھا ولم اکن اثبت شیئا قط فرفعہ اللہ لي انظر الیہ
ما یسئلونني عن شيء الا انبأتھم بہ وقد رایتني في جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلي
فاذا رجل جعد ضرب کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی بن مریم قائم یصلي اقرب الناس بہ شبھا
عروۃ بن مسعود الثقفي واذا ابراھیم قائم یصلي اشبہ الناس بہ صاحبکم یعني نفسہ فحانت
الصلوۃ فامھم فلما فرغت من الصلوۃ قال قائل یا محمد ھذا مالک صاحب النار فسلم
علیہ فالتفت الیہ فبدأني بالسلام مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش

مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی دے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد نہ تھین اور مجکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسی تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأہ کے لوگ اور ناگاہ عیسی بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمھارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا سو اوسی نے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنوأہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اوس عالم مین عبادت فرض نہین ف المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم لقد رأى هذا أذكر أعني أحد الرجلين الذين رجعا إلى بصير من المدينة بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوب دیکھا اون دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سے پٹا لیگئے تھے ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پھیر دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق رض کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو ادھر سے مسلمان ہو کر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا جب ذی الحلیفہ سے چھ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا حضرت نے اوسکو دیکھکر حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونھون نے مار نا شروع کیے قریش

فصل بیان بعضے معجزات کے جو قرآن کے سوا ہین

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے
سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت بچایا ۱۲۴۲ **م** ثوبان لقد سألني هذا عن الذي
سألني عنه وما لي علم بشيء منه حتى أتاني الله به **قاله** حبر من أحبار اليهود
عن أول طعام أهل الجنة وعن الشبه مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور
حال انکہ مجھکو اوسکا کچھ بھی علم نتھا یہان تک کہ خدا نے مجھکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علمائے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے
پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیوں کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں سے **ف** مصابیح میں روایت ہے
کہ جب حضرت مدینے میں آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ اونکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا
بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کون ہے اور بہشتیوں کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور
کبھی ماں کی صورت پر حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتیوں کو اول
کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر
ہوتا ہے پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں **ف** ابوهريرة ۱۲۴۳
لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منك لما رأيت من حرصك على
الحديث أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا إله إلا الله خالصا من قبل نفسه بخاری میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں جان چکا تھا اے ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اوس واسطے کہ میں
دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا اسعاد تمند لوگوں میں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ
کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میںنے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا اسعاد تمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے
دن کون ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے
ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہے سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش تین طرح ہوگی اول
شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبروں سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے
اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کرواکے اوس مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت
کبریٰ ہے یہ شفاعت حضرت کیساتھ مخصوص ہے دوسرے کا اسمیں دخل نہیں دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی
شفاعت کرکے راہ سے پھروادینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑ چکے ہیں نکالے
جاوینگے جنکے بدن سوائے سجدگاہ کے جل بھن گئے اور پانچویں شفاعت سے بہشتیوں کے اور زیادہ درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافروں کو جنھوں نے
حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم **ع** عائشة لقد عدلت بعظيم الحقي يا هلات **قاله** ۱۲۴۴
لابنة الجون واسمها أسماء بنت النعمان بن أبي الجون بن الحارث بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگوں میں مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا
نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیوں کو رشک ہوا اوس سے

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا ۱۲۴۵ م جُوَیْرِیَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَازَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میںنے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اونسے بھاری پڑین وے چار بول یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین ون چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کر رہی ہی اونھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی میںنے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیر سے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری ۱۲۴۶ خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمَشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سائے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی یون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تمپر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر خدا اوسکو مخلصی دیگا عن عائشۃ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مهموم علی وجهی فلم استفق الا
وانا بقرن الثعالب فرفعت رأسی فاذا انا بسحابة قد اظلتنی فنظرت فاذا فیها جبرئیل
فنادانی فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا علیك وقد بعث الیك ملك الجبال
لتأمره بما شئت فیهم فنادانی ملك الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان الله قد سمع قول
قومك وانا ملك الجبال وقد بعثنی الیك ربك لتأمرنی بامرك فیما شئت ان شئت
ان اطبق علیهم الاخشبین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بل ارجو ان یخرج الله
من اصلابهم من یعبد الله وحده لا یشرك به شیئا فقالت لها حین قالت هل اتی علیك

یوم کان اشد من یوم احد بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مینے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی جس دم کہ مینے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مینے رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نہ آیا مگر اوس مکان مین جسکا نام قرن الثعالب ہی سو مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ مینے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کرلیا سو مینے دیکھا تو اوسمین جبرئیل ہی سو اوسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا اے محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھسے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دونون پہاڑونکو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین حضرت نے حضرت عایشہ رضؓ سے کہا جب حضرت عایشہ رضؓ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جب ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہمکار دیا اونھون نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کرڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پھر جب قرن الثعالب مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری تیرے آگے گاکر ہون تب جبرئیل اور پہاڑونکا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی بجان البتہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیرخواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو ما ارسلناك الا رحمة للعالمین کا مطلب بخوبی بوجھے اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد سید الصابرین وامام الکاظمین م ابن مسعود لقد هممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق

بیان مبعث آنحضرت واذیت کفار وتحمل آنحضرت شان باوجود اجازت الٰہی

۱۲۴/۵

علی رجال یتخلفون عن الجمعة ولیؤمنهم رجل منهم مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ میںنے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر میں اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہا مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہوجاتی ہی لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا سیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض الکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی ۱۲۴۹ خ عائشة لقد هممت أن أرسل إلى أبي بكر وابنه وأعهد أن يقول القائلون أو يتمنى المتمنون ثم قلت يأبى الله ويدفع المؤمنون أو يدفع الله ويأبى المؤمنون بخاری مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میںنے ارادہ کیا کہ مین سیکو ابی بکر اور اوسکے بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر میںنے کہا کہ ابی بکر کے سوا کہ خدا کسیکی خلافت نہ مانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ چاہینگے مومنین ف اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لاؤ میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کرجاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھدیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر ۱۲۵۰ جیسی دی تھی ویسی ہوئی ص ابو الدرداء لقد هممت أن ألعنه لعنا يدخل معه قبره كيف يعود له وهو لا يحل له كيف يستخدمه وهو لا يحل له مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میںنے ارادہ کیا کہ ایسا لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال انکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بنا ویگا حال انکہ وہ اوسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا بیٹا بھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اسسے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ بھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال انکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنا ویگا اور اوسسے غلام کی طرح خدمت لیگا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے یا لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تاکہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے ۱۲۵۱ خ خدامة بنت وهب لقد هممت أن أنهى عن الغيلة حتى ذكرت أن الروم وفارس يصنعون ذلك فلا يضر أولادهم مسلم مین جدامہ بنت

دیکھو فصل ۱۲۴۹ خ
دیکھو فصل ۱۲۵۰ خ

وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سینے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کروں یہ مان تک کہ سنکو بتا دیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہے ف عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اسلئے بھی بخیال ضرر اولاد کے منع کرتے ہیں اسید اسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم میں معمول ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاستماع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال کیوں جہان مفت تکلیف اوٹھاوین سو اداکہ حرام کاری میں قوت رہتی ہے

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتوین باب میں چند فصلیں ہیں اور کئی طرح کی حدیثیں ہیں اول قسم میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر الف لام ہے خ سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمیں اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمیں اونپر چڑھ جاوینگے حضرت نے بخاری میں سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمیں اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمیں اونپر چڑھ جاوینگے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہ کو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب میں گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ

۱۲۵۳ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نہ رہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا ق عائشہ الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون میں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اونمیں سے وہاں ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا اور بیگانہ رہا ف یعنی روز ازل

۱۲۵۴ میں خدا نے روحوں کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمیں استعدادیں رکھیں سو جن روحوں میں اوس عالم میں مناسبت تھی وے اس عالم میں باہم شیر وشکر ہو گئے اور جو وہاں بے میل تھے وے یہاں بھی پیچھے سے کھچکے رہے کبوتر با کبوتر باز باغ اور سیب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے شعر حسن بصر و بلال از حبش صہیب از روم ؛ زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

۱۲۵۴ ھ ابو موسیٰ و ابی بن کعب الاستیذان ثلث فان اذن لک والا فارجع مسلم میں ابو موسیٰ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر میں جا اور نہیں تو پلٹ جا ف جب کسیکے

۱۲۵۵ مکان میں جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان میں جاوے اور نہیں تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں بیگانہ کھلانے سے تکلف ہوتا ہے تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا م جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی حج میں اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہے یعنی سات بار اور جب تم میں سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے

۱۲۵۶ واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہیں صفا اور مروہ مکے میں دو پہاڑ کا نام ہے ق عمر بن الخطاب الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا ق جبرئیل جب جاءہ علی الصورۃ

رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرٰی
الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے اور یہ کہ نماز کو توٹھیک پڑھے
اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانۂ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری حضرت نے جبرئیل
سے کہا جب جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اوہنوں نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلا حضرت
نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو دل سے خدا کو اور اوسکے فرشتوں کو اور اوسکی کتابوں کو اور اوسکے پیغمبروں کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو
اور تقدیر کو خدا کی بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرما حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہے
کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہے
جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہیں جانتا یعنی
قیامت کی ناواقفی میں تم اور میں دونوں برابر ہیں جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی
اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکوں کے نطفے سے لونڈیاں جنیں تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیوں کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ
قیامت کے قریب کنیز زادوں کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہے کہ تو دیکھے ننگے پانوں ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں
کو کہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتیں بناکر فخر کرینگے **ف** پوری روایت
اس حدیث کی یوں ہے کہ عمر فاروق رضہ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ
اوسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہاں تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو حضرت کے زانو سے
ملا کر اور اپنی دونوں ہتھیلیاں حضرت کے زانو پر رکھیں اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر
وہ مرد چلا گیا اور میں بہت دیر تک حیرت میں رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا کہ خدا اور اوسکا
رسول ہی زیادہ تر داناہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے
ہیں اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہے یعنی سب حدیثوں کی یہ حدیث جڑ ہے اسواسطے کہ
جو مطلب اور احادیث میں ہیں وے سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں کہ سب قرآن کے مطالب پر
شامل ہے حضرت جبرئیل نے چار چیزیں حضرت سے پوچھیں اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ
اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہیں توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری
اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب
خوبیوں سے موصوف ہے اور فرشتوں کا یوں اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہیں بے رنگ بزنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں ہم جب

صفت جبرئیل
ذکر ارکان اسلام و ایمان
احسان کی حقیقت
ذکر قیامت

حکم کے ساتھ عالم کا انتظام کرتے ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے
اور نہیں ہے سچ ہی کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں جن میں حضرت آدم پر اور تیس اور جو حضرت شیث پر اور تیس حضرت
ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابیں ہیں تو تمام عالم میں مشہور ہیں توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اسواسطے کہ اوپر اول تو اعتقاد نہیں اور دوسرے کہ وے منسوخ ہیں اور
تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو ہمکو قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور پیغمبروں کا
یوں اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاویں
اور اونکا دین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیئے کہ اونکی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نکالے وے سب گناہوں سے
پاک ہیں صغیرہ و کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہوں کھانا بالقصد نہ تھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جنکے کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں
ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد میں داخل ہے ایمان کا یہ دار کن نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھنکنا اور مردوں کا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزیں جو ہیں
ہمیں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی ہے بدون
اوسکی خواہش پیدا ہے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمیں غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ
عقل ہماری میں اتنی کہاں طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یوں اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ عبادت میں
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے
ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب چھوڑے
یا ادھر ادھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ یا نون ہلاوے یا نظر کو ادھر ادھر معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور کبھی اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور ریاضت اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث میں حضرت نے
تینوں علم کو بیان فرمایا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمیں اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جسمیں حق الیقین اور مشاہدہ

اور مراقبہ مذکور سے معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل یہ حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور یہی گمراہی ف عُمَرُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہو تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب پاتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہی لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سر سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکھین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علما کے حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم ف اَبُوْ اَيُّوْبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہی میرے دوست دار ہین اور لوگون اور خدا اور خدا کا رسول اونکے دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھ قومون کی فضیلت کا بیان ہی کہ ایمان کی سچی ہین اور

۱۲۵۹ محبت کی پوری ف ابوہریرۃ الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان وانیہ
البخاری وسبعون وفی روایۃ لمسلم سبعون او بضع وسبعون علی الشک بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی بخاری کی روایت میں ستر ہیں اور مسلم کی روایت میں شک ہے
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخیں فرمائیں یا ساٹھ ف اپنی ایمان بمنزلے درخت کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں جیسے علم
اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وہ اوسکی شاخیں ہیں اور حیا اونمیں بڑی عمدہ شاخ ہے
اسواسطے کہ شرع میں حیا اوس حالت کو کہتے ہیں جس گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بیقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر
شاخیں ہیں یا ساٹھ سو کثرت مراد ہے اسواسطے کہ نیکیوں کی کچھ حد نہیں سوائے خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہیں گھیر سکتا
جیسے ایمان تمام نیکیوں اور خوبیوں کی جڑ ہے ویسے ہی کفر سب گناہوں اور برائیوں کی جڑ ہے سو اگر کافر میں کوئی نیک بات ہو تو
۱۲۶۰ آخرت میں اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہیں رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہے ع ابوہریرہ ایمان کا
الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی
یمنی ہے ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل
ہوتے ہیں حکمت اوس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے
۱۲۶۱ یمن میں ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں ف ابن عباس الایم احق بنفسہا من
ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا واذنہا صماتہا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہے بنسبت اپنے ولی کے یعنی ولی کا اوسپر جبر نہیں پہونچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے
نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا بھی اوسکی اجازت ہے ف انس لا یمتون الا یمتون
۱۲۶۲ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ کہ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں
ف مصابیح میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپ کے بائیں طرف صدیق اکبر تھے
اور داہنی طرف ایک جنگلی کنوار بیٹھا تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا ابوبکر صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس کنوار کو دیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہے کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائیں طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
۱۲۶۳ ف النواس بن سمعان البر حسن الخلق بخاری اور مسلم میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیکی
۱۲۶۴ نیک عمدہ خوبی ہے ف انس البرکۃ فی نواصی الخیل بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت
گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد میں عمدہ سبب ہیں فتوحات اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے ف
۱۲۶۵ انس البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد میں
تھوکنا گناہ ہے اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا کفارہ ہے ف اور اگر مسجد میں بلغم یا اوسکے سوا کچھ لگی ہو تو اوسکو کپڑے یا ہاتھ سے
۱۲۶۶ ف حکیم بن حزام البیعان بالخیار مالم یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا
بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہین جب تک کہ دونون جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ اونکو اختیار ہے یہان تک کہ جدا ہوئے پھر اگر دونون سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے غیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر دونون جھوٹ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری اوسی جگہ بیٹھے رہے جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہے جاے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونون مین سے اوٹھا اور مجلس بدل گئی تو اب اسکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگرون اور دوکان دارکے مال مین برکت نہین ہے کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی

۱۲۶۷ خ ابن عباس عن البینة او حد فی ظهرك قاله لهلال بن امیة لما قذف امرأته بشریك بن سحماء بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد مار پیٹھ پر تیری ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی ہے حجت بیفائدہ ہے تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون البتہ خدا اوسی آیتین اتاریگا جس سے میری پیٹھ مارسے بچیگی سو جبرئیل آیے اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اوتریں کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہون اونکے پاس سوا اپنی جان کے تو اسیون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقررہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہے اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے موجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہے کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہے تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہے پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاوے گی یعنی اسکو آسمان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور بہتیری یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاوے گی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور سوے سرین والا پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہے سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اوتر چکا ہوتا تو مین اوس عورت کا حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو

۱۲۶۸ ف ابو هریرة التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کی

پہلی فصل
بیان خیار مجلس اور خیار شرط اور خیار رویت

دوسری فصل
بیان خیار عیب

۱۲۶۹ اثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے بھائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دباڈالے جتنا کہ اوس سے ہوسکے ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے

۱۲۷۰ ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کردے اور مرد سبحان اللہ کہکے سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی حضرت نے سعد رضہ سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کردون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کردون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کردون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہوگئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہوچکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہی

۱۲۷۱ خ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری مین ابورافع رضہ سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہ بکے تو ہمسایے کی ہو اجنبی آدمی اوسکو نہین مول لے سکتا اوسکو حق شفعہ کہتے ہین

۱۲۷۲ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہوجاتا ہی اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور جو کچھ بھی سنگین داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی

۱۲۷۳ خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہی اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی

۱۲۷۴ ق جَابِرُ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی دانو گھات کا نام ہی ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کارزار است کند عاقل کامل بسخن ۔ کہ بصد لشکر جرار سیر نشود دیو لیکن بعد عہد پیمان کے فریب درست نہین

۱۲۷۵ خ اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابوسعید بن معلی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی ف قرآن مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورہ فاتحہ دوبار سے کم نہین پڑھی جاتی اور اوسکا نزول بھی دوبار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام اسسورت مین مجمل موجود ہین

۱۲۷۶ ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوس تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہی

۱۲۷۷ اکثر اسی قسم کی روایتیں ہیں طب میں اسکو محی یوسی کہتے ہیں ق انس وعمران بن حصین الحیاء کلہ خیر وکلہ

۱۲۷۸ بخاری اور مسلم میں انس اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہے عمران بن حصین الحیاء کلہ

لا یاتی الا بخیر بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھ نہیں لاتی ق

یعنی حیا سے شرعی کاہر حال میں نیک ہی ثمرہ ہوتا ہے ق ابن عمر الحیاء من الایمان بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے

۱۲۸۹ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہے ق یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہے کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کاموں سے بچتا ہے جتنی

شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ھم ابو موسی الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ

۱۲۹۰ طیبۃ بہ نفسہ احد المتصدقین مسلم میں ابو موسی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور دار وغہ جو دیوے

مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والوں سے ایک وہ بھی ہے ق یعنی جو دینے کا ثواب ہے اوسمیں دارو غہ اور خازن بھی

شریک ہے بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو دارو غہ دیتے ہوئے کتراوے وہ ثواب سے بے نصیب ہے اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہے اور اوس ناپاک کا

۱۲۹۱ ناحق پیٹ پھولتا ہے اوسکے برابر دوسرا بخیل نہیں ھم ابو ھریرۃ الحمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ وفی

روایۃ الکرمۃ والنخلۃ وفی روایۃ الکرم مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے کھجور

اور انگور سے اور دوسری روایت میں ہے نخلہ اور عنبہ کے لفظ ہیں اور ایک روایت کرم کی لفظ ہے مطلب سب لفظوں کا ایک ہی ہے ق

یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور مطلب نہیں کہ شراب انہیں دو درختوں سے ہوتی ہے سوا اسکے اور کسیکی شراب حرام نہیں

۱۲۹۲ ق ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہی قیامت کے دن تک ق یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے

اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہیں تحقیقت میں خیر اور کشائش گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ایمان اور جہاد

۱۲۹۳ کی نیت پر گھوڑوں کی پرورش سے غافل نہوں ق ابو ھریرۃ الخیل لثلثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی

رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت

فی طیلھا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہ انقطع طیلھا فاستنت

شرفا او شرفین کانت لہ آثارھا وارواثھا حسنات ولو انھا مرت بنھر فشربت منہ ولا

یرید ان یسقیھا کان ذلک حسنات لہ فھی لذلک الرجل اجر ورجل ربطھا تغنیا وتعففا

ثم لم ینس حق اللہ فی رقابھا ولا ظھورھا فھی لذلک ستر ورجل ربطھا فخرا ورئاء ونواء لاھل الاسلام فھی علی ذلک وزر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے

واسطے ہیں ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہیں اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہیں اور تیسرے مرد پر وبال ہیں تو جسکو ثواب ہے سو وہ مرد ہے

جسنے گھوڑوں کو خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اوسکو لمبی رسی میں باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن میں تو وہ

اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن میں جہاں تک کہ پہنچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑوں کی

رسی ٹوٹ گئی پھر وہ ایکبار یا دوبار قدم مار گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپوں کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر گھوڑے کسی دریا پر

گذرے سواد سین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا نہ قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بگانی سواری مانگنے سے بچے پھر
خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہی نہ بھولا یعنی اونکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے
اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور
عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے
واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا کچھ نقصان
نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی ۱۲۸۴ ه حذیفہ بن یمان
الیمان الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار مسلم عن
حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہی سو حقیقت مین
اوسکی آگ تو باغ ہی اور اوسکا باغ آگ ہی یعنی اوسکا منظر بندی کا کارخانہ ہی ۱۲۸۵ ه ابن عمر الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر
مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایمان دار کا قید خانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایمان دار کا
قید خانہ ہی کئی طرح سے اوّل تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہونیکا
ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایمان دار کو ہر دم ساتھ موجود ہی تو اوسکو زندگی کا لطف کہان
تیسرے یہ کہ ادنی ایمان دار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قید خانہ ہی اور کافر کے حق مین دنیا
اسواسطے بہشت شہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہی بلا خوف حیش کرتا ہی جس طرح دنیا کو
پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے
گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہی ۱۲۸۶ ه عبداللہ بن عمرو الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة ورواية
القضاعي وخير متاعها مسلم مین عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی
چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعها ہی مطلب دونون عبارت کا
ایک ہی ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہی اوسکے خلاف
مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر زن خوب
خوش سیرت و پارسا کند مرد درویش را پادشا، اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی
شعر زن بد در سرای مرد نکو ہمچو در بین عالمست دوزخ او ۱۲۸۷ ه تمیم الداري الدين النصيحة الدين النصيحة قالوا لمن يا رسول الله قال لله ولرسوله ولكتابه ولأئمة المسلمين وعامتهم
مسلم مین تمیم داری رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام ہی صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ کسکی خیر خواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے
حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کرے یا خالص

اوسکے حکمون کو بجالاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطلب کو غور کرے حکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اور پر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی امامون کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پونہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بدکامون سے روکے اور اونکے واسطے

۱۲۸۸ چاہیے جو اپنے واسطے چاہتا ہو ف ابوہریرۃ الذہب بالذہب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد واستزاد فقد ربوا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک دوسرا اور چاندی چاندی سے تول مین برابر برابر جتنی ایک اونسی دوسری سو جنسے زیادہ دیا یا زیادہ مانگا تو وہی

۱۲۸۹ بیاج ہی ف عمر الذہب بالورق ربوا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربوا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربوا الا ہاء وہاء ویروی الورق بالورق ربوا الا ہاء وہاء والذہب بالذہب ربوا الا ہاء وہاء بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر

بیان حقیقت ربا یعنی سود دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تولنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے دعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اوسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اوسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دوسرے جو سے

۱۲۹۰ بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین ف انس الربا فی الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک

خواب نیکمردی کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور وسوسہ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست اور قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسون حصے ہونے کی جو بات

۱۲۹۱ ہے سو گذری ف ابو سعید الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے

۱۲۹۲ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ف ابو قتادۃ الحارث بن ربعی الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک

بیان تین قسم خواب خواب نیک خواب بد اور خواب پریشان اور ایک خواب نیک تیسری قسم اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات منظر بڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب

۱۲۹۳ کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین ف عائشۃ الرحم

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش میں لٹکا ہی کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا ف
۱۲۹۴ یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہوا اور جسنے اوسکو نباہا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا ابوہریرہؓ
اَلرَّحْمٰنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةَ
بیچیے بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھدار جانور کا دودھ
جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوسپر خرچ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے
خرچ سے زیادہ نہیں درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم کے نزدیک جیسے
وہ چیز گروی ہو ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض میں وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک کو لازم ہی
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ ۱۲۹۵
قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور
محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہی وہ ثواب میں اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہی ابوہریرہؓ نے کہا مجکو
گمان پڑتا ہی کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز چھوٹے اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ق یعنی جو کوئی کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے فضیلت
یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبر گیری کرے اور اونکا کام کاج کردے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مداومی روزہ دار کے حاجت روائی
برابر ثواب ہی اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ محتاجان۔
۱۲۹۶ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ
اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی کسکو نیند سے اور کھانے پینے
سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہی اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والوں پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوسمیں بہت تکلیف ہی اور جب کسی ضرورت کا آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہاں نہ ٹھہرے کہ اسمیں گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث میں وطن میں رہنے کی ترغیب ہی تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور جورو اور لوگوں
۱۲۹۷ کے حق نہ تلف ہوں ق اِبْنُ عُمَرَ اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت میں ہی اور گھوڑے اور گھر میں ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہیں جیسا
جاہلوں کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث میں موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی عورت میں نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور
۱۲۹۸ بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو م اَلنَّسَمُ الشُّرْبُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَاُ وَاَشْهٰى
وَاَشْهٰى وَاَبْرَاُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم میں پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اور ترا ہی بھی گرانی نہیں کرتا

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طرح
۱۲۹۹ سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی کی پیاس بجھتی ہی ش ابن عباسؓ الشفاء فی ثلثۃ فی شرطۃ محجم او شربۃ
عسل او کیۃ بنار وانا انھی امتی عن الکی بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے
تین چیزمین ہی سینگی کے پچھنے مین اور شہد کے پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف
اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہوچکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور
۱۳۰۰ دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی ش جابرؓ الشفعۃ فیما لم یقسم فاذا وقعت الحدود
وصرفت الطرق فلا شفعۃ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور
جب بانٹ ہوکر حدین پڑگئین اور راہین جدا ہوگئین تو شفعہ نرہا ف شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون
اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اوسکو سوا اور شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گھر
بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث
اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون
صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسائگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ
۱۳۰۱ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نرہا ش ابوھریرۃؓ الشمس والقمر مکوران یوم القیمۃ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی نے رونق اور نے نور ہوجاوینگے ف جب قیامت
ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہ ہو کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہون اونکا زوال اور نقصان دیکھکر
۱۳۰۲ ف ابوھریرۃؓ السوداء شفاء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سوا سوت کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی ف طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی
سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی تا کہ بالخاصیت گرم اور
سرد دونون قسم کی بیمارپون کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیمارپون کو فائدہ کرتی ہین
اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح
خوب کلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب پیدائش ربو علی سینا نے قانون مین
لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور سدون اور حبیون اور سفید داغ کو فائدہ
کرتی ہی اور سرکہ کے ساتھ مچھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی رم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکہ کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو
نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھون کے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر درد کو دور کرے اور اگر
سرکہ کے ساتھ آوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اسکو ناک مین ڈالے تو ابتدا نزول یعنی
موتیابند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہوجاوے اور شہد اور
گرم پانی کے ساتھ شفا دے اور گردے کی پتھری کو گرادے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے

بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شوہر مین بڑے فائدے ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پہونچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین

۱۳۰۳ اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ف ابو ہریرہؓ الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغرق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جسپر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اونکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے

۱۳۰۴ م سعد بن ابی وقاص سے مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کردی ف صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونون ہاتھ کی دس دس انگلیان اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین اونتیس ہین اور بخاری کی روایت مین اونتیس بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ اونتیس دن کا ہو م

۱۳۰۵ ابو ہریرۃ الشیخ شاب فی حب اثنین فی حب طول الحیوۃ وکثرۃ المال مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی بیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہی مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود بیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی

۱۳۰۶ ف انس الصبر عند الصدمۃ الاولی بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا تجھ سے یہ بات ٹل جا تیرے تمپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسینے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت مینے آپ کو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپکا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداے مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی ایسا صبر ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہین م ابو ہریرۃ الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینہن اذا اجتنبت الکبائر مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہون کا اوتار دیتے ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے

معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی ف

۱۳۰۸ اُسامۃ بن زید الصلوٰۃ امامک بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی تو اوترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اوس وضو سے نماز پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ف

۱۳۰۹ ابو ھریرۃ الصیام جنۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا

۱۳۱۰ جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ف ابو شریح العدوی الضیافۃ ثلثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ ولا یحل لرجل مسلم ان یقیم عند اخیہ حتی یوثمہ قالوا یا رسول اللہ کیف یوثمہ قال یقیم عندہ ولا شیء لہ یقریہ بہ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہوا جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف

بیان حدیث

یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین نخ

۱۳۱۱ اسامۃ بن زید الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل بخاری مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ف

۱۳۱۲ انس الطاعون شہادۃ لکل مسلم بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور ہر حال مین توے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی ھ معمر بن عبد اللہ الطعام بالطعام مثلا بمثل مسلم معمر بن عبد اللہ رضی سے

۱۳۱۳ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہونگے تو بیاج ہی ھ

۱۳۱۴ ابو مالک الاشعری الطھور شطر الایمان والحمد للہ تملا المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ یملاٰن او تملا ما بین السموٰت والارض والصلوٰۃ نور والصدقۃ برھان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقھا او موبقھا مسلم مین ابو مالک اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب جو ہر ایک کا

قاب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت
اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل کیا ہر ایک
آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل
کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر
بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے
اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب قبر مین نور رہوگا او
قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی اپنا مال
خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی
تو روشنی ہوئی ق ابن عمر الظلم ظلمات یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ ۱۳۱۵
حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے پر
اندھیرا ہوگا ق ابن عباس العائد فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے ۱۳۱۶
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قی کو پھر نگل جاتا ہی ف امام شافعی کے نزدیک دی
چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی ھ معقل بن یسار العبادۃ فی الہرج ۱۳۱۷
کھجرۃ الی مسلم مین معقل بن یسار رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوسوقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی
ہجرت کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی ق ابو ہریرۃ الجمعۃ جہاد ۱۳۱۸
والبیع جہاد والمعلم جہاد وفی الرکاز الخمس بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور
کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان
حصہ ہی بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر
مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہین ہی ق
ابوہریرۃ العمرۃ کفارۃ لما بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ بخاری ۱۳۱۹
اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اوتار ہی درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے
کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور رفیقون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی
کہ آدمی بہشتی ہوجاتا ہی ق ابوہریرۃ العمرۃ الی جاریۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرہ ۱۳۲۰
کو چیر دینا درست ہی ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ مہینے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر
اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہون گے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا

۱۳۲۱ ق جابر العمری ملن وھیشلہ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی
۱۳۲۲ مالک ہی جسکو چیز دی ق یعنی عمری مثل ہبہ کے سب کے ملک کا ق ابو سعید الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل
محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا
ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ق بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل
واجب ہی لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور
خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی
۱۳۲۳ اور نہایت بہتری ق ابو ھریرۃ الفخر والخیلاء فی الفدادین من اھل الوبر والسکینۃ فی
اھل الغنم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین
اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ق عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو انکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور
بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری ضرب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے
۱۳۲۴ کی عادت کی ق ابو ھریرۃ الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم
الاظفار ونتف الابط بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول
ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ق یعنی ہر ایک انسان
جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی انمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ
اول تو انمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی جیسے ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین
زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل زور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھون کے
کترانے مین یہ فائدہ کہ بچہ سی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹکے رہے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور
نجاست جم نہ رہے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور بدبو ہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے
کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا
بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول استنجا
۱۳۲۵ مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسرے کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی
حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا ص عبد اللہ بن عمرو الکبائر الاشراک
باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماباپ کو رنج دینا ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ق یعنی نہایت
کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے بمناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر
قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ ستر لکھے ہین چار گناہ
تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ

زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور
تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور سیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا
کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے اسواسطے
۱۳۲۶ کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی **م** ابو ذر رض الکلب الاسود شیطان مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی **ف** کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری
۱۳۲۷ نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی **ق** ابو ھریرۃ رض الکلمۃ الطیبۃ
صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی **ف**
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کمین سے دلادے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے
۱۳۲۸ مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کردے بشرطیکہ خلاف شرع نہو **ق** سعید بن زید الکمأۃ من المن و
ماؤھا شفاء للعین بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی من قسم من ہی اور اوسکا پانی
آنکھ کی شفا ہی **ف** یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی
بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے
۱۳۲۹ قانون مین لکھا ہی **خ** ابو ھریرۃ رض الذی یخنق نفسہ یخنقھا فی النار والذی یطعنھا یطعنھا فی النار
بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو
آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا **ف** یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مارلیگا وہ
۱۳۳۰ اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی **م** انس
المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے
قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے **ف** بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر
اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والون
۱۳۳۱ کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے **م** ابو ھریرۃ رض
المؤمن مرآۃ المؤمن مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار بھائی ہی ایمان دار کا **ف** یعنی جب مسلمان دوسرے
۱۳۳۲ مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی **م** ابو ھریرۃ المؤمن
القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن
باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل
فان لو تفتح عمل الشیطان مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد ایمان دار بہتر اور پیارا ہوتا ہی خدا کے نزدیک

بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہر حرکت کا ارادہ اوسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہی کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی سب کام بجالاتے اور برے کام کے روکنے مین کبھی سست نہین پڑتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اوسسے دین کا کام بخوبی نہین ہوسکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو چونپ دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہوجاوے اور اوسکے سرانجام کی حد سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہوکر نہ تھک رہے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین ہوسکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہان مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی ق ۱۳۳۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اَحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ لَوْ حَرْفٌ يَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب نہ جان نہین جلتی تو بھی دو ہر ثواب موجود ہی ق اسماء بنت ابی بکر المنتشع بمالم ۱۳۳۷
یعط کلا لابس ثوبی زور بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ق ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تا کہ سوت جلے اور مجھکو آپ حضرت نے حدیث ۱۳۳۸
فرمائی یعنی جیسا جھوٹ بخاری اور خلاف بنائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ ق علی المدینۃ حرام
ثما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم فمن
اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا
ولا عدلا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرنے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوائے غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض ق یعنی جیسے کے کی حرم مین یا ادنی
اور نے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام کے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہوگئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری ۱۳۳۹
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ ورسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور
عداوت پیدا ہو ق سعد بن ابی وقاص المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون لا یدعھا احد رغبۃ عنھا
الا ابدل اللہ فیھا من ھو خیر منہ ولا یثبت احد علی لاوائھا وجھدھا الا کنت لہ شفیعا
او شھیدا یوم القیمۃ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہی اگر اونکو
بوجھ ہونہ چھوڑ جاوے کوئی دینے کو پر جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی دینے
کی کڑی بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ق پوری حدیث
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک وسیع ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والو کو

مدینہ چھوڑنا بہتر نہیں اور اگر کوئی وہاں سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہیں اوس سے افضل لوگوں کو خدا وہاں لاویگا پھر فرمایا
کہ جو مدینے میں تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ میں ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہاں کے
۱۳۴۰ رہنے والوں کو عمدہ بشارت ہی ح انس المدینۃ یاتیھا الدجال فیجد الملائکۃ تحرسہ فلا یقربھا
الدجال ولا الطاعون ان شاء اللہ بخاری میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں دجال آویگا تو فرشتوں
۱۳۴۱ کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہیں سو اوسکے نزدیک آویگا اور انشاء اللہ وہاں وبا بھی آویگی ق ابن مسعود المرء
مع من احب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی
ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت
کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہیں لیکن میں اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہوں حضرت نے یہ حدیث
۱۳۴۲ فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو م انس وابوھریرۃ المستبان
ما قالا فعلی البادی حتی یعتدی المظلوم مسلم میں انس اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں گالی دینے
والوں نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر وہ شخص آپس میں
ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونوں طرف کی گالیوں کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسنے اول راہ گالی
اور اگر مظلوم نے جواب میں زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دیں تو دونوں گناہ میں شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا
۱۳۴۳ درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہی ق ابن عمر المسلم اخو المسلم
لا یظلمہ ولا یسلمہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا
نہ اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو ہلاکی میں ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو
۱۳۴۴ بلا میں پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں ق البراء بن عازب المسلم اذا سئل
فی القبر یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر میں سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوائے
خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن میں ہی کہ ایمان والوں کو خدا ثابت بات پر
ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن میں فرمایا ہی کہ ایمان داروں کو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید
۱۳۴۵ اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہی ق عبداللہ بن عمر المسلم
من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی
کہ جسکی زبان ہاتھ سے مسلمان بچیں ف یعنی زبان سے غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ چرائے
۱۳۴۶ ق عبداللہ بن عمر المھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہیں مسلمان کفر کا ملک
چھوڑ کر اسلام کے ملک میں جاوے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

۱۳۴۷ باطنی ہجرت ہو ف عُمَرُ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيْحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم
من عمر فاروق رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے سے میت پر عذاب اوس
صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے

۱۳۴۸ ه جَابِرُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین
قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے

۱۳۴۹ تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہو کہ عموماً خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ
فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ
حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
اونکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو اون لوگون مین
کفر کی حالت مین فضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب
سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اوسمین نہ آجاوے

ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال
دے کر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان
عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اونمین پیدائشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے
نہین ہوتے جیسے اوس عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے
کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے حد کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ
جو فرمایا کہ بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے
بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروق رضہ اور خالد اور عکرمہ رضہ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب
مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب اوسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہی

۱۳۵۰ ق اِنَّ عُمَرَ النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون مین سے تو ایک بھی اچھا لاک سواری کے لائق ف
یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین

۱۳۵۱ یعنی مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب ه اَبُوْمُوْسٰى النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ
النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ
وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابوموسی سے روایت ہو کہ

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آوے گا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت
عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

۱۳۵۲ ف ابن عمر الوتر رکعۃ من آخر اللیل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہی رات کی پچھلی رات سے ف امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور
امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصینؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور عائشہؓ اور ابو ایوبؓ سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین دن کی عبادات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر
اعتماد ہو ف عائشۃ الولاء لمن اعتق بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کی نسبت ۱۳۵۳
حق اوسی کا ہی جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
والا ہی ف ابوھریرۃ الولد للفراش وللعاھر الحجر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۳۵۴
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے نکاح مین اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار
بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے ۱۳۵۵ ف ابوھریرۃ الیمین الکاذبۃ منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للکسب
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کا لالہ اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی
ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری
اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی ۱۳۵۶ ف ابن عباس الیمین علی المدعی علیہ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ۱۳۵۷ ف مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین ھر ابوھریرۃ
الیمین علی نیۃ المستحلف مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھ اور ارادہ
کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سرے پر ایما کی لفظ ہی ھر ابوھریرۃ ایما امرأۃ اصابت ۱۳۵۸

بخور دا فلا تشهد معنا العشاء الآخرة مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو
وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھکے
۱۳۵۹ جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگاکر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین ق ابو ہریرۃ ایما امرئ
مسلم اعتق امرأ مسلما استنقذ الله بكل عضو منه عضوا منه من النار بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے
۱۳۶۰ م جریر ایما عبد ابق فقد برئت منه الذمة ویروی ابق من مواليه فقد كفر حتى يرجع الرابع مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام
بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونمین نہ پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو صحیح مچ کافر ہوگیا اور
۱۳۶۱ اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا م ابو ہریرۃ ایما قرية اتيتموها واقمتم فيها
فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان خمسها لله ورسوله ثم هي لكم مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ وسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور
اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین
ف اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کردیا یا صلح سے تابو مین آیا وہ
سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے
حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ
۱۳۶۲ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین ثم عمر ايما مسلم شهد له اربعة بخير ادخله الله الجنة قال قلنا واثنان قال واثنان قال ثم لم نسأله عن الواحد بخاری مین
عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق
نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق
نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی
۱۳۶۳ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ایتم ہی خ ابن مسعود ایكم مال وارثه احب اليه
من ماله قالوا يا رسول الله ما منا احد الا ماله احب اليه من مال وارثه قال فان ماله ما قدم
ومال وارثه ما آخر بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے
وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث
کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اوسکے وارث کا
مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا ف اپنا مال وہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کرکے رکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا دینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

۱۳۶۴ م عقبۃ بن عامر رض ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او الی العقیق فیاتی منہ بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطیعۃ رحم فقلنا کلنا یا رسول اللہ یحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرا ایتین من کتاب اللہ خیر لہ من ناقتین وثلث خیر من ثلث وار بع خیر من اربع ومن اعدادھن من الابل مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑی کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور نے قطع برادری کے یعنی بیچوری اور غصب کیا ہوا کسی برادر کا حق کا ٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اس طرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے ف بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور دنیا کا فانی

۱۳۶۵ م جابر رض ایکم یحب ان ھذہ لہ بدلھم یعنی جدیا اسک میتا فبنا ولہ فاخذ باذنہ فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال تحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا فیہ انہ اسک فکیف وھو میت فقال واللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم کے بدلے پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین سو ابتو بھلا کیونکر نا چیز ہو اوسمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقدر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی

۱۳۶۶ م ابو ھریرۃ رض ایکم یکذب حین طلع القمر وھو مثل شق جفنۃ قالہ لما اتاہ لیل والیلۃ القدر عندہ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے کٹورے کا کنارہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہی ف یعنی شب قدر آخر جمعے مین تھی جبکہ چاند باریک ہو گیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین مصرح مذکور ہی

۱۳۶۷ فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر ائی ہی م انس ائی رجل عبد اللہ فیکم یعنی عبد اللہ بن سلام قال لیھود بعد اسلامہ فقالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارایتم ان اسلم عبد اللہ قالوا اعاذہ اللہ من ذلک فخرج عبد اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ فقالوا شرنا وابن شرنا وانتقصوہ

فقال هذا الذي كنت أخاف يا رسول الله بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین
عبداللہ بن سلام حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہودی نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور ہمارا افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہوجاوے یہودی نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہودی نے
کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ

ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑے
مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون
تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلاکر عبداللہ کا حال پوچھا
اول اونھون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق
کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فورًا اوسپر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہین ۱۳۶۸ ھ ابن عباس ایّ وادٍ
هذا قالوا وادي الأزرق قال كأني أنظر إلى موسى هابطا من الثنية وله جؤار إلى
الله بالتلبية ثم أتى على ثنية هرشى فقال أيّ ثنية هذه قالوا ثنية هرشى قال كأني
أنظر إلى يونس بن متى على ناقة حمراء جعدة عليه جبة من صوف خطام ناقته
وهو يلبي مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوتر رہا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی
ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آگے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان روئین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکی اونٹنی کی نکیل
کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہی ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال کے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی آنکھون دیکھا

فصل ۱۳۶۹ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر استفہام کا ہمزہ ہی ق مالك بن بحينة الصبح أربعا
الصبح أربعا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح
کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی ف صحیح مسلم مین عبداللہ بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد
کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور مؤذن اقامت کہتا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صبح مین
پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی ۱۳۷۰ ھ أبو هريرة
أتدرون ما الغيبة قالوا الله ورسوله أعلم قال ذكرك أخاك بما يكره قيل أفرأيت
إن كان في أخي ما أقول قال إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وإن لم يكن فيه ما تقول
فقد بهته مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور
اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہی لوگون نے

حقیقت غیبت

کہا بھلا فرمایئے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی بات ہے جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا ف یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹھی بات ہے تو اوسکا نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو نے پردہ گناہ کرتا ہے اور ناقص یعنے جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چور تو درست ہے ۵ ابو ھریرۃ اتدرون ما ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا حجر رمی بہ فی النار منذ سبعین خریفا فھو یھوی فی النار الان حین انتھی الی قعرھا ۱۳۷۱ قالہ لما سمع وجبۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ مین اب تک اوترتا جاتا تھا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا ف ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوڑی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے ۵ ابو ھریرۃ اتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع قال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم یطرح فی النار ۱۳۷۲ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس درم نہ ہو اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال انکہ اوسکو گالی دی اور اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاوے گا اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصہ ادا ہونیکے قبل اوسکی نیکیان ہو چکینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان جھین گئین اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ۵ عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم ۱۳۷۳ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلاوے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے

۱۳۷۴ اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہی ق ابن مسعود اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الاحمر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اوسکا سبب یہ ہی کہ بہشت مین سوا مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال گائے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو ق عُمَرُ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ بِوَلَدِهَا قالہ حِيْنَ رَاٰى امْرَاَةً مِّنَ السَّبْيِ تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَاَرْضَعَتْهُ بخاری ۱۳۷۵ اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی ۱۳۷۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتٰبَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا ای رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا اٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے آخیر مین یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ اوسکا حساب خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسوسے دل کو روکنا ہمارے

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہی یعنی اب خیالات اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم اوس ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو ف ۱۳۷۷ أُمُّ سَلَمَةَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَدْخُلَ الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ جَاءَتْ تُسْعِدُ أُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ بخاری مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مرگئے تب کوئی عورت اونکو رولانے آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہی اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہائے ہائے ق ۱۳۷۸ عَائِشَةَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَالِثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نچکھے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیدی سو مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مینے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہی تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق ۱۳۷۹ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ق ۱۳۸۰ أَبُو بَكْرَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ قَالَهُ لِلْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِينَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو

نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وے قوم یعنی
اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قومون سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے پھر حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا
کہ تجھسے تو حاجیون کے چوتھون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کمذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر
ہی جو دین پہلے اگر خدا کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن
جامی ۱۲۸۱ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ف انس ارایت ان منع الله الثمرة بم یستحل مال اخیه
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روکے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
۱۲۸۲ جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا ص ابو امامة ارایت حین خرجت من بیتك الیس
قد توضأت فاحسنت الوضوء قال بلی یا رسول الله قال ثم شهدت الصلوة معنا قال نعم
یا رسول الله قال فان الله قد غفر لك او ذنبك بخاری مین ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا دست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری خدبخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارنے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت
نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارنے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہوجاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بد کام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھل کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے ف
۱۲۸۳ ابن عمر ارایتکم لیلتکم هذه فان رأس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر
الارض احد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال
کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا ف عبد اللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد ہا بارہ مین حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے ف ابن عباس ما رایت
۱۲۸۴

لو کان علی امک دین فقضیتیہ اکان یؤدی عنھا قالت نعم قال فصومی عن امک بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے اوپر سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی کھدا پنی ماکی طرف سے ف ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یارسول اللہ میری ماگئی اور اوسپر فرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اوسکی طرف سے ادا ہون گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکے بدلے روزہ رکھنا

۱۳۸۵ تو درست نہین ہی طرح بعد موت کے بھی ف ابوھریرۃ ان ابا طلحۃ قال ان نھرا بباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسیکے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہین رہتا اوسی طرح جیتگانہ نمازسے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور رگڑنا بھی ضرور ہی اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے ف

۱۳۸۶ جابر ان رکعت رکعتین قال لا قال قم فارکعھما وعن ابی قتادۃ قال دخلت المسجد فقال فارکع رکعتین وتجوز فیھما فاللہ لسلیک الغطفانی حین جاء یوم الجمعۃ وھو قاعد علی المنبر فقعد سلیک قبل ان یصلی بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور انمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو

۱۳۸۷ نماز اور کلام نہین جایز ہی ف ابوھریرۃ اصدق ذوالیدین بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہی ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیرکے اوٹھ کھڑے ہوئے جماعت مین صدیق اور فاروقؓ بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کرسکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام اوسکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یارسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے حضرت نے فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اوسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین تب حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے آگے پڑھے

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام طحاوی نے کہا ہے کہ اوس وقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نکرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ قصہ اوس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم

۱۳۸۸ ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ ق قَالَ لَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوں تکلیف دیوں تو بالوں کو منڈا دے اور یہ کفارہ

۱۳۸۹ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیاں بڑی قدوالیں موٹیں گھر میں پاوے ہمنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے اوسکے حق

۱۳۹۰ میں بہتر ہے تین گابھن اونٹنیوں بڑی قدوالی موٹیوں سے خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے

۱۳۹۱ یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے ھ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَيُرْوٰى وَيُحَطُّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اوسکے واسطے ہزار نیکیاں لکھی جاویں یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاویں یعنی اگر وہ گنہگار ہے ف سو بار سبحان اللہ

نیکیاں تو ہزار ہوئیں سبحان اللہ کتنی

پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوئیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا

۱۳۹۲ **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر الا ہے ق اَحَدٌ تَكَلَّمَ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ

مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میں تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں بتلائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت میں آگ ہوگی اور میں تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ۱۳۹۳ ف ابو ذرؓ سے

اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ف قَالَهُ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میں تمکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک ۱۳۹۴

سبحان اللہ وبحمدہ ہے حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ف وَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میں تمکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہے سبحان اللہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس ۳۴ بار یہ حضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب کہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگنے تھے ف پوری روایت یون ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرتؐ کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو انکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوس وقت حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرتؐ تشریف لائے تو حضرت عایشہؓ نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت حضرتؐ انکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود متعدد کے حضرتؐ نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہے کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی نہ رہے ف سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ ۱۳۹۵

بِاَشَدِّ حَرٍّ اَمَّنَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا يَنَالُ الرَّجُلَانِ الرَّاكِبَانِ الْمُقْفِيَانِ مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میں تمکو بتلاؤن جسمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مزدلفہ سے جو پیٹھ پھیرے پلٹے یہ حضرتؐ نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم میں سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَّوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم میں حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میں تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہی لوگون کی نظرون میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان میں تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہے اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہی جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے

۱۳۹۶ ف حضرتؐ نے حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ ف بہشت جہنم فضائل اور دوزخ فضائل مسلمان مسلمان

اور جو بہشت کی پروا نہ رکھے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے ۱۳۹۷ ف زید بن خالد الجہنی الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یأتی بشہادتہ قبل ان یسألہا مسلم مین زید بن خالد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین بتلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت مین افضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اونکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ۱۳۹۸ ق ابو واقد اللیثی الا اخبرکم عن النفر الثلثۃ اما احدہم فاوی الی اللہ فاواہ اللہ واما الاخر فاستحیا فاستحیا اللہ منہ واما الاخر فاعرض فاعرض اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین ابو واقد رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو مونہہ موڑا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد رضؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اونمین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا سو وہان بیٹھہ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا و رسول کرنے کو سو خدا نے اوسکی کو شش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک ہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الہی مین گرفتار ہوا معلوم ہو کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے جاکر چلے آنا گناہ ہی ۱۳۹۹ ھ ابو ہریرۃ الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء فی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون کہ جو چیز جسکے سبب سے خدا گناہ ہو مٹا دے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین یہی عمدہ رباط ہی ف رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاؤنی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاؤنی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی بیجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عائشۃ الا استحیی ممن تستحیی منہ الملائکۃ یعنی عثمان بن عفان بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفان رضؓ سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیق رضؓ اور فاروق رضؓ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان رضؓ آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا

۱۳۹۷ قتل سے کافر کے گناہ کبیرہ خطا دفع درجات ۱۲ منہ

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ

۱۴۰۱ ح ابوبکرۃ الا انبئکم بالکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یارسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماباپ کی نافرمانی اور ایذارسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے

۱۴۰۲ یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے م ابن مسعود الا انبئکم بما العضہ ہی النمیمۃ القالۃ بین الناس مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی ہی جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

۱۴۰۳ ق عمرو بن العاص الا ان ال ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ وصالح المومنین وزاد البخاری ولکن لہم رحما ابلہا ببلالہا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تروتازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اوسکو خدا ہی پر حوالہ

۱۴۰۴ کرنا بہتر ہی اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور فاروق رضہ یا علی مرتضی رضہ مراد ہین واللہ اعلم ق ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الا انصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم مین ابومسعود رضہ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان یہان ہی اور مقرر کرتا ہی اور دلون کی سختی اون لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پوچھون کے جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین

ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا

۱۴۰۵ سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو م عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی ف قالہ علی المنبر لما قرأ واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مسلم مین عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا حصہ

تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی
اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے ق المسور بن مخرمة الا ان بني هشام بن المغيرة استاذنوني في ۱۴۰۶
ان ينكحوا ابنتهم علي بن ابي طالب فلا اذن لهم ثم لا اذن لهم الا ان يحب ابن ابي طالب ان يطلق ابنتي وينكح
ابنتهم فانما ابنتي بضعة مني يريبني ما رابها ويؤذيني ما اذاها بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت
مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کردیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو
اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کرلیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا
ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی ابوجہل بن
ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یارسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ
نہین کرتے اور علی مرتضی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین سو حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف
کردیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت
کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے
ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے حد واللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فاطمة اما ۱۴۰۷
ترضين ان تكوني سيدة نساء العالمين او سيدة نساء هذه الامة قالت لها بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہرا
رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار ہے یا یون فرمایا اس امت کی
عورتون کی سردار ہو یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی سیبیان حضرت کے فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام
پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ زہرا رض آئین حضرت نے فرمایا اے میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو
فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی
فاطمہ نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کرسکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ رض سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین تمکو قسم
دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی
تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت
قریب ہی اسواسطے مین روئی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مرینگی خدا سے ڈرتی رہیو
اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہوے یا یون فرمایا کہ مسلمانون
کی عورتون کی سردار ہو اسی حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی ق ابن عمر الا تسمعون ان الله ۱۴۰۸
لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا او يرحم بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ اللہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا لیکن
عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود تھے حضرت جب
وہان پونہچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ گیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت روئے
اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے
نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی ف
ابو ھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون ۱۴۰۹
مذمما وانا محمد بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیر تا ہی وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اتار ابرائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نہین کہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین یہ مجکو کیا
میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی ف حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعله الله معی یوم ۱۴۱۰
القیمۃ قالها ثلثا لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد
نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لاوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف
جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیرا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اٹھ اور اونکی خبر لا
تو مجکو اب کچھ عذر نہ رہا سوا سطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ پہلے خبر لاو ہان کسیکو نہچھیڑو جب
مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پونہچا تو مینے ابو سفیان کو دیکھا
کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہی مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو ماروں لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور
حضرت کو اونکی خبر پونہچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سو یا کیا جب صبح ہوئی
تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ ای بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ف جابر الا لا یبیتن ۱۴۱۱
رجل عند امرأۃ ثیبا الا ان یکون ناکحا او ذا محرم مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نہ رہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتے دار محرم ہو ف بیگانی عورت
پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت
پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا سعد ابن سمرۃ الا ۱۴۱۲
من کان حالفا فلا یحلفن الا باللہ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سوا سے خدا کے کسیکی قسم کھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سب کا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین ۱۴۱۳ جندب بن

عَبِدَ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبروں کو مسجدیں نہ بنائیو میں تمکو اس سے منع کرتا ہوں ف قبرستان میں نماز پڑھنا اسواسطے منع ہے کہ ہمیں شبہہ پڑتا ہے کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہے بلکہ اول شرک عالم میں اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت ہو تو صاف کفر ہے

بیان ہجرت بجانب قبور

فصل اس فصل میں چند حدیثیں ہیں جنکے سرپر الم ہے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ ۱۴۱۱۴
وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ
وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا فَذٰلِكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ وَّبِيْنَا وَفِيْ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ
عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کیا مجکو خبر نہیں ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونوں آنکھوں کا حصہ ہے یعنی حق ہے اور تیری جان کا حصہ ہے اور تیرے جورو کا حصہ ہے سو روزہ رکھ اور کبھی نہ رکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز میں ایک دن کا اور مجکو اوس دن کے سوائے نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دہری روایت یوں ہے کہ البتہ جو تو یوں نہ کریگا تو دونوں تیری آنکھیں ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان ف عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اونھوں نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت میں مشغول رہتے جورو سے خبر نہ لیتے ایک روز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ کہیں آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہے اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر نہیں ہونے دیتا شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو اونکے باپ نے عبداللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہے کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط بہتر کہ اوروں کے حقوق ضائع ہوں نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے ۴ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ ۱۴۱۱۵
اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا اون آیتوں کو جو اس رات کو اتریں انکے برابر کبھی نہیں دیکھیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال میں گیارہ گرہیں دی تھیں جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں اوتریں تو گیارہ گرہیں کھل گئیں حضرت کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہیں یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونوں سورتیں بے نظیر ہیں ۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَ وَالْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ ۱۴۱۱۶
نفسہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہیں دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہے تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہ جاتی ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہے ف یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہے یہ سبب ہے آنکھ کے کھلے رہنے کا ق عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَ يَا اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ ۱۴۱۱۷

بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم فقلت یا رسول اللہ الا ترد ھا علی قواعد ابراھیم
قال لو لا حدثان قومک بالکفر لفعلت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نہین
دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کردیا تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو
پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے زمانے مین
کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھ کم کردیا
حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نومسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید
اسلام سے پھر جائے ف ابوبکر ایم یا ان للرحیل قالہ لہ بعد خروجہ الی المدینۃ بخاری اور مسلم مین ۱۴۱۸
ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا حضرت نے صدیق اکبر رضہ سے کہا اپنے نکلنے کے
بعد مدینے کی طرف ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف
روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت
جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افلا ہی ف ابوھریرۃ افلا ادلکم علی شیء تدرکون ۱۴۱۹
بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل
ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلثا
وثلثین مرۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی
اگلی امتون کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور تمھو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب
نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے
تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین
لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہوسکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عایشۃ افلا اکون ۱۴۲۰
عبدا شکورا قالہ حین قیل لہ انک تکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہ بنون حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون نے
کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہے کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہے ف حضرت شب خیزی
اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کرگئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف
اوٹھاتے ہین آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے
کے واسطے نہین ہے اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو
توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہوسکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکرگزاری واجب ہوا
یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے

۱۴۴۲۱ کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہی جسکو عبادت کی حاجت تو ہو عبید اللہ بن جعفر ابن ابی طالب فلا یتقی اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی ملکک اللہ ایاھا فانہ یشکو الی انک تجیعہ وتدئبہ قالہ لرجل مر اکارھا حین دخل حائطہ فاذا فیہ جمل فلما رآہ جرجر ووذرفت عیناہ مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے متعلق جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہی اور ہمیشہ اوس سے محنت لیتا ہی حضرت نے ایک انصاری سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے ف جب اونٹ دیا تو حضرت نے مہر سے اوسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق

ف شفقت بر حیوانات

۱۴۴۲۲ ف انس اقاد نفرا من عکل او عرینۃ مع رعاء لنا فی ابلہ فتصیبون من ابوالھا وابانھا قالہ لنفر من عکل او عرینۃ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹوں میں تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ کو حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا ف آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے میں بیمار ہوئے اونکو طحلہ تھا حضرت کے اونٹ چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹوں کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پانوں کٹوائے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں اور انکو میدان میں ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے

۱۴۴۲۳ فصل اس فصل میں دو حصے ہیں جنکے سر پر ہمزہ اور او ہی ف انس الذی امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادر اعلی ان یمشیہ علی وجھہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے اوسکو دنیا میں اوسکے دونوں پانوں پر چلایا کیا وہ قادر نہیں اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے منہ کے بھل چلاوے ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہی کہ قیامت میں کافر منہ کے بھل چلینگے کیس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۴۲۴ یعنی جسنے پانوں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں ف انس الیس یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ یعنی مالک بن اللدشوم قالوا انہ یقول ذلک وما ھو فی قلبہ قال لا یشھد احد انہ لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فیدخل النار او تطعمہ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں یعنی منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ میں بیٹھے یا یوں فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے

ف حضرت کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہو گا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا کہ اوسکا دل نفیس کچھ ضرور نہیں جسکو ظاہر کا حکم ہو ۱۴۴۲۵ ابعوا ذرا اولیس قد جعل اللہ لکم ما تصدقون ان بکل تسبیحۃ

صدقة وبكل تكبيرة صدقة وبكل تحميدة صدقة وبكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف
صدقة ونهي عن منكر صدقة وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله ايأتي احدنا
شهوته ويكون له فيها اجر قال ارايتم لو وضعها في حرام اكان عليه فيها وزر فكذلك
اذا وضعها في الحلال كان له اجر ف الله لنا من اصحابه قالوا يا رسول الله ذهب
اهل الدثور بالاجور يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ويتصدقون بفضول
اموالهم مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہی صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی
کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب
ہوگا تو اسی طرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے
اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے
وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ
کرتے ہین ف یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جان کے کرے نیک اولاد
کی اوس سے امید رکھے ۱۴۲۶ م ابو سعید او کلما انطلقنا غزاة في سبيل الله تخلف رجل في عيالنا
له نيب وكنيب التيس علي ان لا اوتى برجل فعل ذلك الا نكلت به مسلم مین ابو سعید رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہو کر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین
اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا
تو مین اوسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی زاد ونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے ف بعضے لوگ جماع کے
شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد مین نہ شریک ہوتے تھے حضرت نے حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین آن آیا ہی
کہ جب باعزے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگسار کیا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا
یہی انجام ہی کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر
جماع مین مشغول رہتا ہی ۱۴۲۷ ف ابو هريرة او لكلكم ثوبان ف الله لسائل سأله عن الصلوة في
ثوب واحد بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین
یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عبث مین
اکثر لوگون کی نماز نہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے ۱۴۲۸ عائشة او ما شعر لك

الباب السابع

آنی امرت الناس بامر فاذا هم یترددون ق ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی معی حتی اشتریه ثم احل کما حلوا مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نجانا کہ میں نے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی روایت ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا یہان تک کہ مکے مین حلال ہوتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے مین پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے تو صحابہ نے احرام اوتارنے مین تردد کیا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہوگیا اگر مین حال جانتا تو قربانی نہ لیتا جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی اوتارتا

۱۴۲۹ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر آما ہی ق جابر آما انک قادم فاذا قدمت فالکیس الکیس قالہ لہ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہی تو جب تو اپنے گھر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر رضہ سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کر کے جہاد مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہی مینے کہا ہان تب حضرت نے حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آپ یہ نہ منظور رکھنا اور تو سفر سے آتا ہی

۱۴۳۰ کثرت سے جماع کر نا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے تب نزدیکی کیجیو ق میمونۃ بنت الحارث آما انک لو اعطیتہا اخوالک کان اعظم لاجرک قالہ لما اعتقت ولیدۃ بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ رضہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اونھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۳۱ معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ ہی ھ ابو قتادۃ آما انہ لیس فی النوم تفریط انما التفریط علی من لم یصل الصلوۃ حتی یجیء وقت الصلوۃ الاخری فمن فعل ذلک فلیصلہا حین ینتبہ لہا فاذا کان الغد فلیصلہا عند وقتہا قالہ عداۃ لیلۃ التعریس بعد ما صلی الفجر مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہی کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوسے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد ف حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سوئے اور چند صحابہ کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی

۱۴۳۲ صحابہ نے کہا کہ ہم سے تقصیر کا کیا کفارہ ہی حضرت نے حدیث فرمائی ق ابن عباس آما انہما لیذہبان ما یعذبان

فِي لَبِيبٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَمِنْ فَوَائِدِ الْبَابِ لَا يَسْتَنْزِهُ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر ان دونون پر عذاب ہوتا ہی اور ان پر کسی مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا ف حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیرکے دونون قبرون پر گاڑدی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی اوسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی م ابو سعید رض اما انی لم استحلفکم تهمة لکم ۱۴۳۳

ولکنه اتانی جبرئیل فاخبرنی ان الله یباهی بکم الملائکة ف قاله حین خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر الله ونحمده علی ما هدانا للاسلام ومن به علینا قال الله ما اجلسکم الا ذاک قالوا والله ما اجلسنا الا ذاک

مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مینے تمسے بدگمان ہوکر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اوسکے سوا اور کسی کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا ف معمول ہی کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرمایا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خاص فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سعد بن ابی وقاص اما ترضی ۱۴۳۴

ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی ف قاله لعلی رضی الله عنه عند خروجه الی غزوة تبوک بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہو میرے نزدیک بمنزلے ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیجاتے دلیل جان کے اونکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین جب حضرت نے علی مرتضی کے دل کے واسطے حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہوچکا م عمرو بن العاص اما علمت ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة تهدم ما کان قبلها وان الحج یهدم ما کان قبله ۱۴۳۵ ف قاله له حین قبض یده عند البیعة فقال مالک یا عمرو قال اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قال ان یغفر لی مسلم مین

عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہی پھر حضرت نے عمرو بن عاص رضی سے کہا جب کہ وسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای عمرو تجکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اوسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیر گناہ معاف ہوتے ہین کبیر گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہین واللہ اعلم ھ ابو ھریرۃ اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجکو ضرر نکرتے یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا ف معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی ق ابو ھریرۃ اما وابیک لتنبأنہ ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنی زاد مسلم وتأمل البقاء ثم انفقا ولا تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم بقولہ اما وابیک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہوجاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت پر اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پونہچے اوس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم مین اما وابیک کی روایت ہی ف ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی نچاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اوس وقت یہ کیوکر دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو بلا یعنی وارثون کو ق المسیب بن حزن اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ ما کان للنبی والذین اٰمنوا الی قولہ اصحاب الجحیم قالہ لابی طالب عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤنگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہو گی پھر خدا نے یہ آیت اتاری کہ پیغمبر اور ایماندارون کو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ انکے قرابتی ہون حال انکا اونپر ظاہر ہوچکا ہی

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین جیسے حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ ای چچا لا الہ الا اللہ کہدے تو مین جہد سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑ نا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا رہتے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی ف

ابوہریرہ اما یخشی احدکم اذا رفع رأسہ قبل الامام ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار او یجعل اللہ صورتہ صورۃ حمار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے ف یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت واجب ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مثل ہی ف ابوہریرہ مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیہما جبتان او جنتان من حدید اذا ہم المتصدق بصدقۃ اتسعت علیہ حتی تعفی اثرہ واذا ہم البخیل بصدقۃ تقلصت عنہ وانضمت یداہ الی ترا قیہ وانقبضت کل حلقۃ الی صاحبتہا فیجتہد ان یوسعہا فلا یستطیع ویروی فلا تتسع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہانت جن پر دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر لنبی چوڑی ہوجاتی ہی یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی ف یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہوجاتا ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی بکمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی ھ ابوموسی مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحی والمیت مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی ھ جابر مثل الصلوات الخمس کمثل نہر جار غمر علی باب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمسا مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گھر کے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی ھ النعمان بن بشیر مثل القائم فی حدود اللہ

والواقع فيها كمثل قوم إستهموا على سفينة فأصاب بعضهم أعلاها وبعضهم أسفلها
فكان الذين في أسفلها إذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم فقالوا لو أنا خرقنا في
نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا فإن تركوهم وما أرادوا هلكوا جميعا وإن أخذوا على
أيديهم نجوا ونجوا جميعا بخاری مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر
کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب انھون نے پانی
چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون
کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑ دیا یعنی توڑنے سے منع نکیا
تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف
یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول
ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونو شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا
تو سب باد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اونمین
سبکی بربادی ہی ف ابن عمر مثل القرآن مثل الإبل المعقلة إن عقل صاحبها أمسكها وإن تركها ۱۴۴۴
ذهبت بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے
رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا
ف أبو موسى مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن ۱۴۴۵
الذي لا يقرأ القرآن مثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن
مثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة
ليس لها ريح وطعمها مر بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے
ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا کھجور کی سی
مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مرو کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور
اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا ف
یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی
اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان
کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو ۱۴۴۶
منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن ق جابر مثل المؤمن من مثل السنبلة تخرها الريح فتعقمها

دو دوبون بھی
من المنکر کو اگر
تمین ناقدرین
دو صورت ہونگی
دو دفع نہ کرسکے

مرّة وقيع الخراى ومثل الكافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتى تنقعر بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی اوندھی ہوتی ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہی کہ ہمیشہ
کھڑا رہتا ہی یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو تو جڑ سے
اوکھڑ جاتا ہی جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہوجاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا
احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ جانے ۱۴۴۷ ھ النعمان بن بشیر مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم كمثل
الجسد اذا اشتكى بعضه تداعى سائره بالسهر والحمى مسلم مین نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ
مین شریک ہوجاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا
حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین
اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نہ چھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی ۱۴۴۸ ھ ابن عمر مثل
المنافق كمثل الشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرّة وتعار الى هذه مرّة مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار رہی کبھی ایمان کی
بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کسیطرف نہ اودھر کا نہ اودھر کا ۱۴۴۹ ھ جابر مثلي و
مثلكم كمثل رجل اوقد نارا فجعل الجنادب والفراش يقعن فيه وهو يذبّ عنها وانا
اخذ بحجزكم عن النار وانتم تفلتون من يدي مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل
اور تمھاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین
پکڑنے والا ہون تمھاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہون
مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا ہاتھ پکڑکے
روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی ۱۴۵۰ ق جابر مثلي ومثل
الانبياء كرجل بنى دارا فاكملها واحسنها الا موضع لبنة وجعل الناس يدخلونها
ويعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء
بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو
اوسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان
کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ میسے پیغمبرون کو ختم کیا ف
یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہوگیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے

وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ کریگا
۱۴۵۱ **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اِیَّاکُمْ اور ایاک ہی **ف** ابوسعید رضی اللہ عنہ سے
الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ بخاری اور
مسلم میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے
کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں کی بغیر نشست کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا
کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی
تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا
۱۴۵۲ **ف** یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے **ف** عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ اَلْحَمْوُ
الْمَوْتُ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتوں پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا
یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتے داروں کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاویں یا نہ جاویں حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے
رشتے داروں کا عورت پاس جانا موت ہے یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے داروں
۱۴۵۳ کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں **نح** ابوھریرہ رضی اللہ عنہ **ق** اِیَّاکُمْ
وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی
۱۴۵۴ بڑی جھوٹی بات ہے **ف** یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے **ق** انس رضی اللہ عنہ اِیَّاکُمْ
وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم
۱۴۵۵ کافر ہو **ف** یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہے **ه** ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلْفِ
فِی الْبَیْعِ فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے
کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی ہے **ف** یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اصرار سے کھاتا ہے کہ والله یہ چیز اتنے کی ہے
اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں ہر چند آدمی دھوکا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اوس مال میں
۱۴۵۶ برکت نہیں رہتی **ق** ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ **نح** اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو لگاتار روزوں سے اور بڑے روزوں سے صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو بڑے
روزوں سے بچو بڑے روزوں سے **ف** وصال اور بڑے کا روزہ اوسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ
۱۴۵۷ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ بڑے کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہ ہو تو حرام ہے **ه** ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ **قال**
لِاَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے

حضرت نے ابوالہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو انھون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت اور اصحاب ابوالہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے کیا پھر ابوالہیثم آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تیسرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک نوکری مین ترا درخت اور گدر کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابوالہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیق رض اور فاروق رض سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو تمنے تکمہ الیقین کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیا وی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست معہود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر انا ہی ق البراء بن عازب انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اللھم نزل نصرک قالہ یوم حنین ۱۴۵۸ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹھ نہین مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اوتار حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے براء نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوٹھ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت سواری سے نیچے اترے اور کافرون پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا ھ انس انا اقول انا شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ الا رجل واحد ۱۴۵۹ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد سوے اوسکی امت مین کوئی تصدیق نکریگا ف یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی ق ابوھریرۃ انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات ولیس بینی وبینہ نبی ۱۴۶۰ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی بہ نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین ف سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے تو عیسی کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قریب تر ہون یعنی اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیط آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا ق ابوھریرۃ انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن توفی من المؤمنین فترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ ۱۴۶۱ بخاری اور مسلم

مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کا ابتدائے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو قرضدار ہون وے قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین ه

۱۴۶۱۲ ابُوهُرَيْرَةَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ پہلا مین ہون ف یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندے ہوکے نکلین گے سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰؑ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت قبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاوے گی

دلیل سیادت آنحضرت صلعم از انجیل

۱۴۶۱۳ ه جَابِرٌ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ اُحد کے شہیدون پر ف جنگ اُحد مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن جانتا ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون

۱۴۶۱۴ ق جَابِرٌ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر

۱۴۶۱۵ ه اَبُوْمُوْسٰى اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَفِيْ اَطْرَافِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمتہ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمہ ہون اور ابومین نبی التوبہ کی ذکر نہین ف حضرتؐ نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی ہین سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سب کا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ قبول ہی اور نبی الرحمتہ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد مستقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

جواب اعتراض نصاری بر اثبات نبوت آنحضرت صلعم از زبور

کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حال انکہ خونریزی در دست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی نہین کی اوسکا جواب ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نہ چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے خراب ہون چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اوسکے توریت اور زبور کو نصاری حق جانتے ہین حال انکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبتناک کام دکھلائیگا اور زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین جنکو یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور بسیار کی اولاد کا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاری کو ناپسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے کہ عیسیٰ نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اور پہلوان اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین

۱۴۶۶ **مسہل بن سعد** انا وکافل الیتیم کہاتین فی الجنۃ واشار بالسبابۃ والوسطی (مسلم)

سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا اور جہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے آپسمین ان دو انگلیون کو

۱۴۶۷ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اسم فعل ہی **ف** عایشۃ دونکم یا بنی ارفدۃ **قالہ** یوم عید للسودان وکانوا یلعبون بالدرق والحراب (بخاری) اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو ای ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے **ف** ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عایشہ رضہ کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے پھری گدگے کی کثرت خصوصا ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی

۱۴۶۸ **ف** عایشۃ علی رسلک فانی ارجو ان یؤذن لی **قالہ** لابی بکر قبل الہجرۃ (بخاری) اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہو جاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضہ سے کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا صدیق کے کس کو نہ ٹھہرایا **ف**

۱۴۶۹ **صفیۃ بنت حیی** علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی (بخاری) اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رضہ سے روایت ہی

کرعفت نے دو انصاری عورتوں کو بلایا کہ جلدی نکر و گھر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہے ف صحیح بخاری میں یہ پوری روایت یوں ہے کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد میں حضرت کی ملاقات کو آئیں اور حضرت رمضان میں اعتکاف میں تھے حضرت سے بات چیت کرتی رہیں رات زیادہ گئی حضرت اذکو یو نہچانے چلے راہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہیں گمان نہ ہو انصاریوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانوں سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کر دیوے تاکہ لوگ بدگمانی میں گرفتار نہ ہوں ف

۱۴۷۰ أَبُو مُوسَى عَلَى رِسْلِكُمْ أَعْلِمُكُمْ وَأُبَشِّرُكُمْ إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَهُ حِينَ عَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو میں تمکو سکھلاتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں کہ الحمد للہ کا تم پر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یوں حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی میں کسینے نماز نہیں پڑھی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت آدھی رات کے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں

۱۴۷۱ اسوقت تمہارے شریک نہیں هر أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں ف یعنی حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تجھ خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون

۱۴۷۲ اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ میں اطاعت حاکم کی نہیں هر ثَوْبَانُ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَهُ مسلم میں ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدوں کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نہ کریگا کہ خدا اوسکے سبب سے تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھوں نے

۱۴۷۳ حضرت سے پوچھا کہ حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت میں لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی هر جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدَيْنِ الْبَهِيمَيْنِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھوں پر دو سفید داغ ہوں کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح میں جابر رض سے

۱۴۷۴ روایت ہے کہ اول حضرت نے کتوں کے قتل کا حکم کیا یہانتک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کتوں کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پچھلا پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابر نے کہا پھر میں نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریاں چراتے تھے

حضرت نے فرمایا کہ تمان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہوگا جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ
ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ اور
۱۴۷۵ پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان توامت کا انتظام کرسکین **ه** ابوھریرۃ علیکم من الاعمال
بما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم
پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عایشہ رضہ سے بخاری مین
روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی ٹنگائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑلیتی
حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبتک
بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو
۱۴۷۶ **خ** عایشۃ مہلا یا عایشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش بخاری مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بیحیائی سختی اور بدگوئی سے
ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو ساتھا حضرت عایشہ رضہ نے بھی عوض مین سخت کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سر پر لام ہی **ق** جابر لک الثمن ولک الجمل لک القمر
۱۴۷۷ ولک الجمل **قال له** بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی
تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا **ف** حضرت نے جابر رضہ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور
۱۴۷۸ اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی **ق** ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری لک بها یوم القیمۃ
سبع مائۃ ناقۃ کلها مخطومۃ **قال** لرجل جاء بناقۃ مخطومۃ فقال هذه فی سبیل اللہ
مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی حضرت نے
۱۴۷۹ اوسکے دسے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی **ه** جابر لکل داء دواء فاذا اصیب
دواء الداء برأ باذن اللہ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو
پونہچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو
نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ
سو بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی **ق** ابن مسعود وانس لکل غادر لواء یوم القیمۃ
۱۴۸۰ بقدر غدرته بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن کو توڑنے
والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین **ق**
۱۴۸۱ ابوھریرۃ لکل نبی دعوۃ یدعو بها فاریدان شاء اللہ ان اختبی دعوتی شفاعۃ لامتی
یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی
اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ خیر کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **ف** ہر چند پیغمبرون کی

بہت دعائیں مقبول ہوتی ہیں لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہے اور باقی میں امید ہوتی ہے یقین نہیں حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن میں انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی شعر اے مسلمانون کرو شکر خدا تمنے پایا مصطفیٰ سا پیشوا دیکھو کیا تمپر تھا رحم مصطفا حول محشر کا بھی سامان کر گیا تکواب لازم ہے اوسکی پیروی دور کر دو بدعتون کی گرد ہی

۱۴۸۲ ح معن بن یزید مالک ما نویت یا یزید ولک ما اخذت یا معن بخاری میں معن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تجکو ملچکا جو تو نے نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا ای معن ف یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے ناواقفیت یزید کے بیٹے معن کو تاریکی میں یا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال کہا حضرت نے یہ سنکر فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب امام اعظم اور امام صحمد کا کہ اگر تاریکی میں باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہے دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہیں

۱۴۸۳ ح عائشۃ لکن افضل الجہاد حج مبرور بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہے ف بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہیں اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کریں آپ نے حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہیں اونکے حق میں مقبول حج جہاد کے برابر ہے یا مقبول حج وہ ہے جسمیں گناہ نہیں

۱۴۸۴ ف ابو ہریرۃ للمملوک المصلح اجران بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہیں ف یعنی ایک تو اپنے خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

۱۴۸۵ ف ابو ہریرۃ للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا اسپر واجب ہے اور اوس سے کام اوسکی طاقت ہو ف

۱۴۸۶ جبیر بن مطعم لی خمسۃ اسماء انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہون اور احمد ہون اور میں ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور میں عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون

۱۴۸۷ ف اس فصل میں وہ حدیثین ہیں جنکے سر پر لم یالن ہے ح ابو ہریرۃ لم یتکلم فی المہد الا ثلثۃ عیسی بن مریم وصاحب جریج وبینا صبی یرضع بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا جھولے اور گود میں بولا سوائے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے لڑکا اوس حالت میں کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنی شیر خوارگی کی حالت میں ان تین کے سوا کوئی بچہ نہیں بولا حضرت عیسی کا بولنا تو قرآن میں مذکور ہے کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں جریج ایک

۱۴۸۸

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی ماں وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ماں اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ماں نے یون دعا دی کہ الٰہی یہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بد اعتقاد ہوگئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسپر مارنے لگے جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہے تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہے تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین انگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہے کہ اوسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نکرنا پھر اوسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی اوسواسطے مینے تیرے خلاف دعا کی ۱۴/۱۹

ق ابو ہریرہ رضی کو یکذب ابراہیم النبی قط الا ثلث کذبات ثنتین فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرہم ھذا وواحدۃ فی شان سارۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو سوا تین بار کے دو بار تین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین ف حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تھا وہ لوگ بنے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیم نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے نجانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکا قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانے مین جاکر سب بتونکو توڑا اور تبر توڑ کر بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر تبر توڑ کے رکھے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر روے لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیم نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیم نے اوسکی طرف توجہ کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ہے تو یہ سچا ہے مین حقیقت مین

سچ تھین اور ظاہر ہین جھوٹھ م ابن عباس لو یکن لھم یومئذ من حب و لو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی کاھل ملۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نتھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی اونکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہی کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہی کہا پانی آپ نے سنکے دعا کی ای اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے ق ابو ہریرۃ لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا صحابہ نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے ف یعنی بدون رحمت اور فضل الہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہی اور عمل اوسکا اثر اور پتہ ہی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لکھا ہی م انس لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ما شاء ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ ویتنظر الیہ فلما راہ اجوف عرف انہ خلق لا یتمالک مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہی کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوکھ مین بیقرار ہوجایا کریگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہی کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا کے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہی فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہی اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہی سبکو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوکھ مین اسکو اپنی جان پر قابو نہ رہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر فضیلت دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا ق جابر لما کذبتہ قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مین اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے جو بتانا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لکھا ہی ق فاطمۃ بنت قیس اما ابو جھم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ قالہ لما خطبھا ابو جھم ومعاویۃ بن ابی سفیان

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکا نکھاوے یہ غیبت مین داخل نہین ق المسور بن مخرمة وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ق لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِينَ أَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب وے مسلمان ہوئے ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونے کو آئے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین ق عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طَرِيقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طَرِيقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهِ حَتَّى تَمُوتَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تونے اپنے بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وے راہین جو تونے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدون کا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی یہ قسمت مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا تا دمتک ف عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل یہ کافرونکی راہین ہین پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین ادھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سرا آسمان سے لگا تھا اور اوسکے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سرا تو آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سرے کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ ق لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعِرَّانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى بخاری اور مسلم مین یعلی بن

۱۴۹۴ فصل دوم در مسئلہ عیب بیان کردن بجہت نصیحت

۱۴۹۵ فصل سوم در بیان کافر و مسلمان شدن و دزدی کردن و بیان کردن بجہت نصیحت

۱۴۹۶

اُمیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے کپڑے کی ہے اوسکو تو دھوڈال تین بار اور جبّے کو تو نکال قال پھر کر اپنے عمرے میں جو تو اب نے حج میں کرنا ہے حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام میں آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہیں یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہیں **ف** راوی سے روایت ہے کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہے کہ میں حضرت کی صورت وحی اوترنے کے وقت دیکھوں جب حضرت جعرانہ کی منزل میں جو مکے کے پاس ہے اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اور اوسنے پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو میں نے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوترچکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اوسکو بلا لائے حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہیں

۱۴۹۷ **ق** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثًا اَکُفُّ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ ثُمَّ کِلْتَیْہِمَا **قالہ** حِیْنَ یُمَارُ وَاِنِّی الْغُسْلِ عِنْدَہٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَاْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پانی ڈالتا ہوں اپنے سر پر تین اُنجل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب اصحاب نے حضرت کے پاس غسل میں شک اور تردد کیا بعض قوم نے کہا میں تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہوں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہے عرب میں اکثر تغار سے غسل کرتے تھے سو اوسطے حضرت نے اُنجل کو ذکر کیا

۱۴۹۸ **ق** عَائِشَۃُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰہُ وَکَرِہْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا کہ لوگوں پر فساد اوٹھاؤں **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچویں باب میں مفصل ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہے لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے

۱۴۹۹ اور اپنے مزید کرم سے بدلا نہ لیا **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ اَجَابَہٗ بِھَا حِیْنَ سَاَلَہٗ عَنْھُنَّ قَبْلَ اِسْلَامِہٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاوے گی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی ہوئی ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتوں کا حضرت نے عبداللہ بن سلام کو اوسوقت جواب دیا جب اونھوں نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینوں باتوں کو پوچھا **ف** عبداللہ بن سلام مدینے میں یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے میں تشریف لائے تو عبداللہ بن

سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی
نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے ۱۵۰۰ م ابو سعید امّا اھل النار الذین ھم اھلھا فانھم لا یموتون فیھا
ولا یحیون ولکن ناس اصابتھم النار بذنوبھم او قال بخطایاھم فاماتتھم اماتۃ حتی
اذا کانوا فحما اذن بالشفاعۃ فجیء بھم ضبائر ضبائر فبثوا علی انھار الجنۃ ثم قیل یا اھل
الجنۃ افیضوا علیھم فینبتون نبات الحبۃ تکون فی حمیل السیل مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ
کی آگ لگے گی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے
کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا
اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنی کافر
جو دوزخ کے لیے بنے ہین اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین جین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ
مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے
م زید بن ارقم امّا بعد الا ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی ۱۵۰۱
فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ النور والھدی فخذوا بکتاب اللہ
واستمسکوا بہ واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم
اللہ فی اھل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ فیہ الھدی والنور من استمسک بہ واخذ بہ کان
علی الھدی ومن اخطاہ ضل وفی روایۃ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدی ومن
ترکہ کان علی ضلالۃ مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا
دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا
کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول
تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ
چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے معاملے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے
معاملے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے معاملے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو
اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی
رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف روایت ہی
کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پونہچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے
خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

حضرت کے ساتھ آئے یہ سان سے ہر ایک کی راہین بیٹھین تھین ہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم جہادی اسواسطے کہ
حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ
قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین ہمیشہ زندہ نہین رہسکتا
کہ تجسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز
مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین
نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون
اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہرچند آپکو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن
حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت امام زادون
کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوا ے امامون کے
قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا گویا اونکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم اما بعد فان ۱۵۰۲
اخواكم قد جاؤنا تائبين وراني قد رايت ان ارد اليهم سبيهم فمن احب منكم ان
يطيب ذلك فليفعل ومن احب منكم ان يكون على حظه حتى نعطيه اياه من اول ما يفيء
الله علينا فليفعل يعني وفد هوازن بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوکے ہمارے پاس اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہی کہ انکے جورو اور لڑکے
جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی کو عوض پھیر دیوے
اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر برقرار رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی بطور قرض دیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہی ق جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اور اونکے
جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہوگیا جب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہی اور اگر کسیکو نہ دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے اگر ۱۵۰۳
سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیدے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی م حجر عن ابیه قال قال رسول الله
الله الذي انزل في كتابه يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها
زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله
كان عليكم رقيبا يا ايها الذين امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا الله ان

اللہ خبیر بما تعملون ۞ تصدق رجل من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین پھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمھارا حال جانتا ہی آی ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہان تک حضرت نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریر رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال رض سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہی اکہ قیامت مین خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت مین ہی کہ عمر فاروق مٹھی بھر اول درمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اوس راہ پر چلنے والون کا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بدراہ نکالیگا تو سب کا عذاب اوسپر پڑیگا ۵ جابر رض اما بعد ۱۵۰۴

فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی ف یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو سوا اسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کاموں سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو

خ ابن عباس رض امابعد فان ھذا الحی من الانصار یقلون ویکثر الناس فمن ولی شیئا من امۃ محمد فاستطاع ان یضر فیہ احدا او ینفع فیہ احدا فلیقبل من محسنھم ویتجاوز عن مسیئھم ۱۵۰۵

بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کسی حاکم ہوئے محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذر کرے

ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کریں تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگر جنمین حد مارنے کا گناہ کریں تو حد نہ مارے اسواسطے کے حدود دین مین معاف نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

۱۵۰۶ خ عمرو بن تغلب اما بعد فوالله اني لاعطي الرجل وادع الرجل والذي ادع احب الي من الذي اعطي ولكني اعطي اقواما لما ارى في قلوبهم من الجزع والهلع واكل اكثر اما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير فيهم عمرو بن تغلب بخاری مین عمرو بن تغلب سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک کو اور چھوڑتا ہون دوسرے کو سو
جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون لیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ
مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر
ڈالی ہی اونمین مین عمرو بن تغلب بھی ہی ف حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت
کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب سمجھو
بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ مین صبر لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون ف عائشة
۱۵۰۷ اما بعد يا عائشة فانه بلغني عنك كذا وكذا فان كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت
المممت بذنب فاستغفري الله وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ ای عایشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات
پونہچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف
توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی ف
۱۵۰۸ جب حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہوچکا خ ابو الدرداء اما
صاحبكم فقد غامر يعني ابا بكر رضي الله عنه بخاری مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے
تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات
مین رنج ہوگیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہوگئی
۱۵۰۹ ق كعب بن مالك اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك قاله له بخاری اور مسلم مین
کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے حضرت نے کعب بن
مالک سے فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے
سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھاکر حضرت کو راضی کرلیا جب کعب سے پوچھا تو نے سچی مسلمان تھے انھون نے کہا کہ حضرت سے
سواری خریدی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نتھا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالیٰ نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی
توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آسمین اور ترمذی مین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر شیخی مین خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

۱۵۱۰ م المقداد احدی سفاتک یا مقداد ق له لما ضحک المقداد الی ان وقع الارض
یشیر به حصة النبی صلی الله علیه وسلم من اللبن وحلبه الا عن الثلث مرة ثانیة مسلم عن
مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری یاد خوؤں سے ایک بدخو یہ بھی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد رضی تک
ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینوں بکریوں کے دوہنے کی جہت سے ف

۱۵۱۱ اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا ما ہذہ الا رحمة کے بیان مین م ابو ھریرة رضی انثنتان فی الناس
ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحة علی المیت مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوین لوگون
مین ایسی ہین جو اُنکے حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمین ہین ایسے اگر انکو

۱۵۱۲ حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی ق ابو موسی جنتان من فضة انیتھما وما فیھما وجنتان
من ذھب انیتھما وما فیھما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبریاء
علی وجھه فی جنة عدن بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور
جو چیز اونمین ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتین ہین اونکے برتن اور جو چیز اونمین ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے
درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوے ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت مین

۱۵۱۳ ف اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربه جنتان ہ ومن دونھما جنتان کا بیان ہی م ابو ھریرة رضی صنفان
من اھل النار لم اَرھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات
عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن
ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرة کذا وکذا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی
لوگ ہین کہ اونکو مینے نہین دیکھا ایک قوم تو وے ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلون کی دمین کہ اونسے لوگون کو
مارینگے اور دوسری قسم وے عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی
ہین سر اونکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وے عورتین بہشت مین نجاوینگی اور اوسکی خوشبو پاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو
ملتی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت مین ایسے لوگ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین
جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین
اور ننگی ہین یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا

۱۵۱۴ لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق ابو ھریرة رضی
کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظیم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے

۱۵۱۵ نزدیک پیارے ایک تو سبحان الله وبحمده دوسرے سبحان الله العظیم خ ابن عباس رضی نعمتان مغبون فیھما کثیر
من الناس الصحة والفراغ بخاری مین عبد الله بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر

لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ
آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور مباہات مین
۱۵۱۶ اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین ۵ ابوھریرۃ ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن
امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا طلوع الشمس من مغربھا والدجال ودابۃ الارض
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے نکلین تو اوس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو اون
نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے
نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یے نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہوگئی ایمان
۱۵۱۷ بالغیب باقی نرہا سو اسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق ابوھریرۃ ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم
القیمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعہ
من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف لہ باللہ لاخذھا بکذا فاکذا
فصدقہ وھو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لا یبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منھا وفی
وان لم یعطہ منھا لم یف بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا
اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو
اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس
جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال انکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹھی
قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے
اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اوسنے عہد نہ پورا کیا ف بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت
۱۵۱۸ گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین ۵ ابوھریرۃ ثلثۃ لا یکلمھم
اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولا ینظر الیھم ولھم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب
وعائل مستکبر مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن
اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار
دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو رولڑکے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون
کی خبر گیری کرے ف ہر چند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین بری ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بیموقع اور
۱۵۱۹ کہ باوجود پیرہونے کے حرام کاری پر سر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے
گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی ۵ ابوذر ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم
ولھم عذاب الیم قال فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات قال ابوذر خابوا
وخسروا من ھم یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب سلم من

ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور انکی طرف نظر رحمت نہ کریگا اور
اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وہ لوگ
اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وہ لوگ یارسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے
۱۵۲۰ دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھاکر ق ابوموسیٰ سے ثلثة
لهم اجران رجل من اهل الكتاب امن بنبيه وامن بمحمد والعبد المملوك اذا ادى حق
الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطؤها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن
تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین
جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک
جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو
ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے
۱۵۲۱ اوس سے نکاح کرلیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک تو اسکے تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا ھم ابوقتادہ
ثلثة من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة
احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب
على الله ان يكفر السنة التي قبله مسلم مین ابوقتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے
اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے آیہ کہ گناہ مٹا دیگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا
گناہ مٹا دیگا ف مصابیح مین ابوقتادہ رضہ سے روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے کہا یارسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا
ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر
۱۵۲۲ روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا ھم ام سلمة
ثلث للثيب وسبع للبكر مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین رات تین بیوہ عورت کو اور سات رات تین
کواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین رات برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات رات رہے اور یہی
۱۵۲۳ مذہب ہی امام شافعی کا ق انس ثلث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب
اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد اذ انقذه الله
منه كما يكره ان يقذف في النار بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ
جسمین ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ محبوب ہو
دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

آگ سے ڈرتا ہی ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سب کی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا ھ ابو مالک الاشعری اذ بعض امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن الفخر بالاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ

۱۵۲۴ مسلم مین ابو مالک اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین ایسی ہین جنکو نہ چھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا تیسرے ستارون سے یعنی بخت کی تاثیر سے مینہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور

۱۵۲۵ خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی الا ماشاء اللہ مین رکھے ق عبد اللہ بن عمرو اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین یہ چارون ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہوگی اون چارون سے تو اوس مین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہان تک کہ اوسکو چھوڑ دے وہ ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو اوسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے تیسرے یہ کہ جب قبول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے

علامات منافق دو قسم پر مشتمل ہین

حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہی لیکن سست اعتقاد اور فسق وفجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بدکامون سے بچتا پھر جب ان

۱۵۲۶ کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا ق طلحۃ بن عبید اللہ خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن فقال لا الا ان تطوع قال وصیام شھر رمضان فقال ھل علی غیرہ فقال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوۃ فقال ھل علی غیرھا فقال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقص منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق وفی روایۃ دخل الجنۃ وابیہ ان صدق

بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت سے اوس مرد نے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ کے سوا بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ مراد کو

پونہچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی ف حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے تھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوائے سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور تھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی ق

۱۵۲۷ عائشہ خمس من الدواب کلهن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات ہین مارڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا ف جب مکے مین اوکا مارڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی ق

۱۵۲۸ ابوھریرۃ سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین کھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُمنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجد دن مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس مین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھہ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھہ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الہی سے روپاھ عائشۃ عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال الراوی ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین بید الیشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھہ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جمے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو ش عبد اللہ بن عمرو رفعہ اربعون خصلۃ اعلاھا منیحۃ العنز ما من عامل یعمل بخصلۃ منھا رجاء ثوابھا وتصدیق موعودھا الا ادخلہ اللہ بھا الجنۃ بخاری

۱۵۳۰ میں عبد العزیز بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین ان سب سے اعلی اونمدہ بکری کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیوے

نہیں کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اول حالیس خصلتوں سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین
داخل کریگا ف اس حدیث مین اول حالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام اوہین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

۱۵۳۱ **فصل** اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ والذي هريرة والذي نفس محمد
بيده لا يسمع بي احد من هذه الامة يهودي ولا نصراني ولا يموت بالذي ارسلت
به الا كان من اصحاب النار مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی
کہ نہ سنیگا مجکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان
نلانے والا دوزخیون سے ہوگا ف امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب
داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین اس حدیث سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی ف
یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب
کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین

۱۵۳۲ اون سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا هريرة والذي نفس محمد بيده ليأتين
على احدكم يوم ولا يراني ثم لان يراني احب اليه من اهله وماله معهم مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا
اوسکے نزدیک دوست ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت
کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دیدار کرنیوالے یقین کامل ہوتا تھا آداب اور

نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق

۱۵۳۳ محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین هريرة حنظلة الاسيدي والذي نفسي
بيده ان لو تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي
طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات مسلم مین حنظلہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا بحضور رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی مین ہو تو البتہ
تمسے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہاری راہون مین لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت
یاد پروردگار ف مصابیح مین حنظلہ سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا
ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے
دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے اٹھ آتے ہین اور جورو اور لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب
حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے اور مشغولون کا عالم نظر سے اسواسطے
وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجانا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت بجہان اگر نبودے ۞ از عمر دے

۱۵۳۴ بسر نبودے ق انس والذي نفسي بيده انكم لاحب الناس الي هرتين يعني الانصار بخاري

اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار اسکو فرمایا ۱۵۳۵ خ ابو سعید و قتادۃ بن النعمان والذي نفسي بيده انها لتعدل ثلث القرآن یعنی سورۂ اخلاص بخاری میں ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی قرآن کی تہائی کے ۱۵۳۶ ه ابو ذر والذي نفسي بيده لا ينتهي آخر من عدد نجوم السماء وكواكبها الا في الليلة المظلمة المصحية اواني الجنة من شرب منها لم يظمأ آخر ما عليه يشخب فيه ميزابان من الجنة من شرب منه لم يظمأ عرضه مثل طوله ما بين عمان الى ايلة ماؤه اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فقاله له حين قال يا رسول الله ما آنية الحوض مسلم میں ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے ستاروں کی گنتی سے برتنوں کی کثرت جان کہ جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہی اندھیری بدلی والی رات میں بہشت کے برتن جو اوس میں پیے پیاسا رہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اوس سے پیے پیاسا نہ رہے اوسکا چوڑاؤ لمبائو کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں ف عمان اور ایلہ شہر ہیں شام میں ق ابو هريرة والذي نفسي بيده لاذودن رجالا عن حوضي كما تذاد الغريبة من الابل عن الحوض بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ البتہ میں ہانکونگا کچھ مردوں کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہیں ف یعنی کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے ۱۵۳۸ م ابو هريرة والذي نفسي بيده لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنون حتى تحابوا اولا ادلكم على شيء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ بہشت میں نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہ ہوگے جبتک آپسمیں محبت نہ پیدا کروگے کیا میں تمکو نہ بتلادوں وہ چیز کہ جب اوسکو کروتو آپسمیں دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کردو اپنے مسلمان لوگوں میں ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہوا اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام کے اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعاے خیر ہی یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہوسکتی اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اوسٹ زمانہ ہوگیا ہی کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتے ہیں محبت اور خیر خواہی کی چیزاون اونکے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی خ ابو هريرة والذي نفسي بيده لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه ۱۵۳۹

من ولده ووالده بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا
ایماندار نہین ہوتا کا جب تک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن ف یعنی جب میری
۱۵۴۰ رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے ھ انس والذي نفسي بيده لا يؤمن
عبد حتى يحب الجار او قال لاخيه ما يحب لنفسه مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے بھائی سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان
۱۵۴۱ سے ویسی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی ھ ابوهريرة والذي نفسي بيده لتسئلن عن هذا النعيم
يوم القيامة اخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم تروا حتى اصابكم هذا النعيم له لابي بكر
وعمر رضي الله عنهما مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو یہ نعمت ملی
یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروقؓ
بھوکھ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت
۱۵۴۳ الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ھ انس والذي نفسي بيده لتضربونه اذا اصدقكم ولتكذبونه اذا
كذبكم يعني غلاما اسود لبني الحجاج كان على رواياقس يقام بدر مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے
جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرتؐ کا
لشکر اوترا تو حضرتؐ کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوسکے
لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین انکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تب اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے
کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تب اصحابؓ نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن
ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی
۱۵۴۴ ف ابوهريرة والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر
الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوترےگا تم مین ای مسلمانو عیسیٰ مریمؑ کا
بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گراویگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کوئی اوسکو
قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو
مٹاوینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے
ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیٰ سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیٰ
۱۵۴۴ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے ف سعد بن ابي وقاص لابي اباعمر مرتضا

کی تعلیم و قتل خوک و وضع جزیہ و کثرت مال و دولت و نزول عیسیٰ علیہ السلام

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ ھٰذَا رَوَاہُ سَعْدٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَطُّ سَالِکًا فَجًّا قَالَہٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ نہیں ملتا تجھسے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ میں جو تیری راہ کے سوائے ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابوہریرہ رضی کی روایت میں قطّ کی لفظ سالکا فجّا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب میں کچھ فرق نہیں یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق رضی کے حق میں فرمائی ف مصابیح میں روایت ہی کہ عمر فاروق رضی نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتیں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں جب عمر فاروق رضی کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے میں ہو گئیں جب عمر فاروق رضی اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتیں کرتی تھیں جب تمھاری آواز سُنی تو سب پردے میں ہو گئیں عمر فاروق رضی نے عورتوں سے کہا ای دشمن اپنی جانوں کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی تو عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تمسے ڈرتے ہیں کہ تم کڑے مزاج کے ہو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑا پن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہیں سکتے حرام کاموں کا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروق کو حضرت کے وقت میں محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اون سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہیں ویسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق رضی کی فضیلت حضرت پر ثابت نہیں ہو سکتی ف ۱۵۴۵ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَتَاْبٰی عَلَیْہِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْھَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہیں جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ وہ میرے غصے رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ف یعنی عورت کو خاوند سے اس کام میں انکار کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی

فصل ۱۵۴۶ اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر قسم ہی بلفظ واللہ ف ابوھریرۃ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ میں مقرر استغفار کیا کرتا ہوں خدا سے اور توبہ کرتا ہوں دن بھر میں ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت میں استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث میں استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگوں کو بدرجہ اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی ۱۵۴۷ ف اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَہٗ فِیْ اَحَدِ حَدِیْثَیْہِ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں مقرر خدا کا رسول ہوں اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھدو محمد بن عبداللہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ ایکے سال آئے عمرہ کیے حضرت پلٹ جاویں اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاویں حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافروں نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہیں مانتے نہ لکھیں بلکہ محمد بن عبداللہ

ف فصل میں جو حدیثیں ہیں جنکے سر پر قسم ہی بلفظ واللہ

لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تمسے کیوں لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے حضرت نے حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو
۱۵۴۸ کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا ف ابو ہریرۃ واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فی اھلہ اثم لہ عند اللہ من
ان یعطی کفارتہ التی فرض اللہ علیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر
تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ
۱۵۴۹ دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی ف یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہنچے تو قسم کا
توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل وستان جبل ست وکفارت یمین سہل ق ابو ھریرۃ وابو شریح
الخزاعی واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا یأمن جارہ بوائقہ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض اور ابو شریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا
قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یارسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسائے لوگ
رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسائے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی ق
۱۵۵۰ البراء بن عازب واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا والمشرکون قد بغوا علینا اذا ارادوا فتنۃ ابینا بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
سو اوتارے تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جہاد مین اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی
کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے ف سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا
حضرت نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے
۱۵۵۱ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر سین ہی ف عقبۃ بن عامر سیکفیکم علیکم ارضون فایکم
یکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلھوا باسھمہ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب
تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غنیمت ف یعنی روم اور ایران کی زمین
فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس
۱۵۵۲ حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرت کے بعد ہونگین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کی ق ابو ھریرۃ ستکون
فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من الماشی والماشی فیھا خیر من الساعی
من تشرف لھا تستشرفہ ومن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر
دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکے گا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ مین
آجاوے ف اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی ایسا فساد
عالم گیر کی اصلاح مقدر نہین تو کم کو شش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور

۱۵۵۳ فسادمین گوشہ گیری اختیار کی تھی **ق** ابو حمید الساعدی یستهب اللیلة ریح شدید فلا یقم فیها احد فمن کان له بعیر فلیشد عقاله **قاله** بتبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا **ف** نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا اور طی اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی

۱۵۵۴ **ق** علی سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البریة یقرؤن القرآن لا یجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم عند الله یوم القیمة بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانہ مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اوترےگا اونکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اون سے ملو تو اونکو قتل کرو سوا اسکے اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا

۱۵۵۵ **م** ابو هریرة سیکون فی آخر امتی اناس یحدثونکم ما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاهم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تم سے کہینگے جو تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور رہنا گو تم اون سے

ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالم گیر ہوگئین

فصل فی المضارع

۱۵۵۶ اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہی **م** انس آتی باب الجنة یوم القیمة فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہی کہ نکھولون کسیکے واسطے تجھسے پہلے

۱۵۵۷ **ق** ابن عباس امرکم باربع وانهاکم عن اربع الایمان بالله شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وایتاء الزکوة وان تؤدوا خمس ما غنمتم وانهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر **قاله** لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان بالا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

زکوۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اوس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا ہوا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب کہ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہی ۵۵۸ م ابن عباس رض اَبْكِي لِلَّذِي عُرِضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ لِعُمَرَ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اوس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اوسکا عذاب اس درخت سے قریب تر پیش ہوا تھا حضرت نے عمر فاروق رض سے جنگ بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اون کے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے عوض لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کر کے قوت پکڑین اور فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نتھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق رض ایک درخت کے قریب روتے تھے فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجھکو بھی بتلائیے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مسئلے مین وحی نہوتی تھی تو حضرت اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہوجاتی تھی تو حق تعالی جلد خبر دار کر دیتا تھا ف

۵۵۹ ابن عمر رض اَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے خوابون کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسیے تیئیسوین کسیے پچیسوین حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے

۵۶۰ انمین آخر کوئی تو ہوگی خ ابو ہریرۃ اَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ وَخ م عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ رض سے

۵۶۱ روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رقبہ مدینے کے گرد م اَبُو هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے
کے ساتھ نہ شک لانے والا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت
مین اوسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے ۱۵۶۲ ثم انس اوصیکم بالانصار
فانھم کرشی وعیبتی وقد قضوا الذی علیھم وبقی الذی لھم فاقبلوا من محسنھم
وتجاوزوا عن مسیئھم بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے
حقمے مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی
ہی اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنی سوائے حدود کے اونکی
خطاؤن کو نہ پکڑو ۱۵۶۳ عایشۃ تأخذ احدا لکن ماءھا وسدرتھا فتطھر فتحسن الطھور ثم
تصب علی رأسھا فتدلکہ دلکا شدیدا حتی تبلغ سورۃ رأسھا ثم تصب علیھا الماء ثم
تأخذ فرصۃ ممسکۃ فتطھر بھا قالت یا اسماء بنت شکل حین سالتہ عن غسل المحیض
مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین
جوش کر کے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے سر کی جڑ پر پہونچے یعنی
سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو
دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف بیر کی
پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ۱۵۶۴ ق جابر اتکیہ او لا تتکیہ ما زالت الملائکۃ تظلہ
باجنحتھا حتی رفعتموہ کان یقضی عبد اللہ ابا جابر بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اوسکو رو
یا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابر کے باپ
ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوئے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے
سامنے کپڑے سے چھپی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن رو پڑی چلاتی آئی تب
حضرت نے لوس عرق سے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہی
۱۵۶۵ م ابو ھریرۃ تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا
مومن کا زیور جہان تک پہونچتا ہی وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی
۱۵۶۶ م ابو ھریرۃ تبلغ المسالح اھاب او یھاب مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھوڑے تک
یا یون فرمایا کہ یہاب تک ف الہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہوجاویگی ۱۵۶۷ ق ابو ھریرۃ
یجدون من شر الناس الوجیھ الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تم پاؤگے بدترین مردم دو رخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر ف
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے

الباب للتاسع

۱۵۱۸ سنی ہے اور اسی نے وہ شخص بھی جو دوڑتا ہوا سون سے ملے اسکے آگے اسکی ہی کہے اسکے آگے اوسکی ہی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ
تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ
وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا
وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ
رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى
مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ
قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ
بِالْأَشْوَاقِ قَالُوا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا
حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ
إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي
فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ
اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا
الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِي مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ
فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي
الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا
هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَلَّا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ
أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ
قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ
أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي
عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ
كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ
وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا
فِي الْأَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ
وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ

منہم ملائکۃ یحرسونہا فطعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمخصرتہ فی المنبر ہذہ طیبۃ ہذہ طیبۃ الا ہل کنت حدثتکم ذلک فقال الناس نعم فانہ اعجبنی حدیث تمیم انہ وافق الذی کنت احدثکم عنہ وعن المدینۃ ومکۃ الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ہو من قبل المشرق ما ہو واومأ بیدہ الی المشرق بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ میں نے تمکو کسواسطے جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین میں نے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانے کو ولیکن میں نے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اوس بات کے جو میں تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس ہین تو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو یکایک اوسمین بڑا قد اور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہوجاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آ لگے یہ اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہین جانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاؤ اس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو پھر اوسنے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اوسکا حال تم پوچھتا ہی اوسنے کہا مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ پھلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبردار مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا حال اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ تو مکہ سے نکلا گیا اور مدینے مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر

سو اونھون نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اونسے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے
حق مین بہتر ہی اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجّال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب
ہی کہ مجکو اجازت ہونیکے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نہچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا چالیس رات کے اندر سوائے مکہ
اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجھپر حرام ہی یعنی منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ
اور اوسکے ہاتھہ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے
پھر حضرت نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹھوکر ادیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی یہی مدینہ ہی خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجّال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا
خبردار ہو کہ البتہ دجال دریائے شام یا دریائے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے
اشارہ کیا پورب کی طرف ف اول حضرت نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال
مشرق سے آویگا بیسان اور زغرد شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجّال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی
قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھہ سے مارا جاویگا ۱۵۶۹ ھ اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ
اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاللّٰہِ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّا بِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہتا ہی
آنکھہ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری
جدائی سے غمناک ہین ف شکوہ مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت
کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبدالرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور رووتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای عبدالرحمن ۱۵۷۰ جواز انکے دن قبر
یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھہ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف
نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی و نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی ف ابن عمر رضی یُطْعِمُ
الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ
زبان سے خلاصہ اسلام کا اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی
کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی ۱۵۷۱ ھ نَافِعُ بْنُ عُتْبَۃَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ
فَارِسَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہٗ اللّٰہُ مسلم مین نافع بن عتبہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑو ۱۵۷۲ جواز قبر فتح ابرد و فارس
روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا ف جیسی حضرت نے خبر دی ایسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی آئندہ خبر مطابق پڑی

۱۵۷۲ ح ام سلمۃ تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا ف خنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہوئے تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت

۱۵۷۳ میں امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا ھ ابوھریرۃ تقوم الساعۃ والرجل یحلب اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل یلوط حوضہ فما یصدر حتی تقوم مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجاویگی اور حال انکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پونہچا ہوگا برتن اوسکے مونہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو وے خرید فروخت کرچکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کررہا ہوگا سو اوسکو درست کرکے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کردیا کہ اوس سے غافل نہ رہیں اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل میں عیسی

۱۵۷۴ علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے ھ المستورد تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال میں کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے

۱۵۷۵ حاکم ہوجاوینگے ھ ابوھریرۃ تفئ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانیں قیامت میں زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادر کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چور اپنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سونہ لیوینگے اوسمیں سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہونے کا خوف قیامت سے فرصت کہاں

۱۵۷۶ جو آدمی مال کو لیوے ف ابوسعید تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یکفوھا الجبار بیدہ کما یکفا احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیوں کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت میں ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہوجاویگی بہشتیوں کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب مزے دار میوے نکلتے ہیں

۱۵۷۷ اگر تمام زمین کو شیرین میدہ کردے تو کون تعجب ہے ق ابوھریرۃ تنزل غدا ان شاء اللہ بحیفی بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترینگے کل انشاء اللہ

بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین ہمقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اوس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف قبل ہجرت کے جب حضرت مکے مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین اور اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کردیوین چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پونہچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اتریگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد رہے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون

۱۵۷۸ کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تاکہ کافر شرمندہ ہون ق ابو ہریرۃ یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہان تک کہ کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہان تک اوسکو پونہچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنی

۱۵۷۹ جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے اوسطے کہ خدا شیطان کے وسواس کو دفع کردیتا ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہوجاتی ہی ھ ابو ہریرۃ یاتی المسیح من قبل المشرق وہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وہنالک یحرک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے

۱۵۸۰ اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہان تک کہ وہ احد کے پیچھے اوترینگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہوجاویگا ھ ابو ہریرۃ یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منہم احد رغبۃ عنہا الا اخلف اللہ فیہا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی الکیر خبث الحدید مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آو عیش و آرام کی طرف آو کشایش روزی کی طرف اور حال انکا مدینے کا رہنا بہتر ہی اونکے واسطے اگر وے ہون بوجھ والے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلیگا مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کرڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کرڈالتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک مین کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حال انکا اونکے

۱۵۸۱ حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسایگی چھوڑ کر دنیا کے واسطے ق ابو سعید یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس فیقال لہم ہل فیکم من رای رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یغزو فئام

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُؤْتَى بِرَجُلٍ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جسمیں تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم میں جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم میں وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی

۱۵۸۲ **م** عُمَرُ مَا أَرَانِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَارٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم میں عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن والے اگر وہ ہونگے ساتھ مدد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہی اوسکی ایک ماں ہے کہ اوسکا وہ بڑا فرمانبردار اور نیکوکار ہے اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کردیوے سو اگر یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث میں اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین میں ہیں صحابی نہیں ہر چند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے اپنے سال وفات میں عمر فاروق رضؓ حج کو گئے وہاں یمن کے لوگوں سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہیں ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگوں میں نہیں ہے لیکن میرا ایک بھائی ہے اوسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہے ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملا دیگا اوسنے کہا ہاں چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل میں اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضیٰ رضؓ اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرداگرد اونٹ چرتے ہیں عمر فاروق رضؓ نے اونکو سلام کیا اونھوں نے جواب دیا عمر فاروق رضؓ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہے عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں سب تو عبد اللہ ہیں اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہے عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہے سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہاں اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروق رضؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی میں اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہیں کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں اب تم نے ہمارے روبرو مجکو مشہور کردیا اور بیچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونوں آدمیوں کا کیا نام ہے علی مرتضیٰ رضؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رضؓ ہے اور میں علی بن ابی طالب ہوں تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے بیٹھے پھر عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ ای امیر المومنین ای علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رضؓ نے کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ دوزخ میں بہت سے بڑے بڑے فاجر ہیں اونکو سوائے دنبے اور بھوکے لوگوں کے کوئی پھاند نہیں سکیگا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضیٰ رضؓ اونسے رخصت ہوئے

فضیلت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضی رضؓ پر فضیلت نہین ثابت ہوسکتی اسواسطے کہ تابعی صحابی سے افضل نہین ہوسکتا اور صرف دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی

۱۵۸۳ بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی م جابرؓ یاکلُ اَھلُ الجنۃ فیھا ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبولون ولکن طعامھم ذلک جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والحمد کما یلھمون النفس مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے بہشتی لوگ نہ جاضر ہونگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا کھانا ڈکار ہوجاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور حمد کی جیسا اونکو سانس کا الہام ہوتا ہی ف یعنی بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسی طرح اوس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا

۱۵۸۴ م ابو مسعودؓ عقبۃ بن عمرو الانصاری یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرات مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اونمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر فضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب صحابہ پر ختم ہوا اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا

۱۵۸۵ م انس یبقی من الجنۃ ما شاء اللہ ان یبقی ثم ینشئ اللہ لھا خلقا مما یشاء مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا

۱۵۸۶ م انس یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادریں ہونگی ف

۱۵۸۷ انس یتبع المیت ثلثۃ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اثنان ویبقی واحد یرجع اھلہ ومالہ ویبقی عملہ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک ہنجاتی ہی فرانہی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہی ف
اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد
دوست جسکے واسطے شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست
دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھہ دیو
سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین
تیرے ساتھہ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے اپنا
خاطر جمع رکھہ مین تیرے ساتھہ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط
دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پونہچادیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھہ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الہی سے
بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھہ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی
کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر نے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی
شعر مال و اولاد تو ہی قبر مین جانے کے نہین ۔ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین ۔ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین

کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین ۔ ق ۱۵۸۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ كُوْنُ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا
اِلَّا الْعَوَافِيْ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا
حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ
دینے کو ہی حالت پر نہ رہیگی وہان مگر وحشی جانور اور چرندان اور پہلے مجتمع ہونے والون مین دو بکریان چرانے والے مزینہ کی قوم سے
ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہانکی بکریان ہانک لیجاوین سو مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب ثنیۃ الوداع
پاس پہنچینگے تو دونون منہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے ف اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہوجاویگا

ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس ۱۵۸۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ
وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْئَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ
تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی
نماز مین پھر آسمان پر چڑھجاتے ہین وہ فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تو خدا اونسے پوچھتا ہی حال انکا وہ تمھارا حال اونسے زیادہ تر جانتا ہی
کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے ف

معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دو بدلی ہوتی ہی اور بندون کا حال دو وقت دربار الہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ کیا حاکم کا
ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے سرکارون کا آدمی کو
کچھہ خیال نہین آہا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی شعر گر دو زیرا ز خدا بترسید ۔ ہمچنان کز یک ملک کودے

ق ۱۵۹۰ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا

یارسول اللہ ایتہما ھو قال القتل القتل بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور
کم ہو جاویگا علم اور لوگوں پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم میں فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا آخر انہوں نے
کہا کہ یارسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی ف قیامت کی نشانیاں ان حدیثوں میں ارشاد ۱۵۹۱
فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یہ مطلب کہ رات اور دن جیسے چھوٹے معلوم ہونگے ف انس
یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فیہتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ھذا
فیاتون ادم فیقولون انت ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ
فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب
فیستحیی ربہ منہا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیاتون نوحا فیقول لست ھناکم فیذکر
خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ائتوا ابراھیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیاتون
ابراھیم فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منہا ولکن ائتوا موسی الذی
کلمہ اللہ واعطاہ التوراۃ فیاتون موسی فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی
ربہ منہا ولکن ائتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ھناکم
ولکن ائتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فاستاذن علی ربی فیوذن
لی فاذا انا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع راسک قل
یسمع سل تعطہ اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجہم
من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع
راسک یا محمد وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع
فیحد لی حدا فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ قال فلا ادری فی الثالثۃ او فی الرابعۃ قال فاقول
یا رب ما بقی فی النار الا من حبسہ القرآن وفی روایۃ ثم ائتیہ الرابعۃ او اعود الرابعۃ وذکر
موسی الذی تقدم ھو فی بعض روایات البخاری بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا
لوگوں کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواویں اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاویں تو خوب بات ہو سو آدم کے پاس آوینگے تو یوں کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیوں کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجھمیں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو انہوں نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس
مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہے کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ میں اس مقام کے
لائق نہیں ہوں یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا
سو لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن سے وجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو خدا کا خاص پیارا ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وے
سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین گر پڑونگا
سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھا کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش
کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین
سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازا اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اوٹھے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ
اپنا سر اوٹھا ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اوٹھے
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب جسکو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی
مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھر ہونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی ف معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کر کے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوس وقت شیوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین
پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو ایسا شان نہین
ہر چند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوا ہمارے
حضرت کے کوئی قدم نہ رکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے
مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے مقصد اوس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی دلبر سبھی ہین پر مراد دلبر کچھ اور ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
۱۵۹۲ عَلٰى عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ۵ اَبُوْ مُوْسٰى يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَا اَحْسِبُ
قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى اَمْ فِي الْحَدِيْثِ سَمِعَهُ مِنْهُ اَبُوْ بُرْدَةَ رض رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھ دیویگا راوی کہتا ہی کہ
میری دانست مین یون ہی ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوا اس حدیث کی یا مین کسی اور کو
ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پونہچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

۱۵۹۳ ق ابن عباس یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ

۱۵۹۴ اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق الغراب یحرسب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھا ویگا کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جبکہ عابد بندے نہ رہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقۃ کے ہاتھ سے

۱۵۹۵ کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی ع جابر یخرج قوم من النار بالشفاعۃ بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور صلحا کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہونگے

۱۵۹۶ ق انس یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن شعیرۃ ثم یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن برۃ ثم یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن ذرۃ زاد البخاری فی روایۃ قتادۃ عن انس من ایمان فکان خیرا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری قتادہ کی روایت مین انس سے بجا نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے بغض اور بغض اور ذکر الٰہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی

۱۵۹۷ اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیرذالک ع ابو سعید یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضہم من بعض مظالم کانت بینہم فی الدنیا حتی اذا ہذبوا ونقوا اذن لہم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدہم اہدی بمنزلہ فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان فی الدنیا بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعضون سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث

۱۵۹۸ مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے ف ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین یہ حضرت آواز

۱۵۹۹ اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں ق ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ھم سبعون الفا تضیء وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے انکے مونہہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے جو دھویں رات کو ھ

۱۶۰۰ ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منھم علی صورۃ القمر مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار ایک ہی گروہ ہیں میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں اسباب ظاہری کے گرفتار نہیں چنانچہ اور حدیث

۱۶۰۱ میں یہ مضمون صاف آیا ہے ق ابن عمر یدخل اللہ اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم فیقول یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا انکے درمیان میں پھر پکاریگا

۱۶۰۲ اے بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان میں ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی کبھی فنا نہیں جو جہان برہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگاروں کی دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین میں رہیں اور دوزخی اپنی آس توڑیں الٰہی تیرے غضب سے پناہ ھ ابو ھریرۃ یدخل من امتی الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار بدون

۱۶۰۳ حساب کے ف یعنی اونکے نامۂ اعمال صرف اونکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت وشنید نہوگی صحیح ابن عباسؓ میں رحم اللہ ام اسمعیل لو لم تغرف من زمزم او قال لو لم تحجز من زمزم لکانت زمزم عینا معینا بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ماں پر یعنی ہاجر پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر نہ چلو بھر تی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجر اور حضرت اسمعیل کو خدا کی

۱۶۰۴ مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہاں کچھ آبادی نتھی دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہاں زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرؓ نے اوس پانی کے گرد پتھروں کی سیند بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو چلو بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ماں اوسکو نہ روکتیں تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسوسطے کہ حضرت عیسیٰ جاری ہوا تھا ق ابن مسعود یرحم اللہ موسیٰ لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر ف ایک حنین یوم حنین قال واللہ ان ھذہ لقسمۃ ما عدل فیھا وما اراد بھا وجہ اللہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کرے

موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ستایا گیا تھا پر اوسنے صبر کیا پھر حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت ہاتھ آیا تھا حضرت نے مکے کے نومسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرت پر طعن کی جسپر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر تہمت ہوئی تھی کہ اونھوں نے اپنے بھائی ہارونؑ کو مار ڈالا زخمی کر کے سو خدا نے اوپر فرشتو کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیویں آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانوں پر پیغمبروں پر

فرق جسکو ہم خاندان کہتے ہیں انبیاء اور اولیا

۱۴۰۵ تمہیں چھوڑتے ہیں نہ اوکے آل اور اصحاب کو ق عَائِشَةَ بِنْتِ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا اَوْ كَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَرُبَّمَا اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا اَوْ كَذَا قَالَ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ اَلَا نَصَّا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب ساقط کردالا تھا حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبداللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا

۱۴۰۶ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو

۱۴۰۷ هـ اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض دو رکعتین چاشت کی پڑھلینا کفایت کرتی ہین

فضیلت نماز پنجگانہ

ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکرگزاری مین کفایت کرتی ہین

۱۴۰۸ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر اونھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اوقات کا ثواب ہی اور اونپر نے التفاتی کا عذاب ہی

ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھادے

۱۴۰۹ اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا ق اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو داہنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے

ف حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی

۱۴۱۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ

ذِرَاعًا فَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اَذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے واسطے
دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے مونہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہنچیگا ف
آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کہ مین پھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک
اور بعضون کے مونہہ تک پسینا پہنچیگا ق عمران بن حصین یعض احدکم یدہ کما یعض الفحل لادیۃ ۱۶۱۱
لک بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبالیتا ہی تو خون بہا دیدیگا
ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے مونہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرانے کی حضرتؐ سے
فریاد کی اور خون بہا چاہا حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا
چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ ایسی صورت
مین کچھ بدلا نہین ف ابوھریرۃ یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ ق حین رای ۱۶۱۲
خاتما من ذھب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ فقیل للرجل بعد ما ذھب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ فقال لا واللہ لا اخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا
پھر اوسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہی یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرتؐ نے اوسکو اوتار لیا
اور اوسکو پھینک دیا جب حضرتؐ تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم
مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال انکہ حضرتؐ نے اوسکو پھینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم
اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے ق عائشۃ یغزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا ۱۶۱۳
ببیداء من الارض یخسف بآولھم وآخرھم ویبعثون علی نیاتھم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو
زمین مین دھسا دیویگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرتؐ نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا
یہ حال ہوگا حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اوسکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیا وی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا
حوض ملیگا ف ابوھریرۃ یقبض اللہ الارض یوم القیمۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک ۱۶۱۴
این ملوک الارض بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبضے مین کریگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا
آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ ف ابوھریرۃ یقطع الصلوۃ الکلب ۱۶۱۵
والمرأۃ والحمار ویقی من ذلک مثل مؤخرۃ الرحل مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین
نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اوس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا
آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی

اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ۱۶۱۶ ه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم مین عبداللہ بن شخیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو سٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نرکھے کہ اوسکو غیر اوڑاتے ہین ۱۶۱۷ ه اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو سٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین یا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہین ۱۶۱۸ ه اَبُوْ ذَرٍّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہون تو بدلا لیے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ بھر چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے لنبا ؤ برابر قریب ہوجاؤنگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آؤنگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نکیا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ق ابوسعید ۱۶۱۹ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ

فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے یعنی ہی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیگی اور تو دیکھے گا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال انکہ وہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا اوسنے کہا سو یہ بات صحابہ پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج لیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین ف یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین امت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی استکرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللّٰھم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون بغلین بجواتا ہی یہان کے دو پہر مین خوف اور رجا نہ ہو خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کرنے والے سے دغدغہ امید ہی کھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا دے ف ابن عمر یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضہ آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک ف جابر بن سمرۃ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَّمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے ف ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چار خلیفے اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی ف ابن عمر يَكُوْنُ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّنْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَجَاعًا اَقْرَعَ

۱۹۲۰

۱۹۲۱

۱۹۲۲

مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا ف
۱۶۲۳ وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی ف حجاباً یکون فی امتی خلیفۃ یحثی المال حثیاً لا یعدہ عدداً
مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیوگا اور سکو گنے کا شمار کرکے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انھون نے ہاتھون سے لپ
۱۶۲۴ بھر بھر بیشمار بانٹدیا کہ امام مہدیؑ مراد ہون واللہ اعلم ف عبد اللہ بن سلام یموت عبد اللہ بن سلام و ہو اخذ
بالعروۃ الوثقی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبد اللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا
۱۶۲۵ ابو ہریرۃؓ ینادی منادٍ ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابداً و ان لکم ان تحیوا فلا تموتوا
ابداً و ان لکم ان تشبوا فلا تہرموا ابداً و ان لکم ان تنعموا فلا تبتئسوا ابداً فذلک قولہ و
نودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموہا بما کنتم تعملون مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہوگی سو یہی مطلب ہی اس خبر کے قول کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین
۱۶۲۶ یہ پکار کے بہشتیون کو سنا دیوگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین ف حذیفۃ ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من
قلبہ فیظل اثرہا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرہا مثل المجل
کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبراً ولیس فیہ شیء فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد
احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلاً امیناً حتی یقال للرجل ما اظرفہ ما اعقلہ و ما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکا دے سو اوسپر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حال انکہ اوسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے
یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہان تک نوبت پہونچیگی
کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حال انکہ اوسکے دل مین ایک
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانت داری و مروت کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہو جاویگا
کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانت داری اونکے دل مین نہ رہیگی حذیفہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری
مردون کے دلون کے اندر اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری

بات حضرت نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ف ابوھریرۃ ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء ۱۶۲۷
الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسئلنی فاعطیہ
من یستغفرنی فاغفر لہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان
تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہی
تاکہ مین اوسکو دون کون مجھسے گناہ بخشوانا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت
مین کٹتا ہی شعر ہر شبی از بہر تو ای بوالفضول ۔ میکند از اوج جباری نزول ۔ تو زجای خود چو مردی ادب ۔
برنگیری گام فی روز و نہ شب ۔ ف ابوھریرۃ یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن ۱۶۲۸
حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی کہ فرات سونے کے گنج سے
کھل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اوسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریا فرات سے ظاہر ہوگا
اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا
ھر ابوھریرۃ یوشک ان طالت بک مدۃ ان ترای قوما فی ایدیھم مثل اذناب البقر ۱۶۲۹
یغدون فی غضب اللہ ویروحون فی سخط اللہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور
شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والا اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین ۱۶۳۰ ابوسعید
یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنما یتبع بھا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ
من الفتن بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا
چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف یعنی فساد کے
وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا بہتر ہی ف
لا تقوم الساعۃ حتی یھرم ابن آدم وتشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر بخاری اور مسلم مین ۱۶۳۱
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس مین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص
ف یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہی ف ابوھریرۃ یوشک الناس ھذا الحی ۱۶۳۲
من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوھم قال ابوھریرۃ لو شئت ان اسمی محلتھم
بنی فلان وبنی فلان بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر
ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ وے
لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین ف اس حدیث مین جکومت بنی امیہ کے فسادون کی خبر دی چنانچہ امام حسینؓ کی شہادت کے
بعد سیکڑون اصحاب مدینے مین یزید کے لشکر نے شہید کیے ق ابن عمر یصلی اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویصلی اھل ۱۶۳۳

الشام من الجحفة ولأهل نجد من قرن بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھین مدینہ والے
ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرہ کی نیت سے ان تینون مقام پر پونہچے تو وہان سے احرام باندھین

فصل فیما لم یسم فاعله اس فصل مین وہ صیغے ہین جنکے سر مضارع مجہول ہی ق ابن عمر ۱۶۳۴
أرأيتك في المنام اكتسحك بسواك فجاءني رجلان أحدهما أكبر من الآخر فناولتك السواك الأصغر
منهما فقيل لي كبر فدفعته إلى الأكبر منهما بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے
کو دی تو مجسے کہا گیا کہ بڑے کو دے دو مینے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی ق
ابن عمر أراني الليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كأحسن ما أنت راء من أدم الرجال له لمة ۱۶۳۵
كأحسن ما أنت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على رجلين أو على عواتق
رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقيل هذا المسيح بن مريم ثم إذا أنا برجل جعد
قطط أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافية فسألت من هذا فقيل هذا المسيح الدجال
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایکرات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس مین سو مینے
ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے
کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوسکے سر نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردونکے
کندھون پر تکیہ دیے وہ شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسینے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے
یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہی کسینے کہا یہ مسیح دجال ہی ف حضرت عیسیٰ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل
مین پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام
عالم کو پھر ڈالیگا عیسی علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اون دونون مسیحون کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان
پہچان لیوین دھوکھا نکھاوین ۵ المقداد تدنى الشمس يوم القيامة من الخلق حتى تكون منهم كمقدار ۱۶۳۶
ميل فيكون الناس على قدر أعمالهم في العرق فمنهم من يكون إلى كعبيه ومنهم من
يكون إلى ركبتيه ومنهم من يكون إلى حقويه ومنهم من يلجمه العرق إلجاما مسلم مین
مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا
تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اون مین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اونمین سے
بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اونمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اونمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی سونہ
مین گھس جاویگا ۵ میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی ۵ حذيفة تعرض الفتن على القلوب ۱۶۳۷
كالحصير عودا عودا فأي قلب أشربها نكت فيه نكتة سوداء وأي قلب أنكرها نكت فيه

لكتة بيضاء حتى يصير على قلبين أبيض مثل الصفا فلا تضرّه فتنة ما دامت السموات والأرض
والآخر أسود مربدًا كالكوز مجخيًا لا يعرف معروفًا ولا ينكر منكرًا إلا ما أشرب من
هواه الحديث متفق عليه والسياق لمسلم مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آوینگے ان
فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی ایک پیچھے ایک سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ
نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہوگیا جیسے
سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے
اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی
سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہوگیا اوسکو نیک کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا
کچھ دھیان نکیا اور آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہوجاتا ہی اوسکو نیک کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچا رہتا ہی

۱۶۳۸ ف ابوهريرة تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك
بالله شيئًا إلا رجل كانت بينه وبين أخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے
ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے
درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کرلیوین ف معلوم ہوا کہ
بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین

۱۶۳۹ ف سفيان بن أبي زهير الأزدي تفتح اليمن فيأتي قوم يبسّون فيحملون بأهليهم
ومن أطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح الشام فيأتي قوم يبسّون
فيحملون بأهليهم ومن أطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح العراق
فيأتي قوم يبسّون فيحملون بأهليهم ومن أطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو
اوٹھالیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست
ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھالیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور
حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھالیجاوینگے
اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی ف
یعنی بالفعل فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑکے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال انکہ حضرت کا جوار چھوڑنا
اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین ۱۶۴۰ ف ابوهريرة تشحّ الرماة يوم الأحزاب وإنما هزمهم الله وأصحابها

وبجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہوجاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور ف اسامة بن زيد يؤتى بالرجل يوم القيمة فيلقى في النار فتندلق اقتاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحى فيجتمع اليه اهل النار فيقولون يا فلان مالك الم تكن تامر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وانهى عن المنكر واتيه بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ میں سو اوسکے پیٹ سے آنتیں نکل پڑینگی سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو کیا ہوا کیا تو نیک باتیں بتلاتا تھا اور بدکاموں سے منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیوں نہیں میں نیک کام لوگوں کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نکرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ف اس حدیث میں واعظ بیعمل کی سزا مذکور ہی ه انس يؤتى يا نعم اهل الدنيا من اهل النار يوم القيمة فيصبغ في النار صبغة ثم يقال يا ابن ادم هل رايت خيرا قط هل مر بك نعيم قط فيقول لا والله يا رب ويؤتى بائس الناس بؤسا في الدنيا من اهل الجنة فيقال له يا ابن ادم هل رايت بؤسا قط هل مر بك شدة قط فيقول لا والله ما مر بي بؤس قط ولا رايت شدة قط مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تھا تو اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی ف یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا میں اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری ه ابن مسعود يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون الف زمام مع كل زمام سبعون الف ملك يجرونها مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگیں ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے کروڑ اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتوں کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وما يعلم جنود ربك الا هو ه جابر بن عبد

كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حشر میں اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر ۱۶۴۵
کر مرگیا ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر ق اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ
اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ اَنْتَ كُنْتَ
سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو
اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہاں تو اوس سے کہا جائیگا
تجھسے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا میں تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی
تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ ۱۶۴۶
وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ
النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ
مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار
لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر
اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندوں کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی تیسری قسم کے لوگ دن دوپہر کو آگ اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہاں وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہاں وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہاں وے صبح کرینگے
اور شام کریگی اونکے ساتھ جہاں وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے زندے لوگوں کو شام کے ملک میں
آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ یا اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ ۱۶۴۷
النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ
فِيْهَا عَلَمٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں
کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اوسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور معمار
نہ رہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ نشان نہ رہنے کا مضمون حضرت کی حدیث میں نہیں بلکہ سہل بن سعد کا قول ہے
اونکے سوے یا کسی اور شخص کا ف اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيَعْرِضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ ۱۶۴۸
اَيْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَلَا تُعِيْدُنِيْ فِيْهَا فَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمین سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا اے میرے رب جب کہ تو نے
مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا ف اَبُوْ سَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۱۶۴۹
فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ
اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا بخاری میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا

اے میرے رب بیشک حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں تب خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہاں میںنے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اوسکی اُمت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دو کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے ف اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی اُمت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی بن دیکھے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمھارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو بحال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے زیادہ تر کسیکے کلام کی سند نہین ق ابوھریرۃ یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوس وقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ مینے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری دعا نہ قبول کی ف دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہی خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا م عبداللہ بن عمرو یغفر للشہید کل ذنب الا الدین مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوائے قرض کے ف یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علماء کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی خ ابوھریرۃ یقال لاھل الجنۃ خلود لا موت ولاھل النار یا اھل النار خلود لا موت بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین ف معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

الباب التاسع

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ماضی ہی خ عمر اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ بخاری مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین ف نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی تمتع اور حج سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے ق ابوذر اتانی جبرئیل فبشرنی انہ من مات من امتک لا یشرک باللہ

شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ کے کسی چیز کو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابوذر نے کہا اسنے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنی ایمان بہشت مین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہوجاوے ف ابوہریرہ احتجّ آدم وموسیٰ فقال موسیٰ یا آدم انت ابونا خیّبتنا واخرجتنا من ۱۹۵۵
الجنة فقال له آدم انت موسیٰ اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة بيده تلومني على امر قدّره الله علي قبل ان يخلقني باربعين سنة فحجّ آدم موسیٰ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے سو کہا موسیٰ نے ای آدم تو ہمارا باپ ہی تو نے ہمکو نے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمھارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہی کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھدی کیا مجکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسیٰ سے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہی کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمین پھونکی تھی اور فرشتون سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہی کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہی اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہان آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسیٰ سے ف یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہی اور بے ادبی شیطانی کام ہی شعر بندگی نبود بجز عجز
وادب پند ادب محروم شد از فضل رب ۞ ابن عباس احسنتم وا جملتم كذا فاصنعوا قال لبني ۱۹۵۶
عبد المطلب حين سقوه على زمزم مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبدالمطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونھون نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے پلایا ف روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہی ف ابوہریرة اختتن ابراهيم ۱۹۵۷

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا القدوم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین ف قدوم ایک مکان کا نام ہی شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہی کہ حضرت ابراہیم نے
اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہی روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین
اپنا ختنہ کیا تھا اور سنت اول انبیا سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ مین افصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام
سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہی میرے عہد کا
تمھارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا افسوس بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام
اس عہد پر قائم ہین اور نصاری نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حال انکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین پھر بجا
مسیح کی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی
ختنہ ہوا تھا تو جب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اونھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

بیان الزام نصاری بسبب ترک ختنہ

۱۶۵۸ خ انس اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذھا جعفر فاصیب ثم اخذھا عبد اللہ بن رواحۃ
فاصیب ثم اخذھا خالد بن الولید من غیر امرۃ ففتح لہ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر
علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی ف حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین سردار

معجزہ اخبار شہادت زید و جعفر و عبد اللہ و انطباق آن

مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی
تو یہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر صحابہ نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اوسی دن
بطریق وحی کے معلوم ہوئی دینے مین لوگون سے فرمائی پھر اوسکی موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بدون سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اونکو
سردار نہین بنایا تھا بلکہ صحابہ نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع صحابہ حجت ہی صدیق اکبر کی بھی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی تو بیشک
درست ہوئی

۱۶۵۹ ف ابو ھریرۃ اذنب عبد ذنبا فقال اللھم اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب
عبدی ذنبا علم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی
ذنبی فقال تبارک وتعالی اعبدی اذنب ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد
فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر
الذنب ویاخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لک قال عبدہ لا اعلی احدا رواہ ھذا الحدیث
لا آدری ای اقال فی الثالثۃ او الرابعۃ اعمل ما شئت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا
کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا
کہ اوسکا ایسا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا ای میرے رب میرے گناہ
معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہی کہ گناہ کو معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے
توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ ای میرے رب میرے گناہ بخش دے سو حق تعالی فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

ایک ہے کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مینے تجکو بخشا عبد الاعلیٰ اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے ف یعنی جب بار گناہ کرکے آدمی توبہ کرے گا اوسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی نظم

بارا بارا ہر انچہ ہستی بارا ۔ گر کافر و بندہ می پرستی بارا ۔ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ۔ صد بار اگر توبہ شکستی بارا

لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا سخر اپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد تو یہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیفکر ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے ۱۶۶۰ م عمرو بن عبسۃ اَرسلنی بصلۃ الارحام وکسر الاوثان وان نوحد اللہ ولا نشرک بہ شیئاً قال لہ حین سالہ بای شیء ارسلک یعنی اللہ مسلم مین عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو کس کام کے واسطے بھیجا ہی ف ابتدائے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اوسنے کہا کس لیے بھیجا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے کسنے تمھارا ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابو بکر صدیق اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمھارا ساتھ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہمارا فتح سنیو تو آئیو ۱۶۶۱ ف حکیم بن حزام اسلمت علی ما سلفت لک من خیر قال لہ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے آگے ہوئی ف حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہوگا ۱۶۶۲ ق البراء بن عازب یا شبہت خلقی وخلقی ق لہ لجعفر بن ابی طالب بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رضہ کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہی ۱۶۶۳ ق ابو ھریرۃ اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین ف جنگ اُحد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا اور چہرۂ شریف پر کھرونچا لگا اور ٹوپی پر زخم آیا علی رضی پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی لڑائی مین حضرت نے اُبی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا ف ابو ھریرۃ ۱۶۶۴

اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِیْ اشْتَرَی الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَیْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰی اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے سول لینے والے نے اوسکی زمین میں ایک گھڑا پایا جسمیں سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے سول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لیلے تو بیچنے والے نے اوسکو کہا کہ میں نے تجھسے زمین سول لی تھی اور تجھسے میں نے سونا نہیں سول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے سول لینے والے سے کہا کہ لیلے تو تجھسے زمین اور جو اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ میرا حق ہی میرا حق نہیں سو وے دونوں اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے گئے اوسنے کہا کہ تم دونوں کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اوسنے کہا تم دونوں اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونوں پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو

ف اس حدیث میں خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمیں شرکت داری مناسب جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا ایک خط بقیہ تکالا **ف** ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکر رضی سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور اوسنے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے اونجلوں میں بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور میں نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑکے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑکے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماباپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو میں اس خواب کی تعبیر کہوں حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قرآن ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اونجلوں میں لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا نے تجکو اوسی کے سبب سے اپنی طرف چڑھالیگا پھر آپکے بعد آپ کا خلیفہ اوسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت اب فرمائیے کہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا نہین میں چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علماء کہا کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر میں خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

ف ابوہریرہ رضی اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰی يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ وَبَيْنَ يَدَیْ

قبل الخلائق ف مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور ہمارے واسطے یکشنبے کا ہوا پھر خدا نے ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس رہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاری کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسی علیہ السلام انکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن انکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح قیامت مین امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب ۲۰ مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی اسمین پچھلی ہوجاوینگی ف جابر رض انس رض اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے ف سعد بن معاذ فدیے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین ف انس بارك الله في ليلتكما دعا به لابي طلحة وام سليم بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی ف ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مرگیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر کی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دینی چاہیے یا نہ دینی چاہیے ابو طلحہ نے کہا بیشک دینی چاہیے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مرگیا صبر کرو اور ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اوسکا عبداللہ نام رکھا حضرت کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی ف ابو هريرة رض تحاجت الجنة والنار فقالت هذه يدخلني الجبارون والمتكبرون وقالت هذه يدخلني الضعفاء والمساكين فقال الله لهذه انت عذابي اعذب به من اشاء وقال لهذه انت رحمتي ارحم بك من اشاء ولكل واحدة منكما ملؤها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ مین گردن کش اور زبردست لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھمین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی ہی ف دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

فصل فضیلت بعضی امت محمدی کی بر امت موسی وعیسی کی اور فضیلت دادن

۱۴۶۷

۱۴۶۸

۱۴۶۹

نافرمانون کو وہی سزا دیوینگا اور شاید آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب اور جزا دیوینگا جس تعالیٰ
۱۶۷۰ نے وعدہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دونون منظر فہر الٰہی ہو اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہو ف ابن مسعود اَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے ہاتھ
خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہو کہ مین خدا کا رسول ہون حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد
سینے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ بحث فرمائی اوسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون
۱۶۷۱ کہ تم عرب کے رسول ہو ف ابو ہریرہ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ
وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٌ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ
اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری ابن ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سونے کے بھل کر پڑا ہوا
کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کملی دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور اوسکا
ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامے ہوا وسکے سر کے بال
بکھرے اور اوسکے دونون قدم گرد مین بھرے اگر اوسکو چوکیداری مین رکھیے تو چوکیداری مین رہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے
واسطے مقرر کیجیے تو وہین رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو
ف اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہی لالچی کو بندۂ دینار اور بندۂ درہم
اور بندۂ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے
مین بسر ہوتی ہی تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کملی دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے
حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بے قدری خدا کو
۱۶۷۲ نہایت پسند ہی ف ابو ہریرہ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ
فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہی خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ مین جہاد کیا یہ نکالا ہوا اوسکو اپنے گھر سے
مگر راہ خدا مین جہاد کی نیت سے اور آیات اور احادیث کی تصدیق سے خدا اوس بات کا ضامن ہوا ہی کہ یا اوسکو بہشت مین داخل کریگا یا اوسکو
اوسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا ف یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہی اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین
۱۶۷۳ گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لے کر اپنے گھر مین آیا دونون صورت مین اوسکا بھلا ہی ف ابو ہریرہ جَاءَ
مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ
اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ
اِرْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ
مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ

الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ كَاعِرٌ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ
إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ پاس آیا
تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اوسکی آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا
کی طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو
خدا نے اوسکی آنکھ بنادی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی
پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالوں کو ڈھک لیگا تو جو بال ڈھکینگے اوتنے برس تک زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر
آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی اے میرے رب مجکو قریب کردے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت
کے برابر پیغمبر خداؐ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اوسکے پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰؑ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس

ف اس حدیث میں دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی
کے آیا تھا موسیٰ نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص وسیر ظاہر ہوا چاہین یعنی اس صورت سے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسیٰؑ نے
ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوا فرشتے کے آدمی
کا کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً اسکی آنکھ پر ہاتھ پڑگیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو
زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا ف ابوھریرۃ ۱۶۸۴
جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ
ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس رکھے ۹۹ نوے حصے اور ایک حصہ میں اوتارا
سو اوسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس میں رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہی
اپنے بچے پر اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بحساب ہی اسی سبب سے
کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت میں ہمارے حضرتؐ کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت
ہی سو بھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی ۱۶۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ وَتَمَامُهُ فَاخْتَصِ
عَلَى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہوچکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس
حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابوہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرت میں جوان ہون اور مجرد گر
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہوجاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت میں ہونا ہی سو قلم تقدیر ۱۶۸۶
اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہیں چلتی ھ أَبُو قَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ
نَبِيَّهُ قَالَ لَهُ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ حِينَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً مسلم میں ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ خدا تیری حفاظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی حفاظت کی یہ حضرتؐ نے ابوقتادہؓ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو سنبھالا ف حضرت نے خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت کو نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے غلبہ کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت جھکے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہیں حضرت نے انکے حق میں دعا کی ق ابو ھریرۃ خلق اللہ آدم وطولہ ستون ذراعا ثم قال اذھب فسلم علی اولئک من الملائکۃ فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ وزادوہ ورحمۃ اللہ وکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم قال فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوش نما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں مخالف ہی اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جنسے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں ۵ ابو ھریرۃ خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیھا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق فی آخر ساعۃ من النھار فیما بین العصر الی اللیل مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمیں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدائش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر کے رات تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہیں تب پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمیں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوسوقت جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہی ۵ العباس بن عبد المطلب ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسموں کے گردن پھینکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

۱۶۷۷

۱۶۷۸

۱۶۷۹

اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین ۶۸۰ خ انس ذهب المفطرون اليوم بالاجر بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے سو بعضے ہمارے روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے سو سخت گرمی کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا

۶۸۱ ف ابو هريرة راى عيسى بن مريم رجلا يسرق فقال له اسرقت فقال كلا والذي لا اله الا هو فقال عيسى امنت بالله وكذبت عيني بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوائے کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو میںنے جھوٹھا جانا ف یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک سے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور ایک پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمان نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کھاکر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیدیگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت سے احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی سو مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے

۶۸۲ ه ابو هريرة رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابويه عند الكبر احدهما او كليهما فلم يدخل الجنة مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا ف یعنی وہ شخص بڑا نصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے بہشت حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہی

۶۸۳ ح ابو بكرة زادك الله حرصا ولا تعد قال له بخاری مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا یہ حضرت نے ابو بکرہ سے فرمایا ف حضرت رکوع مین تھے ابو بکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص محمدیات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے

۶۸۴ ه ابو هريرة سمعت رسول الله صلعم يقول بينما جانب منها في البر وجانب منها في البحر قالوا نعم يا رسول الله قال لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفا من بني اسحق فاذا جاءوها نزلوا فلم يقاتلوا بسلاح ولم يرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اكبر فيسقط احد جانبيها الذي في البحر ثم يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها الاخر ثم يقولون الثالثة لا اله الا الله والله اكبر فيفرج لهم فيدخلونها فيقتسمون المغانم اذ جاءهم الصريخ فقال ان الدجال قد خرج فيتركون كل شيء ويرجعون مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے سنا ہی

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہو اور ایک جانب سمندر ہو اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطنیہ ہو حضرت نے فرمایا
کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰق علی کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو
ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین
گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وے
لوگ ہر چیز کو چھوڑ چھاڑ دینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے ف اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب
امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری
کہ ہتھیار بھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ف عَلِیٌّ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوۃِ ۱۶۸۵
الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا قَالَہٗ یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین
علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے
یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے
فرصت نہائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف
مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہی خ اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ ۱۶۸۶
مَسْعُوْدٍ وَیْحَکَ وَلَدُکَ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلَیْھِمْ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبداللہ
بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی نے
حضرت سے کہا کہ حضرت آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبداللہ بن مسعود یون کہتا تھا
کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج
ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے ۱۶۸۷
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہی ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے
بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسمال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد
پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے حدیث فرمائی اور
چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت
اور شفا ہی سو سچ ہی اور اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے
حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے
گھبرا تا تھا ق عَائِشَۃُ صَدَقْتَ اَنَّھُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ کُلُّھَا یَعْنِیْ عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُنِ ۱۶۸۸
یَھُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ دَخَلَتَا عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتَا اِنَّ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عجوزون نے سچ کہا کہ مقبر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود یہ دینے والون کی

دونو میں مراد ہیں جو حضرت عایشہ پاس آئیں سو انھوں نے کہا کہ قبر والوں کو اونکی قبروں میں عذاب ہوتا ہی ف حضرت عایشہ سے
روایت ہی کہ میرے پاس یہود کی دو بڑھیاں آئیں اونھوں نے مجکو عذاب قبر کی خبر دی میںنے اونکی بات نہانی جب وے چلی گئیں تب میںنے یہ حال
حضرت سے کہا تب حضرت نے حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمیں عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہوں ۱۲۸۹
عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے
اون لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں ف یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر
بہشت میں داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ شش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو صدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا ای
اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا الْيَسِيْرَ اَوْ يُرْوٰى قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا ف قَالَهُ فِيْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي النَّبِيْتِ ۱۲۹۰
قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم میں براء بن
عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اوس مرد کے حق میں فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ میں گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں پھر آگے
بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت انصاری کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا
کہ میں اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہو کر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت میں داخل ہو
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین ۱۲۹۱
بخاری میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جہل کی تمھاری مانی ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین
تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے کے بیچ مین سمیٹ
کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عایشہ کے
گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین بیماری چیز ہی خصوصاً سوتنون مین شرح مین اسپر کچھ نہین
اسی اسطے حضرت نے بھی اونپر کچھ غصہ نکیا ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعُنِيْ رَجُلٌ ۱۲۹۲
قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ قَدْ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا
وَلَا اَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَاَتَى الْقَرْيَةَ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ
عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ غَلَلْتُمْ فَاُتِيَ بِالْمَالِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيْكُمْ
غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ
قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهٗ
مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ
الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدَ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ بیتا ہو
کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت
نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لیں ہوں اور وہ اونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر
جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانوں میں پونہچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہوں الٰہی
سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہانتک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت
پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلادے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں میں چوری ہے تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگوں نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گروہ میں چوری ہے تو
چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مردوں کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم
لوگوں میں چوری ہے تمنے چرایا ہے سو اونھوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال میں رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ
متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو سو اسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی
تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا ف یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسی کے خلیفہ شام کے ملک میں آرہے تھے جس
لڑائی ہوئی تھی جمعے کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والے کو اور نیا مکان
بنانے والے کو اور بیاہے ہوئے جانوروں کے مالکوں کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو لشکر جہاد خوبی نہ سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا
فارغ البال بے تعلق لوگوں سے خوب ہو سکتا ہے اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی
تھی قبول ہونے کی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا ۵ جابر قال اللہ الیھود اتخذوا قبور ۱۶۹۳
انبیائھم مسبنا جد مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھوں نے پیغمبروں کی قبروں کو
سجدہ گاہ بنایا ۶ ابن عباس قاتلھم اللہ اما واللہ قد علموا انھما لا یستقسما بھا قط بخاری عن عبداللہ ۱۶۹۴
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیم اور
اسمٰعیل نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی ف مشرکین مکہ کے پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول نکلتا تو
آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے
جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی دو تصویریں بنی ہیں اور اونکے ہاتھ میں بھی فال کے تیر ہیں حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم ہے کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے تھے لیکن پھر بھی بے لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے
اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ جلی مرتضی کی تصویریں دیوار دھی کی بناتے ہیں اور امام قاسم کی سناجق اور غوث الاعظم کی سپید ی
نکالتے ہیں حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہے وے بزرگ ان خرافاتوں سے پاک تھے ق ابوھریرۃ قال رجل لاتصدقن ۱۶۹۵
اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی
زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی

ف قبل امتناع سبب ۱۲ منہ عفی عنہ

فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی غَنِیٍّ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِہٖ فَوَضَعَھَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ وَّعَلٰی سَارِقٍ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ اَمَّا صَدَقَتُکَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّھَا تَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ زِنَاھَا وَلَعَلَّ الْغَنِیَّ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ یَسْتَعِفُّ بِھَا عَنْ سَرِقَتِہٖ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں ضرور آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار کی خیرات پر سو ضرور اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر سو ضرور اب صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چور کی خیرات تو اوس سے خواب میں کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سو سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہے اور شاید کہ چور اوسکے سبب سے چوری سے باز رہے

ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

۱۶۹۶ ق ابوھریرۃؓ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ یَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَھْلِہٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَہٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَہٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَّا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَھُمْ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اپنے لوگوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدھی کو خشکی میں بکھیر یو اور آدھی دریا میں سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اوسپر ایسی مار مارے گا کہ تمام عالم میں کسی پر ویسا عذاب نہ ہوگا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اوسکے لوگوں نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمیں خاک تھی اوسنے جمع کر دی اور دریا سے حکم کیا اوسنے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اوسنے کہا الٰہی رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے

۱۶۹۷ ق ابوھریرۃؓ قَالَ سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْھُنَّ غُلَامًا یُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِھِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَجَاھَدُوْا وَکَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ تِسْعِیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ سَبْعِیْنَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤدؑ نے کہا کہ آج کی رات سو عورتوں پر گھوموں گا یعنی اونسے صحبت کرونگا کہ اومیں سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا میں جہاد کریگا تو فرشتے نے اوسسے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ کہا اور کہنا بھول گیا پھر اون سو عورتوں پر گھوما سو اونمیں سے

کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امید وار رہتا اور ایک روایت مین سو عورت کے بدلے نوے عورت کا ذکر ہوا اور دوسری روایت مین ستر ف جب لوگون نے جہاد مین سستی کی حضرت سلیمان نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے ۱۴۹۸
تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے سوا اسکے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہوسکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ حَبِيْبًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہے مین اوسکا ہون میرا ہے مین اوسکا ف حبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اونکی لاش پڑی ہے حضرت نے اونکی فضیلت مین حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۴۹۹
قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اوسنے حکم کیا جو چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہے حال انکہ اونمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ مین جاکر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیون کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تو ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوا دیا ۱۵۰۰
ع عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین حضرت کے پاس تھا اتنے مین بنی تمیم کے لوگ آئے سو اونھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو بوجھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا حضرت نے حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ بھاگ گیا مین اونٹ کے پیچھے گیا وہ مطلق نہ ملی اگر مین یہان سے نہ ہٹتا تو اس سے زیادہ حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوا ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی عرش پانی لوح محفوظ آسمان زمین بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو پانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی بنی تمیم کے فرمانے پر عقائد کا بیان ۱۵۰۱
ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونوں داؤد کے پاس قصہ فیصل کروانے
کو آئیں سو اونھوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونوں نکلیں سلیمان بن داؤد پاس آئیں اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری
مجکو دو تاکہ میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونوں عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے یہ نکرو وہ لڑکا اوس بڑی
عورت کا ہی یعنی اب میں دعوی نہیں کرتی سوری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا ف حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسکا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہوں تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے ۵ ابو سعید کانت ۱۷۰۲
امرأة من بني اسرائيل قصيرة تمشي مع امرأتين طويلتين فاتخذت رجلين من خشب وخاتما
من ذهب مطبقا ثم حشته مسكا وهو اطيب الطيب فمرت بين المرأتين فلم يعرفوها فقالت
بيدها هكذا ونفض شعبة يده مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی
چلا کرتی تھی دو لنبی عورتوں کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤں بنا کر پہنی اور سونے کی مخمل دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ
بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتوں کے درمیان تو لوگوں نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی
شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی ف عورت نے کھڑاؤں اسواسطے پہنی تاکہ لنبی معلوم ہو اور
مشک کو اسواسطے لوگوں کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوں اس حدیث میں اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ
حقیقت نہیں ۵ ابو هريرة كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي ۱۷۰۳
بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول اعطوهم حقهم
فان الله سائلهم عما استرعاهم بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو انوں میں حکومت اور ریاست
کرتے تھے پیغمبر جب ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت
ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے پوچھنے والا
ہی اونکی رعیت کے حال سے ف یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہیں ہو سکتی اگلی امتوں میں تو پیغمبروں سے انتظام ہوتا تھا اس امت
میں خلیفوں سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانوں پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق میں قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا ف
ابو هريرة كانت بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سوأة بعض وكان موسى ۱۷۰۴
يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة يغتسل
فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسى عليه السلام بإثره يقول ثوبي يا حجر ثوبي
حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سوأة موسى فقالوا والله ما بموسى من بأس فقام الحجر حتى
نظر اليه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل
کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتا ہی کہ اوسکو
باد خاکی کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو اے پتھر میرے کپڑے مجھکو دے پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

پیچھے دوڑے کتے ہوئے میرے پیچھے چھوڑا ای پتھر میرے پیچھے چھوڑا ای پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے
کہ موسیٰ کو تو کوئی عیب اور بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنے کپڑے لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہو گا کہ نماز
علیحدہ درست ہے ف ابوہریرہؓ کان جریج رجلاً عابداً فاتخذ صومعة وکان فیها فاتته امه ۱۶۰۵
وهو یصلی فقالت یا جریج فقال یارب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما کان من
الغد اتته وهو یصلی فقالت یا جریج فقال یارب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت
فلما کان من الغد اتته فقالت یا جریج فقال یارب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فقالت
اللهم لا تمته حتی ینظر الی وجوه المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجاً وعبادته وکانت
امرأة بغی یتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتنن لکم فتعرضت له فلم یلتفت الیها
فاتت راعیاً کان یاوی الی صومعته فامکنته من نفسها فوقع علیها فحملت فلما ولدت
قالت هو من جریج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا یضربونه فقال ما شانکم
فقالوا زنیت بهذه البغی فولدت منک فقال این الصبی فجاؤا به فقال دعونی حتی اصلی
فصلی فلما انصرف اتی الصبی فطعن فی بطنه وقال یا غلام من ابوک قال فلان الراعی قال
فاقبلوا علی جریج فجعلوا یقبلونه ویتمسحون به وقالوا نبنی لک صومعتک من ذهب قال لا
اعیدوها من طین کما کانت ففعلوا وبینا صبی یرتضع من امه فمر رجل راکب علی دابة
فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابنی مثل هذا فترک الثدی واقبل الیه فنظر الیه
فقال اللهم لا تجعلنی مثله ثم اقبل علی ثدیه فجعل یرتضع قال فکانی انظر الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم وهو یحکی ارتضاعه باصبعه السبابة فی فمه فجعل یمصها قال ومروا بجاریة
وهم یضربونها ویقولون زنیت سرقت وهی تقول حسبی الله ونعم الوکیل فقالت امه
اللهم لا تجعل ابنی مثلها فترک الرضاع ونظر الیها فقال اللهم اجعلنی مثلها فهنالک تراجعا
الحدیث فقالت امه حلقی مر رجل حسن الهیئة فقلت اللهم اجعل ابنی مثله فقلت اللهم لا تجعلنی
مثله ومروا بهذه الامة وهم یضربونها ویقولون زنیت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابنی مثلها
فقلت اللهم اجعلنی مثلها قال ان ذاک الرجل کان جبارا فقلت اللهم لا تجعلنی مثله وان هذه
یقولون لها زنیت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلنی مثلها بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرتھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ماں آئی
اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ماں نے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں
متوجہ رہا تو اوسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ماں پاس اوسکے آئی اور وہ نماز میں تھا سو اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا

اے رب میرے ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ماپاس آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس آئی
سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میرے ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی
ماننے پون کہا کہ الٰہی اوسکو مت مار یو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی
عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک کار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین
جریج کو بلامین تمھاری خاطر سے گرفتار کردون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ چرواہے
والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی
تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادت خانے
سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھادیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے
کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو وے آئے تو جریج نے
کہا مجھے چھوڑو تاکہ مین نماز پڑھلون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا
اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرواہا والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے
چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے تھا
تھا سو اونھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر شہری پوشاک کی حالا
سو اوسکی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کردیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑدی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا
تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماکی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہؓ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون وہ حضرت
اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مونہہ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک
لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا
وکیل ہی تو اوس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف
دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ماں اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی ماں نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا
سو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے
اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ
مرد ظالم تھا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکر اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حال انکہ اوسنے حرام نہین کیا
اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حال انکہ اوسنے چوری نہین کی تو اوسطے مینے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا ف ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا
ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا ف سلمۃ بن الاکوع کان خیر فرساننا الیوم ابو قتادۃ وخیر
رجالتنا سلمۃ قال منصرفہ من ذی قرد بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہمارے سواروں مین بہتر سوار آج ابوقتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا ف

ذبی قبر دایک چشمہ ہی یا کانون کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت نے اونکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف فرمائی

۱۶۰۷ ق ابو ہریرہؓ کان رجل یدین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا کرنا شاید کہ خدا سے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی

۱۶۰۸ ق یعنی بعد موت اوسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا ق ابو ہریرہؓ کان زکریا نجارا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ق اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہی تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۱۶۰۹ ق عائشۃؓ کان مذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین فما من عبد یکون فی بلدۃ یکون فیہ ویمکث فیہ لا یخرج من البلدۃ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید ق قالہ لعائشۃ حین سالتہ عن الطاعون بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون پر سو خدا نے اوس وبا کو ایمان داروں کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین رہا نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الہی کے اوسکو نہ پہنچیگا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عایشہؓ سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ق یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدیؐ پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مرجاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین آنا نجا ہے

۱۶۱۰ ق جندب بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مر گیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

۱۶۱۱ ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ وتسعین نفسا فسال عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اہل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ

مَلَكُ الرَّحْمَةِ وَمَلَكُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَكُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَكُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَكُ الرَّحْمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَأَى بِصَدْرِهِ نحوها بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت میں ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگوں سے پوچھا کہ روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہے سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہے کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہیں تب اوسنے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگوں سے پوچھا کہ جہان میں بڑا عالم کون ہے تو اوسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہے سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہے تو اوس عالم نے کہا کہ ہاں اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہے یعنی توبہ کا کوئی مانع نہیں تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا مقرر وہاں چند لوگ ہیں کہ خدا کی عبادت کرتے ہیں سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمیں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہے اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہیں کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتوں نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونوں زمینوں کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ نزدیک ہو سو اوسی کا ہے تو فرشتوں نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف نزدیک پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتوں نے لیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہے کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف ہوا یعنی مرنے کے وقت دونوں زمینوں کے بیچ میں برابر تھا چھاتی سے ہمک کر ادھر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیاروں کی صحبت پھر اوسکو بلا میں نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہیں ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش میں آیا ۱۶۱۲ صُهَيْبٌ وَكَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ فَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ

افضل فاخذ حجرا وقال اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اي بني
انت اليوم افضل مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الاكمه والابرص ويداوي الناس سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه
بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان انت
بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فاخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الاكمه
والابرص وتفعل وتفعل قال فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى
دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فابى فدفعه الى نفر من اصحابه
فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دينه
والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فدفعه الى
نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا
فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى
الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل
ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من
كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فانك ان فعلت
ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته ثم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوضع السهم في صدغه فوضع
يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب
الغلام فاتي الملك فقيل له ارأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد امن الناس فامر
بالاخدود بافواه السكك فخدت واضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فاقحموه فيها او
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست ان تقع فيها فقال لها الغلام
يا امه اصبري فانك على الحق

مسلم میں صہیب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہوگیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہوگیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں

تو بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہولکر چلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قدآور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہی یا درویش افضل ہی سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجھسے افضل ہی مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پہونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان ہی وہ سب تیرے واسطے ہی اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہی سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہی مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پونہچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہی اور ویسا کرتا ہی حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نہ مانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نہ مانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پونہچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہی اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہی اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا الٰہی مجکو اونکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

تو مجکو مار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون تب تو
مجکو تیر مار سکیگا سو اوسنے ایسا ہی کیا بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اوسنے
اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا
سو اوسنے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسیے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا سو اسکی قسم مقرر تجھپر تیرا ہتھیار اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے
سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہگیرون کو حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اوسکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے
پھرے سو اوسکو خندق مین ڈالدیا کہا جاتا ہی کہ اسمین گرے پڑے سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تاکہ خندق مین نگرے تو لڑکے نے اوس سے کہا امی جا تو صبر کر اسلئے کہ تو حق پر ہی ف اس حدیث مین اہل حق
اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان فرمایا ہی حضرت نے
اوسکو مفصل بیان کیا ف معاویہ بن الحکم السلمی وکان نبی من انبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک مسلم مین ۱۲۱۱
معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی سو ہی ٹھیک ہی
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس دلیل دوم جواز علم الرمل وخط
مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچکے کچھ حال بتلاتے ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کفار عرب کا ایک پیغمبر تھا کہ
جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین برابر کرتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر
ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست ہین اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے
موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی ہمین معلوم نہین
ہوسکتی تاکہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو لو بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور
اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین ۱۲۱۴ ه عبداللہ بن عمرو
کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وعرشہ علی الماء
مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اوسانے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس
ہزار برس پہلے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا ف جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق حال کو بنایا اور حکم ہوا
کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی ۱۲۱۵ ه جابر کذبت لا یدخلها فانه قد شهد بدرا والحدیبیة قاله لعبد
الخاطب بن ابی بلتعة جاءه یشکو حاطبا فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا
وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو
حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وے مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

۱۷۱۶ پندرہ سو تھے ف عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَّهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے لیکن آج تو وہ ہے جسمیں خدا کعبے کی تعظیم کروادیگا اور اس دن میں کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابوسفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہے آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہے یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت میں نہیں ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے وہ حضرت سے روایت کرتی ہیں ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانوں کی فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجکو ان لوگوں سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباس نے کہا یہ انصار ہیں ان کے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابوسفیان سے کہا کہ آج خونریزی کا دن ہے آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابوسفیان نے حضرت سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہیں سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابوسفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہ لوگوں کو دلاسا دیا

۱۷۱۷ ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّهٗ لَاَجْرٌ مِّنْ وَّجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ قَتَلَ عَرَبِيٌّ مُّمَشًّى بِهَا مِثْلَهٗ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهٗ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہیں اور حضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنتکش عرب کا آدمی کم تر اوسکے برابر لڑائی میں چلا پھر حضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق میں فرمائی اور اونکی تلوار کا پیندا اونکے زانو پر لگ گیا تھا سو اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر میں عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پیندا اونھیں کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے مر گئے بعضے لوگوں نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب اور دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر

۱۷۱۸ زخم لگ جاوے اور اوس سے آدمی مر جاوے تو اوسکی موت حرام نہیں ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كِذْبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَايَةُ الْقَضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھا کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو بیان کرے اور قضاعی کی روایت میں یوں ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہیں ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہریگا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کرلیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے ق اَبُوْ مُوْسٰى كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ اِمْرَاَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کمال کو پہنچے

۱۷۱۹

اور عورتوں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی ف یعنی اگلی امت میں یہی دو عورتیں ۱۷۲۰
باکمال ہوئیں سو اسطرح کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہ رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ اور حضرت عایشہ رضؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے م ابوھریرۃ
منعت العراق درھمھا وقفیزھا ومنعت الشام مدیھا ودینارھا ومنعت مصر اردبھا ودینارھا
وعدتم من حیث بدأتم وعدتم من حیث بدأتم وعدتم من حیث بدأتم ثم قال ابوھریرۃ شھد علی ذلک لحم ابی ھریرۃ
ودمہ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو
روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہ نے کہا
کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمیں کچھ شک نہیں ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جسمیں اناج کو ناپتے ہیں ۱۷۲۱ تحریر ۱۲ بقدر ۲۰۷ صفحہ
اور اردب چھ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول الم کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی
جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جاویگا م انس نزلت علیّ انفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا
اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر ثم قال تدرون ما الکوثر قلنا
اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نھر وعدنیہ ربی علیہ خیر کثیر ھو حوض ترد علیہ امتی یوم القیامۃ
انیتہ عدد النجوم فیختلج العبد منھم فاقول رب انہ من امتی فیقال ما تدری ما احدثت بعدک
مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجکو کوثر دیا تو
نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن ہی نام و نشان ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہی سو ہمنے کہا کہ خدا
اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی جسپر میری امت
گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو میں کہونگا الٰہی میرے رب یہ تو میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا
کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہو گیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہو گئے صدیق اکبرؓ نے لشکر مارا جو لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہیں ۱۷۲۲
ق ابن مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری قال جاءنی جبرئیل فاخبرنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم
ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ بخاری اور مسلم میں ابومسعود رضؓ سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل آیا
سو اوسنے میری امامت کی تو میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی
پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کریں ۱۷۲۳
م ھریدۃ بن الحصیب وجب اجرک ورد علیک المیراث قالہ لامرأۃ قالت انی تصدقت علی
امی بجاریتک وانہا ماتت مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو
پھر ملی حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ میںنے اپنی ماں کو لونڈی بخشدی تھی اور میری ماں مر گئی ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو
دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق ابن مسعود وقاھا اللہ شر کما وقاکم شرھا یعنی حیۃ ۱۷۲۴
علیکم رمز بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمھارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاف
رسنا کے مقام میں نکلا تھا ف عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ کے غار میں تھے حضرت پر وہاں سورہ مرسلات اوتری ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرت نے

فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل میں گھس گیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے

۱۷۲۵ **فصل فیما لم یسم فاعلہ** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر فعل ماضی مجہول ہے **ق** عائشۃ
اُرِیتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَنِی بِکِ الْمَلَکُ فِی سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیرٍ فَیَقُوْلُ ھٰذِہِ امْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْ
وَجْھِکِ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَاَقُوْلُ اِنْ یَّکُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے
فرمایا کہ مجکو تو خواب میں دکھلائی گئی تین رات مجکو میرے پاس فرشتے لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں سو یوں کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہے میں تیرا چہرا
کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یوں ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح میں آویگی

ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب
۱۷۲۶ کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا **ھ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اُرِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَیْقَظَنِیْ بَعْضُ اَھْلِیْ فَنُسِّیْتُھَا وَمِنْ فَنُسِّیْتُھَا
فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے
مجکو جگا دیا تو میں اوسکو بھول گیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتوں میں تلاش کرو

۱۷۲۷ **ف** یعنی عاق راتوں میں **ق** جَابِرٍ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ
وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّ
بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں
مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز ادا کرنا درست ہے
سو جسکو میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نہ تھے اور مجکو
شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزوں سے
حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاری کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہ نماز پڑھنا
درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا اُمت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی اُمت کو درست ہوا اور قیامت

۱۷۲۸ میں اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نہ کریگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہیں ہوا بجز حضرت کے **ق** اِبْنِ عَبَّاسٍ
اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ
الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہے سجدہ کرنے کا سات ہڈیوں پر
یعنی پیشانی پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہے کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو نہ سمیٹوں

۱۷۲۹ **ف** نماز میں بالوں کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے **ق** اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَجَابِرٍ اُمِرْتُ اَنْ
اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّھَا
وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا
یہاں تک کہ وے لا الہ الا اللہ کہیں سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہے اور اوسکا حساب

خدا کے ذمے پر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جائیگا
یا مال ضائع ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دنیا کے
۱۷۳۰ حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ق ابوہریرہؓ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ
وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو اوس
بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھاویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہیں اور اوسکا عمدہ نام تو
مدینہ ہے برے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرتؐ نے نام بدلا الاف
۱۷۳۱ اَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَلسَّاعِدِیُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ یَعْنِیْ اِصْبَعَیِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی بخاری اور
مسلم میں انس اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیوں
کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک
۱۷۳۲ حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا ق ابوہریرہؓ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ آدَمَ
قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا
بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہاں تک کہ میں اون زمانے والوں سے ہوا جن سے ہوا ف
۱۷۳۳ یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرتؐ کے زمانے تک حضرتؐ کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ طلب نہیں کہ سب مسلمان تھے م جَابِرٌ بُعِثْتُ
هٰذِهِ الْاُمَّةُ مُنَافِقُ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافقوں کے مرنے کو ف صحابہؓ میں
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی سب حضرتؐ نے حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک
۱۷۳۴ بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ آیندہ کی خبر دی ق ابْنُ عُمَرَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰهُ
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ اَلْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ
قَالَ لَا صِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰکَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَیُرْوٰی شَهَادَةِ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَ
صَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے خدا کو ایک جاننے پر
اور نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے
کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یوں ہی میں نے حضرتؐ سے سنا ہے یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور
۱۷۳۵ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق ابوہریرہؓ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَفِیْ رِوَایَةٍ اَلْقَضَاءِ حُفَّتْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھکی گئی بہشت مشقت اور
تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت
۱۷۳۶ اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِی الْحَرَمِ

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیچنا حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز
درست نہیں ۱۷۳۶ ح ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حرام ہوگیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ حدیث اوپر کی دلیل ہی
۱۷۳۸ م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر
شیء الا انہ کان یخالط الناس وکان موسرا وکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر قال
اللہ نحن احق بذلک منہ فتجاوزوا عنہ مسلم میں ابو مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت میں سے ایک
مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نہ پائی مگر وہ لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے درگزر
۱۷۳۹ مانگنے میں سختی نکریں خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہیں سو ای فرشتو اوس سے درگذر کرو ح ابو ہریرہ رضہ
خفف علی داود القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابہ وہ یاکل
الا من عمل یدہ بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داؤد پر قرآن سو وے اپنی سواریوں کے
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہی
۱۷۴۰ ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے م عایشہ
خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق ادم مما وصف لکم مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن میں بیان ہوا یعنی
۱۷۴۱ مٹی سے خ انس دفعت الی السدرۃ فاذا اربعۃ انہار نہران ظاہران ونہران باطنان فاما الظاہران
فالنیل والفرات واما الباطنان فنہران فی الجنۃ واتیت بثلثۃ اقداح قدح فیہ لبن وقدح
فیہ عسل وقدح فیہ خمر فاخذت الذی فیہ اللبن فقیل لی اصبت الفطرۃ بخاری میں انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن ظاہر نہریں تو نیل اور فرات اور باطن
نہریں بہشت میں جاری ہیں اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ اور ایک پیالے میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تو میںنے دودھ کا
۱۷۴۲ پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تو نے فطرت پائی ف معراج کی حدیث میں اسکا مفصل بیان ہوچکا م ابو ہریرۃ عذبت
امرأۃ فی ہرۃ ربطتہا لم تطعمہا ولم تسقہا ولم ترسلہا تاکل من خشاش الارض مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے سبب سے میں اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو
۱۷۴۳ چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی م ابو ذر عرضت علی اعمال امتی حسنہا وسیئہا فوجدت فی محاسن اعمالہا
الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالہا النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن مسلم میں ابو ذر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میںنے امت کے نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے
علیحدہ ڈالی جاوے اور اسکے بد اعمال میں میںنے بایا کھکھار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ دبائی جاوے ف راہ میں تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر
ق ابن عباس عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معہ الامۃ والنبی یمر معہ النفر والنبی
۱۷۴۴

يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرَئِيلُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مینے کہا ای جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جمگھٹا ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے ہین اونپر حساب ہی اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی ہی ف جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور جسنے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے انکو دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہی ۱۲ ۱۷۴۵

وَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور دیکھا مینے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہی یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی ۱۲ ۱۷۴۶

أَبُو هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةٍ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ہی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مجھ پر نبی سلسلہ ختم ہوا ف جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اوتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین گذرا لیکن یہان چھ چیز کو فرمایا اور اوپر مین پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہی کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی ق ۱۷۴۷

أَبُو هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ

من بني اسرائيل لا يدري ما فعلته وراي لا اراها الا الفار اذا وضع لها البان الابل لم تشرب واذا وضع لها البان الشاء شربت بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوا اسکے کہ کوئی سیر کے خیال میں نہیں آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اوسکے آگے بکریوں کا دودھ رکھیے تو پیجاوے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا ۱۷۴۸ ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قیل لبني اسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم فبدلوا فدخلوا الباب يزحفون على استاههم وقالوا حبة في شعرة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ بیٹھو دروازے میں سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہیں تاکہ ہم تمکو بخشیں سو اونھوں نے حکم بدل ڈالا اور دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسلتے اور کہا دانہ بال میں ہو ف بیت المقدس یا اریحا کے دروازے میں داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ سجدے کے بدلے چوتڑوں سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوئے ۱۷۴۹ ف ابن عباسؓ سے روایت ہے بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم تیز ہوا کی ہوا سے ۱۷۵۰ ه انس ولد لي الليلة غلام فسميته باسم ابي ابراهيم مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو میںنے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اوسکا انتقال ہوا

فصل في الحكاية عن نفس المتكلم

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر سے پر ماضی متکلم کی لفظ ہی ف انس کہتے ہیں آئی ہے علی نهض حافيا ولا قباء فلبس ازاره ولا رداءه فغدا فاعتجر فقلت ما هذا يا جبريل قال الكوكب بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں ایک شہر میں گیا اوسکے دونوں کناروں پر چھوٹے موٹے کنوؤں کے جیسے ہیں تب میںنے جبرئیل سے کہا ۱۷۵۱ کہ یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے ه ابو هريرة استأذنت ربي ان استغفر لامي فلم يأذن لي واستأذنته ان ازور قبرها فاذن لي مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میںنے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگوں سو مجکو اجازت نہ دی اور میںنے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کروں سو مجکو زیارت کی اجازت دی ۱۷۵۲ ف حضرتؐ نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبروں کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرتؐ نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیوں ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہو گی یعنی ہر چند اوروں کو مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرتؐ کے سبب سے ابو طالب کے عذاب میں ۱۷۵۳ تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ف ابن عباسؓ اطلعت في الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار فرايت اكثر اهلها النساء بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بہشت میں جھانکا تو میںنے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں دوزخ میں جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں ف محتاج ایمان دار اکثر تکلیفات میں رہتے ہیں جو صبر کرتے ہیں اس سبب سے بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بدعقاد ہوتی ہیں اس سبب سے دوزخی ہوتی ہیں ۱۷۵۴ ه انس اكثرت عليكم في السواك بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میںنے تمسے مسواک

۱۷۵۵ کرنے کی خوبی بار بار کہی ف غرض کہ مسواک میں غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو ق جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنا اعتکاف پورا کر لیا تو میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نے کہا کے اندر اوترا تو مجھکو کسینے پکارا تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسیکو نہ پایا پھر مجھکو کسینے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجھکو کسینے پکارا تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھا ہی سو مجھکو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہ پاس آیا سو میں نے کہا مجھکو اوڑھاؤ تو اونھوں نے مجھکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورۂ مدثر اوتاری یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے خوف دلا

۱۷۵۶ ف حضرت پر اول اقرأ کی سورت اوتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورۂ مدثر اوتری ق المسور بن مخرمہ حَبَّاتُ هٰذَا لَكَ خَبَّاتُ هٰذَا لَكَ قَالَهُ لِأَبِيهِ مِخْرَمَةَ يَعْنِي قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُمَزَّرًا بِالذَّهَبِ

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی مخرمہ نے مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہی جسمیں سونے کا کمد لگا تھا ف جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی

۱۷۵۷ کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیویں م انس دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں

۱۷۵۸ داخل ہوا تو میں نے جوتی کی چپسنی سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے کہا کہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں خ سمرة رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعَّدَانِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری میں سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اونھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا میں نے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا اون

۱۷۵۹ دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے ف حضرت نے خواب میں دیکھا خ ابن عمر رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں جا کر

۱۷۶۰ اوتری میں نے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں چلی گئی خ عائشة رَأَيْتُ بِجَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عُمَرَ وَاجِرًا قَصَبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا بعضے کو کھائے ڈالتا تھا اور میں نے عمر کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹے پھرتا تھا اور اوسنے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمر بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

۱۷۶۱ رسم کالی تھی سو اسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا ف انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہی جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے مرچھوارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی رفعت یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرت نے تعبیر لفظون سے کالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھیے

۱۷۶۲ ف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتین گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ مین اوسنے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا ف ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اور اوس مین کھاری

۱۷۶۳ جہان کھجور کے درخت ہین میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی اگلے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچے ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑجاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا

۱۷۶۴ اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین عین مین بھول چوک ہوجاتی ہی ع ابن عمر رضی اللہ عنہ رایت عیسیٰ وموسیٰ وابراہیم فاما عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر واما موسیٰ فادم جسیم سبط کانہ من رجال الزط بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہی اور موسیٰ تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے

۱۷۶۵ ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین ف جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے جنت مین داخل ہوا تو مینے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی رمیصاء کو دیکھا اور سنی مینے اوسکی خشخشہ پوچھا کہ یہ کیا ہی تو کہا گیا کہ یہ بلال کا محل ہی اور دیکھا مینے اوسکو ایک کوٹھے پر سے اوسکی ہمسایہ کے مقابل تو پوچھا مینے کہ یہ کس کا ہی تو کہا گیا کہ عمر بن خطاب کا تو مینے چاہا کہ جاکر دیکھون اوسکو پھر یاد آئی تیری غیرت اے عمر تو کہا عمر نے کہ کیا مین تجھ پر غیرت کرونگا یا رسول اللہ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا

ف قرآن مجید مین بھی انبیا کی خواب کا سچا ہونا اور تعبیر مین کبھی کبھی غلطی ہونا مذکور ہی

کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں رُمَیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور میں نے جوتی کی چاپ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے
کہا کہ یہ بلال ہے اور ایک محل میں نے دیکھا کہ اوسکے صحن میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا یہ محل عمر بن خطاب
کا ہے سو میں نے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤں تو اوسکو دیکھوں پھر مجکو تیرا رشک یاد آیا اے عمر سو میں پھر آیا پشت پھیر کر تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میں کیا آپ پر رشک کرتا ف اس حدیث میں اُمّ سُلَیم جنکا رُمَیصا اور غُمَیصا لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق
۱۷۶۶ کو بہشت کی بشارت ہے ف سعد بن ابی وقاص سے سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً
سَأَلْتُ رَبِّي أَلَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَلَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا
وَسَأَلْتُهُ أَلَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے
رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو میں نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری اُمت کو
قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری اُمت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال میں نے
یہ کیا کہ اونکے آپس میں لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا ف قحط اور غرق اُمت محمدی میں ایسا نہ ہوگا اور
نہ ہوگا کہ تمام اُمت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی اُمتیں ہلاک ہو گئیں لیکن جنگ اور قتال مقدر میں ہے ہمیشہ رہا ہے اور رہیگا ف
۱۷۶۷ ابن عمر سے عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ يَعْنِي قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ
كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے
آسمان کے دروازے کھولے گئے اور مراد وہی جو اصحاب کے ساتھ نماز میں داخل ہوا پھر اوسنے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ
بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے کہ میں نے حضرت کو یہ کہتے سنا ف یعنی یہ کلام خدا کو
۱۷۶۸ ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے ف سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانُوا
عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَكَ ابْتَدَرُوا الْحِجَابَ قَالَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور
مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا ان عورتوں سے جو میرے پاس تھیں سو انھوں نے جب تیری آواز سنی تو پردے
میں ہو گئیں یہ حضرت نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ آٹھویں باب میں گذرا کہ چند عورتیں حضرت کے پاس باتیں کر رہی تھیں
۱۷۶۹ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو انکے خوف سے چھپ گئیں حضرت نے حدیث فرمائی ق أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ
عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ
وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں
کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہیں مگر
دوزخ کے لوگوں کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتیں تھیں
ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہوں لیکن محتاج کے بعد بہشت میں داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے
۱۷۷۰ ق عَائِشَةَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَهُ لَهَا وَحَبَسَ أَبِي زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

فقالت جلس احدی عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجهن شیئا
قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیة زوجی
لا ابث خبره انی اخاف ان لا اذره ان اذکره اذکر عجره وبجره قالت الثالثة زوجی العشنق
ان انطق اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعة زوجی کلیل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة
ولا سامة قالت الخامسة زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسئل عما عهد قالت
السادسة زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث
قالت السابعة زوجی عیایاء او عیایاء طباقاء کل داء له داء شجاک او فلک او جمع کلا لک
قالت الثامنة زوجی المس مس ارنب والریح ریح زرنب قالت التاسعة زوجی رفیع العماد
طویل النجاد عظیم الرماد قریب البیت من الناد قالت العاشرة زوجی مالک وما مالک
خیر من ذلک له ابل کثیرات المبارک قلیلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ایقن ان هن
هوالک قالت الحادیة عشرة زوجی ابو زرع فما ابو زرع انا نساس من حلی اذنی وملأ من
شحم عضدی وبجحنی فبجحت الی نفسی وجدنی فی اهل غنیمة بشق فجعلنی فی اهل صهیل واطیط
ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح واراقد فاتصبح واشرب فاتقمح ام زرع
فما ام ابی زرع عکومها رداح وبیتها فساح ابن ابی زرع فما ابن ابی زرع مضجعه کمسل
شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیها وطوع امها وملء
کسائها وغیظ جارتها جاریة ابی زرع فما جاریة ابی زرع لا تبث حدیثنا تبثیثا ولا تنقث
میرتنا تنقیثا ولا تملأ بیتنا تعشیشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقی امرأة معها ولدان
لها کالفهدین یلعبان من تحت خصرها برمانتین فطلقنی ونکحها فنکحت بعده رجلا سریا رکب
شریا واخذ خطیا وراح علی نعما ثریا واعطانی من کل رائحة زوجا وقال کلی ام زرع
ومیری اهلک قالت فلو جمعت کل شیء اعطانیه ما بلغ اصغر انیة ابی زرع بخاری اور مسلم میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم سے حق میں ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق میں حضرت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
فرمایا اور حکایت ابو زرع کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور منھوں نے آپس میں اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندوں
کی خبر میں کچھ بھی چھپاویں پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے
کہ اسکو لے آئے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی میں ڈرتی ہوں خبر کے چھوڑ رہنے سے
یعنی بڑا قصہ ہے مجھسے بیان نہ ہو سکیگا اگر بیان کروں تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کروں تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا
دبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھر ڈالی جاؤں تو روئی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی سردی خوف نہ اودا سی ترہ کہ عرب میں اوس زمین کا نام ہے جسمیں کہ رہے وہاں کی رات مشہور ہے پانچویں عورت نے کہا

کلام ابو زرع
بیان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
واقعہ ہائے ازواج

کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو چیتے کی طرح سوتا ہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عمدہ شکنی سے یعنی حشیم اور کریم ہی عمدہ شکنی کا مواخذہ نہیں کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ لیوے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے نہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوا کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہیں ہوتا عورت کی بات نہیں پوچھتا ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوسمیں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں پھوڑے آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھوئی میں نرم جیسے خرگوش اور اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا یعنی قد اور بڑی کھہ والا یعنی سخی ہے اوسکا بارچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے اوسکا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانے سے یعنی سردار اور سخی ہے اوسکا لنگر جاری ہے دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا بولوں مالک سا مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اوسکے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور بہت کم گاہیں ہیں یعنی ضیافت میں اوسکے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں ضیافت میں باجے اور گاوے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہویں عورت نے کہا میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوسنے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے یعنی مجکو موٹا کیا اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں ہی مجکو اوسنے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس میں بات کرتی ہوں تو مجکو بد نہیں کہتا اور سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کرنے پڑتا اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں ان ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گھر بان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہے اوسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنی کم خرچ ہے بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اوٹھاکر اور ہمارا گھر آکودہ نہیں رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجکو طلاق دیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سوار مرد سے نکاح کیا تمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجکو چوپائے جانور بہت دیے اور اوسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجسے کہا کہ کھا ای اُمّ زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو ام زرع نے کہا سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہے ف جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گیارہ عورتوں کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ میں بھی تیرا ایسا محسن ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا ق ابوموسیٰ لست آنا حملتکم ولکن اللہ حملکم ق ۱۷۱

لغت ۔ ہیں الاشعری بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو سواری نہیں دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

حضرت نے قوم اشعریون کے چند لوگون سے فرمایا ف ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی
حضرت نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے
حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ
بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر
قسم توڑ ڈالتا ہون چھ مہینے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی ف ابن عمر لست باکلہ ولا محرمہ ۱۷۷۲
یعنی الضب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا نہین اور نہ اوسکا
حرام کرنے والا ف پختہ سوسمار یعنی گوے حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو
حضرت نہین کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوے حلال نہین
مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی ۱۷۷۳ ھ انس مررت علی موسی لیلۃ اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم
یصلی فی قبرہ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسی پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر چلا جس رات کہ
مجکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر
اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید ۱۷۷۴ ھ بریدۃ نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونھیتکم عن لحوم
الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونھیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی
الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا مسلم مین بریدہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت کے
سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مینے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب کھو جتنا تمھارا جی چاہے اور منع کیا تھا
مینے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مست پیو نشے والی چیز کو ف ابتدا اسلام
مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کے
دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سے رغبتی
ہی موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار ہوون
اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد پڑے جب اوسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت
بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی ۱۷۷۵ ھ ابو ھریرۃ وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا یا رسول اللہ
السنا اخوانک قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یات بعد من
امتک یا رسول اللہ فقال ارایت لو ان رجلا لہ خیل غر محجلۃ بین ظھری خیل دھم بھم الا یعرف
خیلہ قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانھم یاتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطھم علی الحوض مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب
یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمھارے برابر کون ہو سکتا ہی اور تمھارے بھائی وے لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین
موجود نہین تب صحابہ نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگون کو جو ہنوز موجود نہین حضرت نے فرمایا کہ

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی بیٹے کلیان گھوڑے ہوں یکرنگ مشکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لیوے گا اصحاب کہا ہاں کیوں نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت میں آوینگے سونہہ اور ہاتھ پانوں روشن کرکے وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا ف اس حدیث میں حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست

فصل ھل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر ہل ہی ق جریر ھل انت مرا لیحی من ذی الخلصۃ

1776 آی الکعبۃ الیمانیۃ الشامیۃ بخاری اور مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے ف جریر سے روایت ہی کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار لیکر وہان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جو کافرون کو پایا مارا پھر کر اسکی

1777 حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی ھ انس ھل تدرون مما اضحک قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ قال یارب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاھدا منی فیقول کفی بنفسک الیوم شھیدا وبالکرام الکاتبین علیک شھودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہی بندہ کہیگا کہ ای میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہین دے چکا ہی ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا ضرا جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہوے مین کفایت کرتی ہی اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہی حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھ پانون سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اوسکے بکامون کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پانون سے کہیگا کہ تمپہ خدا کی مار پڑے مین تو تمھارے ہی طرف سے

1778 جھگڑا کرتا تھا یعنی تمھارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو ق اسامۃ بن زید ھل ترک لنا عقیل من رباع او منزل بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہی

ف اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مینے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اوترینگے اپنے مکان مین یا علی رضہ کے یا جعفر طیار رضہ کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی جب حضرت نے مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہی

1779 اور یہ حدیث اونکی دلیل ہی ھ ابوھریرۃ ھل ترون قبلتی ھھنا واللہ ما یخفی علی رکوعکم ولا خشوعکم وانی لاراکم من وراء ظھری مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی ہی

خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقتدیون کو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے ف جماعت مین بعضے لوگ سلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا ق اسامة بن زید هل ترون ۱۷۸۰
ما اری قالوا لا قال فاني لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر قاله لما اشرف
علی اطم من اطام المدینة بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جہانکا تھا ف اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہے جو مدینے مین حضرت کے بعد ۱۷۸۱
ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال ق ابو هریرة هل تستطیع اذا خرج المجاهد ان تدخل
مسجدك فتقوم ولا تفتر وتصوم ولا تفطر قاله لرجل قال له دلني علی عمل یعدل الجهاد
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجسے ہوسکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہوسکتا تو جہاد کے برابر فضیلت جہاد
کوئی عبادت نہین ممکن م ابو هریرة هل تسمع النداء بالصلوة قال نعم قال فاجب ق لرجل اعمی حین ۱۷۸۲
قال یا رسول الله لیس لي قائد یقودني الی المسجد فسأله ان یرخص له فیصلي في بیته فرخص له فلما ولی دعاه فقال
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے ق ابو هریرة ۱۷۸۳
وابو سعید هل تضارون في القمر لیلة البدر قالوا لا یا رسول الله قال فهل تضارون في الشمس
لیس دونها سحاب قالوا لا قال فانکم ترونه کذلك یجمع الله الناس یوم القیمة فیقول من کان
یعبد شیئا فلیتبعه فیتبع من کان یعبد الشمس الشمس ویتبع من کان یعبد القمر القمر ویتبع
من کان یعبد الطواغیت الطواغیت وتبقی هذه الامة فیها منافقوها فیاتیهم الله في صورة
غیر صورته التي یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ بالله منك هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا
فاذا جاء ربنا عرفناه فیاتیهم الله في صورته التي یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون انت
ربنا فیتبعونه ویضرب الصراط بین ظهري جهنم فاکون انا وامتي اول من یجیز ولا یتکلم
یومئذ الا الرسل ودعوی الرسل یومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم کلالیب مثل

شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فإنها مثل شوك السعدان
غير أنه لا يعلم ما قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم فمنهم المؤبق بعمله ومنهم
المخردل ثم ينجى حتى إذا فرغ الله من القضاء بين العباد وأراد أن يخرج برحمته من أراد
من أهل النار أمر الملائكة أن يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله
أن يرحمه ممن يقول لا إله إلا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم بأثر السجود تأكل النار من
ابن آدم إلا أثر السجود حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء
بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر أهل الجنة دخولا الجنة فيقول أي
رب اصرف وجهي عن النار فإنه قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله
أن يدعوه ثم يقول الله هل عسيت إن فعلت ذلك بك أن تسأل غيره فيقول ربه من عهودك ومواثيقك
ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فإذا أقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله أن
يسكت ثم يقول يا رب قدمني إلى باب الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك
لا تسألني غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب ويدعو الله حتى
يقول له فهل عسيت إن أعطيتك ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه
ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا قام على باب الجنة انفهقت له
الجنة فرأى ما فيها من الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول أي رب
أدخلني الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك لا تسأل غير ما أعطيت
ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب لا أكونن أشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى
يضحك الله منه فإذا ضحك الله منه قال ادخل الجنة فإذا دخلها قال الله تمنه فيسأل ربه وتمنى
حتى إن الله ليذكره كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله لك ذلك ومثله
معه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے چودہویں رات کے چاند دیکھنے میں اصحابؓ نے کہا
کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہ ہو
اصحابؓ نے کہا کہ نہیں فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھوگے جل تعالی لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جس چیز کی بندگی کرتا تھا
تو اوسکا ساتھ دیو یعنی اپنے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں جاؤ سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا
سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتوں اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اونکے ساتھ جاویگا اور یہ امت محمدیؐ باقی رہجاویگی اوسمیں منافق لوگ بھی
ہونگے تو حق تعالی مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اور اس صفت میں جو اونکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ
ہمکو تجھ سے پناہ میں رکھے ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو سو جبکہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اوس صفت میں

لا اسألك غير ما أعطيتني ومعطيني

ظاہر ہوگا جو انکے اعتقاد کے موافق ہے سو فرماوینگا کہ مین تمھارا رب ہون تم مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوا پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی بچاؤ بچاؤ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے اوسکے کانٹے سر کے ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوا خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اول آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر پل صراط سے کھینچ لیوینگے اونکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا اوندھے منہ جا پڑیگا یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اونکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے کل آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا نشان جلانا حرام کیا ہے تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے مجمر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خس و دانہ جم اوٹھتا ہے پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا چہرہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اسکے سوا تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوا کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نمانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجکو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوا اسکے سوا مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب مین تیری عزت کی قسم ہی کہ نمانگونگا سوا اسکے تجھسے اور سوال نکرونگا تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہوجاویگی سو اوسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور عزت ہے تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ تو نمانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت نہ بنون گا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہان تک خدا اوس سے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک کہ جب اوسکی سب تمنا اور خواہشین ہوچکین گی حق تعالی فرماویگا کہ تیرے سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے ساتھ اتنا اور بھی ف اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب اہل سنت وجماعت کا جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین ہے اوسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اور دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے تئین جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی

ہر چند آدمی کی عقل یہان حیران ہو لیکن اوسکی قدرت سے کب آسان ہے ۵ ابو ہریرہ رض قال ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فو الذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی ای رب فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ھھنا اذن قال ثم یقال الان نبعث شاھدنا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشھد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی یسخط اللہ علیہ مسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ظہیرہ کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہے اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شک اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کرنیکے بندے سے سو کہیگا ای فلانے بھلا مین نے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو بیاہ جورا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کرنیکو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مین نے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو بیاہ جورا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو آج ہم تجکو اب بھلا ناہون جیسے تو ہمکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبر کا اور نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکے گا تو حق تعالی فرماویگا کہ کیا تجھکو یہین تیرا جھوٹ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرا اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون تجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسی کی ذات کی گواہی اور یہ منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ۵ اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دوسرا کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکرین

۱۷۸۵ پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے ق ابو بسرۃ ھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا اربعۃ ثم قال وھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا وفلانا ثم قال وھل تفقدون من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ بخاری و مسلم ابوبرزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصوں کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ اوں کے سوا ہم کسیکو تلاش نہیں کرتے حضرت نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ میں لڑائی کے بعد صحابہ اپنے عزیز اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے حضرت نے یہ حدیث

۱۷۸۶ فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اوسکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے اسکا ش سعد بن ابی وقاص ھل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہیں ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبوں کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے

۱۷۸۷ ملتی ہے تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق میں غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو ق سمرۃ بن جندب ھل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجانی الی الارض المقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الاخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ فیعود فیصنع مثلہ فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی رأسہ بفہر او صخرۃ فیشدخ بہ رأسہ فاذا ضربہ تدھدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ھذا حتی یلتئم رأسہ وعاد رأسہ کما ھو فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا الی نقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع یتوقد تحتہ نارا فاذا اقتربت ارتفعوا حتی کاد ان یخرجوا فاذا خمدت رجعوا فیھا وفیھا رجال ونساء عراۃ فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی نھر من دم فیہ رجل قائم وعلی شط النھر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النھر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فرددہ حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی انتھینا الی روضۃ خضراء فیھا شجرۃ عظیمۃ وفی اصلھا شیخ وصبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار یوقدھا فصعد بی الشجرۃ فادخلنی دارا لم ار قط احسن وافضل منھا فیھا رجال شیوخ وشباب ونساء وصبیان ثم اخرجنی منھا فصعد بی الشجرۃ فادخلنی دارا ھی احسن ولا افضل لم ار قط احسن وافضل منھا شیوخ وشباب فقلت لھما انکما قد طوفتمانی اللیلۃ فاخبرانی عما رایت فقالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی

الباب التاسع

مبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيمة والذي رايته يشدخ راسه فهو جهل علمه الله القران فنام عنه بالليل فلم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم القيمة والذي رايته في النقب هم الزناة والذي رايته في النهر اكل الربوا والشيخ الذي رايت في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة المؤمنين واما هذه الدار فدار الشهداء وانا جبريل وهذا ميكائيل فارفع راسك فرفعت راسي فاذا فوقي مثل الرعد قلت ما هذا الصوت قالا هذا صوت مثل الرابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني ادخل منزلي قالا انه بقي لك عمرك لم تستكمله فلو استكملته اتيت منزلك بخاری اور مسلم میں سمرہ بن جندب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم میں سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گال پھاڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گال پھاڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک دوسرے گال پھاڑے کو چیرتا ہی پہلا گال پھر اچھا جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا یہ لوگ اوسکا مونہہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے مونہہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹا یا جہان کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے مونہہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑھا مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اونھون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان ہین سو مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گال پھاڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اور دن تک نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو

یہان جو مسئلہ کتاب و زنا و دیگر کا ذکر ہی اسکا حل قرآن

اوسپر عمل نکیا یہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے بہر مین
دیکھا وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین اوگون
کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمان دارون کا مقام ہی
اور یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون
کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو
مینے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن اونھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب تو عمر کو پورا
کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا ف اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ
حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصًا رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بڑے ہو کر
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا سے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی ۱۶۸۸ صحیح انس وھل فیکم
مِنْ اَحَدٍ لَمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَةَ یَعْنِی الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِهَا یَعْنِیْ قَبْرَ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت داری نکی ہو سو ابوطلحہ نے کہا
کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر مین اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوے
اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے سب حضرت نے حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو
معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۱۶۸۹
قَالَ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت کے نکاح کا
ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح
دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلاوے ق اَلشَّرِیْدُ بْنُ سُوَیْدٍ الثَّقَفِیُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ۱۶۹۰
اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ قَالَ لَهٗ مسلم مین شرید بن سوید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی
یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو اُمَیَّہ کا شعر
یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسی طرح سو
شعر مین پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ اُمَیَّہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے
اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال اکثر
اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری مے افشان ہوئی
ہائے پر دل کی سیاہی نہ گئی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ عُیُوْنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا قَالَ لِرَجُلٍ ۱۶۹۱
اَحْبَسَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَیْهَا قَالَ عَلٰی کَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰی اَرْبَعِ
اَوَاقٍ فَقَالَ لَهٗ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ کَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِیْكَ وَلٰکِنْ

عسی ان تبعثک مقاما محمودا یصیب منہ قال بعث بعثا الی بنی عبس وبعث ذلک الرجل فیہم مسلم ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہوتا ہے یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے چھر اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ ان پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیدین لیکن عن قریب ہی کہ تجکو ہم کسی ولایت مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر دو مرد بھیجے اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تاکہ آخر کو افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پونہچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا ق ابن عمر ھل وجد تموہ ما وعد ربکم حقا قالوا نعم قال انہم الان یسمعون ما اقول قالہ لما وقف علی قلیب بدر

۱۶۹۲

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے ف جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل ۱۰ فعل الامر

۱۶۹۳

اس فصل مین دو حصے ہین جنکے سر پر فعل ہے امر کا خ ابو سعید انمو انی

ولیاتم بکم من بعدکم بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمھاری اقتدا کرین جو تمھارے بعد ہین ف بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب

۱۶۹۴

کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین ق علی ائتوا روضۃ خاخ فان بہا ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا قالہ لعلی والزبیر والمقداد وفی روایۃ انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ قالہ لعلی وابی مرثد الغنوی والزبیر بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شقالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس خط ہے سو اوس سے اوس خط کو لے لو حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقداد سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہان تک کہ شقالو کے باغ مین جاؤ ف یہ عورت جاسوسی کا خط مینے سے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ

۱۶۹۵

مفصل ہو چکا ق ابن عباس ائتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا قالہ فی مرضہ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے واسطے نوشتہ لکھدون تاکہ اوس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا ف بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ پنجشنبے کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہے اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بارے

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے باہر سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علمانے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ کا لشکر تیار کرکے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چنداں ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ ف شیعہ اس مقام مین عمر فاروق رضہ پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم قصور ہی عمر فاروق رضہ پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضی رضہ بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر کاغذ نہ لائے تھے تو علی کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر فرض تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق رضہ نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین ہی سارا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق رضہ نے حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد خیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین سراسر محبت اور دل سوزی ہی مشعر چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر

ف عَائِشَةُ ائْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ وَفِيْ بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ ۱۷۹۶
يَعْنِيْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی ف حضرت عایشہ رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا مینے کہا کہ یا حضرت آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب آیا تو حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین ف عَائِشَةُ ائْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ يَعْنِيْ اَفْلَحَ اَخَا ۱۷۹۷
اَبِي الْقُعَيْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا گر تو حکم نماز ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ میرے
ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اوسنے گھر مین آنے کی اجازت
مانگی مینے کہا واللہ مین اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ
اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسی واسطے حضرت عائشہ رضہ
فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا
ضرور نہین کہ وے محرم ہوگئے ق ابو ھریرۃ ابدء بمن تعول بخاری اور مسلم مین ابن ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے ۱۷۹۸
اہل و عیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہی اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی چنانچہ اگلی حدیث
مین اسکی تفصیل موجود ہی م جابر ابدء بنفسك فتصدق عليها فان فضل شيء فلاهلك فان فضل ۱۷۹۹
عن اهلك شيء فلذي قرابتك فان فضل عن ذي قرابتك فهكذا وهكذا قالہ لابی مذکور
الانصاری حین اعتق غلاما له عن دبر يقال له يعقوب مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے
شروع کر سوا وسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتے دارون کو دے سوا گر تیرے رشتے دارون
سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب اوسنے اپنے یعقوب
غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یون کہا تھا کہ جب مین مرجاؤن تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مصابیح
مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوائے کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے اوسکا
آزاد کرنا نادرست کہا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دین اور یہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش ق انم عطيتها ايلاغان ۱۸۰۰
بميامنها ومواضع الوضوء منها قالہ للنساء اللاتی غسلن ابنته وهي زينب زوجة ابی العاص
بن الربيع وكانت اكبر بناته بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے
مقاموں سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین اوسکا نام زینب تھا ابو العاص
بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تھین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی
اور داہنی طرف مین وضو کے مقاموں کو یعنی مونہہ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق ابو ذر ابرد ابرد او قال انتظروا انتظروا ۱۸۰۱
قال للمؤذن يا اظهر بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہون
فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا
مستحب ہی صح ابو ھریرۃ ابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ ۱۸۰۲
حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی ف یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین
تاخیر مستحب ہی تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین ق کعب بن مالك ائذن لنا نخبر ۱۸۰۳
يوم قسم ظلك مذ ولدتك امك قالہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ خدا نے تعالیٰ نے جو تجھ پر گذرا جیسے کہ تجکو تیری ماں جنا حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے
خدا اور رسول کا اوپر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کی حق میں قرآن وہی ہے جو حضرت
اوس سے خدا راضی ہو ف عمرو بن عوف ابشروا وامّلوا ما یسرکم فوالله ما الفقر اخشی علیکم ولکنی ۱۸۰۴
اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوها کما تنافسوها وتهلککم کما اهلکتهم وبن عوف کما الهتهم بخاری اور مسلم میں عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی محکو محتاجی کا تم پر ڈر نہیں ولیکن میں تم پر خوف کرتا ہوں
دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونھوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اونکو غفلت میں ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے
پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پر حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے
کہا ہاں حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا ف عائشة ابشری ۱۸۰۵
یا عائشة امّا الله فقد برّأک بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عایشہ خدا نے تو تیری
پاکدامنی بیان کردی ف جب کہ حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی میں قرآن اوترا حضرت نے حدیث فرمائی ابو هریرة ۱۸۰۶
ابغنی احجارا استنفض بها ولا تأتنی بعظم ولا روث بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تا تم کو
میرے واسطے تین کنکر میں اوس سے استنجا کروں اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہے
اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اسی طرح کوئلے سے هـ انس ابصروها فان جاءت به ابیض سبطا ۱۸۰۷
قضی العینین فهو لهلال بن امیة وان جاءت به اکحل جعدا احمش الساقین فهو لشریک
بن السحماء مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا کہ سیدھے بال ہیں
آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک بن
سحما کا ہے ف ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونوں میں جدائی کروادی اوسکی
جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرت
نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوپر جاری نہ ہوگیا ہوتا تو میں اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا
خ ام خالد بنت سعید بن العاص وقیل بنت خالد بن سعید ابی واخلقی ثم ابی واخلقی ۱۸۰۸
ثم ابی واخلقی بخاری میں ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو بہن بھائے پھر خدا کرے
تو بہن بھائے پھر خدا کرے تو بہن بھائے ف ام خالد سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمیں ایک چھوٹی سیاہ
لونڈی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ میں کسکو بھیجونگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے بھنائی پھر دعا دی هـ عبد الله ۱۸۰۹
بن عمر رأوا الشح فان الشح اهلک من کان قبلکم مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم بخیلی سے

اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہو اور زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کریگا اسواسطے

۱۸۱۰ لائق عذاب کے ہوا ف عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۱۸۱۱ فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی کر سہی ف یعنی کمتر خیران بھی دوزخ سے بچاتی ہی ھ اَبُوْھُرَیْرَةَ اِتَّقُوا

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَمَا لَا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرنیوالے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کرنیوالے کون ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی

کہ لوگون کی راہ مین جا کر ضرور پیشاب یا اونکے سایے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جا کر ضرور پیشاب کرنا لعنت رسانی کا سبب ہی

۱۸۱۲ اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ

لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع

اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب رکوع

۱۸۱۳ کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہاتی لوگ نومسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ

اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رضہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اے اُحد تجھپر تو پیغمبر ہی ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجھپر تو سوائے

پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور اُحد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان

اصحاب کے ساتھ اُحد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا

ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو متبرک کیا

۱۸۱۴ ف اَبُوْھُرَیْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ف قَالَهٗ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف

۱۸۱۵ کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْھُرَیْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا

وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وے کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے

ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور سود کھانا اور یتیم کا یعنی

بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی پاکدامن عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو

عیب لگانا ف اگرچہ اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون

۱۸۱۶ کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا ق اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن

عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ

کبھی رات کو اوٹھتا ہوا اور کبھی سو جاتا ہوا اوسکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت
بیٹھکر پڑھتے تھے ف ابن عمر اجیبوا ھذہ الدعوۃ اذا دعیتم لھا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ۱۸۱۷
حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی خ عروۃ بن ۱۸۱۸
الزبیر اجلس ابا سفیان عند حطم الجبل حتی ینظر الی المسلمین ف قالہ للعباس بن عبدالمطلب
یوم الفتح کذا وقع مرسلا وھو من حدیث عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری مین عروہ
بن زبیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھو ابوسفیان کو پہاڑ کے ٹکڑے پاس گھوڑوں کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ
حضرت نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عایشہ رضہ سے ہی ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا م المقداد احثوا ۱۸۱۹
فی وجوہ المداحین التراب مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے مونہون مین خاک جھونکو یعنی کچھ مدد
ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ تمہارا نفس
مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین تو اتھا
بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور
اگر کوئی شخص کسی نیدار شخص کی سچی مدح بطمع دنیا کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست
نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ م ابوھریرۃ احشد فاتی ساقرأ علیکم ثلث القرآن فحشد من حشد ۱۸۲۰
ثم خرج فقرأ قل ھو اللہ احد مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی
پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا م ابوقتادۃ احفظ علیک میضاتک ۱۸۲۱
فسیکون لھا نبأ ف قالہ لہ سحر لیلۃ التعریس مسلم مین ابوقتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تمہارے
اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف
صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابوقتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر
سیراب ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا م جابر اخبر ذلک ابن الخطاب ۱۸۲۲
ف لجابر اسأ اخبرہ بقضاء دینہ بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی
عمر فاروق رضہ کو حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اون پر
بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اونھین چاہا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے
سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھون نے نما حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت
ایک برتر ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ
سب قرض ادا ہو گیا جابر رضہ سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب
قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق رضہ کو اس حال کی خبر کرے اسواسطے کہ عمر فاروق رضہ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

۱۸۲۳ جب جا برنے عمر فاروق کو خبر دی اونھوں نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت مین جان گیا تھا کہ ابھی ضرور برکت ہوگی ق عَائِشَةُ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا اپنے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ مین اونکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ بنائے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ق اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہی کہ صدیق اکبر خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھین کی خلافت پر ہوگا

۱۸۲۴ پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نتھی ق عَائِشَةُ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو ف حضرت عایشہ رضہ نے کہا کہ یارسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین نہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور مطلب نہین کہ اگرچہ اونھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ اسے

۱۸۲۵ پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی ق أَنَسٌ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف

۱۸۲۶ یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ق عَائِشَةُ اذْهَبْ فَاحْتُثِّي فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ يَعْنِي نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے مونہہ مین خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابیطالب کی عورتون کے جب اونھون نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یارسول اللہ عورتین ہمیشہ غالب ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو

حاشیہ جا کر باز رکھ اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون کی

۱۸۲۷ مذمت کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور جلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی ق أَبُو هُرَيْرَةَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ يَعْنِي عَرَقًا فِيهِ تَمْرٌ قَالَهُ لِلَّذِي أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اون کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تھی ف ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا مجکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

حضور کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجور لیکر آئیں حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے زیادہ کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دیدیا چاہیے خود کھانا درست نہین اوسواسطے بعضے علما نے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیدیا تھا یعنی جب بقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے ۱۸۲۸
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تجکو اوس عورت کا مالک کردیا قرآن یاد کرواوسکے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروادینا یہی اوسکا مہر ہے باقی قصہ مفصل ہو چکا ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْجَانِيَّةِ ۱۸۲۹
اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس
سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کردیا
ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی چوکھنٹی جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھکے نماز پڑھی
پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے
عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور
اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ مقصود دھیان بٹنا ہی ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا ۱۸۳۰
عِيَالَكِ وَاَعْلِمِيْ اَنَّا لَوْ نَزَدْنَاكِ مِنْ مَّائِنَا زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا ق قَالَهُ ضَحَّاءَ لَيْلَةَ
التَّعْرِيْسِ لِلْاٰتِ الْمُرَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون
کو کھلا اور دریافت کرے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہرون چڑھے دو پچھلی
والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نتھا صحابے چال حضرت سے
کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لاد چلی جاتی ہی اوسکو حضرت
پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور وے پکھالین اوسی طرح پانی سے لبریز تھین
پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیدیے حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی ۱۸۳۱
ه اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً ق قَالَهُ مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور ننگے نہ چلا کرو ننگے پر حضرت نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہی کہ مین پتھر
اوٹھا لے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اوسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی
ه عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ق قَالَهُ لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ۱۸۳۲
ثُمَّ صَلّٰى مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا
اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کے اندر خشکی بھی
وضو کو باطل کرتی ہی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ ق قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَاِنَّ امْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا ۱۸۳۳

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر رہا تھا حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری عورت حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین ف ابوھریرہ رجع ۱۸۴۴ فصل فانک لم تصل بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی ف حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کر کے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی پھر اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اسسے زیادہ بہتر نہین پڑھنا آتی تو حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز باطل ہوتی ہی یا مکروہ ف عایشۃ ارضعیہ تحرمی علیہ ویذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ ف له ۱۸۴۵ بنت سھیل بن عمرو حین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم فقال ارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وھو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال قد علمت انہ رجل کبیر بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے سالم کو تاکہ تو اوسپر حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ گھٹ کا بھی جاتا رہے گا جو ابوحذیفہ کے جی مین آتا ہی حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا جب اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابوحذیفہ کے مونہہ پر کچھ کراہت سے دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلا دے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن اور حال انکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ میںنے جانا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجکو حیرانی ہی کسی برتن مین کر کے پلا دے ف ابوحذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اوسکو اوسکے اندر جانے سے گمان نہ آتا تھا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہی جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی م ابوھریرۃ ارکب ایھا الشیخ فان اللہ غنی عنک ۱۸۴۶ وعن نذر لہ مسلم مین ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو لے اے بڈھے اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے بیپروا ہی ف حضرت نے ایک مڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اوسکے دونون بیٹے اوسکو تھانبے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنے تئین مصیبت مین ڈالنا ہی خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ جو طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین م جابر ارکبھا بالمعروف فاذا الجئت الیھا حتی تجد ظھرا یعنی البدنۃ قالہ حین سئل عن رکوب الھدی مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو قربانی کے اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہی جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ کسیںنے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق ام سلمۃ استری فولھا ۱۸۴۸ فان بھا النظرۃ قالہ حین رای جاریۃ فی بیت ام سلمۃ فی وجھھا سفعۃ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کراؤ کہ اسکو نظر لگی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت ام سلمہ

ف جواب قلیل ارکان

کے گھر مین ایک لڑکی کے موتہہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ
۱۸۳۹ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین ۵ جابرؓ اِسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ
فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے
کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی ف عرب مین دہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرتؐ نے
اونکو یہ تعلیم کی خصوصًا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہی
۱۸۴۰ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ
ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور سب سے زیادہ ترکجی اوپر کی طرف
مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کجی بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین
ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی
بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرتؐ نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب
نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے
کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور
۱۸۴۱ کبیر گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ کرے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا
إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے
۱۸۴۲ اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی ق اَلزُّبَيْرُ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ
اَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو
اپنے ہمسائے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے
۱۸۴۳ ۵ اَبُوْهُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَلِيٌّ اِهْدَأْ وَعَلَيْكَ
أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھپر تو
سوا نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرتؐ تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
رضی تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیرؓ تھے ف ابوبکر کا
صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید مین سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسمال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہین
چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسمال سے مرے وہ بھی شہید ہی ۵ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا إِلَى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُوْرٌ
وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ لِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور میں اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار کے مراد احمد
بن حنبل بن ہو ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو
چھوڑ کے چار گواہ تلاش کرلاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی باوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا کیونکر ہو قسم کھاتا ہون
اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت میں میں ہون تو تلوار ہی مارون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے
ہو اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہ ہون تو حاکم اسلام کا

۱۸۴۵ م وَاَنَّ ابْنَ حُجْرٍ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ف قَالَهُ لِسَلَمَةَ بْنِ
يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ مسلم میں وائل بن حجر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ
اون پر فرض ہی جسکا بوجھ اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ اگر حضرت
اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت ہمکیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۴۶ یعنی اگرچہ وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اون سے سمجھ لیگا ف اُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوْا وَ
اَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ بخاری اور مسلم میں ام الحصین رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہو گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور
بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین بہ ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمھارا صوبہ دار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ

۱۸۴۷ بظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا ف عَائِشَةُ
اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس
لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو
حضرت عایشہ رض نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے حضرت نے

۱۸۴۸ یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق مشروط کرتے ہین ف اَبُوْ مُوْسٰى اَشَرَ بِاٰنِيَةٍ وَاَفْرَغَ
عَلٰى وُجُوْهِهِمَا وَاَيْدِيْهِمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وُضُوْئِهٖ بعد ما حج فیہ قَالَهٗ
لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونہہ اور
سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی حضرت نے ابو موسی اور بلال رض سے فرمایا ف

۱۸۴۹ حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہو گیا تھا قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا ف اَبُوْ مُوْسٰى اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
بخاری مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے ف یعنی جسی سفارش سے اہل حاجت کا کام
نکال دینا ثواب کا موجب ہی ق اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا وَيُرَى اللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهٗ
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ
رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ آپی آپ گواہ رہو حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ
منی مین تھے جسکہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا جو پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے پیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور

بخاری میں انس سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے انکو شق قمر دکھلایا اور نبی عیاض کی شفا میں ابن مسعود سے روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو تو نہیں سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے اور عبداللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبداللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابوں میں بکثرت روایت ہی اور قرآن میں بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر میں حق تعالی نے فرمایا اقتربت الساعۃ وانشق القمر ۝ وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ۝ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھیں کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاویں اور کہیں متصل دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہوچکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نکہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اسواسطے کہ آسمانی حال اسکے پیش نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی چہلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اوس رات کو سب لوگ تامل دیکھتے رہے اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین ابر نہین بلکہ کری کی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب روی زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہوسکے اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور بہار حائل ہوجاتا ہی انھین وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر وہ شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین حال انکہ کسوف اور خسوف تو سری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی دیکھا نہ سنا اگر اوس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط حس اور خطا بصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل الملکث سے غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حال انکہ اکثر عالم اونسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیثون اور اونلوگون کی روایت سے جو اوقت مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی و کدام ست پروبال ست ۔ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اوسیکا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے ۱۸۵۱

ح المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم اشیر وا ایہا الناس علی ان ارد نساء ہم واموالہم وذراریہم فہؤلاء الذین یریدون ان یصدونا عن البیت فان یاتونا کان اللہ قد قطع عنا عنقا من المشرکین وایم اللہ لا نناتر کنا ہم فحص وبین بخاری مین مسور بن مخرمہ سے اور

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سامنے دو اونٹ لوگوں کو بھلا معلوم ہے کہ میں اپنے اہل و عیال کی طرف جاتا ہوں کہ ان کے بچوں کو پکڑ لاؤں جب کہ ان کے بالوں کو گرفتار کروں جو کہ بلند ہوئے ہیں پھر آرہے ہیں اڑتے آویں گے تو حق تعالیٰ نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور ہمیں تو ہم ان کو مفلس کر کے چھوڑ دینگے یعنی دونوں عورتیں اور ان کا نقصان ہوگا ف حضرت جنگ حدیبیہ میں چودہ سو آدمی سے احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلا اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسوں نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جما کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا میں عمرہ کرنے نہ جانے دینگے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور صحابہ سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم انکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کاوذین نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا ۱۸۵۲

ھ اَنَسٌ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ اَلْتِّرْمِذِيُّ بِالْحَائِضِ مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق میں فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت میں صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے ۱۸۵۳

ق اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِيْ سُجُوْدِكُمْ وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدے میں اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں بازو بچھوا یا کرے کتے کی طرح ف سجدے میں کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رکھے ۱۸۵۴

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ ف قَالَهُ لِعَائِشَةَ فِيْ سَبِيَّةٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اس لونڈی کو آزاد کر دے اس واسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہے حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت ۱۸۵۵

کے حق میں فرمایا ف عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ اِعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَّاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گن رکھو چھ چیزوں کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم میں میری کاپڑنا جیسے بھیڑ بکری میں مری پڑتی ہے پھر مال کی ریل پیل ہونی یہاں تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیاں دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جس میں وہ داخل نہ ہوگا پھر تمہارے اور روم والوں کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمہارے اوپر آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بیت المقدس ۱۹۶۰۰۰۰ فتح ہوا اور وبا شام میں پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن میں مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور عرب میں فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیوں سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ کی جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد میں اور اقلیشی کی روایت میں ہے کہ برابری کرو اپنے لڑکوں میں ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضوں کو زیادہ اور بعضوں کو کم دینا شفقت پدری کے برخلاف ہے ۱۸۵۶

ھ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ اِشْتَرِطُوْا عَلَيَّ رِفَاقَكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ مسلم میں عوف ۱۸۵۷

برہ مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے سترمیں آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہیں سترمیں جب تک کہ اوسمیں شرک کا مضمون نہو

ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا

کہ ہندی سنتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے کلو اہیر اور لونا چمارن اور باگھ دیوا وغیرہ ان کی برائی

ہوتی ہی اور اسی طرح وے سنتر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو ق زید بن خالد اعرف ۱۸۵۸

عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ

طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی

کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمہ مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس حضرت کے سوا گر

کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر مین کبھی دن اوسکا مالک طلب کرتا

آوے تو اوسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوا یا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے

اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ه ابوبرزہ اَكْسَلَمِيِّ اِعْزِلِ الْاَذٰى ۱۸۵۹

عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ قَالَهُ حِينَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ مسلم مین ابوبرزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابوبرزہ سے فرمایا جب کہ اونسے کہا کہ حضرت مجکو کچھ ایسا بتلایئے جس سے

مجکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانون کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی

مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی ه جابر اِعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ ۱۸۶۰

حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اوس سے

اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے

اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ ۱۸۶۱

حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میں نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا ح جبیر بن مطعم اَعْطِنِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ

هٰذِهِ الْضِّاةِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا قَالَهُ مُقْفِلَهُ

مِنْ حُنَيْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر

اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی مین

ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کر دین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین کچھ اعرابی لوگ حضرت کو لپٹے اور

مانگنے لگے یہان تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ

سوا نبی کے بشر سے ممکن نہین ه عقبة بن عمرو الانصاري اِعْلُ يَا مَسْعُودُ اِعْلُ يَا مَسْعُودُ اِعْلَمْ ۱۸۶۲

أَبَا مَسْعُودٍ إِنَّ اللّٰهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ

لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے ابومسعود

دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر اے ابومسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تو مینے کہا

یارسول اللہ یہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود سے
روایت ہی کہ میں اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا میںنے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ای ابو مسعود دریافت کر میںنے غصے کے سبب سے
خیال نکیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ہین میںنے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھسے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ لونڈی غلام کو حد سے
۱۸۶۳ زیادہ نہ مارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ق ابو ھریرۃ اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم
فمن وجد منکم بماله شیئا فلیبعه وإلا فاعلموا انما الارض للہ ولرسوله ف لہ الیہود
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری نہین اللہ اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو
وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان لکھو کہ زمین خدا اور اوسکے رسول کی ہی
ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی اوٹھانے کا اسباب اوٹھالیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات
۱۸۶۴ حضرت کے تصرف مین آئے ص ابن عباس اعملوا فانکم علی عمل صالح ان کان لکم ان تغلبوا الناس حتی اضع الحبل
علی ھذہ یعنی عاتقه بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو
اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اوتر تا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس زمزم کی سبیل پر
حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام
۱۸۶۵ کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا م سعد بن ابی وقاص اعملوا فکل میسر
لما خلق له مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے
واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو
۱۸۶۶ تقدیر کے مخالف سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا ص انس اعبدوا ربکم فی سقائه وتمروکم فی وعائه
فانی صائم ق لہ حین دخل علی ام سلیم فاتته بسمن وتمر بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پھر ڈال دو اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے
گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر
۱۸۶۷ افطار کرے تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی ق جابر اغتسلی واستثفری بثوب وأحرمي ق لہ
لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فی حجة الوداع بذی الحلیفة بخاری اور مسلم
مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کرلو اور کپڑا لنگوٹ باندھو اور احرام کرو یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جبکہ
محمد بن ابی بکر کو حجۃ الوداع مین ذوالحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور
۱۸۶۸ وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین م بریدة بن الحصیب اغزوا باسم اللہ
فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا

وليدا او اذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم الى ثلث خصال او خلال فايتهن
ما اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم ثم ادعهم الى التحول من دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم
ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب
المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء
شيء الا ان يجاهدوا مع المسلمين فان هم ابوا فسلهم الجزية فان هم اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فاردوك ان تجعل لهم ذمة
الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك
فانكم ان تخفروا ذممكم وذمة اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا
حاصرت اهل حصن فاردوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم
على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم او لا مسلم میں بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت میں چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان
نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ مارو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو اونمیں سے جس بات کو مانیں تو
اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانیں تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ
پھر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں یعنی مدینے میں آ رہیں اور اونسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے
تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لاکر
وطن چھوڑنا قبول نکریں تو اونسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانوں کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری
ہوتا ہے اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت میں کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں سو اگر وے
لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانیں تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا
بھی قبول کریں تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والوں کو گھیرے اور وے تجھے چاہیں کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا
عہد کرے تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر ولیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والوں کا قول قرار کر سو اسلئے کہ اگر
تم سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں کمتر اور آسان تر ہے اور جب کہ تو
کسی قلعے والوں کو گھیرے سو وے تجھے چاہیں کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار ولیکن تو اپنے حکم پر اوتار سو اسلئے
کہ تو نہیں جانتا کہ اونکے معاملے میں تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہیں ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اوسکے
سردار سے یہ حدیث ذکر فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہے اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہوسکتی

ق ام عطیہ واسمہا نسیبۃ بنت کعب اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رایتن ۱۸۶۹

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر سمجھو اور اخیر غسل میں کافور ڈالو حضرت نے یوں فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو ف حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتیں اونکو غسل دیتی تھیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہیں جہاں تک کہ مہمات

۱۸۷۰ اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر غسل میں کافور ڈالنا سنت ہے ق ابن عباس اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیر کے پتوں سے اور اوسکو دو کپڑوں میں کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت میں اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف ایک مرد حضرت کے ساتھ حج میں تھا احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم گر مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہیں اور

۱۸۷۱ یہی حدیث اونکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں خ ابن عباس اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قَالَهٗ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبول کرلے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہیں کرتی لیکن مین اسلام میں خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرے اور اوسکے موافقت نہیں ہوسکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر میں دیا ہے اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث

۱۸۷۲ فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض میں مال لینا م ابن عمر اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں ق یعنی اون دونوں سانپوں میں یہ خاصیت ہے کہ جب اونکی آنکھ

۱۸۷۳ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے سانپ کو دیکھتے ہی مار ڈالنا چاہیے ق ابن مسعود اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَهٗ لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَأْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکے آگے قرآن پڑھون اور حال انکہ قرآن آپ پر اترا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو میں سورۂ نساء پڑھا یہان تک کہ میں جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے تحیمنے اپنا سر اوٹھایا یا یوں کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے سر اوٹھایا سو میں نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہیں ف حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مرد نے اپنی امت پر رویا کہ انکے افعال کا میں کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کر کے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پر پڑھنے سے غیر کے سننے میں تاثیر زیادہ ہوتی ہے ۱۸۶۴ ھ اَبُوْ اُمَامَةَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرٰنَ فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ مسلم میں ابو امامہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاوے گا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتوں کو یعنی سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران کو دے دونوں سورتیں قیامت میں آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطار پرند صف بستہ چڑیوں کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کرو سورۂ بقر کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہے اور اوسکا چھوڑنا پچھتاوا ہے اور اوسپر قابو نہیں چلتا جادوگروں کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہیں اثر کرتا ق ۱۸۶۵ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم میں جندب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ق یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جاوے ۱۸۶۶ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز میں اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہے ۱۸۶۷ ق راستی صف کی یہ ہے کہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان میں فرق نہو ۱۸۶۷ حُذَيْفَةُ اَلْتَوَالِيْ مَنْ يَّلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكَانُوْا خَمْسَ مِائَةٍ وَيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَيُرْوٰى اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ بخاری میں حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہیں تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ پندرہ سو تھے ۱۸۶۸ ق اَنَسٌ اَلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَاَلَهٗ لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکوں میں سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ق کے سے مدینے میں آکر رہا جب کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی ۱۸۶۹ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے ق فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں مفصل مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والوں کو دیجیے اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض میں موجود ہے ۱۸۸۰ خ يَمُوْنَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ بخاری میں حضرت میمونہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دو چوہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ق چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت میں ہے کہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

۱۸۸۱ ناپاک ہوگیا ف کعب بن مالک امسک علیک بعض مالک فھو خیر لک قال لہ بخاری اور مسلم
مین کعب بن مالک رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہی یہ حضرت نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تجھے خدا اور رسول کا اونپر بجاس روز نہایت عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی

۱۸۸۲ تو خوشی کے مارے اونھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ انس اصبطی عنا قوارتک فانہ
لکما ان تصاوبرہ تعرض فی صلاتی بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو
ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عائشہ رض نے رنگین پردہ جسمین تصویرین

۱۸۸۳ تھین گھر مین لٹکایا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ ابن عباس امحی ما تحوی اصبع تعلیقھا فی دھما ثم اجعلہ
علی صفحتیھا ولا تاکل منھا انت ولا احد من اھل رفقتک یعنی ما ابتدع من البدن
مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جاسکے اوسکے حق مین
حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اوسکے کوہان پر رکھدے اور تو اوسکا گوشت کھا
اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سو اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے

۱۸۸۴ اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہوجاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ بیر حضرت نے
اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جان کے کھاوین اور محتاج لوگ کھاوین ھ جابر انی عوا بنی عبد المطلب
فلو لا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

۱۸۸۵ پانی کھینچو ای عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آب کشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ
پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس سے فرمایا خ انس انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال
رجل یا رسول اللہ انصرہ اذا کان مظلوما افرایت ان کان ظالما کیف انصرہ قال تحجزہ
او تمنعہ من الظلم فان ذلک نصرہ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان
کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر

۱۸۸۶ اوسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہی ھ حذیفۃ انصر فانفی لھم بعھدھم
ونستعین اللہ علیھم ف قالہ لہ ولابیہ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ
ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرین گے اور اونپر فتح پانے کی حالت سے مدد مانگین گے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رض سے

۱۸۸۶ روایت ہی کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے
ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو
کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر لڑینگے ہمنے اون سے اسطرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو ق ابو ھریرۃ انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا
الی من ھو فوقکم فانہ اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہوگا کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا

ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ ۱۸۸۸
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو اونکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہی دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب حدیث فرمائی ف عُمَرُ أَوْفِ ۱۸۸۹
بِنَذْرِكَ قَالَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً
وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا جب اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہی کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہی بشرطیکہ خلاف شرع نہو

ف أَنَسٌ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی ۱۸۹۰

ف عبد الرحمن بن عوف رضہ کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہی تب حضرت نے حدیث
فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہوسکتا ہی ف عَائِشَةُ اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ ۱۸۹۱
النَّبْلِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہی

ف یہ حضرت نے شاعر صحابی سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ ف اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ ۱۸۹۲
وَجِبْرِيلُ مَعَكَ ف قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل میرے ساتھ ہی یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف ابْنِ عُمَرَ ۱۸۹۳
بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ف

یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمودار ہوئی تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پڑھنا درست ہی ف أَبُو هُرَيْرَةَ بَادِرُوا ۱۸۹۴
بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا
يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرو فسادون سے پہلے
ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق باطل کی تمیز نہوگی صبح کے وقت مرد مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے ف
اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہی کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے ۱۸۹۵
اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین کرلیوے ف أَبُو هُرَيْرَةَ بَادِرُوا بِالْعَمَلِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ
وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَةَ أَحَدِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے
نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر گی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہو ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے
۱۸۹۶ جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ھ ابو ہریرہؓ اَلْبَشِیْرُ
الْکَفَّانِ یَبْکِیْ فِیْ ظُهُوْرِهِمْ یَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَیَبْکِیْ مِنْهُ قَبْلَ اَقْفَائِهِمْ وَهُمْ یَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق
وَیُرْوٰی لِبَشِیْرِ الْکَفَّانِ یَنْ بِنْ صَفٍّ یُحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ اَحَدِهِمْ حَتّٰی
یَخْرُجَ مِنْ مَنْکِبِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی مَنْکِبِهٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیِهٖ یَتَزَلْزَلُ مسلم مین
ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی انکی پیٹھون مین داغا جاویگا پہلوون سے
نکلیگا اور اونکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا انکے منھون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے
مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک
کہ موندھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے موندھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی
۱۸۹۷ نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھرتھراویگا ف یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا ھ عبداللہ بن عمروؓ
بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین بیان کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین
ف یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام مین بنی اسرائیل
کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا نومسلمون کے اعتقاد دیگر مذاہب سے بھرجب
دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی
گویا حق بات کی اور تایید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جانا چاہیے
۱۸۹۸ ھ ابن عمر تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو
۱۸۹۹ شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین ھ عائشہ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی
الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی
۱۹۰۰ پچھلی دس راتون مین ف یعنی طاق راتون مین ھ ابن عمر تَحَیَّنُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ
قَالَ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین
۱۹۰۱ یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین ق ابن مسعود تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب اور قوت صوم ق
۱۹۰۲ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ اِلْخُزَاعِیُّ تَصَدَّقُوْا فَیُوْشِكُ الرَّجُلُ یَمْشِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ اُعْطِیَهَا
لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ
بن وہب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فکر کریگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اوسکی حاجت نہیں تو بتا دیگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کے وقت میں مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجوں کو دو

۱۹۰۳ ق ابو موسیٰ شاھدوا ھذا القرآن فوالذی نفس محمد بیدہ لھو اشد تفلتا من الابل فی عقلھا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اون اونٹوں سے جو اپنی رسیوں مین بندھے نہیں ف اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن کے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرتؐ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہے

۱۹۰۴ ق ابو ھریرۃ تعوذوا باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنوں کی خوشنودی سے

۱۹۰۵ ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت ھ ابو موسیٰ توبوا الی اللہ فانی اتوب الی اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ مسلم میں ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین سو دفعہ کیونکہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے

۱۹۰۶ ق ابن عمر توضأ واغسل ذکرک ثم نم بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے

۱۹۰۷ ھ ابو ھریرۃ وعائشۃ توضؤا مما مست النار مسلم میں ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہے اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہیں اسواسطے کہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے بکری کی

۱۹۰۸ پنہہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا ھ ابو ھریرۃ جزوا الشوارب واعفوا اللحی مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوب کترا ؤ مونچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہے

۱۹۰۹ اور مونچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈنا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہے مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے ھ ابن عباس جاءت امرأۃ الی النبی ﷺ فقالت ان امی ماتت وعلیھا صوم نذر افاصوم عنھا ارأیت لو کان علی امک دین اکنت قاضیتہ قالت نعم قال فصوم اللہ فھو احق بالقضاء بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہے ف ایک عورت نے کہا کہ حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مر گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظمؒ کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نکی ہو تو مستحب ہے

۱۹۱۰ ق عائشۃ حجی واشترطی وقولی اللھم محلی حیث حبستنی ق ابو ضباعۃ بنت الزبیر قالت کنا اردت ان نحج وکانت وجعۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجکو روک دیویگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاویگی وہین مین احرام اوتارون گی حضرتؐ نے

ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اوسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھ مکے جج کو جاؤ اور رامین بیمار ہو
1911 یا دشمن کے خوف سے نجا سکے تو احرام اوتار دے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے م عائشہ حُمّى أَيْ هٰذَا أَفَاتِنِي كُلَّمَا دَخَلْتُ
فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَائِرٍ قَالَهُ لَهَا مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال ہوا سطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ جسمیں جڑیوں
1912 کی تصویر تھیں یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا ف یہ پردہ اوس وقت میں تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ هُوَ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود رضی سے اور سالم رضی سے
اور معاذ رضی سے اور اُبَیّ بن کعب رضی سے سالم رضی جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور مُتبنّیٰ تھے ف حضرت کے وقت میں یہ چار ون بہت
1913 قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ لوگ اون سے سیکھیں م عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوا
عَنِّي خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ
جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ مسلم میں عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اون عورتون کی
راہ کردی کواری کو کوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری ف
قرآن میں اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مرجاوین یا اونکے مقدر میں خدا کچھ اور نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی
امام شافعی کے اور امام احمد رح کے مذہب میں یہی ہے کہ اگر کوار امرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر
بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دونون راؤن کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو
1914 سنگسار کیا اور حال انکہ اونکو کوڑے نہین مارے م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ
مسلم میں عمران بن حصین رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے ف
حضرت سفر میں تھے لعنت کی لفظ سُنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ
لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی
1915 تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین م أَبُو سَعِيدٍ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ
إِلَّا ذَاكَ يَعْنِي مَا تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى مُصَابٍ فِي ثِمَارِ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ قَالَ الْغُرَمَاءُ
مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھ تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون
سے بیچے اور قیمت نا پہنچی پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکے ہوگئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ
اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
1916 معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرادیوے ق عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ
مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے

تمسے ہوسکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہیں اوداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اوداس ہو ف یعنی عبادت وہی بہتر
۱۹۱۷ جو ہمیشہ ہوسکے جس سے دل نہ اوداس ہو ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي
ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے
واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی ف یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑلیگا تو اور کوئی آدمی لیوگا
۱۹۱۸ اور اگر کوئی نہ لیوگا تو بھیڑیا کھاجاویگا ق جَابِرُ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ يَعْنِي مَاءَ كَانَ فِي عَرِيشِ
لکا نصاری پی بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ای جابر اور پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری
۱۹۱۹ کی چھوٹی مشک مین تھا ق عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ وَيُرْوَى مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم
مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا
کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتہ مین مشک لگاکر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو
دفع ہو ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ وَيُرْوَى خُذِي مَا يَكْفِيكِ
۱۹۲۰ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہند عتبہ کی بیٹی
سفیان کی جورو سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے
مگر یہ ہوسکتا ہی کہ اوسکی ناواقفی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضرورت کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا خاوند پر فرض ہی
۱۹۲۱ ق ابْنُ عَبَّاسٍ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأَوْصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأَنْسِيتُهَا هَذَا مِنْ
قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین کہ مین ہون بہتر
اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کر ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا
راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی
۱۹۲۲ ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہوچکا ق أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ
بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجسے سوال کرنا چھوڑدو جب تک کہ تمکو چھوڑ رکھون
اور نہ بلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب مین تمکو کسی چیز سے
منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہوسکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو
تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر
حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

۱۹۲۳ جو تمھارے حق مین بہتر ہی اوسکو مین خود تمکو بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی ف جاہلیت دعوی الجاہلیۃ ای حمراء یعنی دعوی الجاہلیۃ ای حمراء اقول اہ انصاری حین کسعۃ المہاجری یا للانصار بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اون بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہوگئی مہاجر نے انصار کی جو ذلت آمیز بات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصار یو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہوگئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی کہار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا حضرت نے

۱۹۲۴ حضرت فرمائی ف ابو ہریرۃ دعوہ واریقوا علی بولہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑدو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوڑدو ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہادو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ ناداں کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہوجاتی ہی

۱۹۲۵ ق ابن عمر دعہ فان الحیاء من الایمان قالہ لرجل کان یعظ اخاہ فی الحیاء بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی

۱۹۲۶ ابو سعید دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی نضیہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء سبق الفرث والدم آیتہم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر یخرجون علی حین فرقۃ من الناس ویرتاوی علی حین فرقۃ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہوجاتا ہی اوسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی پاڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر یہ نکل گیا پیٹ گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ ترگروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رضہ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون حضرت نے حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

۱۹۲۷ جب شانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا ق جابرؓ دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ قالہ لعمر حین قال دعنی اضرب عنق هذا المنافق یعنی عبد اللہ بن ابی بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ گفتگو نکریں کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون یعنی عبد اللہ بن ابی کی ف مدینے مین عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروقؓ نے اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جان کے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا

۱۹۲۸ ق المغیرۃ بن شعبۃ دعہما فانی ادخلتہما طاہرتین یعنی الخفین قالہ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ مینے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہؓ سے فرمایا ف مغیرہؓ سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھہ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اوترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا مونہہ اور ہاتھہ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھہ حاجت نہین مینے وضو کرکے اونکو پہنا تھا

۱۹۲۹ ہ عائشۃ دعیہا وہل یکون الشبہ الا من قبل ذلک واذا علا ماؤہا ماء الرجل شبہ الولد اخوالہ واذا علا ماء الرجل ماءہا شبہ اعمامہ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموون کے مشابہ ہوتا ہی اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہی اپنے چچون سے ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموون کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا

۱۹۳۰ سلمۃ بن الاکوع رمیا بنی اسمعیل فان ابا کم کان رامیا بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو ای اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمہارا باپ تیر انداز تھا ف چند انصار تیر اندازی کرتے تھے تب حضرت نے حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھہ ہین یعنی دوسری قوم نے تیر اندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون نہین تیر اندازی کرتے اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھہ ہین اور ہمارے ساتھہ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھہ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہی

۱۹۳۱ ف جابر سم ابنک عبد الرحمن ق قالہ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھہ ف جابرؓ سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے

۱۹۳۲ حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عمر بن ابی سلمۃ سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھہ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے قریب ہو ف عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہی کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

۱۹۳۳ معلوم ہوا کہ لڑکوں کو ادب سکھلانا سنت ہی ف انس کی سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی آنحضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور کنیت نہ رکھو میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہین جسمیں اب کی لفظ ہو جیسے ابوالقاسم اور ابوالحسن حضرت کی کنیت ابوالقاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابوالقاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت بازار مین تھے

کنیت ابوالقاسم کی ممانعت کا مفہوم

ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ حضرت میںنے آپکو نہین پکارا تو اوسنے اوسکو پکارا تھا تب حضرت نے حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسیکو ابوالقاسم کہنا بہتر نہین

۱۹۳۴ چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہی ف انس سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من تمام الصلوۃ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا

۱۹۳۵ کمال ہی ه ابو ھریرۃ سیروا ھذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اگے اصحاب نے کہا یا حضرت اگے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک

فضیلت ذکر

پہاڑ نمودار ہوا اوسکا جمدان نام ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہی اسی طرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگے لوگ وے ہین جن خدا کی یاد پر حریص

۱۹۳۶ اور فدا ہین یاد الہی نے گناہون کی بوجھ کو اوتار ڈالے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے ه عائی شقشقہ ثم ابین الفواطم یعنی ثوب حریر اھداہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیدر دومۃ قاله له والفواطم احدھن فاطمۃ الزھراء والثانیۃ فاطمۃ بنت اسد ام علی والثالثۃ فاطمۃ بنت حمزۃ

مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین ہین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ماتیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر

۱۹۳۷ کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہی ه عمرو بن عبسۃ صل صلوۃ الصبح ثم اقصر عن الصلوۃ حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانھا تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان وحینئذ یسجد لھا الکفار ثم صل فان الصلوۃ مشھودۃ محضورۃ حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوۃ فانہ حینئذ تسجر جھنم فاذا اقبل الفیء فصل فان الصلوۃ مشھودۃ محضورۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلوۃ حتی تغرب الشمس فانھا تغرب بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لھا الکفار مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب آفتاب نکلے یہان تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب نکلتا ہی تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا پلٹے

اور پڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوسوقت آفتاب
کو کافر سجدہ کرتے ہین مسلمانون کو اونکی مشابہت نچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال الٰہی کا وقت ہی ۱۹۳۸ ف عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قَالَ
فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ ق لَهٗ بخاری مین عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے
ہوکر اور اگر تجسے نہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ سو اگر بیٹھ کے بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت
ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے ۱۹۳۹ ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ
قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ نجانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
۱۹۴۰ ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادا فرض مین تاخیر ہو ق خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ صُنِعَ بِهٖ
مَا يُصْنَعُ بِمَوْتٰى يَلِيْ رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ يَعْنِيْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ بخاری اور
مسلم مین خباب بن ارت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پانون پر گھاس رکھو
یعنی مصعب بن عمیر کے جب کہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانون کھلتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
۱۹۴۱ جب کچھ میسر آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی ص سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ ق قَالَ
لَهٗ يَعْنِيْ سَيْفًا اِسْتَوْهَبَهٗ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تو نے اوسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
۱۹۴۲ غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے ص عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ
وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ق قَالَ لَهٗ
مسلم مین عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ
اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی ف مصباح مین عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی
۱۹۴۳ حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے وہ سیکھ عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی ق اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ
قَالَتْ لَهَا لَمَّا قَالَتْ لَهَا اِنِّيْ اَشْتَكِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

سوار ہو کر حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونھوں نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں ف معلوم ہوا کہ حج میں بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا
۱۹۴۴ درست ہے ھ ابو ہریرۃ عوذوا باللہ من عذاب اللہ عوذوا باللہ من عذاب القبر عوذوا باللہ
من فتنۃ المسیح الدجال عوذوا باللہ من فتنۃ المحیا والممات مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ پناہ مانگو خدا کی عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے
۱۹۴۵ اور فساد سے ھ جابر غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر باناء
لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء قال اللیث بن سعد
فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہندر کھا کرو برتن کو
اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال میں ایک ایسی رات ہے کہ اوسمیں وبا اوترتی ہے جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہے
اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہیں کانون اول میں اسکا بچاؤ کرتے ہیں
لیث بن سعد نام ایک شخص کا
ف کانون اول رومی مہینا ہے خریف کی آخر فصل میں ہوتا ہے خلاصہ مطلب کہ حدیث میں اوس رات کو معین نہیں فرمایا کہ کب
ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اول میں جانتے ہیں شاید یوں ہو کہ اوس فصل میں ہوا کرتی ہو لیکن اسپر یقین نہیں تو برتنوں کو ہر رات بند رکھنا چاہیے
۱۹۴۶ ق جابر غطوا الاناء واوکوا الاسقیۃ واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان
لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی اناءہ عودا
ویذکر اسم اللہ علیہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند کیا کرو برتن کو اور منہ باندھا کرو مشکوں کا اور بند کر دو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان نہ مشک
اور دروازے اور برتن کو نہیں کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر جو ہا گھر والوں کو
جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے تو گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے ف حضرت نے اس حدیث میں
۱۹۴۷ آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمیں بڑے فائدے ہیں ھ جابر غیروا ھذا الشیب واجتنبوا
السواد مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکہ میں ابو قحافہ
صدیق اکبر کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن
سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہیں کہ وسمے کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ
۱۹۴۸ درست نہیں واللہ اعلم ھ ابو ھریرۃ قرن من الجدوم کما تفر من الاسد لم یصل سندہ بھذا الحدیث
بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہیں
۱۹۴۹ بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی ش ابو موسیٰ
کلوا التمر وادھنوا المجامع وعودوا المریض بخاری میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھوکے اور قیدی کو
اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مسلمان کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت
۱۹۵۰ فرض کفایہ ہے ھ ابو ھریرۃ قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا

فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله ف لم لعلي
يوم خيبر مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے پھر جب اونھون نے یہ کیا تو تجھسے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہی
یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین ہے
لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھلینگے اور دل سے کافر رہینگے
تو خدا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے ۱۹۵۱ ه أبو هريرة قاربوا وسددوا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت
بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت جسمین دل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو ۱۹۵۲ ه جويرية زوج النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قربيه فقد بلغت محلها يعني عظما من شاة أعطيته مولاتها تهامر الصدقة مسلم مین
حضرت جویریہؓ حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی
ف حضرتؐ نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت
ملا ہے وہ حاضر ہے حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چیز کو قابو خیرات ہمکو درست نہین لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص
کو دی تو اوسکو درست ہوگئی ۱۹۵۳ ه طارق بن أشيم قل اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فإن هؤلاء
يجمع لك دنياك وآخرتك قاله لرجل قال يا رسول الله كيف أقول حين أسأل ربي مسلم مین
طارق بن اشیمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھکر اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الٰہی مجکو بخش
اور مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت اور رزق مین رکھ اور مجکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین حضرتؐ نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب اپنے رب سے سوال کیا کرون ۱۹۵۴ ه سعد بن أبي وقاص قل لا إله
إلا الله وحده لا شريك له الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العالمين لا حول
ولا قوة إلا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفر لي وارحمني واهدني
وارزقني وعافني شك الراوي في عافني قاله لأعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني
كلاما أقوله مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ
اکیلا مالک ہے اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہے خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچا دے نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہے اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین
پھر مجکو کیا یعنی تیرے واسطے کی چیز کچھ فرمایئے حضرتؐ نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو
روزی دے اور مجکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین حضرتؐ نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت
پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلایئے جسکو مین کہا کرون ۱۹۵۵ ه حذيفة ثم يا حذيفة
فأتينا بخبر القوم قاله ليلة الأحزاب مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی

۱۹۵۶ ہمارے پاس خبر لے آیہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ه حُذَيْفَةُ قُمْ يَا نَوَّامَانُ ق لَهُ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ او سُتوُ یہ حضرت نے حذیفہ رضی سے فرمایا جنگ خندق کی صبح کو ف جنگ خندق مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمبل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے باب مین گذرا

۱۹۵۷ ه اَبُو سَعِيدٍ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ ق اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑھو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم

۱۹۵۸ پر اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر شک

۱۹۵۹ تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہی ه اُمُّ سَلَمَةَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً ق لَهَا حِينَ مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے حضرت نے حضرت ام سلمہ رضی سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول

۱۹۶۰ خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالی نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا ق اَبُو سَعِيدٍ قُومُوا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ اِلٰى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنے فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ اے سعد یہ یہودی تیری تجویز پر راضی ہوکر اترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیرا تھا اونکو لوگ اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک دوسرے کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہی کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہی اور اہل علم اور دین کی

۱۹۶۱ تکریم کے واسطے درست ہی ه اَنَسٌ قُومُوا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ق لَهٗ حِينَ دَنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ اونکا

۱۹۶۲ قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہے کہ اوسکا عوض بہشت ہے ق ابن عباس قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ النَّبِیِّ مع
وَیُرْوٰی عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہیں
میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہیں ف حضرت نے مرض الموت میں دوات قلم لانا چاہا بعضوں
نے کہا لاؤ بعضوں نے کہا کچھ ضرور نہیں کہ حضرت کو لکھانے میں تکلیف ہوگی حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب میں مفصل

۱۹۶۳ ہو چکا ق ابوھریرۃ کُنْ کَیْفَ شِئْتَ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَیُرْوٰی لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ
قَالَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِیْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اچھی چیز اسکو پھینک دے کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہیں کھاتے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہمکو
زکوۃ حلال نہیں حضرت نے امام حسن رض سے فرمایا جب اونھوں نے زکوۃ کی کھجوروں سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونہہ میں رکھ لی ف

۱۹۶۴ حضرت امام حسن اوس وقت میں لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہے ق جَابِرًا كُلْ فَاِنِّیْ
اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ یَعْنِی الْقَوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ میں کانا پھوسی کرتا ہوں اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہیں کرتا ف حضرت کے روبرو پکا ہوا ساگ آیا
اوسمیں لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہیں کھاتے ہیں تو اوسنے بھی ہاتھ
کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہر چند حلال ہے مگر میں اس عذر سے نہیں کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہے

۱۹۶۵ اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہے ق ابن عمر كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ طَعَامِیْ یَعْنِی الضَّبَّ بخاری
اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہے ولیکن وہ ہماری خوراک نہیں
ف حضرت ایک مجلس میں تھے سوسمار کا گوشت پکتہ آیا کسیںنے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہر چند یہ حلال ہے لیکن قریشی لوگ اسکو نہیں کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہیں طبعی کراہیت ہے امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک
سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہیں اونکے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا

۱۹۶۶ ق ابن عمر كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِیِّ ثَلٰثًا هٰذَا اَحَادِیْثُ مَنْسُوْخٌ بِمَا ذَكَرْنَا عن قبل بخاری اور مسلم میں عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر
ہم آگے کر چکے ہیں

۱۹۶۷ ق ابن عمر كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِیْ اَصْحَابِ
الْقُبُوْرِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا میں مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی
جان کو قبر والے مردوں میں گنے کہ ف عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے دونوں مونڈھوں کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی
اور عبداللہ بن عمر رض لوگوں کو کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار مت کر اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت میں
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری میں کچھ نہیں ہو سکتا اور زندگی میں موت کا سامان کر حدیث میں
یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر میں زیادہ بکھیڑا نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی
فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو ہر دم وہاں کا سامان کرتا رہے

اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردوں میں شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہو شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک ۔۔۔ چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ۔۔۔ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھیں کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین ف ابو ایوب کلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری میں ابو ایوب سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیے اوسمیں برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پہنچ دیجیے اور ہر روز تول کر گھر میں خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہیں کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے زیادہ ہو نہ کم ص انجا سعید لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ ف یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یوں نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید بجواسی انکار کر بیٹھے ص ابو ہریرۃ لیاخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان ف قالہ غداۃ لیلۃ التعریس مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہے کہ اسمیں ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہے شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکے اونٹ کو بھگا لیوے تو ہو شیاری کرنا چاہیے ق عائشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فقاعد وفی فلیقعد بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مسجد میں رسی لٹکی دیکھی پوچھا کیا ہے لوگوں نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز میں سست ہو جاتی ہیں تو اسکو تھامہ لیتی ہیں تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی سستی میں نفل نماز پڑھنا بے لطف ہے ص جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ ق قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم میں سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہہ برسنے کے دن سفر میں فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہہ کے عذر سے جماعت میں نہ حاضر ہونا درست ہے ص ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم وایاکم وھیشات الاسواق مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کریں پھر اونکے بعد دوسرے لوگ ہوا کریں جو اون سے میل رکھتے ہوں پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہوں اور تم بچو بازاروں کی بک بک سے یعنی مسجد اور جماعت میں بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو ف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھوں کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام میں مختلف نہو نہیں تو تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہوں تاکہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اوسکو خبردار کریں اور علماء کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف میں کھڑے ہوں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ نماز میں حضرت کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہیں کھڑا ہوتا تھا ص ابو سعید لیبعثن من کل رجلین احدھما والاجر بینھما یعنی فی الجہاد ق قالہ لبنی رحیان حین بعث الیھم بعثا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ

۱۹۶۸ نیز بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھا چکے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے

۱۹۶۹ نیز بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھا چکے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے

۱۹۷۰

۱۹۷۱

۱۹۷۲

۱۹۷۳ بخاری میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اوسکی اقتدا کی جاوے

۱۹۷۴

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونوں میں برابر ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان کے لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاویں اور آدھے آدمی مجاہدین کے حور و اہلکون کی خبر گیری کریں کے ثواب دونوں کو برابر ملیگا

۱۹۷۵ ق عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکر سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اوسنے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب میں گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات میں ابوبکر صدیق رضہ کو دیا اسمیں صاف اشارہ ہے خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا

۱۹۷۶ خ ابْنُ عَبَّاسٍ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ یعنی ابا اسرائیل بخاری میں عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں چپکا کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگوں نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے دھوپ میں کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ

۱۹۷۷ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے ف ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو بنالے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر میں رکھے سو مقرر یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتوں کے طلاق میں ہوا کرے ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی جورو کو حیض میں طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اسکو فقہ میں طلاق بدعی کہتے ہیں

۱۹۷۸ سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیوں کا منبر بناوے کہ اوسپر میں لوگوں سے کلام کیا کروں ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوسسے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو میں پرستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمیں تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک میں ہوتا ہے تب حضرت نے منبر بنوایا

۱۹۷۹ ھ عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ لَهَا مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لا مسجد سے ف گھر میں ایک مکان تھا وہاں عورتیں نماز پڑھتی تھیں اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث میں حضرت کی مسجد مراد نہیں اسواسطے کہ حضرت عائشہ اوس وقت حائض تھیں اور حائض کو مسجد میں جانا درست نہیں اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھالیوے تو درست ہے حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہے

۱۹۸۰ خ عَائِشَةُ مُرِيْهِمْ يَقُوْمُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ

الی الناس قولہ حین اشتد وجعہ فی مرضہ الذی مات فیہ بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونڈیو میرے اوپر سات مشکیں جنکے دہانے نہ کھلے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری میں جسمیں حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار میں بٹھلایا اور اون مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری میں گرمی کی کمال شدت تھی

۱۹۸۱ یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر میں یہودی عورت نے دیا تھا ق انس یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی لازم نہیں کہ لوگ وحشت کریں

الباب العاشر

۱۹۸۲ یہ دسواں باب ہے اسکے اول میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لام تاکید ہے م لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع فیھا الا مسلما مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر نکال دونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اوسمیں کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب سے اسلام کی قوت یہی تھی کہ وہاں سوائے مسلمانوں کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم رضہ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام میں رکھا

۱۹۸۳ ق سھل بن سعد لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یعنی علیا رضی اللہ عنہ قولہ یوم خیبر بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھوں پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو چاہتے ہیں یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر میں حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو صحابہ جمع ہوا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت میں صحابہ حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھیں آئی ہیں حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رضہ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

فضیلت علی مرتضی رضہ

۱۹۸۴ شرح ابو سعید بن المعلی لاعلمنک سورۃ ھی اعظم السور فی القرآن ق قولہ بخاری میں ابو سعید بن معلی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ میں تجھکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے ف

۱۹۸۵ مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتویں باب میں مذکور ہو چکا م ابو ھریرۃ کان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے م لان یاخذ احدکم احبلہ ثم یاتی الجبل فیاتی بحزمۃ من حطب علی ظھرہ فیبیعھا لیکف اللہ بھا وجھہ وفی روایۃ فیستعین بثمنھا خیر لہ من ان یسئل الناس اعطوہ او منعوہ مسلم میں زبیر رضہ سے روایت

۱۹۸۶ شرح (دوسرا نسخہ) اقرب ولیکف (مشکوۃ شریف)

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب سے
اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیون
یا نہ دیون ف یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین
۱۹۸۷ ھ ابو ھریرۃ کان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ
من ان یجلس علی قبر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگ یہ
۱۹۸۸ بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی ھ ابو ھریرۃ
وسعد بن ابی وقاص کان یمتلی جوف احدکم قیحا حتی یریہ خیر لہ من ان یمتلی شعرا مسلم مین ابو ہریرہ اور
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپڑے تک پونچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی
اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب کھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین پس شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش
ہی اور پریشان خاطری تو فقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سے
۱۹۸۹ دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن جن مضمون کی ق ابن عباس
کان یمنح الرجل اخاہ ارضہ خیر لہ من ان یاخذ علیہا خرجا معلوما بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے
۱۹۹۰ ف باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا ش سہل بن سعد کان یہدی الی اللہ بک رجلا واحدا
خیر لک من ان تکون لک حمر النعم بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے
۱۹۹۱ تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کی بقا اور دنیا کو فنا ہی حضرت علی مرتضی رضی نے فرمایا جب اونکو جنگ خیبر مین علم دیا ھ ابو ھریرۃ
لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حق داروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا مُنڈی بکری کی سینگ دار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو یکطرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض لیا جاویگا کہ اگر سینگ دار
۱۹۹۲ بکری نے مُنڈی بکری کو مارا ہوگا تو مُنڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مارلیوے ق ابو سعید لتتبعن سنن من کان قبلکم
شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا حجر ضب لتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ
ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاری
کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود و نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے ف فی الحقیقۃ جیسا
حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی

علی العموم ظاہر ہی یہود نصاری کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور سر پر ستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاری
کو بھی ہرگز نہین سوجھے ق النعمان بن بشیر لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین قلوبکم بخاری اور مسلم مین نعمان ۱۹۹۳
بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمھارے دلون مین ف یعنی جماعت کی
صف برابر ہونے کا یہ اثر ہی کہ آپسمین اختلاف پر ہوگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا ق ابن مسعود لله افرح بتوبة ۱۹۹۴
عبده المؤمن من رجل نزل فی ارض دویة مهلكة معه راحلته علیها طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة واستیقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتی اذا اشتد علیه الحر والعطش او ما شاء الله قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیه فانام حتی اموت فوضع رأسه علی ساعده لیموت فاستیقظ فاذا راحلته عنده علیها زاده وشرابه فالله اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے کے
توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہی جو چٹیل میدان ہلاکی کے مکان مین اونٹ اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا
کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال مین جگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے
اوسکی تلاش کی یہان تک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اوی دل میں پھر جاؤن اوسی مکان مین جہان مین تھا
سو وہین سو رہون تا اینکہ مر جاؤن سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اوسکی سواری موجود
ہی اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی سواری اور
زاد راہ پاکر خوش ہو گیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضا الہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ
عذاب سے بچ جاتا ہی خ ابو هریرة لیاتین علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ المال امن حلال ۱۹۹۵
ام من حرام بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے
کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے
حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغا بازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال
ہی کہ جس طرح پاتے ہین سمیٹتے ہین کیا ہوا اور قیامت سے خبر نہین م ابو هریرة لیاتین علی الناس زمان لا یدری ۱۹۹۶
القاتل فی ای شیء قتل ولا المقتول علی ای شیء قتل روایت ہی مسلم مین ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک
زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگریگا
کہ بلا سبب اور بیحجت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہی دہلی اور لکھنؤ کے باکمالون
مین جو آنکھ ملاؤ پر تلوار چلتی ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال کر ڈالتے ہین خ
ابو سعید لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یاجوج ومأجوج بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۹۹۷
فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام
قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علماء نے کہا ہی کہ اونکے ہلاک ہونے کے بعد تیس برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم ق

۱۹۹۸ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا شَكَّ مِنْ أَبِي حَازِمٍ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ستر ہزار بہشت میں داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یوں فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑا جو اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت میں جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے ہوئے انکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ انکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے انکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ف

۱۹۹۹ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيُلْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ إِلَيْهِمْ لِأُنَاوِلَهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم میں سے چند لوگ یہاں تک کہ جب میں انکی طرف جھکوں گا کہ حوض کوثر کا پانی انکو دوں تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو میں کہونگا کہ ای میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ انھوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں ف عرب کے چند گروہ جو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو صدیق اکبر رضی نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث میں مراد ہیں ح

۲۰۰۰ أَنَسٍ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا مَسَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ بخاری میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگوں کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہوں کے سبب سے جو دنیا میں ہو گئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا انکو بہشت میں داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو انکا لقب جہنمی ہوگا ف

۲۰۰۱ نوادر الاصول میں روایت ہے کہ یے لوگ جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ انکے ہاتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے

۲۰۰۲ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نہیں تو اونکی نظریں جھین لی جاوینگی ف نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہیں اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ مسلم میں

۲۰۰۳ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا اونکے دلوں پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے غافلوں میں ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہیں ھ أَبُو هُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک

۲۰۰۴ کہیگا عیسیٰ بن مریم رَوحا کی راہ میں خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینہ اور مکے کے درمیان

فَصْلٌ فِي أَنْوَاعٍ شَتَّى

۲۰۰۴ اس فصل میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ آيَةُ الْمُنَافِقِ

ثلث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
۲۰۰۵ منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اسکے پاس امانت رکھیے تو خیانت کرے ق انس
ابن اخت القوم منھم بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم میں داخل ہے ق
۲۰۰۶ یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے ق ابن مسعود اجل
انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قالہ فی مرضہ حین قال ابن مسعود یا رسول اللہ انک
لتوعک وعکا شدیدا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں مجکو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے
کہ تم میں سے دو مردوں کو ہوتی ہے حضرت نے اپنی بیماری میں فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ میں نہایت تعب
اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی تکلیف دو مردوں کو ہوتی ہے اوتنی مجھ پر ہوتی ہے تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ
۲۰۰۷ سبب ہے کہ ثواب زیادہ ہو سو اسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ ق ابو ھریرۃ احد جبل یحبنا ونحبہ بخاری اور
۲۰۰۸ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہیں ق عائشۃ
احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل
لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالہ حین سالہ الحارث بن ہشام کیف یاتیک الوحی
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پھر
موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر چکتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت میں آتا ہے سو مجھسے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ مجھسے کہتا
ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح آتی ہے ف بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت
۲۰۰۹ ہے کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ کڑاکے جاڑے میں وحی آئی کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا چھوٹ نکلتا تھا ھ ابن مسعود اذنک علی ان
ترفع الحجاب وتستمع سوادی حتی انھاک قالہ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اجازت
میرے پاس آنے کی یہی ہے کہ تو پردہ اوٹھا دے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجکو منع نکروں حضرت نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبداللہ
بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرت نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت
مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں ہرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جب میں تجکو منع کروں اوس وقت آنا درست نہیں
۲۰۱۰ خ ابو ایوب ارب ما لہ ق تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصل الرحم
دع الناقۃ قالہ لاعرابی اخذ بخطام ناقتہ فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل یدنینی من الجنۃ
ویباعدنی من النار صحیح بخاری میں ابو ایوب رض سے اتنی روایت ہے کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جو کیا اسکو ہوا ہے اور بخاری
اور مسلم دونوں میں متفق یوں روایت ہے کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور رشتہ داری
کا حق ادا کرے چھوڑ میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے
جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کا ظاہر ہونا صریح بات کی ہے
۲۰۱۱ دلیری سے کیوں پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہے ھ ابو ھریرۃ

أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِي رِوَايَةٍ خُفَافُ بْنُ إِيمَاءٍ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ میں نے یہ کلام نہیں کہا لیکن خدا نے یہ کہا ہے یعنی بحکم خدا میں نے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت میں یوں ہے کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے جنہوں نے لڑے ایمان لائے حضرتؐ نے انکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے انھوں نے حضرتؐ کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرتؐ نے انکو بد دعا دی م ابوہریرہؓ ۲۰۱۴ آكُلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانوروں کا کھانا حرام ہے ف یعنی جس جانور کے نوکدار دانت ہوں اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوکدار دانت ہوں لیکن درندہ نہ ہو جیسے اونٹ سو حلال ہے م عبداللہ بن زمعہؓ ۲۰۱۳ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُصَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ مسلم میں عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تک اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر میں اوسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعاً اور عقلاً مناسب نہیں کہ جسکو اپنے پاس لٹاوے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے م عبداللہ بن زمعہؓ ۲۰۱۴ لَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم میں عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس وقت تک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوسپر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں کہ وہ ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی م ابوحمید ۲۰۱۵ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا مسلم میں ابوحمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے اوسکو کیوں نہ ڈھکا اگرچہ اوسپر ایک لکڑی ہی رکھدیتا حضرتؐ نے ابوحمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا ف حضرتؐ نے ادب سکھلایا کہ برتن کھلا نہ رکھنا چاہیے تاکہ کوئی چیز اوسمیں گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوسپر لکڑی کو رکھدیوے ق ابوہریرہؓ ۲۰۱۶ أُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھ پاؤں روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہو جاویگا ق البراء بن عازب ۲۰۱۷ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا ق لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے م عروۃ بن الزبیر ۲۰۱۸ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ ق لِأَبِي بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ لٰكِنْ أَوْقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے دین خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہے حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا جب اپنے اسلام

حضرت عائشہ رضؓ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضؓ نے کہا کہ یہ حضرت مین تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہی یعنی عروہ رضؓ نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے ہی وہ حضرت سے نقل کرتی ہین ف ابی بکر صدیق رضؓ نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین یہ بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہی اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہی ف جابرؓ انتم الیوم خیر اھل الارض ۲۰۱۹ قالہ یوم الحدیبیۃ وکانوا الفا واربعمائۃ بخاری اور مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف اوس روز اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین ٹکرے ہوجائینگے مگر قدم نہ ہٹا دینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے ف انس انت مع من احببت ۲۰۲۰ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہی ف انس رضؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یارسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اوسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس رضؓ کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رضؓ اور فاروق رضؓ کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا ف البراء بن عازب انت منی وانا منک قالہ لعلی رضی اللہ عنہ ۲۰۲۱ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رضؓ سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون ف یعنی کمال اتحاد اور تعلق کا ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی ف انس انت ھیہ لقد کبرت سنک قالہ لیتیمۃ کانت عند ام سلیم ۲۰۲۲ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہی البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز ہو جو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا یا دعا دینا منظور تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہوچکا ف ابن مسعود اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء ۲۰۲۳ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا ف ابو سعید اوکاہ عین الربوا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعہ ببیع اخر ثم اشتر بہ قالہ لبلال حین جاءہ بتمر برنی وقال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع لمطعم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی روایۃ البخاری اوکاہ اوکہ مرتین ۲۰۲۴ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاہ یہ تو عین سود ہی ایسا نکیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خریدنا چاہے تو ناکارہ خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضؓ سے فرمایا جب وہ حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی

فجر نمبر ۱ ذکر رسول مجبوب و دیدار الہی نصیب

کہتے ہین اور بلال رضؓ نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت مین ہی ہی کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہین سو اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کی کچھ مضایقہ نہین ھ تِلْكَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ مسلم مین نبیشہ رضؓ سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین ف عید قربان کے بعد تین دن کو ہنود کہار دوین بار دوین تیروین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین ق عَائِشَةُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا ف قالہ فی مَرَضِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی ھ أَبُو قَتَادَةَ يُوشِكُ ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی بختی ہوناہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماکا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رضؓ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رضؓ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام برحق علی مرتضی رضؓ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا ھ ابْنُ مَسْعُودٍ يَكْفِي الْمَرْءَ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات سنے اوسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہوجاتی ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ بچھوڑ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کردیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو نہ مانے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نہ پاوے ف أَنَسٌ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ ف قالہ لِأَبِي طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مینے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اتری کہ نیکو کار نہی حاصل کرسکوگے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری رضؓ نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اوسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اوسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

۲۰۲۵

۲۰۲۶

۲۰۲۷

۲۰۲۸

۲۰۲۹

غیروں کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوس مین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہی کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے

۲۰۳۰ م جابرٌ بلْ فجدِّدْ لي نخلَكَ فإنكَ عسى أن تصدَّقَ أو تفعلَ معروفًا **قاله** لخالدِ جابرٍ وقد طلّقت
فأرادت أن تجُدَّ نخلَها فزجرها رجلٌ أن تخرج مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین تو جُدے اپنے
خرمون کو درست سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا **ف** امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے

۲۰۳۱ باہر نکلنا درست ہی م عائشةُ بيتُ لا تمرُّ فيه جياعُ أهلِه مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین **ف** یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا سواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا

۲۰۳۲ م جابرٌ بين العبدِ وبين الكفرِ تركُ الصلوةِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز
ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا **ف** یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نرہا

بیان اختلاف
جنہون نے ترک
کو کفر کہا
کفر مستلزم

کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحٰق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل
ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہرصورت ترک نماز کفر ہی یا مشابہ بکفر کے ہی مسلمان کو لازم ہی

۲۰۳۳ کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہوجاوے م عبدُ اللهِ بنُ مُغفَّلٍ بين كلِّ أذانين صلوةٌ بين كلِّ أذانين
صلوةٌ ثم قال في الثالثةِ لمن شاء مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان

۲۰۳۴ نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین **ف** عبدُ اللهِ بنُ سلامٍ
تلك الروضةُ مروضةُ الإسلامِ وذلك العمودُ عمودُ الإسلامِ وتلك العروةُ العروةُ الوثقى وأنت
على الإسلامِ حتى تموتَ **قاله** لرجلين قصَّ رؤياه عليه بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے
دم تک حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا **ف** خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ

۲۰۳۵ دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا **ف** البراءُ بنُ عازبٍ تلك الملائكةُ
كانت تسمع لك ولو لم تقرأ لأصبحت يتراءاها الناسُ ما تستتر منهم **قاله** لأسيدِ بنِ
حُضَيرٍ حين قرأ سورةَ الكهفِ بالليلِ وعندَه فرسٌ فجعل تثوب وثوبت فرسُه ينفرُ منها بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو
تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا
جب کہ وے سورہ کہف پڑھتے تھے اور انکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھپا لیا اور اوسمین چراغ روشن
تھے تو مدبدم بدلی قریب آتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بدکتا تھا **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اسید بن حضیر کا لڑکا

انکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہیں لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو یہ حال
حضرت سے عرض کیا آپ حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہیں کسیکو نظر نہیں آتے ۲۰۳۶ ف عَائِشَةَ تِلْكَ
الْحَلِيمَةُ الْحَقُّ يَخْطِفُهَا الْحَيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَنْزِلُ فِيهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ قَالَهَا حِينَ قَالَتْ
إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ
بات کو فرشتوں سے جن بھاگتا ہے سو اوسکو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے تو وہ اسمیں اور سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہے یہ حضرت نے
حضرت عایشہ رضہ سے کہا جب اونھوں نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب میں چند لوگ
تھے جنوں سے راہ رکھتے تھے اون سے دریافت کرکے آیندہ خبریں لوگوں کو بتلاتے تھے دین اسلام میں حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہیں جانتا
کاہن جھوٹھے اور نے حقیقت ہیں اون سے حال دریافت کرنا درست نہیں حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہیں تو اسکا کیا سبب ہے
کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم میں ہوتا ہے اوسکا حکم فرشتوں کو ہوتا ہے فرشتے اول آسمان پر آپسمیں اوسکی
گفتگو کرتے ہیں شیطان اور جن وہاں جاکر سن آتے ہیں اور اپنے پوجنے والے دوستوں کو بتلاتے ہیں وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر
لوگوں سے کہتے ہیں وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہے اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہیں اور اونکی
اکثر جھوٹھی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے ۲۰۳۷ ف ابْنُ مَسْعُودٍ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ
قَالَهُ حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوَى ذَلِكَ
صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ تَقَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ ایضاً مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو محض ایمان ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہیں جسکا خیال
آدمی اپنے دلمیں پاتا ہے اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہے اور دوسری روایت ابوہریرہ رضہ سے یوں ہے کہ یہ تو صریح ایمان ہے اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلوں میں
نہایت برے برے خیال آتے ہیں کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور
زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہے اگر دل میں ایمان نہ ہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہے چنانچہ
ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل میں بعضا ایسا برا خیال آتا ہے کہ اگر میں جل کے کوئلا ہوجاؤں
تو بھی ناں سے نہ نکالوں حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافر دوں سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہے
لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہیں چلتا وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ
مانگے لاحول پڑھے اور لا الٰہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے ۲۰۳۸ ف رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ
خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ مسلم میں رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہے اور خرچی
حرام کار عورت کی حرام ہے اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہے ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہیں
اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہے تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہے اور
خرچی بالاتفاق حرام ہے اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہیں مکروہ ہے کہ

۲۰۴۳۹ نجاست سے خالی نہیں خ انس حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِي سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت میں داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ اے حضرت

۲۰۴۴۰ میں سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حَرْفُ النِّسَاءِ
الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ
الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ
اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم میں بُریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ غازیوں کی بیبیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے اونکی ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھر بار کے کام خدمت میں رہے پھر اونمیں خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا

۲۰۴۴۱ پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہے ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے ق ابن عمر
حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا ق لَمْ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک تو جھوٹا ہے تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہیں ف ایک شخص نے
اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اور اوسنے انکار کی دونوں آپسمیں قسم کھا جھوٹے کو بددعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دونوں
ایک مقرر جھوٹا ہے اگرچہ شرع میں کسی پر جھوٹ ثابت نہ ہو لیکن قیامت میں خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت

۲۰۴۴۲ نے فرمایا تجکو اب اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہیں اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمیت سے
بعید ہے ق ابو ھریرۃ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ
الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں
سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا

۲۰۴۴۳ ھ ابو ھریرۃ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا
مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے پوچھا کہ وے حق کون ہیں
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام میں نصیحت
چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جبکہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جاکر پوچھ

حقوق اسلام اور جب کہ مرجاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث میں پانچ حق فرمائے اور اس حدیث میں چھ تو مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چھ ہیں
منحصر نہیں بلکہ اسلام کے حق بہت ہیں مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ خ ابو ھریرۃ

۲۰۴۴۴ حَقٌّ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَّغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَيُرْوِيْ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
حَقٌّ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے
کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے ایک دن

یعنی ہفتے کے دن غسل کرنا مستحب ہے م جَابِرٍ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا ۲۰۴۷۵
وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ق لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور اون کے ڈول کو مانگ دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا بھرنے کے واسطے
اور محتاجوں کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد میں یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب
یا کوئیں پر اونٹوں کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجوں کے دیتے ق عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَحَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ ۲۰۴۷۶
مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا بخاری
اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی
بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کونڈے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے
ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے میں جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے م أُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ۲۰۴۷۷
لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول
ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجکو بھی اس
دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی م أَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ ۲۰۴۷۸
فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى
أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد میں
خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے میں یعنی بردہ آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے
اپنے گھر والوں پر خرچ کی ان سب میں بڑا ثواب وسمیں ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال
کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا
حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے م عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ ۲۰۴۷۹
فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا ق لَهُ حِينَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ مسلم میں عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان
ہے اوسکو خنزب کہتے ہیں سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائیں طرف تین بار تھک تھکا دے حضرت نے
عثمان بن ابی العاص سے فرمایا جب کہ اوسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قرارت کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے میں شبہہ
ڈال دیتا ہے ف یعنی جو شیطان کہ نماز میں شبہہ ڈالتا ہے اوسکا خنزب لقب ہے پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث میں آیا ہے کہ جو
شیطان وضو میں شبہہ ڈالتا ہے اوسکا ولہان لقب ہے خ عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ ۲۰۵۰
بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور میں زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

اور تیرے حق میں دعا کرونگا ف حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کی کہ حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا حضرت نے یہ حدیث سنائی

۲۰۵۱ ق ابو ہریرہؓ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بڑی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والا اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور عزیبی اور غمخواری بکری والوں میں ہے ف

اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانوروں کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان

۲۰۵۲ اکثر بخلق ہوتے ہیں اور بکری چرانے والے اکثر مسکین ہوتے ہیں اسی واسطے پیغمبروں نے بکریوں کو چرایا م ابو ہریرہؓ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان ہوئے غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا

ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو

فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مع ہذا یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعضے پریشان مع خاکساروں کو

مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ

۲۰۵۳ کو پسند ہے ص سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں دارالاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا

اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد میں اول روز یا آخر روز

بندگا کو شش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا

۲۰۵۴ کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی م سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام

پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا

اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے بیخوف ہو جاویگا ف شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور

۲۰۵۵ قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا م عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے نماز فجر سے کمتر ہے ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا

۲۰۵۶ دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت کرتے تھے م الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے میں ف

یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پہلا مسلمانوں کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور دارو غہ کو لازم ہے کہ جسمیں اختیار رکھتا ہو

۲۰۵۷ اول اور مسلمانوں کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہے ف ابْنُ مَسْعُودٍ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ بخاری اور مسلم میں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا انصافی اور ناشکری ہی ۲۰۵۸
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کافر ہی اور نہین تو کبیرہ گناہ ہی مد انس سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ
اَوْ لَا تَسْتَطِیْعُہٗ وَیُرْوٰی لَا طَاقَۃَ لَکَ بِعَذَابِ اللّٰہِ فَلَوْ قُلْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ
حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَہٗ لِرَجُلٍ عَادَہٗ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب آلہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو یون کیون نہین کہا کہ الٰہی ہمکو
دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے
پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا
جیسے مرغی کا بچہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی تجکو آخرت
مین سیر اور عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب آلہی کی طاقت نہین تو دنیا مین جلد ہو آخرت
مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے سو تجھسے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیر کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی ۲۰۵۹
ام سلمہ رضؓ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَآئِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ
کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بخاری مین حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات
کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اور عذاب مین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگادے یعنی تاکہ
تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاکدار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت
ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین یعنی دکھلادیے
ق ابوھریرۃ رضؓ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ ۲۰۶۰
حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو ۲۰۶۱
مد شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا
عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ
لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَھَا فِی النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَّوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ
اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بخاری مین
شدّاد بن اوس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے تو نے
مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے عہد پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی
سے تجسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سوائے تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہی ف اَللّٰھُمَّ سے لَآ اَنْتَ تک جو شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بستارت مین

۲۰۶۲ داخل ہوا اس حدیث کو سید نے الاستذکار کہتے ہیں ق ابو بکرۃ شہر عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس حدیث کا مطلب یوں کہا کہ ایک سال میں دونوں مہینے ساتھی کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحٰق نے کہا کہ ان دونوں مہینوں کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم م عمر رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ یعنی القصر فی السفر مع الامن عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہے سو تم اس صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت میں بھی نماز کا قصر سفر میں جائز ہے ف سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب نہیں کہ خدا کی رخصت کو نہ مانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں م زید بن ارقم صلوۃ الاوابین

۲۰۶۴ اذا رمضت الفصال مسلم میں زید بن ارقم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہے جب کہ اونٹ کے بچوں کے تلوے جلنے لگیں ف یعنی چاشت کے وقت ریت گرم ہوتی ہے بچوں کے تلوے جلنے لگتے ہیں وہ ہر طرف سے بھاگ کے اونٹوں کے پاؤں میں آتے ہیں مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہے اواب ان عابدوں کو کہتے ہیں جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہے م ابو ہریرہ صلوۃ الجماعۃ افضل من

۲۰۶۵ صلوۃ احدکم وحدہ بخمس وعشرین جزءا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس حصے

۲۰۶۶ افضل ہے م ابن عمر وابو سعید صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بخمس وعشرین درجۃ ھذا لابی سعید فی روایۃ وفی روایۃ ابن عمر بسبع وعشرین بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی سے اور ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس ۲۵ حصے افضل ہے ابو سعید کی روایت ہے اور عبداللہ بن عمر کی روایت میں ستائیس ۲۷ درجے کا ذکر ہے ق

۲۰۶۷ ابو ھریرۃ صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلاتہ فی بیتہ وصلاتہ فی سوقہ بضعا وعشرین درجۃ وذلک ان احدھم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون اللھم ارحمہ اللھم اغفر لہ اللھم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ ما لم یحدث فیہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد میں آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہ ہو تو ایسا شخص کوئی قدم نہ چلے گا مگر کہ خدا اوس قدم کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی وجہ سے اوسکا گناہ دور کریگا یہاں تک کہ مسجد میں آئے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہیں جب تک کہ اوس مکان میں بیٹھا رہیگا جسمیں نماز پڑھی فرشتے کہتے ہیں الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر ہر حدث متوجہ ہو یہ دعا اوس شخص پر ہے جب تک کہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دے جب تک مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ توڑے ف

ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہوئے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہی پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین علیحدہ اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف ایذا سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہی تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین ف ابن عمر رضی اللہ عنہ صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی ھ ابوھریرۃ صیاح المعاولۃ حین یقع ثغۃ من الشیطان مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبتک مرغ کی آواز شیطان کے رہوکے کے سبب سے ہو ھ ابوھریرۃ ضرس الکافر مثل احد وغلظ جلدہ مسیرۃ ثلث مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی پڑے ھ جابر طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنی مومن کو حرص نہین چاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے ایک دو آدمی کی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے ھ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ مسلم مین صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا مقرر اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین ہوئی مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر سبب خدا کا مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین ھ جابر بن سمرۃ علی ما تقرعون رایکم کانہا اذناب خیل شمس وانہا ما یکفی احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من علی یمینہ وشمالہ مسلم مین جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادھر اودھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے سب حضرت نے حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا ف ام قیس بنت محصن علام تدعرن اولادکن بھذا العلاق علیکن بھذا العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب بخاری اور مسلم مین

ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس کوٹ کو بواسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے ف عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون کو نہین مذکور کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے بخار کو شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم وخشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور

۲۰۷۵ کھانسی اور دمہ اور غشی اور سردخفقان کو اور سہال اور استسقا کو دور کرتا ہی ق ابن عمر علی المرء المسلم السمع والطاعة فیما احب وکره الا ان یؤمر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے یا برا اگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نہ چاہیے

۲۰۷۶ ف خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین ق ابوہریرة علی انقاب المدینة ملائکة لا یدخلها الطاعون ولا الدجال بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۲۰۷۷ فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا خ ابوهريرة عمرو بن يحيى بن سعيد بن قمعة بن خندف ابو خزاعة بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو بن یحیی کا بیٹا قمعہ کا باپ تا خندف کا پردادا تا خزاعہ کا باپ ہی ف یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن یحیی کی اولاد ہین بے لوگ یمنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا

۲۰۷۸ حضرت نے اوسکو بیان کردیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن یحیی سے شروع ہوا م ابوایوب غدوة في سبيل الله او روحة خير مما طلعت عليه الشمس وغربت مسلم مین ابوایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی

۲۰۷۹ م جابر غلظ القلوب في اهل المشرق والايمان في اهل الحجاز مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی ف مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت

۲۰۸۰ سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی م النواس بن سمعان غير الدجال احوفني عليكم ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم انه شاب قطط عينه طافية كاني اشبهه بعبد العزى بن قطن فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف انه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الارض قال اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَسْعَهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ الْمَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زُهُمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَتَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ (مسلم)

من النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوا کا خوف مجھ کو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا مجھ کو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو میں تمہارے پہلے

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگرالے بالون والا ہی اوسکی آنکھ مین ٹیڑھ ہی گویا کہ مین اوسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے سر کی آیتین اوسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اونمین سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ تمھارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اوسی طرح اوس دن بھی اکمل کر کے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتاب روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اوڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اوراناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بنسبت سابق کے دراز کوہان ہو کر اور کشادہ تھن ہو کر اور کوکھین خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نہ مانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین سے کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ ای زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہو کر اوسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے ماریگا سو اوسکو قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہی پھر اوسکو زندہ کر کے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسیؑ اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسیؑ اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے تو موتی سے ڈھلکتے سے دیکھینگے سو جس کافر پاس عیسیؑ اوترینگے اور اوسکو انکے دم کی بھاپ لگی گی سو وہ مر جاویگا اور اونکا دم پہونچیگا جہان تک اونکی نظر پہونچیگی پھر عیسیؑ دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسیؑ بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسیؑ کی حکم کریگا کہ مینے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ جبر استان کے دریاچہ گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہان تک کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آو اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر ماریںگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کر کے ڈالیگا اور عیسیٰ کا پیغمبر عیسیؑ اور اوسکے اصحاب گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے

فصل دجال کے نکلنے کے زمانہ کے بیان مین

دجال کے نکلنے کے زمانہ کی مدت کے بیان مین

ایک جان کا سامنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھالیجاوین گی اور اونکو پھینک دیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کردیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی اوسون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گائے ایک اور حی لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جتی لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کرجاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپس مین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی ف ایک دفعہ حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہر اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سر کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اوسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی ہو مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین ف حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ۲۰۸۱ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کرڈالتا ہے ف یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھ قصور یا ناانصافی ہوجاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی ه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ۲۰۸۲ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش کھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے اور اگر مہمانون کے واسطے چار پایا سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہی منع وہی ہے جب بے حاجت ہو ه أَبُو مُوسٰى وَأَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۲۰۸۳ مسلم بن ابوموسی اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر ف ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگو یا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عایشہ رضؓ نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

۲۰۸۴ حضرت نے بیان فرمائی ھ جابرؓ فکلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر ق وہ علی شیئہ الرابع مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم میں سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے تیسرے اقرار پر فرمایا ف تیسرے اقرار میں ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو

۲۰۸۵ بگاڑتی ہی ق ابوھریرۃ فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب بیماریوں کی کلونجی دوا ہی باقی اسکی

۲۰۸۶ تفصیل ساتویں باب میں گذری ق ابوھریرۃ فی کل کبد حری اجر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے میں ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور میں اوسکو پانی پلاؤں مجکو اسمیں کچھ ثواب ہی گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر

۲۰۸۷ ھ جابرؓ فیما سقت الانھار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمیں دسواں حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اونٹوں پر پانی لادکر سینچا جاوے اوسمیں بیسواں حصہ زکوۃ ہی ف جسمیں کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمیں محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نامعلوم ہی

۲۰۸۸ ھ جابرؓ قال اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے

۲۰۸۹ یہودیوں پر اونھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد ٹھہرایا ف اسمیں اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انس قدر حوضی کما بین ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق کعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا میں اور البتہ اوسمیں آسمان کے تاروں کے شمار برابر ف ایلہ شام میں ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق ابوھریرۃ قریش والانصار وجھینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ بخاری

۲۰۹۰ اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہیں اونکا کوئی مددگار نہیں سوائے خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار ہے اسواسطے حضرت نے اونکی

۲۰۹۱ فضیلت بیان کی خ ابن عباسؓ کاری بہ اسود اتی الحجر یقلعھا حجرا حجرا بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ میں اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پھڈے کو دیکھتا ہوں کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی

۲۰۹۲ کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ھ عقبۃ بن عامر کفارۃ النذر کفارۃ الیمین مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس

۲۰۹۳ محتاجوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھے ق عبدالرحمن بن عوف کذا وکذا قتلہ یعنی ابا جھل ق لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم میں عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

ف ان دونون نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق
۲۰۹۴ ابو هريرة كلاكما والذي نفس محمد بيده ان السملة لتلتهب عليهما نارا اخذها من الغنائم قبل ان تصيبها المقاسم ف قاله لعبد له اسمه رفاعة ويقال له مدعم قتل بوادي القرى مقفله من خيبر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر کملی تو اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہی اگر کسی اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پونہچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جارہا ہی جب لوگون نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہی یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر تسمہ تجکو
۲۰۹۵ جلاتا ۵ جابر بن سمرة كم من عذق معلق ومدلى ويروى مذلل في الجنة لابي الدحداح مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرمے کے گچھے لٹکتے ہین یا جھکتے ہین ابوالدحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہی کہ بہشت مین گچھے ایسے جھکتے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہی ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم روتے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابوالدحداح نے وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابوالدحداح مرگئے حضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین شارع نے
۲۰۹۶ کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خاوند کو نہایت پسند ہی ۶ ابو ذر كيف انت اذا كانت عليك امراء يميتون الصلوة او قال يؤخرون الصلوة عن وقتها قلت فما تامرني قال صل الصلوة لوقتها فان ادركتها معهم فصل فانها لك نافلة ف له بخاری مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب کہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھلیا کیجیو پھر اگر جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھلیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے
۲۰۹۷ حق مین نفل ہوجاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی ع ابن عمر او عبد الله بن عمر كيف انت يا عبد الله بن عمر اذا بقيت في حثالة من الناس قد مرجت عهودهم وامانا تهم واختلفوا فصاروا هكذا وشبك اصابعه قال كيف اصنع يا رسول الله قال تاخذ ما تعرف وتدع ما تنكر وتقبل على خاصتك وتدع عوامهم وعوامهم بخاری مین عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہجاویگا کودٹ ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت اور بیان بگڑ جاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑجاویگی تو ویسے لوگ اس طرح ہوجاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی انگلیان آپس مین گھسکر کے عبداللہ بن عمرو نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بری کو چھوڑ دیجیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اوروں کو اونکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دینی کے سبب

ف دونون نے اپنے اپنے دعوے کی تائید مین حضرت سے عرض کی اور حضرت نے سکوت فرمایا اور دونون کے حق مین فیصلہ نہین فرمایا

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے الگ ہو جاوے

۱۰۹۸ ق عُمَرُ كَيْفَ بِكَ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ لَا حَلَّ بَنِي أَبَا الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مسلم بن عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاویگا بگولے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہوکر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کی کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق رضی نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال انکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا فاروق نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبر جون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہی

۲۰۹۹ ق عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ ف قَالَ لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال انکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال انکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دیا حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اوسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونون جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہی لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین تو اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم ازراہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ ازراہ فتوی

۲۱۰۰ ق أَنَسٌ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ ق قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حال انکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی

۲۱۰۱ ق ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن و غدا باز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغا بازی کے ف اسواسطے ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو

۲۱۰۲ م ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأُ وَيُرْوَى لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأُ وَيُرْوَى أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأُ ق قَالَهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کہ واسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہی کھانے کے واسطے واجب نہیں ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہی
۲۱۰۳ لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں ق ابن عباس لکن یکن
لھم یومئذ حب ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والوں پاس اوس زمانے میں اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والوں کے واسطے کثرت میوجات کی دعا
۲۱۰۴ کی اوس وقت وہاں زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے ق عائشۃ لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی
اللیلۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے
ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیوں آیا ہی سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ
میں آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے اونکے حق میں دعاے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہیں
۲۱۰۵ م ابو قتادۃ متی کان ھذا مسیرک منی ق لہ لابی قتادۃ سحر لیلۃ التعریس حین دعا
ثالثۃ مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سے یہ تیری چال ہی میرے ساتھ تھی حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو
فرمایا جب کہ اوسنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار
حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق میں
۲۱۰۶ دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی ق ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد
غیر خزایا ولا ندامی ق لہ لوفد عبد القیس حین قال لھم من القوم او من الوفد فقالوا ربیعۃ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہوویں نہ شرمندے
حضرت نے عبد القیس کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں ف
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہی جب حضرت کی خدمت میں مسلمان ہوکے آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی ق
۲۱۰۷ ابو قتادۃ الحارث بن ربعی مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح
منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد
والشجر والدواب بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ رضی سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہی
یا آرام دینے والا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہی اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق میں دنیا قید خانہ ہی جہاں وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے
بہشت کی لذت کا مزہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہی ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہی تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہی
۲۱۰۸ ق ابو ھریرۃ مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیء فلیتبع بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہی اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے ف یعنی مالدار اوسکر

قرض ادا کرے اور مالدار تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلاوے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

۲۱۰۹ ف جابر بن معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا واصحابہ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں لیکن اونکے نرخرون سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہوجاتا ہے ف اوذی الحوصرہ ایک منافق تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رضہ نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہے لیکن اسمیں نامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے

۲۱۱۰ ھ سلمان بن عامر الضبی مع الغلام عقیقتہ فاھریقوا عنہ دما واماطوا عنہ الاذی مسلم میں سلمان بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۱۱ ھ کعب بن عجرۃ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوۃ ثلث وثلثون تسبیحۃ وثلث وثلثون تحمیدۃ واربع وثلثون تکبیرۃ مسلم میں کعب بن عجرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا وے الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۲ ھ المسور بن مخرمۃ معی من ترون واحب الحل یشء الی اصدقہ فاختار والاحد الطائفتین اما المال واما السبی وقد کنت استانیت بکم فقال لو قد ھوازن حین جاءکم مسلمین فسالوہ ان یرد الیھم اموالھم وسبیھم بخاری میں مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور میں نے تمہاری انتظاری کی تھی حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہوکر آئے پھر اونھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے بھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہوجاویں تو اونکے مال اور آدمیوں کو پھیر دیویں جب اونکے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہوکر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھوں نے مال چھوڑ اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کرکے اونکے جورو لڑکے بھیر دیے

۲۱۱۳ ھ ابن عمر مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ لا یعلم احدھا ما یکون فی غد الا اللہ ولا یعلم احد ما یکون فی الارحام وما تغیض نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس باي ارض تموت وما یدری احدکم متی یجیء المطر بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں اونکو کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینھ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین

سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرلے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے ملانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اوسکے اعضا درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے برخلاف اعتقاد مین خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی ۵ ابوھریرۃ من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رانی باھلہ ومالہ ۲۱۱۴

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وے لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنائے دیدار مین اپنے اہل و عیال و مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا شعر جب احمد ہی سراپا ایمان ۔ جان و مال اوسکی جملک پر قربان ۔ ق عبداللہ بن عمرو من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ ۲۱۱۵

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اوسکی ماکو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماکو گالی دیتا ہی ف یعنی جب کسیکے ماپ کو گالی دی تو وہ بھی اوسکے ماپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا ۵ ابوھریرۃ من خیر معاش الناس لھم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ھذہ الشعف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یأتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر ۲۱۱۶

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہی دوڑتا پھرتا ہی اوسکی بیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں مین تلاش کرتا پھرتا ہی یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہی نماز کو قائم رکھتا ہی اور زکوۃ دیتا ہی اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہی مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اسکے ق حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین خبث اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی ق ابن عباس ۲۱۱۷

من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام وبدی بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فان

عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَىٰ قَوْلِهِ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ کتبہ الی قیصر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہے محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے اوسپر سلام ہو جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے موڈہ موڑین تو اونسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابوسفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو پیغمبر جانتا ہے کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہے مینے کہا کہ مین تو مجھکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دوبھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوسسے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اوسسے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوائے کوئی اور بات کو مین نہلا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کرنیسے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دوبھاشیے سے کہا کہدے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا اونکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی تو نے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

ف اس حدیث سے حضرت بسوی اہل پادشاہ روم وغیرہ کا دعوت دین مفصلا

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی پر یہان تک کہ کمال کو پہونچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتے ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسیسے دعوی کیا ہوتا تو مین پوچھ لیتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تسکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ مجکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچین ہین تو یہ شخص پیغمبر ہی اور مین اگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان تھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمدؐ کا یہ رتبہ ہو پہنچا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی سو جسسے مجکو یقین ہو گیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اون سے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے ف ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیت ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہی تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیؑ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہ تم ہوگا اور اونسے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق رضؓ اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہو گیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰؑ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسیٰؑ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی بادشاہون نے عیسیٰؑ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو خلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسیٰؑ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور ناانصافی ہی ف حُذَيْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ كَانَ يَكْذِبُ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ

گریا حر الصیف منها صغار ومنها کبار یعنی الفتن مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا
کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور
بعضی بڑی ف یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے
کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۲۱۱۹ ق ابوھریرۃ نار کم جزء من سبعین جزءا من نار جھنم قالوا واللہ یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فانھا
فضلت علیھن بتسعۃ وستین جزءا کلھا مثل حر ھا اذا البخاری نار کم ھذہ التی یوقد ابن ادم بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہو دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی
آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ اس آگ کے اوپر انتہتر حصے زیادتی رکھتی ہو ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہو بخاری نے
اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہو ایک حصہ ہو دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی

۲۱۲۰ آگ کی گرمی نہایت کمتر ہو پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ ق ام حرام بنت ملحان ان
ناسا من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک
علی الاسرۃ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے جو غازی ہونگے خدا کی
راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہون کے تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر ف ام حرام سے روایت ہو کہ حضرت میرے گھر مین سو کر ہنستے
جاگے میںنے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلایا کہ میری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر
سوار ہو کر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اون غازیون مین شریک کرے حضرت
نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اوترکے سواری سے گر پڑین اور مر گئین

۲۱۲۱ ق ابوھریرۃ نحن احق بالشاک من ابراھیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن
قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن
طول لبث یوسف لاجبت الداعی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ترہم شک کرنے
کے لائق ہین جب کہ ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردون کو کیونکر زندہ کرتا ہو خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا
یقین کیون نہین لیکن یہ تمنا اسواسطے ہو کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ
پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی قید کے یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا
ف حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے
دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد
اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہو کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے
مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے
کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسفؑ کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا مدت لگاکر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف بلانے والے کے ساتھ چلنے لگے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرت نے اس حدیث میں حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نہ نکلے میں اتنا توقف نکلنے میں نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا ۱۲ **ف** ابو خیر ثوبان کی اراہ قالہ حین سالہ هل رایت ربک سلم میں ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا النور ہی میں اوسکو کیونکر دیکھتا حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا **ف** یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے میں دنیا میں آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں **ف** ابو سعید وبی عمار یدعوهم الی الجنة ویدعونه الی النار بخاری میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاوے گا اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے **ف** جب علی مرتضی رضؓ اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی **ف** ابو سعید ویحك ان امرها شاها شدید فهل لك من ابل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلبها یوم وردها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن یترك من عملك شیئا **ف** قاله لاعرابی سالہ عن الهجرة بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہی یعنی محتاجون کو دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرت نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جب اوسنے ہجرت کا حال پوچھا **ف** قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دنیائی کہ وطن چھوڑنے کی ہجرت کی تکلیف اوٹھا سکے گا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولی کرتا ہوگا **ف** ابو بکرة ویحك قطعت عنق صاحبك ویحك قطعت عنق صاحبك **ف** مرارا بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا **ف** ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب ہا **ف** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ویل امه مسعر حربا لو كان له احد یعنی ابا بصیر بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضؓ اور مروان بن حکم رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی ماں کی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا **ف** حضرت اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کردین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح کرانا چاہتا ہی

۲۱۲۲ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸۱ و صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۳)

۲۱۲۳

۲۱۲۴

۲۱۲۵

۲۱۲۶

۲۱۲۷ اور جنگ کرایا چاہتا ہی باقی قصہ ابوبصیر کا پچھلے باب مین گذرا ۱۲ حابس ویلک من یعدل اذا لم اعدل لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ مینے انصاف نکیا البتہ تجھپر فقصان اور تو نامراد ہوا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف نہین کرتے تب حضرت نے

۲۱۲۸ یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہوچکا ف عبداللہ بن عمرو ویل للاعقاب من النار بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ انھون نے وضو کیا اور انکی

۲۱۲۹ ایڑیان خشک رہگئین تبھین ہاتھ پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نرہے پاوے ف ابوہریرہ رضہ ویل للعراقیب من النار بخاری اور مسلم ابن ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کو جون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کوئی جگہ خشک

رہیگی تو دوزخ مین جلینگے ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رہنا ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی اور دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین غلط ہی قرآن کا مطلب

۲۱۳۰ حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی ف زینب بنت جحش ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذہ وحلق باصبعیہ الابھام والتی تلیھا فقالت زینب بنت جحش قلت یارسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث بخاری اور مسلم حضرت زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہوچلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلے کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہوگیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جب بدکاری غالب ہوجاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہوئے اور نیک لوگ کم ہوگئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوجاوینگے

ف حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوشی سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ برابر روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب اتنا ہوجاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی

۲۱۳۱ ھ ابوسعید ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین یعنی الرجل الذی یجادل الدجال مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کرچکے ہین سو دجال اوس مومن کو خوب زدوکوب کرواکے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چیروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجکو زیادہ تر یقین ہوگیا تیرا کذب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مارکے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مرنے کے بعد پھر مومن کہیگا کہ ای لوگو اب میرے بعد اوسکو کبھی ملنے مبلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کرسکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈالدیگا لوگ جانینگے

۲۱۳۲ کہ وہ آگ مین ہوا اور حالانکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی ع ابن مسعود ھذا الانسان وھذا اجلہ محیط بہ او قد احاط بہ وھذا الذی ھو خارج املہ وھذہ الخطا الصغار

الأعراض فإن أخطأه هذا أنهشه هذا وإن أخطأه هذا أنهشه هذا قال حين خط خطا ثم بعثر وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خطا صغيرا إلى هذا الذي في الوسط بخاري من

عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں سو مصیبت اور آفات ہیں سو اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اوسنے کاٹا حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ چوکھٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اس حدیث سے ف اس حدیث میں حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے ف

٢١٢٣ عائشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا أبر ربنا وأطهر وكان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجده

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اونٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ ای ہمارے رب یہ نیکتر اور پاک تر ہے حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لانے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے کھجور کا بوجھ لادلاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹیں لادنا خیبر کے کھجور لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمیں دنیا کی فلاح ہے اور اوسمیں آخرت کی

٢١٢٤ ف دوسرا نسخہ عائشة هذا إن شاء الله المنزل قال حين بركت ناقته عند موضع المسجد بخاري میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے میں تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان میں تشریف رکھیں حضرت نے فرمایا ناقہ کو آپ انشاء اللہ نہیں جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہیں یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہاں حضرت کی اب مسجد ہے وہیں اونٹنی بیٹھ گئی سب حضرت نے حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا

٢١٢٥ گھر وہاں سے قریب تھا حضرت وہاں چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہیں گھر بنایا اور وہیں قیام رہا ہوئی ابن عباس هذا جبرئيل آخذ برأس فرسه وعليه أداة الحرب بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہے اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہیں ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب بنی قریظہ پر چڑھائی کی تو حضرت نے حدیث فرمائی

٢١٢٦ باقی اسکا قصہ تیسرے باب میں گذرا هذا حين حمي الوطيس قاله يوم حنين مسلم میں حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تو جنگ خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر

٢١٢٧ کفار کی شکست ہوئی ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا أو ذاك وهو من قومه يعظمون البدن فابعثوها له يعني رجلا ثم كانه قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني آته يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلما أشرف عليه قال فلما أشرف سهيل بن عمرو قال هذا مكرز بن حفص قال هذا رجل فاجر فكان قال أيضا فجعل يكلمه دعوني آته

بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رضی اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور یہ اوس قوم سے ہے جو قربانی کی اونٹنیوں کی تعظیم اور عزت کرتے ہیں سو قربانی کے اونٹوں کو اوسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا تھا مجکو جانے دو

تو میں اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہے اور شریر بدذات مرد ہے اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو چلنے دو تو میں اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ تھا قربانی کا اونٹ حضرت کے ساتھ تھے صاحب احرام باندھے تھے جب کے قریب حدیبیہ کے مقام میں پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے میں داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمرے کے بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ میں حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ اوسکے روبرو کردئے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ بے لوگو تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان اونکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار گذر چکا

۲۱۳۸ ف مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے اسور کھے اور جو شخص کہ تم مین سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہے اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہے حضرت نے اسکے روزہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت مؤکدہ نہین

۲۱۳۹ ف أَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِي يَعْنِي بَنِي تَمِيْمٍ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کے صدقے زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو قرابت ہے

۲۱۴۰ ف ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا وَهٰذَا سَوَاءٌ يَعْنِي سَوَاءٌ وَالإِبْهَامُ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا مین برابر ہے ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ اور انگلی کا خون بہا سوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درہم یا دس اونٹ

۲۱۴۱ ف ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا آخِذٌ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ يَعْنِي شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیون نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام لاتے یعنی حضرت میمونہ رضی کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مرگئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہے موت سے کھال حرام نہین ہوتی

۲۱۴۲ ف أَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ أُمَّتِي وَرُبَّمَا قَالَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی ف صحیح بخاری مین روایت ہے کہ حضرت نے مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہون گے ابوہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے

۲۱۴۳ ف أَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِي بَنِي تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین سے نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا

۲۱۴۷۴ قابوس جلیگا ف ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب سے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہے رب کعبے کی تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماباپ قربان ہون زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا وہ بڑے مالدار مگر وضع زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جنکے اونٹ اور گائے اور بکریان ہون مالک اونکی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہوکر آوینگے اوسکو کونچینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنے پیرون اور مصرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کونچنا روندنا کرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہوچکیگا ف ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت کعبے کے سایہ مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین زکوۃ دیونگے محتاجون کی خبر لیوینگے جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی ۲۱۴۷۵ ف ابوہریرہ رضی ھما من طعام الجن وانہ اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسألونی الزاد فدعوت اللہ لھم ان لا یمروا بعظم ولا بروثۃ الا وجدوا علیھا طعاما قال لہ حین قال لہ تاتینی بالعظم والروثۃ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اسکا حال القوم یعنی ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو اونھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اوس پر اپنی خوراک پاوین حضرت نے ابوہریرہ رضی سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لانا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا سبب پوچھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اوسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہوجاتی ہے اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا ۲۱۴۷۶ ھ ابوعبید بن الجراح ھو رزق اخرجہ اللہ لکم فھل معکم من رحمہ شیء فتطعمونا قال ابو عبیدۃ فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہ فاکل قالہ فی حوت میتۃ رماہ البحر قال الصفانی موافق ھذا الکتاب حقق اللہ بسلطانہ امالہ وصدق بنبوۃ نبیہ اتی اللہ اخذت مضجعی لیلۃ الاحد الحادیۃ عشرۃ من شھر الربیع الاول سنۃ اثنین وعشرین وستمائۃ وقلت اللھم ارنی اللیلۃ نبیک محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فرأیتک تکلم استیاقی الیہ فرأیت بعد ھجعۃ من اللیل کانی والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مشربۃ وفی نفر من اصحابی اسفل منا عند درج المشربۃ فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی حوت میتۃ رماہ البحر احلال ھو فقال وھو یتبسم الی نعم فقلت وانا اشیر

الی من یاسفل الدرج فقل لا صحابی فانهم لا یصدقونی فقال لقد شتمتنی وعابونی فقلت کیف یا رسول الله فقال کلما لیس یحضرنی لفظه وانما معناه عرضت قولی علی من لا یقبله ثم اقبل علیهم یلومهم ویعظهم فقلت صبیحة تلک اللیلة وانا اعوذ بالله من ان اعرض حدیثه بعد لیلتی هذه الا علی الذین یحکمونه فیما شجر بینهم ثم لا یجدون فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلمون تسلیما مسلم عن ابی عبیدة بن جراح رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہے کہ خدا نے تمہارے واسطے کھانی سو کیا تمہارے ساتھ اوسکے گوشت سے کچھ باقی ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق میں فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا ف جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے میں تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مدینا بھر وہاں رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینے میں آئے تو حضرت سے قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب میں اگر مچھلی بے سبب مر جاوے اور پانی پر اتراوے تو حلال نہیں اور اگر کسی سبب سے مرجاوے تو حلال ہے ف حسن صفانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امیدوں کو اپنی قدرت سے بر لاوے ۶۲۷ اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولوں کو سچا کرے کہ میں اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارہویں تاریخ سن چھیاسی ہجری میں اور مدینے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہے تو رات کو ایک نیند کے بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت ایک بالاخانے پر ہوئے اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہیں تب میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں مردہ مچھلی کے مقدمے میں جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہے تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہاں حلال ہے تو میں نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہیں اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہیں جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجکو گالی دی اور اون لوگوں نے مجکو عیب لگایا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی لفظیں مجکو یاد نہیں رہیں لیکن اوسکا مطلب یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اون لوگوں سے بیان کی جو اوسکو نہیں قبول کرتے یعنی نااہلوں کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اس رات کی پچھلی کو کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر اون لوگوں سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات میں حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں پھر اپنے دلوں میں حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اداسی نہیں پاتے اور اپنا کاروبار حضرت ہی کو سونپتے ہیں دل سے مان کر ف مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلوں کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے گالی دینے کے برابر ہے مشتاق بیدار سے کہے کہ نااہل کے روبرو ضائع نکرے ق العباس بن عبد المطلب هو فی ضحضاح من النار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار یعنی ابا طالب بخاری اور مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچلی آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ میں ہوتا ف ابو طالب نے حضرت کی پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ میں اونپر کچھ کا عذاب ہے ق انس هو لها صدقة ولنا هدیة یعنی اسکا صدقہ اوسپر ہے بمقابلہ ہمارے ہدیہ کے بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے واسطے

۲۱۴۷

۲۱۴۸

تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اوسکو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا
اور یہ فرمایا یعنی جب زکوٰۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوس نے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے ۲۱۴۹ حمزۃ بن عمرو الاسلمی ھی رخصۃ
من اللہ فمن اخذھا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ قالہ لہ حین قال یا رسول اللہ اجد بی
قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح مسلم میں حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے خدا کی
طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب اوسنے کہا تھا کہ یا
رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے میں ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے
خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہیں سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے ۲۱۵۰ ھو ابو موسی ھی ما بین
ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوۃ یعنی ساعۃ الجمعۃ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول
ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعے میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اوسمیں مسلمان
جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اون میں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت
اوس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہاں تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی آخر ساعت ہے
جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی
تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح میں موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے ۲۱۵۱ ابو ھریرۃ یمین اللہ
ملاٰی لا تغیضھا نفقۃ سحاء اللیل والنھار ارایتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم یغض
ما فی یمینہ وعرشہ علی الماء وبیدہ الاخری القبض او الفیض یرفع ویخفض بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ پر ہے خرچ کرنا اوسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز اونڈیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا
ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانوں اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ میں سے کچھ نہیں
کم کیا اور حال انکہ یہ فیض اوس وقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں روک ہے یا یوں فرمایا کہ
فیض ہے کسیکو اونچا تا ہے اور کسیکو نیچا کرتا ہے ۲۱۵۲ ف یعنی کشایش اور تنگی دونوں خدا کی صفتیں ہیں ھو ابو ھریرۃ یمینک
علی ما یصدقک بہ صاحبک وفی روایۃ یصدق علیک صاحبک مسلم میں
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ تیری
قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتویں باب میں گذرا

الباب الحادی عشر

فی الکلمات القدسیۃ التی اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ربہ جل جلالہ

گیارھویں باب میں قدسی حدیثیں ہیں جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں مصنف صرف قدسی حدیثیں لایا ہے قدسی حدیث
اوسکو کہتے ہیں کہ حضرت یوں کہیں کہ خدا نے یوں فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہے کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونوں خدا کی طرف سے
ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

۲۱۵۳ بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہی ش انس رض اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اوسکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا

۲۱۵۴ اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا ش ابو ہریرہ رض اذا احب العبد لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرہت لقاءہ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایمان دار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی

۲۱۵۵ ش ابو ہریرہ رض اذا تلقانی عبدی بشبر تلقیتہ بذراع واذا تلقانی بذراع تلقیتہ بباع واذا تلقانی بباع جئتہ اہرول بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کردیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ایک

۲۱۵۶ جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی ش ابو ہریرہ رض اذا ہم عبدی بسیئۃ فلا تکتبوہا علیہ فان عملہا فاکتبوہا سیئۃ واذا ہم بحسنۃ فلم یعملہا فاکتبوہا حسنۃ فان عملہا فاکتبوہا عشرا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بدی کام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف

سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھا ہی اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا ہی اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہوگیا یعنی اوسکا کرنا بے تردد خوب سادلمین ٹھن گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو ہارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوائے خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مرگیا یا وہ عورت مرگئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا

۲۱۵۷ چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی ق ابو ہریرہ رض اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۲۱۵۸ م ابوہریرہ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین شریکون کی نہایت بے پرواہ ہون سب سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا
جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل
دکھلانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو

۲۱۵۹ دوسرے کا اوسمین کچھ بھی لگاؤ نہو ف ابوہریرہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ عبدی اذا ذکرنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون
جسدم کہ مجکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکی اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو
اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی
اور نیک عمل کی ترغیب ہی حسن ظن سے حسن ظن خدا سے حاصل ہوا اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشیگا اسواسطے
کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور
دیوانہ کہا جاویگا ف ابوہریرہ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی
طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود اری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کیونکہ اگر روزہ دار ظاہر مین
تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوکھ
پیاس نہین جسکو روکین م انس ان امتک لا یزالون یقولون ما لکذا ما لکذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق
الخلق فمن خلق اللہ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی
ایسا کیا ہی یہان تک کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات
کرنے کرتے یہان تک نوبت پونہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول
لو سکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا ہو جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ وہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث مین آیا ہی جسکو

۲۱۶۲ ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے م ابوہریرہ ان للصائم فرحتین اذا افطر
فرح واذا لقی اللہ فرح مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے
روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ

۲۱۶۳ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا ح ابوذر یا ابی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی
فلا تظالموا بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا
خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند کرتا ہی

۲۱۶۴ م ابوہریرہ این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی مسلم مین ابوہریرہؓ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میرے عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین
رکھونگا اپنے سایے مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایے کے سوا ف یعنی جو آپسمین بہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت مرون خدا ہی کے
واسطے ہو ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی ہے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے
سایے مین ہونگے ۲۱۶۵ ع ابوہریرۃ ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا
فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ ۲۱۶۵ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہوجاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد
آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی مزدوری نہ دی
ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر م ابوھریرۃ قسمت الصلوٰۃ ۲۱۶۶
بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا
اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھون آدھا اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے ف پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین
کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک
یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے
بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورۂ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا
بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی ۲۱۶۷ ع ابوھریرۃ کذبنی
ابن آدم ولم یکن لہ ذلک وشتمنی ولم یکن لہ ذلک فاما تکذیبہ ایای فقولہ لن یعیدنی کما بدأنی
ولیس اول الخلق باھون علی من اعادتہ واما شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ ولدا وانا الاحد الصمد
الذی لم ألد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو
جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکا اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو پھر دوسری
بار نہ بنا دیگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال انکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا
بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال انکہ مین تو ویسا اکیلا
پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی ف خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوبارہ پیدا ہونگے
اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب کوئی ہی نصاریٰ کہتے ہین عیسیٰ خدا کا بیٹا ہی اور
یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے م عیاض بن حمار کل مال نحلتہ عبدا ۲۱۶۸
حلال واني خلقت عبادي حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم
وحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا مسلم مین عیاض بن
حمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین

نہ سمجھے اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو میںنے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانوں نے
اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر میںنے کوئی دلیل نہین اوتاری ف یعنی اگر شیطان اور کفار سیکو
نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ
ہتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر
نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہؓ کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین
یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین ۲۱۶۹ ف ابوھریرۃ ما ینبغی لعبد ان یقول انا
خیر من یونس بن متی مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین ہی کہ یون کہنا کہ مین یونس
بن متی سے بہتر ہون ف حضرت یونسؑ بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے
تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا ۲۱۷۰ ف ابوھریرۃ ما انعمت علی عبادی من نعمۃ الا
اصبح فریق منھم بھا کافرین یقولون الکواکب وبالکواکب مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی
مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر نہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے ستارے کے
سبب سے پانی برسا ف یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے
۲۱۷۱ خ ابوھریرۃ ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ
الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا ولئن سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی
لاعیذنہ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی
یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور
اوسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانون ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر اوسکو دون اور اگر
مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ دین یکھون ف اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ
کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانون کا حافظ
ہو جاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھ اور پانون سے بھی
زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی
اور بجز رضاے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جس مین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہو سکتا آنکھ کان
ہاتھ پانون مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کہ سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث
مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو
اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر
ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور
رکھتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو محبوب وعدے کے مقبول بارگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر

اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی ۞ ہمہ چشیم تا نظر آئی ۞ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے
نہین ہوسکتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع نے نمازی متقیون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا خلط گمان ہی اسواسطے
۲۱۷۲ کہ نفل کا ذکر ہی ہوگا لوگ تو فرض کو بھی چھٹ کر ڈالتے ہین خ ابو ھریرۃ ما تعبد عبدی المؤمن عندی بشیء احب الی مما افترضت علیہ وما یزال
عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان
سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس عبدی المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ
وما تقرب الی عبدی المؤمن بمثل ادائہ ما افترضتہ علیہ بخاری مین انس اور ابو ھریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی
حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین
جسکو میں کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین
اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال انکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی
ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر
کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین
ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی ذریعہ
ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اوسکو لازم ہی
کہ اول دنیا سے بے تعلق ہوجاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین
۲۱۷۴ تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے بتلائے کو دو دو پہر پڑھین م جندب بن عبد اللہ من قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان ان اللہ
تعالی قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان انی قد غفرت لہ واحبطت عملک مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ف جسنے
یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسنے یون
قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوا خدا کے کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت
کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب
۲۱۷۵ توبہ کرے م ابو ھریرۃ ومن اظلم ممن ذہب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ مسلم مین ابو ھریرۃ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بناوے تصویر کرے میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ

مشابہت کرتے ہین حال انکہ کیسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ۲۱۶۴ ع ابو ہریرہؓ
یا ابن آدم انفق انفق علیک مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین
بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
بیجا کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ مین یا نمود کے مقام مین ۲۱۶۷ ع ابو ہریرہؓ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال
یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت
انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک
وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو
اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک
وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت
ذلک عندی مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے تجکو
نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی خالق
سے اور بیمار پرسی سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے مینے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو
نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین
کہ فلانے میرے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس
پاتا ای آدم کے بیٹے تجسے مینے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا مان جان کہ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف
اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال انکہ وہ مقدس ذات
سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین ادا حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ۲۱۶۸ ع ابو ذرؓ یا عبادی کلکم ضال
الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم
یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا
نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم
ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل
واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی
صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط

اذا ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ
ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ مسلم میں ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے میرے بندو تم
سب راہ ہو مگر جسکو میں راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں کھلایا تو مجھسے
کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات
اور میں سب گناہوں کے بخشنے پر قادر ہوں تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون اے میرے بندو تم کبھی مجھکو ضرر نہین پونہچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو
اور کبھی مجھکو فائدہ نہین پونہچا سکتے کہ مجھکو کچھ فائدہ پونہچاؤ اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے برسے
متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سب کا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے
اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک
آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہے جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیے
یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی اے میرے بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون
پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اوسکے سوا برا
بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی
اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی بدون میری التجا تمھارا کوئی کام نہین
چل سکتا نہ دنیا مین راہ یابی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہے تو تمکو میرے آگے
گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اسسے میری سلطنت کی
کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاؤ تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بے حساب کی مثال دی
کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا ۲۱۷۹
سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین ق ابوھریرۃ یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد
وانی اعطیتک لا امتک ان لا اھلکھم بسنۃ عامۃ وان لا اسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم
یستبیح بیضتھم ولو اجتمع علیھم من بافطارھا او قال من بین اقطارھا حتی یکون بعضھم یھلک
بعضا او بعضھم یسبی بعضا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون
تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ میںنے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے
نہ مار ڈالون گا اور اونکے سوائے اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ پیٹ کر اونکا صفایا کر ڈالے اگرچہ اونپر
تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کر چڑھا کر آویں کافرون کا غلبہ اسوقت ہوگا کہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور
بعضے انکے بعضون کو قید کرین ف یعنی قضا و قدر مین یہ سخن چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی ایسا قحط
پڑیگا جسمین سب کے سب مر جاوین ایسے کافرون پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست اور نابود کر ڈالین ہر چند جنگیز خان اور ہلاکو

وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا
اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیة

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے
کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر
گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے ف عائشہ اذهب الباس
۲۱۸۰ رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا یغادر سقما کان اذا اشتکی انسان یشتکیه
بیمینه ثم قال بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا ای آدمیون کے بالنے والے اور صحت دے تو ہی شفا دی
ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ
سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک فرماتے نح انس الحمد لله الذي انقذه من النار ف قاله عند
۲۱۸۱ اسلام غلام یهودي عند موته وكان يخدمه بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے
اوسکو دوزخ سے بچایا حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک
یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے
اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر
سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخر تک عذاب سامنے نہ آگیا ہو
۲۱۸۲ نح ابو امامه الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا
ف کان یقول اذا رفع مائدته بخاری مین ابوامامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا
شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نہ ہو اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب دسترخوان
اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی ۲۱۸۳ عن ابن عمر الله اكبر الله اكبر الله اكبر سبحان الذي سخر لنا
هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم انا نسئلك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن
العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم انت الصاحب في السفر
والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال
والاهل ورواه عبد الله بن سرجس ايضا وزاد الحور بعد الكور ودعوة المظلوم مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم اسکو
قابو مین نہ کرسکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین
اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہوجاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کردے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ دے یعنی جلدی
سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو ہی سفر مین ہمارا ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدحالی سے

اور مال اور گھر بار کی بری الٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ ۲۱۸۴
ٹوٹے سے جو فاقہ کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمرؓ وَاِذَا رَجَعَ
قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ
عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور جب حضرت سفر سے پلٹتے تو اس اگلے
سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے ف آمین شارح
جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۲۱۸۵
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا الدُّعَاءُ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے
ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب
اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی جل مرتضی سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے
مراد بدبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے ھ ابوھریرہؓ ۲۱۸۶
اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی
نے تقوی ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی خ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ ۲۱۸۷
یعنی الانصار بخاری میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انھیں میں کر دے
ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہوجاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے
اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری ۲۱۸۸
اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت ابراہیمؑ نے
مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ۲۱۸۹
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمدؐ کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف
یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ
حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے
شمائل ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور ابوداؤد کی
کتاب میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات سوکھے رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور ابوداؤد کی
کتاب میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دو طرح کی سخت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا خ

۲۱۹۰ ابن عباس اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا وفي بصري نورا وعن يميني نورا وعن شمالي نورا وامامي نورا وخلفي نورا وفوقي نورا وتحتي نورا واجعلني نورا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور ف روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجکو حق کے گھیرے لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے

۲۱۹۱ عائشة اللهم ارحم عبادا يعني عباد بن بشر قالته حين تهجد في بيت عائشة فرفع صوته فصلى في المسجد بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عبّاد پر رحم کر یعنی عبّاد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت عایشہ رضی کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی ف اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مستحب ہی تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی

۲۱۹۲ ق البراء بن عازب اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك وألجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت وبنبيك الذي أرسلت بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اوتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کر تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

۲۱۹۳ سعد بن أبي وقاص اللهم اشف سعدا اللهم اشف سعدا اللهم اشف سعدا مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی

۲۱۹۴ ه أبو هريرة اللهم أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري وأصلح لي دنياي التي فيها معاشي وأصلح لي آخرتي التي فيها معادي واجعل الحياة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

۲۱۹۵ ه المقداد اللهم أطعم من أطعمني واسق من سقاني مسلم مین مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے ف جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۲۱۹۶ ق ابن مسعود اللهم أعني عليهم بسبع كسبع يوسف بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا ف جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تا کہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

۲۱۹۷ حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی ه عَلِيٌّ وَعَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ مسلم عن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے سے اور تیری درگزر کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے یعنی تیرے قہر سے میں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی ف مصابیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ

۲۱۹۸ حضرت کے تلوؤں پر پڑا اور حضرت سجدے میں یہ دعا کرتے تھے ه اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں بوسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہیں جو اے تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہے

۲۱۹۹ جسکو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مر جاوینگے ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهُ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمیں مینہ کو برسا الٰہی ہمیں مینہ کو برسا الٰہی ہمکو پانی دے حضرت نے پانی کی طلب میں دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت میں قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار یا اور نے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجئے خدا پانی برساوے حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگتا تار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اور نے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہیں بند ہو گئیں دعا کیجئے کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یوں دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر اب نہ برسے الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جنگل کے درختوں میں مینہ برسے تو مینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا

۲۲۰۰ ه اُمُّ سَلَمَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخش دے ہمکو اور اوسکو ای رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمیں روشنی کر دے ف ابوسلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے

۲۲۰۱ خاوند تھے جب وے مر گئی تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے انکے واسطے یہ دعا کی ه عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردوں کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے

۲۲۰۲ اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی اونکو جو مدینے میں مرے اور وہاں گڑے ق اَبُوْ مُوْسٰى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے یا دون فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا رکھ ابوموسیٰ نے کہا میں نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجئے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت کے مقام میں

داخل کر ف ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اوسی
زخم سے وے مر گئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین حضرت نے
۲۲۰۳ یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے ق زید بن ارقم سے اللھم اغفر لانصار
ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
۲۲۰۴ انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی ق ابو ہریرۃ اللھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ
وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا
یا رسول اللہ وللمقصرین قال وللمقصرین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون
کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے
فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت
مکے مین پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈائے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے
حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اونمین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوا ڈالے
اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے دوے یہ سمجھکے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈانا ہے حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انھون نے
حکم بجا لانے مین کیون تامل کیا اسواسطے تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے ایک بار مرتبہ تیسری بار حضرت نے جوش کیا
۲۲۰۵ کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے ف عوف بن مالک اللھم
اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج
والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا
خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر او من عذاب النار
قالہ حین صلی علی جنازۃ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر
اور اوسکو عافیت سے اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو
دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر ہر طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو
میل سے چھاٹتا ہے اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور عیال دار لوگ اوسکے عیال دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر
اور داخل کر اوسکو بہشت مین اور بچا اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجائے
۲۲۰۶ اس میت کے ہوتا ق ابو موسیٰ اللھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی
اللھم اغفر لی ھزلی وجدی وخطیئتی وعمدی وکل ذلک عندی بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اون چیزون کو جسکو تو

تجھسے زیادہ تر واقف ہوں تو بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف
سے ہی ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائین کرتے تھے جیسا
قرب یا دو اتنا خوف یا دو تذلل مشہور ہی کہ نزدیکان بارگاہ الہیہ کو حیرانی بندگی کے یہی معنی ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا ہے
۲۲۰۷ اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہ ہوا اقرار کیا کرے ف ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ اللھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ وأولہ
وآخرہ وعلانیتہ وسرہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ اولا
۲۲۰۸ خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے ق عائشہؓ
اللھم اغفر لی وارحمنی وألحقنی بالرفیق الأعلی دعا بہ عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو بلند رتبہ رفیقون مین یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف
۲۲۰۹ رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے مراد خدا ہی ق ام سلیم بنت ملحان
اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما أعطیتہ دعا بہ لأنس بن مالک بخاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحان
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد مین اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک
کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی مادر یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت مین دیا مصابیح
مین روایت ہی کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہی کہ حضرت
اپنے دھونے کا برتن بھر رکھتے تھے ایکروز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہی معلوم ہوا کہ
انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو تین برس تک زندہ رہے اور ایک سو تیس اونکے لڑکے
۲۲۱۰ پیدا ہوئے اور بصرے مین اونکے کھجور کے باغ سال مین دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عائشہؓ
اللھم الرفیق الأعلی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین عالی رتبہ رفیقون کی صحبت مانگتا ہون
ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت حالت صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض الموت
مین بخار سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوسوقت مینے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا
۲۲۱۱ اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نکیا ھ عائشۃ اللھم أنت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہی تو ہر عیب اور مکروہات سے سلامتی ہر اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی
حاصل ہوتی ہی تو بڑی برکت والا ہوا ی جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہ جو مشہور ہی کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع
السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اسکی حضرت سے صحیح روایت مین کہین اصل نہین پائی
۲۲۱۲ ھ علی اللھم أنت الملک لا الہ الا أنت أنت ربی وأنا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی
فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا أنت واھدنی لأحسن الأخلاق لا یھدی لأحسنھا
الا أنت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا أنت لبیک وسعدیک والخیر کلہ
فی یدیک والشر لیس الیک أنا بک والیک تبارکت وتعالیت أستغفرک وأتوب الیک کان یقولہ

ف ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ حضرت

بعد قوله وبحمدك وبحمدي واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فاذا رفع رأسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله احسن الخالقين ثم يكون من آخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت مسلمین علی مرتضیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے اور ہدایت کر مجھ کو بہتر خلقوں کی نہیں ہٹاتا بری خلقوں کو نہیں ہٹاتا بری خوؤں کو سوائے تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر ہوں اور نیکی بالکل میرے ہاتھوں میں ہے اور بدی تیری طرف نہیں میں تجھ سے قائم ہوں اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہوں تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس دعا کو حضرت بعد وبحمدك وبحمدي کے پڑھتے تھے یعنی اللھم سے تو ربنا لك الحمد تک اور جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے میں نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو ربنا سے من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اور اسکے برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش میں ہو اسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللھم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی میں نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیرے خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللھم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجھ سے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہے لیکن بندگی کا ادب ہے کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا جائے جیسے دعا میں یا خالق الشر یا خالق الکلب والخنزیر نہیں آئے اور حال انکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب میں یہ دعائیں نفل نماز میں کرے نہ فرض میں ۵ ابن عمر اللھم انت خلقت نفسي وانت تتوفاها لك مماتها ومحياها ان احييتها فاحفظها وان اميتها فاغفر لها اللهم اسئلك العافية ۲۲۱۳ امر رجلا ان يقول له اذا اخذ مضجعه مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مارے گا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان میں رکھ اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دے الٰہی میں تجھ سے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑھا کرے ق ابو هريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة ۲۲۱۴

وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکہ کے بے بس ہوئے زور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا

ف مکہ میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش ان کو بہت ستاتے تھے سو حضرتؐ نے ان کی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے ان کو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرتؐ نے ان پر بددعا کی

۲۲۱۵ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اَيْنَ مَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے الٰہی کہاں وہ فتح جسکا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہ ہوگی **ف** جنگ بدر میں حضرتؐ نے دیکھا کہ با سامان ہزار آدمی کافروں کا لشکر ہے اور حضرتؐ کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرتؐ کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہ ہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک پھیلے اور سوا گر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرتؐ کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرتؐ نے نیازی اور بے پرواہی کی شان سے دور رہ مالک ہے جو چاہے سو کرڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہ ہووے

۲۲۱۶ اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیسامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرتؐ کی دعا بیشک مقبول ہے خ ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ **قَالَهُ** يَوْمَ بَدْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ **قَالَهُ** يَوْمَ اُحُدٍ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو یہ حضرتؐ نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کر ڈالا تو زمین میں پھر تیری عبادت نہ ہوگی یہ دعا حضرتؐ نے جنگ احد کے دن فرمائی **ف** مصابیح میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن جسوقت میں یہ دعا حضرتؐ کرتے تھے تو ابوبکر صدیقؓ نے حضرتؐ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرتؐ اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپنے پالے سر کی التجا اپنے رب کی کی تو حضرتؐ زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت

۲۲۱۷ **م** عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ لَهُ ذٰلِكَ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم میں حضرتؐ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کچھ سوں یا لعنت کروں تو اوس بد دعا کو اوسکے واسطے گناہوں کی طہارت اور ثواب کر دیجیو **ف** یعنی شاید اگر بشریت سے میں کبھی مسلمان کو بد دعا کروں تو اوسکے حق میں اثر نکرے بلکہ بد دعا عین دعا خیر ہو جاوے

۲۲۱۸ اس دعا سے کمال شفقت حضرتؐ کی اپنی امت پر ثابت ہوئی **م** اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی البتہ انصار میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے ہیں الٰہی وے میرے نزدیک اون لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ تر محبوب ہیں الٰہی وے

۲۲۱۹ میرے نزدیک اون آدمیون مین سے ہین جن سے نہایت پیار کرتا ہون جب حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا ش ابن عمر اللھم انی ابن ام الیک مما صنع خالد ف قالہ مرتین منصرف خالد بن الولید من بنی خزیمۃ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پلٹے ف عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا انکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے وہ یون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو یمینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نکوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب بوجھے اونکو مارا الٰہی مین اس شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین شعر ما در دون اینکریم وحال ما بر دون اینکریم وقال ما ۲۲۲۰ اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عداوت کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم ق ابو ہریرۃ رضی اللھم انی احبہ فاحببہ واحب من یحبہ یعنی الحسن بن علی رضی اللہ عنہما بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو پیار جو اوسکو چاہے ۲۲۲۱ ف حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اونکو جو ما پھر یہ دعا کی ش اسامۃ بن زید اللھم انی احبھما فاحبھما ویروی اللھم انی ارحمھما فارحمھما یعنی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما بخاری مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین ہی کہ الٰہی مین مقرر ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی ان پر رحم کر ف ان دونون حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرت نے اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی ۲۲۲۲ ع عائشۃ اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ کان یقولہ اذا عصفت الریح مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ اندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی ھ ابن مسعود اللھم انی اسئلک الھدی والتقی والعفاف والغنی مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا ۲۲۲۴ ش سعد بن ابی وقاص اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدجال واعوذ بک من عذاب القبر بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بڑی اور رذیل زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوسوقت آدمی کے ہاتھ پانون کہے مین ہوتے نہین نہ عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدھی دیوار بن جاتا ہے ق انس اللّٰھم ۲۲۲۵

انی اعوذ بک من الجبن والبخل وارذل العمر وفتنة الدنیا وعذاب القبر کان یقول اذا دخل الخلاء بخاری اور مسلم مین انس رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بزدلی اور بخیلی سے اور بڑی رذیل عمر سے اور دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے یہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے

ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے دعا کی ق ابو سعید انس اللّٰھم ۲۲۲۶

انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبة الرجال بخاری اور مسلم

مین ابو سعید اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے

اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبے سے ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہوجاتا ہے سابقہ پیر کے یا کہ شہوت

پرستی مردون پر غالب ہو ع ابن عمر اللّٰھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءة نقمتک ۲۲۲۷

وجمیع سخطک مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری

دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے ع عائشة اللّٰھم انی اعوذ بک ۲۲۲۸

من عذاب القبر واعوذ بک من فتنة المسیح الدجال واعوذ بک من فتنة المحیا والممات اللّٰھم

انی اعوذ بک من المأثم والمغرم مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے

عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون

گناہ اور ڈانڈ سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا

فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا مسا ذا اللہ خاتمہ بد ہونا ع عائشة اللّٰھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل

صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو مینے کیا اور بدی سے اوسکی جو مینے نہین کیا

ع انس اللّٰھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اوس دل سے جو تیرے خضوع مین نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہ ہو اور اوس جی سے جسکو اسودگی

نہ ہو یعنی الہی حرص قلیل پر قناعت نہ کرے ف علم غیر نافع یعنی علم بیعمل اور جسکی شرع مین اجازت نہ ہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت کا کام نہ دے

بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافعہ وہ ہے جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف

آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب

اور علم لغت مین زیادہ خوض کرنا ع عائشة انی اعوذ بک من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنی ۲۲۳۰

ومن شر فتنة الفقر واعوذ بک من شر فتنة المسیح الدجال مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور انکے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نراضی ہونا اور مال کی طلب میں حرام کاموں کو اختیار کرنا ق ابوبکر اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان پر ستم کیا بہت ستم اور گناہوں کو نہیں بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہی ف صدیق اکبر رضی سے روایت ہی کہ میں نے کہا کہ یا حضرت مجھکو کوئی دعا بتلائیے جسکو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں حضرت نے مجھکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے ۵ البراء بن عازب اللھم انی اول من احیا امرک اذا اماتوہ فلہ حین مر علیہ یہودی محمم مجلود ثم امر بہ فرجم مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پہلا شخص ہوں جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت میں کہ یہودیوں نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرت کے سامنے کالا موںہہ یہودی جسپر کوڑوں کی مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیوں سے پوچھا کہ تمھاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہی یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم ہی حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ میں تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسنے موسیٰ پر توریت اوتاری کیا تمھاری کتاب میں زنا کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مارے اور کالا موںہہ کر دیجیے اوسنے کہا نہیں یہ نہیں اگر تو مجھکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز مصیبت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت میں سنگساری ہی لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگوں میں کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری میں پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس میں صلاح کی کہ لاؤ ایک چنر مقرر کر لیویں کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کریں تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑوں کی مار اور سرموںہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیوں نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یوں ہی کہ جب یہودیوں نے سنگساری کے حکم کی انکاری کی تو عبداللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت میں سنگساری کا حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیوں نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا عبداللہ بن سلام نے اوٹھا کر اوس آیت کو پڑھدیا پھر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا ۵ ابوھریرۃ اللھم اھد ام ابی ھریرۃ اللھم حبب عبیدک ھذا وامہ الی عبادک المؤمنین وحبب الیھما المؤمنین مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ رضی کی ماں کو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماں کو پیارا کر دے اپنے ایمان دار بندوں کے نزدیک اور ایماندارون کو ان دونوں کے نزدیک پیارا کر دے ف مصابیح میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ میری ماں مشرک تھی میں اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اوسنے ایکبار حضرت کے حق میں ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو میں حضرت کی خدمت میں روتا آیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے حضرت نے یہ دعا کی تو میں حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب میں اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری ماں نے میرے جوتے کی چپ سنی تو کہا ای ابوہریرہ کھڑا رہ اور میں نے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یوں کہا کہ ای ابوہریرہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ تو میں خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت میں پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہکے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہوئی

۲۲۳۴ ق ابو خزیرۃ اللّٰھم اھد دوسا وأت بھم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابو ہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرتؐ نے ابو ہریرہؓ کی نظر سے

۲۲۳۵ یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آئی م علی اللّٰھم اھدنی وسددنی وفی روایۃ اللّٰھم انی اسئلک الھدی والسداد واذکر بالھدی ھدایتک الطریق وبالسداد سداد السھم علمہ ابا یاہ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر لے اور ایک روایت یون ہی کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور سیدھی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور سیدھی سے تیر کی سیدھی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہ جانا منظور ہو تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح مجھ سے ہدایت مانگئے اور سیدھ کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پونہچاوے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور سیدھی مانگنے کے وقت تیر کی سیدھی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانہ پر پونہچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین سیدھی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہی کہ دل کی

۲۲۳۶ غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہوجاوے م سعد بن ابی وقاصؓ اللّٰھم بارک لاھل المدینۃ فی مدیھم من اراد ھا بسوء اذابہ اللّٰہ کما یذوب الملح فی الماء مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو اور مد مدینہ جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مد پیمانہ ہی صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر

۲۲۳۷ تین پاؤ کے م ابو ھریرۃ اللّٰھم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللّٰھم ان ابراھیم علیہ السلام عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانی ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ کان یقولہ اذا اخذ اول الثمر ثم یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہی اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اوسنے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرتؐ یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہی حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرتؐ نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیز بہ بہتی ہین یہ ہی کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا

۲۲۳۸ مناسب ہی ع ابن عمرؓ اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرتؐ نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی مورچہ نکلتا ہی شام کا ملک مدینے کے اتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہی شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا

۲۲۳۹ کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متعلق ہی م عبداللہ بن السرا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ **دعا بکنیہ** بسند مسلم عن جابر اللہ بن عمیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوسمیں جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہے

ف عبداللہ بن بسر رضی سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی ۲۲۴۷۰

خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَحْیٰی وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ **کان یقولہ** اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ بخاری میں براء بن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام پر مروں گا یعنی حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد اسکے کہ ہمکو مار رکھا تھا اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہے یعنی قیامت میں

ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہیں رہتے ویسے ہی نیند میں بھی نہیں رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہیں اوسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہونگے ۲۲۴۷۱

ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا مشرق اور مغرب میں الٰہی چھانٹ ڈال مجھکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی

دعا بہ طرح طرح کی مغفرت کر ۲۲۴۷۲

ق جَرِیْرٌ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا حین شکی الیہ انہ لا یثبت علی الخیل بخاری اور مسلم میں جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب اوسنے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا

ف جریر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو ایک تیغہ توڑنے کو بھیجا میںنے کہا کہ میں گھوڑوں پر نہیں ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے ۲۲۴۷۳

ق عائشہ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰھُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہے یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی وہاں کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع میں اور لیجا اسکی تپ کو سوڈال دے اوسکو جحفہ میں

ف مصابیح میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کر کے مدینے میں آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال تپ کے مرض میں بیمار ہوئے اور بلال مکے کے اشتیاق میں یہ شعر پڑھنے لگے تو میںنے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبائے تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہاں جاتی رہی ۲۲۴۷۴

ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ حَوِّلْ اِلَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم پر نہ برسے

ف اسکا قصہ اسی باب میں ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہ کی دعا کی ۲۲۴۷۵

جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی

م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ

أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرنے اور اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر چیز تیرے قابو میں ہے الٰہی تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ہی کھلا ہے تو کوئی چیز تجھ سے اوپر کھلی نہیں اور تو ہی چھپا ہے تو کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ تر نہیں ادا کر ہم سے قرض کو اور بے حاجت کر ہم کو محتاجی سے ف دانہ اور گٹھلی چیرنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہے اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستے ہے یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہے یعنی نہ اول کی ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہے خدا ظاہر ہے اپنی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اوسکا قائل ہے عالم ہو یا جاہل اور باطن ہے اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمیں پریشان ہے جیسے نادان اوسمیں حیران ہے اوس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہے ۵ عائشۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں جھگڑا فیصل کریگا جسمیں وے پھوٹ پھوٹ ڈال رہے ہیں اپنے حکم سے مجکو حق میں کی ہدایت کر جسمیں اختلاف پڑا ہے مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ق ابن عباس اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا ہے اور جو انکے درمیان ہے اور تجھی کو شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور انکے درمیان والوں کی رونق ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور انکے درمیان والوں کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو سچ سچ ہے اور تیرا وعدہ سچ سچ ہے اور تیرا ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہیں اور محمد حق ہے اور قیامت حق ہے یعنی یہ سب چیزیں سچ سچ ہیں انمیں کچھ شک نہیں الٰہی میں تیرا تابعدار ہوا اور تیرا میں ایمان لایا اور تجھیپر بھروسا کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کی اور تیری مدد سے میں جھگڑتا ہوں اور تیرے ہی طرف میں جھگڑا رجوع کرتا ہوں کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ میں آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو میں چھپایا اور ظاہر کیا اور بعد اسکے روایت ہے کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے تو ہی آگے کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی

۴۴۴۱ ۴۴۴۷ فی کان تنبہ

پیچھے ڈالتا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے لا الہ الا انت یا لا الہ غیرک کہا یا لیکن
۲۲۴۸ مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جبکہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو ف ابو سعید اللھم ربنا لک
صلے نصیب ہوئے حرف ندا ۱۲ الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد
وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد
کان یقولہ اذا رفع رأسہ من الرکوع مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ای ہمارے رب تیرے ہی
واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش میں ہو اوسکے برابر ای بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری
تعریف میں سو اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی
چیز کو اور تیرے روبرو نفیسے والے مالدار کو اوسکا نفیسہ اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام
نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ حنفی مذہب مین نفل نماز مین ہے فرض مین نہین
۲۲۴۹ ف ابو برزۃ الاسلمی اللھم صب الخیر علیھما صبا ولا تجعل عیشھما کدا دعا لہ الجلیبیب
واھل آیۃ مسلم میں ابو برزہ اسلمی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی ان پر مال کو اوندیل کر اور ذکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت
یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے انکے واسطے فراغت کی
۲۲۵۰ دعا کی ق عبد اللہ بن ابی اوفی اللھم صل علی آل ابی اوفی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابی اوفی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف جب یہ آیت اوتری کہ اے محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور اونکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ
۲۲۵۱ بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی ق انس اللھم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر
دعا لہ حین استسقی فقیل لہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یمسکھا عنا بخاری اور مسلم
مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کے اندر اور درخت جنمے کے مکانون پر یہ حضرت نے دعا کی
جب کہ اول مینہہ لگاتھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہین بند ہو گئین سو حضرت سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہہ کو روکے
۲۲۵۲ ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا ق ابن مسعود اللھم علیک بقریش قالہ ثلث مرات فحق قال
اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ
بن خلف وعتبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ قال ابن مسعود فو الذی بعث محمدا
بالحق لقد رایت الذین سمی صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال الصغانی مؤلف ھذا الکتاب
السابع ھو عمارۃ بن الولید بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی پکڑ لے قریش کو حضرت نے تین بار
کہا پھر فرمایا الہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط
کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتون شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کر کیا کہ
جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر میںنے اونکی لاشین دیکھین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع
کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے

ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو اون نابکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھہ پر دونون شانون کے درمیان رکھہ دی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب سنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھہ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بددعا دی اول مجمل قریش کا ذکر کیا پھر بدر کے مقتولون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھہ سے زخمی ہوکر گھر مین جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم

۲۲۵۳ **ق** ابن عباس اللھم فقھہ فی الدین زاد ابو مسعود وعلمہ التاویل **دعا بہ** **لہ** لما وضع لہ وضوءہ **م** بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین مین فہم اور بوجھ کی ابو مسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ایر بھیر سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھہ دیا **ف** اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر

۲۲۵۴ اونھین سے روایت ہے ابو مسعود اوس محدث کا نام ہے جسنے مستدرک کتاب جمع کی **ق** انس اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ **خ** بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو **ف** جنگ خندق مین مہاجر اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا ابدا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے جب حضرت نے اونکے جواب مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھہ حقیقت نہین زندگی ہے آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو دہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین **م** عبداللہ

۲۲۵۵ بن عمر اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک **م** مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے

۲۲۵۶ فرمایا کہ الٰہی اے دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت **ق** عبداللہ بن ابی اوفی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم **دعا بہ** علی الاحزاب **خ** بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اونکو شکست دے اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے

۲۲۵۷ نہایت سردہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے **م** عایشۃ اللھم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیہ فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بہم فارفق بہ **م** مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اوسپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر **ف** مسلمانون کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم نکرے تنگ نہ پڑے حضرت کی اس دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے

۲۲۵۸ **م** جابر اللھم ولیدیہ فاغفر یعنی رجلا من دوس ھاجر مع الطفیل بن عمرو الدوسی الی المدینۃ فاجتووھا فاخذ مشاقص فقطع بھا براجمہ فمات **م** مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونون ہاتھون کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھہ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چھری کا نسیون سے اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا **ف** مصابیح مین

جابر رضی سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہوگیا اوسی اضطراب مین اپنی انگلیون کی جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا حضرت نے اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اور شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہوگئی

۲۲۵۹ م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي يَعْنِي عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیت مین بہت گفتگو کی حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاریٰ دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ اے محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلاؤن ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین گود مین لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین انکے لیجانے سے ہی حضرت کا رعب پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ فریقون کو بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حق خلافت کی دلیل پکڑتے ہین محض بے جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ ہر اعلی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ کیسی کا مذہب نہین

۲۲۶۰ خ عَائِشَةُ اللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِي هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أُخْتَ خَدِيجَةَ قَالَهُ لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش دے ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہوکر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی

۲۲۶۱ م ابن مسعود أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا أَمْسٰى وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے

لائق نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر کر سکتا ہی الٰہی مین تجھسے
اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے
الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت
فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر اسمین اوسی الملک لہ کے مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ
فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی ۲۲۶۲ ف عائشہ بسم اللہ اللھم تقبلہ من محمد وآل محمد من امۃ محمد
قالہ عند الذبح مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمد کی
طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونہہ اور ہاتھ پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عائشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے
چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ۲۲۶۳ ق عائشہ بسم اللہ ترابہ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن
ربنا کان اذا اشتکی انسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال بسبابتہ ہکذا ووضع سفیان سبابتہ بالارض ثم رفعہا
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اسم اللہ یہ مٹی ہی ہماری زمین کی لیہی ہی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے جنگا کر ہی
ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہ مین گھاؤ ہوتا تو
حضرت زمین پر رکھنے کی انگلی لگا کے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے
مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین ۲۲۶۴ ق ابن عباس رض لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش
العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولہ عند الکرب
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا اور بڑائی والا صاحب علم ہی
نہین کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہی اور عزت والے
عرش کا رب ہی حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے ۲۲۶۵ ق المغیرۃ بن شعبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع
ذا الجد منک الجد کان یقولہ فی دبر کل صلوۃ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی
کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبہ والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا
اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ۲۲۶۶ ق جابر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی
کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ قالہ
علی الصفا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا
شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدے
اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اوسنے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب

۲۲۹۷ فتح ہوا تو حضرت نے صفا پہاڑ پر بھی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا ق عبد اللہ بن الزبیر بن العوام لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون کان یھلل بھن فی دبر کل صلوۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے نہیں جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہیں کرتے سوائے اوسکے اوسیکی نعمت ہے اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہے سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کرتے ہیں اگرچہ کافروں کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد

۲۲۹۸ ق ابن عمر لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک کان یلبی بھذہ التلبیۃ فی حجہ وعمرتہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں الٰہی حاضر ہوں خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں میں حاضر ہوں بقدر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہیں حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے میں یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہیں حضرت اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اوترتے اور لوگوں کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتوں میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اسمیں اختلاف نہیں امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہیں ہے اگر کچھ زیادہ کرے تو مضایقہ نہیں لبیک عرب میں پکارنے کے جواب میں کہتے ہیں جیسے ہندی میں جی بولتے ہیں بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگوں کو وقت

۲۲۹۹ تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اونھوں نے پکارا تھا تو حاجیوں کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہے ہ انس لبیک عمرۃ وحجا مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہوں تیری خدمت میں عمرے اور حج کی نیت کرتا ہوں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی ساتھ نیت کی اسکو قران کہتے ہیں یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھویں تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے

الحمد للہ علی الاتمام والصلوۃ علی رسولہ وآلہ وصحبہ الکرام

مثنوی

شکر کہ انجام کو پونہچی کتاب — علم احادیث کی لب لباب — جو کہ مطالب تھے بر اوج فلک — ترجمے سے آئے اوتر ارض تک

یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا — شاہد تازے ہوا جلوہ نما — گنج خفی دست بدست آگیا — کیا ہی ہوا راز نہان برملا

دو سو تواب اسکا ادا حق کرو — خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو — اسکو نہ جز دان میں کچھ چھوڑیو — ہاں کہیں ایسا نہ ستم کیجیو

پیرو سنت ہی کا رہیو جان — دل میں نہ بدعات کو دینا مکان — اب بھی تعصب بد مت میں ہا گر پھسا — مونہہ تو محمد کو دکھا دیگا کیا

نور کو نے نار کی گم کر یو بس — عاقل و دیندار کو نکتہ ہی بس — یارب ان اوراق کو مقبول کر — ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

محرّم افسردہ کو پردہ کر	الفت دلیا سے اوسے سرد کر	تیری ہی دھن وِرد کو ہر دم رہے	تیرے غم عشق میں خرم رہے
	یارب اس عاجز کی دعا کر قبول	خاتمہ بالخیر بحق رسول	

خاتمۃ الطبع خدا ہی کو حمد سزاوار ہے اور نعت کے لائق احمد مختار جو اوسنے ہماری ہدایت کے لیئے قرآن نازل فرمایا اور جو اوسکے مضامین کو احادیث میں صاف صاف بتایا اسپر بھی جو باتیں کہ ہماری سمجھ سے باہر تھیں بزرگان دین نے آل اطہار اور اصحاب اخیار کی روایت سے کھلی بیان کر دیں ہم مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہوا اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار ہوں شر و بدعت سے بچیں اسلام کے ضرر سے ہوشیار ہوں تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھیں اور جو عربی نجانتے ہوں تو اردو ترجمہ مطالعہ کریں اس صورت میں چاہیئے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکے صحیح اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح ہو اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا بحث سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوائے **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** کے کوئی نہ تھی اسی لیئے جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم محمد مصطفی خان مبرور نے یہ کتاب چھاپی حق یہ کہ اون دونوں نے سخن سے مسلمانوں کو بڑا فیض دیا اور لوگوں کا بہت مطلب نکلا وہاب العطایا ان دونوں کو جزائے خیر دے اور اونکے درجات عالی کرے اب اون میں سے کوئی نسخہ نہیں ملتا اور مسلمانوں کو اوسکا شوق بہت تھا بعطوفی جناب سید امداد العلی صاحب بریلوی سلمہ اللہ الوہاب الغنی نے کہ اجرائے امور خیر اونکی طبیعت ہے اور مددگار ہی مسلمان کی اونکی طبیعت ہے اس امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان غفر لھما کو اس امر خیر کے چھپانے کی ترغیب دی یعنی اسکے چھاپنے کی فرمایش کی سو پہلے تین نسخہ قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے اسکا مقابلہ ہوا اور جو زیادہ نکلا اوسکو بعد مطابق کرنے کے حاشیے پر بطور نسخہ لکھا اور دو حصہ تین جو اون نسخوں میں زیادہ پائیں وہ اندر کتاب کے بڑھائیں اور اوپر سوائے علامت نسخے کے ہندسہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہے واسطے نشان کے نہیں لکھا بلکہ رقم سیاقی اونکا نشان کھا جب کتاب اس طرح مرتب اور طیار ہوئی اور اوسمیں کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہی فقیر نے حسب فرمایش عطوفی ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینہ رجب المرجب ۱۲۸۲ ہجری ہے چھپنا اوسکا **مطبع نظامی** واقع کانپور میں نظامی کو پہنچا ناظرین سے امید ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائیں فقیر اور اسکے چھاپنے کے مددگاروں کو بدعائے خیر یاد فرمائیں ہدیہ دعا احسان ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

قطعہ تاریخ اختتام طبع این کتاب مستطاب از جناب حافظ نظام الدین جعفر تمساکن کول سلمہ اللہ الوہاب

مشارق گر طبع شد جویش یافت	بتکرار ازمش زسایش حساب	وکر در دلش قدسیان ریختند	چہ مطبوع دلکش شد این کتاب

۱۲۸۲

۶۴۱
۶۴۱
۱۲۸۲

وجہ مہر کی حاشیے پر

واسطے سند اس بات کے کہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

راقم محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود

فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

۷	باب ۱ در احادیث مصدرہ بہ من		۲۶۹	فصل قد	۲۷۱ فصل لقد
۷	فصل من شرطیہ	۳۱ فصل من استفہامیہ	۲۷۸	باب ۷	
۴۰	باب ۲ در احادیث مصدرہ بہ ان		۲۸۱	فصل معرف باللام	۲۹۹ فصل آیان
۴۰	فصل ان مکسورہ	۹۱ فصل انی بالکسر	۳۰۰	فصل ایکم	۳۰۱ فصل ایّ
۹۸	فصل انا بالکسر	۹۹ فصل انۃ بالکسر	۳۰۴	فصل ہمزہ استفہامیہ	۳۰۶ فصل الا
۱۰۳	فصل انہم بالکسر	۱۰۳ فصل انہا بالکسر	۳۱۴	فصل ألم	۳۱۵ فصل افلا
۱۰۵	فصل انک بالکسر	۱۰۷ فصل انکم بالکسر	۳۱۶	فصل ہمزہ واو	۳۱۶ فصل اما
۱۰۹	فصل انکن بالکسر	۱۰۹ فصل انما بالکسر	۳۲۸ ۳۳۱	فصل مثل	۳۲۴ فصل ایاکم و ایاک
۱۱۵	باب ۳ در احادیث کہ		۳۲۵	فصل انا	۳۲۷ فصل اسم فعل
۱۴۸	باب ۴ در احادیث اذا و اذ		۳۲۹	فصل لام جارہ	۳۳۰ فصل لم و لن
۱۴۸	فصل اذا	۱۷۷ فصل اذ	۳۳۲	فصل لما	۳۳۲ فصل اما
۱۷۷	باب ۵		۳۳۸	باب ۸	
۱۷۷	فصل ما نافیہ	۱۹۳ نوع اخر ما استفہامیہ	۳۳۹	فصل عن اذ	۳۴۴ فصل قسم بلفظ واللہ
۱۹۷	نوع اخر ما موصولہ	۱۹۷ نوع اخر ما موصولہ	۳۴۷	فصل قسم بلفظ واللہ	۳۴۸ فصل سین استقبال
۱۹۹	نوع اخر ما موصولہ	۱۹۹ فصل یا	۳۴۹	فصل مضارع معرفہ	۳۷۰ فصل مضارع مجہول
۲۱۵	نوع اخر	۲۱۹ نوع اخر ای و یا ایہا	۳۷۴	باب ۹	
۲۲۳	نوع اخر یا برمنادی مؤنث		۳۷۴	فصل ماضی معرفہ	۳۹۹ فصل ماضی مجہول
۲۲۶	باب ۶		۴۰۳	فصل حکایت نفس متکلم	۴۱۰ فصل ہل
۲۲۶	فصل لیس	۲۳۳ فصل نعم و بئس	۴۱۸	فصل امر	
۲۳۴	فصل بینا و بینما	۲۴۴ فصل لعن	۴۵۲	باب ۱۰	
۲۴۶	فصل لو	۲۵۳ فصل لولا	۴۵۲	فصل لام تاکید	۴۵۵ فصل در انواع شتی
۲۵۵	فصل ان و لئن	۲۵۹ فصل خیر	۴۸۷	باب ۱۱ در احادیث اقل سنیہ	
۲۶۲	فصل افعل التفضیل	۲۶۶ فصل کل	۴۹۵	باب ۱۲ در ادعیۂ نبویہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	

فہرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب کہ اہل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد

۱۰	تحقیق مفہوم بدعت و ذکر بعضی از بدعات	۲۸	ثواب حاجت روائی مسلم	۴۹	بیان علامات عشرہ قبل از قیامت
۱۲	فضیلت تہلیل طالبی قرض و معاونت مدیون بعض آن	۲۹	ثواب دعای اذان	۵۰	فضیلت صدق و مذمت کذب
		۲۹	احادیث فضائل تسبیح و تحمید و تہلیل	۵۱	عمل خیر سبب کشایش رزق است
۱۷	فضیلت جہت اذان و بشارت صدیق اکبر رضی	۳۰	ثواب عبادت شب قدر	۵۲	پشت نامہ حضرت کا
۱۷	بشارت تعمیر مسجد	۳۱	بیان اقسام شہادت	۵۲	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۱۷	بیان سزای کسیکہ خود را بدست خود بکشد	۳۲	تاکید حقوق العباد	۵۲	عدم مواخذہ وساوس مدون قول و فعل
۱۸	فضیلت خیرات مال اگرچہ کمتر باشد	۳۳	بحکم خدا یتعالی قسم دیگری روا نیست	۵۴	دلیل فرضیت سلوک برادری
۱۸	فضیلت حضور مساجد و نمازگزاری آنہا	۳۳	تحقیق متعہ و بیان جواب شبہات	۵۴	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۱۸	دعای بیداری شب و فضیلت نماز تہجد	۳۴	در مذمت تعریف و مداحی و بیان طریقہ مدح	۵۴	معجزہ اخبار فتوح اسلام
۱۸	فضیلت نماز جمعہ با آداب	۳۵	بیان حقوق مہمان و ہمسایہ و تاکید کف لسان	۵۶	بیان فرضیت احسان
۱۹	فضیلت ثواب وضو	۳۵	امتناع نر و شیر و چوسر و تخته نرد و غیرہ	۵۹	بیان رحمت الٰہی بر مومن و سوائے کافرین و منافقین
۱۹	فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۳۷	امتناع نذر ممنوعہ	۶۱	نفقہ اہل و عیال و اجل صدقات است بشرط نیت
۱۹	فضیلت حج بر در	۳۷	دعای مسافر وقت ورود منزل		ادای قرض
۲۰	بیان عذاب قسم دروغ	۳۸	مصیبت مومن علامت رحمت الٰہی است	۶۱	فضیلت حاکمان عادل
۲۲	بیان ثواب ایمان و عذاب گمراہ کنندگان	۳۸	فضائل یاری دادہ مسلم	۶۲	مدح علاج بحجامت و قسط یعنی کوٹ
۲۲	بیان عذاب باغیان تارکان جماعت	۳۸	بیان افعالیکہ سبب دخول بہشت اند و فضیلت صدیق اکبر رضی	۶۵	بیان شاکرین و کافرین نعمت
۲۲	بیان طرق نہی عن المنکر	۳۹	بیان جنگ احد	۶۸	نصائح عام در حجۃ الوداع
۲۳	بیان عذاب سوال بی حاجت	۴۰	بشارت بہشت برای عثمان رضی اللہ عنہ	۷۰	قرض مدیون بضمانت خدا و جواز اجل در قرض
۲۳	بشارت طلبۂ علوم دینیہ	۴۰	بیان جنگ بدر	۷۴	معجزہ انطباق خبر آیندہ
۲۴	ثواب تسبیح امیر کبیر غازی محمود دست و عذاب تارک تسبیح	۴۱	بشارت مجاہدین	۷۵	در تعریف علم و تامل
۲۵	بشارت کلمہ گویان	۴۵	حرمت تصویر سازی و امتناع داشتن او در مکان	۷۶	بیان وبال دروغگویان کہ وضع احادیث کردہ اند و تاکید تفتیش احادیث
۲۶	دلیل وجوب قرارت فاتحہ و عدم فرضیت	۴۶	مدینہ مرجع مومنین و اشارہ بانیکہ ہنگام غلبۂ کفر ہجرت بسوی مدینہ باید کرد	۷۷	فضیلت حفظ نود و نہ نام باری تعالیٰ و ترجمۂ اسمای حسنے
۲۶	ثواب درود خوانی	۴۶	تحقیق تقوی	۷۸	بیان وسعت رحمت الٰہی
۲۷	ثواب نماز سنتہای پنجگانہ	۴۷	تحذیر از لذات دنیا	۷۹	فضیلت ذکر الٰہی و برکت صحبت اہل اللہ
۲۷	بیان عذاب مصورین	۴۸	خبر ضعف اسلام و بشارت مستعدان دین		
۲۸	ثواب پرورش دختران				

۸۳	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۲۹	بیان نظم و نسق در مجلس و تخلیہ کتب یہود و نصاریٰ	۱۶۲	امتناع گفتگوی آیات متشابہات
۸۴	ذکر خوارج	۱۳۰	واب خوراک و پوشاک وغیرہ	۱۶۵	فضیلت مرد و فضیلت حضرت ابوبکر جمیع عالم
۸۶	قصۂ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام	۱۳۱	معجزۂ برکت طعام	۱۶۷	معجزۂ خبر فتوح ایران و روم و وقوع حوادث آئندہ
۸۸	بیان توکل و عفو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۲	ترغیب سخاوت و منع بخل	۱۷۱	کلمہ رست کہ بعد موت ہم نفع آن با قیست
۹۱	دلیل ختم نبوت	۱۳۳	بیان عدم میراث پیغمبران در ضمن قصۂ فدک	۱۷۴	علاج ناشکری و غرور
۹۲	دعای حضرت در باب منافق مقبول نگشت	۱۳۴	وجوب محبت آنحضرت صلعم و علامت محبت	۱۷۶	معجزۂ خبر فتح روم و ایران
۹۵	معجزۂ سلام نمودن سنگ	۱۳۴	معجزۂ زیادتی آب	۱۷۶	نماز استخارہ و دعای آن
۱۰۰	فضیلت اصحاب بدر رضہ	۱۳۵	تقدیم محبت آنحضرت بر محبت پدر و پسر	۱۷۷	استحباب قرآن بخوش الحانی خواندن
۱۰۴	تبدل ایدی سبب تبدل حکم	۱۳۷	وجوب محبت انصار	۱۷۸	فضیلت عشرۂ ذی حجہ
۱۰۵	تاکید نگاہداشتن مال برای اولاد و زیادہ از سوم حصہ خیرات نکردن و معجزۂ خبر آیندہ دادن و مجنبان واقع شدن و وداع عبرے اصحاب مہاجرین نمودن	۱۳۸	عدم جواز قتل مسلم مگر بسہ صورت	۱۸۰	بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و تیز قدم شدن اسپ بطی القدم
		۱۳۸	بیان حلم آنحضرت با وجود قدرت انتقام		
		۱۳۸	عدم جواز سفر زن الا با محرم	۱۸۱	ذکر سنت بودن تراویح و رد شبہہ شیعہ
		۱۳۸	دلیل حرمت سوگ	۱۸۱	مدح نرم مزاجی و مذمت بد خلقی
۱۰۷	معجزۂ زیادہ شدن آب	۱۳۹	بیان حقیقت غرور و جواز خوش لباسی	۱۸۲	رد شبہہ نصاریٰ کہ پیغمبر شما زنان بسیار داشت
۱۰۸	معجزۂ خبر آیندہ و بقایا آن	۱۴۲	فضیلت توطن مدینہ و رنج کشی آنجا	۱۸۳	وجہ افضلیت اعجاز قرآن مبین بر معجزات انبیای سابقین
۱۰۹	بیان امامت صدیق اکبر بامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۳	و بیان حقیت مذاہب اربعہ فقہای اہل سنت		
۱۱۰	بیان تفضیل امت محمدی از حدیث توریت و انجیل	۱۴۴	فضیلت ذاکرین	۱۸۴	در عذاب تارکان زکوٰۃ
۱۱۲	ہلاکت امت سابقہ در جانب ورے	۱۴۵	بیان اسمائے خلاف شرع	۱۸۵	در عذاب تارک زکوٰۃ و بیان حماقت بخیلان و نصائح مسلمانان
۱۱۳	کیفیت تیمم و جواب از حنفیہ رح	۱۴۷	ارگمان نیک داشتن وقت مرگ		
۱۲۴	حیلۂ رفع ربا با دخال جنس دیگر	۱۵۸	بیان رحمت الٰہی بر مسلم نیکوکار	۱۸۶	فضائل وضو
۱۲۵	قصۂ فدک و عدم میراث پیغمبران علیہ السلام	۱۵۱	مسائل سگ شکاری	۱۸۷	بیان تقدیر و حل شبہہ مسابینت عمل با تقدیر
۱۲۵	بیان نصاب سرقہ کہ در آن قطع ید شود	۱۵۴	آداب طعام خوردن	۱۸۷	ذکر بعد از وضو
۱۲۶	جواز سرود در شادی و نفی علم غیب از غیر خدا	۱۵۷	مسائل عقد امامت امیر المسلمین	۱۸۸	نماز پنجگانہ کفارۂ گناہان
۱۲۶	معجزۂ اخبار آیندہ بظہور آتش مدینہ	۱۵۹	حقیقت اجتہاد و وجہ حصر مذاہب اربعہ	۱۸۸	بیماری و تکالیف کفارۂ گناہانست
۱۲۷	معجزۂ خبر آیندہ	۱۶۶	بیان حال مومن و کافر بعد خروج روح از بدن	۱۸۸	ثواب درخت نشاندن
۱۲۸	خبر فتح قسطنطنیہ قرب قیامت و ظہور حضرت امام مہدی و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام و قتل دجال	۱۶۱	مسائل دعوت ولیمہ وغیرہ	۱۹۰	شناعت ناخلفان بدعت کوشش و مجاہدت نمودن با ایشان
		۱۶۲	ذکر خواب پریشان		

۱۹۱	ذکرہ موجب نقصان مال نیست و محفوظم	۲۳۵	بیان کسانیکہ بعد حضرت سرور شدند و در شبہ شیعہ
	سبب فرقت ۔	۲۳۶	فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۱۹۱	معجزہ زیادتی شیر	۲۳۶	فضیلت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما و اشارہ بخلافت ایشان
۱۹۷	اقتدای حضرت پس صدیق اکبر رضی		
۱۹۸	امکان تہذیب اخلاق کہ اول تکلیف و ریاضیست	۲۳۹	بشارت بہشت فاروق اعظم رضی
	و آخر ملکہ اش عادت	۲۳۹	قصہ معراج
۱۹۹	بیان جواز سرود مشروط	۲۴۴	در مذمت آرائشی کہ بعجب و غرور و تبختر کشد
۲۰۰	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۲۴۵	ممانعت قرار دادن مساجد قبور را و نہی از فعل شرکیہ بر قبور
۲۰۱	تمثیل آفتاب بساعت یعنی گھڑی		
۲۰۱	فضیلت ایمان و جہاد	۲۴۵	امتناع دشمن والدین و وبال برای عمر خدا و حیات
۲۰۶	فضیلت اصحاب بدر کہ خلفای اربعہ سرکردہ ایشانند		
۲۰۷	بدون ایمان برادری با پیغمبر بکار نمی آید	۲۴۸	اہل بدعت و تغییر نشانہای دین و لعنت بر فاعلین شان
۲۱۱	معجزہ خبر آیندہ بوقوع فتح ایران و دفع	۲۴۹	در معصیت اطاعت کس نباید کرد
	قطاع الطریقی در عرب	۲۵۰	قصہ مسیلمہ کذاب
۲۱۲	فضیلت حضرت مرتضی علی رضی و شبہ شیعہ		فضیلت ایمان فارسیان و بیان باریافت یافتن
۲۱۴	حاجت سوال در سہ صورت	۲۵۱	و دور بینی شان
	قصہ افک عائشہ صدیقہ علیہا السلام		امر وزن کردن غلہ وقت بیع و شراو عدم وزن کردن وقت خرج
۲۱۸	اگر بیت نازل نمی شد چہ بسبب لغت گوئی	۲۵۲	گواہ بر مدعا علیہ فائدہ طلب گواہان
	لشکری خود ہران	۲۵۳	فضیلت مسواک بخچگانہ کردن
۲۲۰	تاکید طلب حلال	۲۵۶	فضیلت صبر
۲۲۴	بینا آنکہ مثل عطر کے خوشبو دار تھا	۲۵۶	قصہ جنگ موتہ و امارت خالد باجماع و دلیل حقیت
۲۲۵	بیان اثر سحر بر آنحضرت و نہ انتقام گرفتن		خلافت صدیق اکبر باجماع حاصل شدہ
	از ساحر با وجود قدرت	۲۵۷	بیان اصول علاج فن طب و آنکہ قصد شجاعت
۲۲۷	خوف آنحضرت از ریح و ابر		در کدام روز ہا درست و در کدام ممنوع
۲۳۴	تاکید تکرار قرآن و ہمیشہ در نمود فراموش شناعت	۲۵۸	بیان روزہ نہم و دہم محرم
	غفلت کہ بسبب نسیان ست	۲۵۹	خبر بیت روح ثلثہ و ظہور بدیانتی بعد آنہا
۲	فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ		و بیان حقیقت بدعت

۲۶۱	فضیلت روز جمعہ بجہت خصوصیت او بوقوع انسان		
۲۶۲	کاہلی در نماز عشا و فجر از علامات نفاق ست		
۲۶۲	فضیلت دوام عبادت		
۲۶۳	فضیلت اعتدال در عبادت		
۲۶۷	گناہ پوشیدہ را نباید ظاہر ساخت		
۲۶۷	اعانت مردم ہم در صدقات داخل ست و بیان اقسام صدقات		
۲۷۰	بیان فضل ایثار و فضل صحاب		
۲۷۳	بیان بعضی از کیفیت معراج		
۲۷۴	امتحان مجنون علمائے یہود صدق نبوت آنحضرت را		
۲۷۴	حدیث شفاعت و تحقیق اینکہ شفاعت حضرت را برخلق قسم ست		
۲۷۵	فضیلت ذکر کلمات اربعہ		
۲۷۵	بیان مصائب کشی مومنین امم سابقہ و خبر فتوح اسلام و وقوع آن کہ از جملہ معجزات ست		
۲۷۶	بیان صبر آنحضرت بر ایذای کفار و نخواستن ہلاکی شان با وجود اجازت الٰہی		
۲۷۷	دلیل فرضیت جمعہ		
۲۷۷	دلیل حقیت خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ		
۲۷۹	حدیث جبرئیل و دران حقیقت اسلام و ایمان و احسان کہ عبارت از تصوف و درویشی ست نہ کوست		
۲۸۱	در بیان خلوص نیت و مذمت ریاکاری		
۲۸۳	بیان خیار مجلس در بیع و توقف برک بیع بر آن		
۲۸۳	قصہ لعان ہلال بن امیہ		
۲۸۴	اباحت جرس و گھنگرو		
۲۸۴	جواز فریب در جنگ		

۲۸۷	بیان حقیقت ریا یعنی سمعه و مباهات	۳۰۹	تسبیح فاطمه که برای دفع عاجزی و ماندگی مجرب ست	۳۲۳	در رفاقت و نوکری و شاگردی کافر جایز نیست
۲۸۷	بیان ریا و صحیح و خواب پریشان و اینکه خواب سه قسم ست	۳۰۹	بهشت جای ضعفا و دوزخ مقام متکبران و خلق	۳۲۴	عمل بر حدیث افضلیت بعض اهل سنت نسبت بدیگری نیست
۲۸۸	فضیلت حاجت روائی محتاجان	۳۱۰	اعمال گفته که محو خطایا و رفع درجات نماید	۳۲۹	حرمت لباس باریک برای زنان
۲۸۹	بیان منافع شونیز یعنی کلونجی که دوای هر بیماریست جز سه چیز بعضی از ملحدان مزاجان که دوای گرم	۳۱۲	فضیلت فاطمه زهرا علیها السلام	۳۴۱	علامت ایمان و سه چیز ست و بیان علامت محبت خدا و رسول
		۳۱۴	بیان حرمت سجده بر قبور		
	چگونه مرض حاره را مفید خواهد بود	۳۱۵	متورم شدن پای حضرت ﷺ از کثرت قیام شب	۳۴۲	بقای سوم از ربقه جاهلیت در این امت
۲۹۰	اعتبار صبر بر ابتدای مصیبت ست	۳۱۶	شکایت کردن شتر بجنبوت آنحضرت ﷺ و سر شفقت بر حیوانات	۳۴۲	علامت نفاق و تقسیم منافقین
۲۹۰	بیان کفارات معاصی			۳۴۳	جواز قتل پنج جانور موذی و در حرم نیز
۲۹۱	بیان ضیافت	۳۱۹	فضیلت فاکهین	۳۴۳	بیان هفت کس که در قیامت در سایه عرش خدا باشند
۲۹۱	فضائل طهارت و تحمید و تسبیح و نماز و روزه و صدقه و صبر و قرآن	۳۲۰	بهترین صدقه و وقت صحت و امید زندگی ست نه که در حالت نزع	۳۴۵	ترغیب سلام علیک کردن و آنکه سلام محبت ست
				۳۴۶	کسر صلیب و قتل خوک و وضع جزیه و کثرت مال در وقت نزول حضرت عیسی علیه السلام خواهد بود
۲۹۲	جزای حج مبرور بهشت ست	۳۲۱	امتناع طلب مغفرت برای ابوطالب		
۲۹۳	شمار گناه کبیره که هفده اند	۳۲۲	در وجوب نهی عن المنکر و آنکه متقیان با عاصیان	۳۴۷	فضیلت فاروق اعظم رض یعنی گریختن شیطان از وی در روضه شیعه
۲۹۵	نوع توت یا تحریص بر امور خیر و تحذیر از سستی و کاهلی	۳۲۲	در ثبوت عدم امتناع و عذاب شریک اند		
		۳۲۳	مومنان باهم مثل اعضای بدن اند شریک در رنج و راحت	۳۴۸	معجزه اخبار فتوح ملکها و قوعش
۲۹۵	فضیلت کسیکه ماهر قرآن ست و ثواب کسیکه زبانش می پیچد	۳۲۴	حقوق راهها	۳۴۹	معجزه اخبار ریح آینده یعنی آندهی
		۳۲۶	دلیل سیادت آنحضرت ﷺ از انجیل	۳۴۹	امتناع سماع سخنان لغو که مخالف اجماع امت باشد
۲۹۷	بشارت محبت خدا و رسول	۳۲۹	جواب اعتراض انصاری بر جبا و دلائل نبوت	۳۵۰	گریه حضرت در باب انفاق مذیه از اسیران بدر
۲۹۹	و تریک کعبت ست و سه هم آمده		آنحضرت ﷺ از زبور		و اجتهاد و عمل بر رای آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۳۰۲	حقیقت غیبت	۳۳۰	اجتناب از مواقع تهمت و اظهار برائت خود از آن	۳۵۱	کیفیت غسل حیض
۳۰۴	امت محمدی نصف اهل بهشت خواهد بود	۳۳۹	نوافل مشروط بنشاط اند در حالت ملال نباید	۳۵۱	بیان درجه شهادت
۳۰۵	دلیل امتناع مخل تعزیه داری	۳۳۰	بیان شفقت حضرت بر امت خود و که دعای یقینی الاجابه را برای شفاعت شان ذخیره ساخت صلی الله علیه وسلم	۳۵۱	مذمت نفاق و دو رویی
۳۰۵	حدیث عسیله که در فقه مشهور ست			۳۵۲	حدیث تمیم داری و بیان قصه دجال که بخشم خود او را مقید ساخت
۳۰۷	دور شدن گناهان از نماز پنجگانه			۳۵۴	جواز اشک ریزی و حزن قلب
۳۰۷	حدیث والدین و بیان سهو آنحضرت ﷺ در نماز	۳۳۴	در مشورت عیب اهل حرفه بیان کردن جائز ست	۳۵۴	معجزه خبر فتح عرب و فارس و روم
۳۰۸	بیان ثواب صد بار سبحان الله گفتن			۳۵۵	و فور حکومت انصار عنصر تهیب قیامت

۲۵۷ قصهٔ حضرت اویس قرنی رحمة الله علیه
۲۵۸ بیان مراتب امامت
۲۵۹ تمثیل مال و اولاد و عمل و اینکه جز عمل در گور غمخواری نیست
۲۵۹ مبادا از فرشتگان اخبار نویس
۲۶۰ حدیث شفاعت کبری و مقام محمود
۲۶۳ مذمت تهمت کنندگان انبیا و اولیا
۲۶۴ فضیلت نماز چاشت
۲۶۶ ترغیب خیرات و ترهیب ادخار
۲۶۶ بیان وسعت رحمت الهی
۲۶۷ نصف اهل بهشت امت محمدی خواهد بود
۲۶۷ خبر دوازده حاکم که بعد آنحضرت صلی الله علیه وسلم خواهند بود
۲۶۸ ندای اهل جنت بقای انعم
۲۶۹ رفع امانت داری ظهور بد دیانتی
۲۶۹ فضیلت آخر شب و وقت استجابت دعاست
۲۶۹ خبر قتل بنی امیه
۲۷۲ در نکاح زن و نیداری از مال و نسب و جمال مقدم باید داشت
۲۷۲ تعداد فرشتگان کشندهٔ دوزخ
۲۷۴ گواهی امت محمدی بر دعوی نوح علیه السلام
۲۷۴ عجلت در دعا مانع قبولیت دعاست
۲۷۶ بیان الزام نصاری بسبب ترک ختنه
۲۷۶ معجزهٔ اخبار شهادت زید و جعفر و عبد الله و انطباق آن
۲۷۷ بیان قبول توبه اگرچه چند بار توبه شکسته باشد
۲۷۹ دلیل فضیلت امت محمدی بر امت موسوی و عیسوی از حدیث و انجیل

۳۸۰ مذمت حریص و تعریف غازی گمنام که در اطاعت امیر باشد
۳۸۲ السلام علیک که دون سنت آدم علیه السلام
۳۸۲ علامت فی القلب ایمانی
۳۸۴ دلیل امتناع ساعی امام قاسم و مهدی
غوث الاعظم
۳۸۷ ثواب خیرات ضائع نمیشود اگرچه بنا و انگیزهٔ هیچ قوم صرف شود
۳۸۸ بیان ابتدای آفرینش عالم
۳۹۳ قصهٔ قبولیت توبهٔ کسیکه خون صد کس ناحق کرده بود
۳۹۵ قصهٔ درویش و ساحر و کرامت ملفل و ظهور هدایت الهی
۳۹۶ دلیل عدم جواز عمل رمل و غیره
۴۰۵ خواب انبیا علیهم السلام حق است اما گاهی
تعیین مراد از شفاعتی اقتدوا بهجین مکان شفاعت اولیا
۴۰۷ حکایت ابو زرع بروایت حضرت عایشه رضی الله عنها
قصهٔ یازده زن
۴۰۹ کراهت طبیعی حضرت در خوردن سوسمار یعنی گوه
۴۰۹ جواز زیارت قبور بعد امتناع عش
۴۱۰ نوازش فرمائی حضرت در باب امت خویش که بشرف صحبت رسیده
۴۱۱ در فضیلت جهاد
۴۱۱ حدیث روایت آلهی ذکر دوزخ و بهشت و صراط
و قصهٔ شخصیکه بعد از همه در بهشت خواهد رفت
۴۱۶ بیان جزاء کذاب در افشای دو خود و خود قرار کردن عمل بر قرآن
۴۱۷ شنیدن آنحضرت اشعار امیه را

۴۱۸ جواز زیارت مخلوطه بکراهت نیابتی و مهر مصور فقر
۴۱۸ قصهٔ طلب قرطاس و رد شبهه شیعه
۴۲۲ ذکر گناهان کبیره
۴۲۳ تفصیل جواز مدح و عدم جواز آن
۴۲۳ معجزهٔ خبر آینده و تکثیر آب
۴۲۲ معجزهٔ ادای قرض جابر و کم نشدن خرما
۴۲۴ حرمت نوحه گری
۴۲۵ کراهت لباسیکه در خصوص دل خلل اندازد
۴۲۶ وجوب تعدیل ارکان
۴۲۶ در صورت عدم قدرت ادای نذر مناجب نیست
۴۲۷ تعلیم طریق معامله با زنان
۴۲۸ سفارش موجب ثواب است
۴۲۹ معجزهٔ شق القمر و دفع شبهات
۴۳۰ معجزهٔ اخبار حوادث آینده و تطابق آن
۴۳۱ جواز رقیه یعنی مشترکه در قرآن شرک نباشد
۴۳۱ ثواب نفع رسانی مسلمین
۴۳۱ ذکر حلم و سخاوت آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۴۳۵ بیان ثواب قرارت قرآن و فضیلت سوره بقره و سوره آل عمران
۴۳۷ قاعدهٔ شکر گذاری و دفع حسد
۴۴۲ ذکر خوارج
۴۴۴ کسی ابو القاسم نگفتن روایت
۴۴۴ فضیلت اهل ذکر
۴۴۵ دعای شفای مرض
۴۴۶ سبب تاکید ظرف پوشی
۴۴۷ میانه روی اختیار کردن
۴۴۷ دعای جامع مطالب دارین

۴۴۷	تعلیم دعا با کلمات توحید تمجید	۴۴۳	ثواب آن نفقہ اہل و عیال از خرج جہاد	۴۹۵	دعای وقت سفر
۴۴۹	ترغیب بزہد و قناعت		و عتق و صدقہ افضل ست	۴۹۶	دعای وقت رجوع از سفر
۴۵۰	باید کہ متصل امام در صف اہل علم باشد	۴۴۴	مدح گمنامی و خاکساری	۴۹۶	دعای حضرت کہ رزق اہل بیت نبوی بقدر بقای حیات باشد
۴۵۱	امامت صدیق در حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۴۵	امر طلب خیر بیت و این و استخوان عن اب و مادر بخوف آخرت		
۴۵۲	فضیلت علی مرتضی رضی اللہ عنہ	۴۴۵	فضائل دعای سید الاستغفار	۴۹۷	دعای وقت خواب
۴۵۳	در قیامت میان جانوران ہم انصاف خواہد شد	۴۴۶	فضیلت صلوٰۃ چاشت کہ آنرا صلوٰۃ اوابین گویند	۴۹۷	دعای بعد فراغ از طعام و دعوت
	چہ جای آدمیان	۴۴۶	فضیلت عشا بست و پنج درجہ بالست و رغبت در صبح	۴۹۸	معجزہ باریش ابریدعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۴۵۳	قدم بقدم شدن عوام این امت امر یہود و نصاریٰ را	۴۴۷	فضیلت جماعت	۴۹۹	دعای جنازہ کہ جامع صنوف مطالب ست
۴۵۴	شیوع اہوال محرمہ	۴۴۸	منافع قسطلینی کوٹ و عود ہندی یعنی اگر	۵۰۰	ادعیہ آنحضرت در دبر نماز میسر مرویہ یعنی بعد توجیہ و در رکوع و سجود و بعد تشہد
۴۵۴	شیوع خانہ جنگی و خونریزی بلا سبب	۴۴۷	قصہ دجال و یاجوج و ماجوج		
۴۵۵	تاکید نماز جمعہ و وعید شدید بر ترک آن	۴۴۷	اکحل او اندازہ کہ لینبا او قات نماز کہ جبکہ دن برابر یک سال یا یک مہینہ یا یک ہفتہ یا یک روز باشد	۵۰۱	دعای وقت خواب
۴۵۷	خرمت اکل در رنگان			۵۰۳	دعای وقت وزیدن ہوای سخت
۴۵۸	محبت خلفا و رسول عمدہ وسیلہ نجات ست	۴۴۳	در فساد زمانہ باصلاح نفس خویش مشغول باید شد از قول و فعل عوام سکوت باید ورزید	۵۰۴	دعای وقت دخول بیت الخلا
۴۵۹	سعود کمی زیادتی باتحاد جنس ست و چون جنس دیگر شد سعود نماند			۵۰۵	دعا بعد تشہد و درود
		۴۴۷	علم غیب مخصوص بخدا ست و در شبہات عوام	۵۰۸	دعای وقت تہجد
۴۵۹	ذکر محبت آنحضرت کہ با عایشہ صدیقہ داشت	۴۴۸	نامہ حضرت بسوی ہرقل پادشاہ روم و ذکر قصہ آن مفصلا	۵۱۱	ذکر مباہلہ و فضیلت اہل بیت و رد شبہہ شیعہ
۴۶۰	بیان اختلاف مجتہدین در این کہ ترک صلوٰۃ کفر ست یا نہ	۴۸۱	خطر الجشم و دنیا تون و بدبختی شیعان نور حبیب ذاتیہ	۵۱۱	دعای کہ بنام صبح
۴۶۱	بیان سوگند انیکہ سوگند باید و انستن از تقاضای ایمانیت	۴۸۷	بیان تعیین ساعت مقبولہ روز جمعہ	۵۱۲	دعای کرب و شدت
۴۶۲	حقوق اسلام	۴۸۸	ذکر وسعت رحمت الٰہی بر بندگان	۵۱۲	ذکر بعد نماز
۴۶۳	دعا پس غیبت مقبول است	۴۹۵	دعا بعد از فراغ طعام	۵۱۳	وظیفہ بعد نماز

صحیحنامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۴	این جریج	ابن جریج
۳	۱۸	ضحاج	صحاح
۴	۱۲	سن	مین
۵	۱۳	مال	حال
۵	۱۹	الاجبار	الاخبار
۵	۱۹	زبدہ	زبدۃ
۵	۲۴	بعضی	بعضی
۵	۲۵	کتاب	کتاب
۶	۱۷	رعات	رعایت
۸	۱۲	ایتاغ	ابتاغ
۸	۱۳	توعبر	توعبر
۸	۱۴	گابھا	گابھا
۸	۲۱	بیٹون	بیٹیون
۱۸	۸	ابی قاص	ابی وقاص
۱۹	۳	ابوھریرت	ابوھریرۃ
۱۹	۲۴	لیاگیا	لیاکیا
۲۲	۱	کرسے	کرنے
۲۲	۳	لسی	لکسی
۲۴	۲۵	لہ	کہ
۳۲	۱۴	دبنار	دینار
۳۲	۲۱	رشوت	رشوت
۳۲	۲۵	زمین	زمین
۳۵	۱۹	بالزدشیر	بالزدشیر
۴۲	۱۲	بعمل	بعمل
۴۳	۶	لتا	لینا
۴۳	۹	اخلم	اخالکم
۴۳	۲۳	بہ	بیہ
۴۳	۲۷	نارِ	نارِ
۴۸	۲	فریبا	غریبا
۴۸	۲۷	روایت	روایت
۴۹	۱۱	خذیفۃ	حذیفۃ
۵۳	۲۷	قرابت	قرابت
۵۴	۲	اواس	اوس
۵۵	۱۷	این ارقم	ابن ارقم
۵۵	۲۵	بدیے	بدیے
۵۸	۱۹	مسیٔ اللیل	مسیٔ اللیل
۵۹	۱۶	نھے	نھے
۵۹	۲۷	روایت	روایت ہی
۶۰	۱۰	اوتاری	اوتاری
۶۰	۱۳	بیعھا	بیعھا
۶۲	۱۴	الجاۃ	الجاۃ
۶۵	۱۳	فرد	فردّ
۶۵	۱۹	فصیرک	فصیّرک
۶۷	۱۵	مسجدکے	مسجدکے
۶۹	۱۶	استخصا	استخصا
۷۲	۱۶	بچارے	بچارے
۷۳	۷	سب	سبب
۸۰	۱۳	یطوف	یطوفُ
۸۳	۲	تربا	تربا
۸۳	۱۹	متحذا	متخذا
۸۳	۲۵	خم	رضہ
۹۲	۲۰	لوجا	لوحا
۹۵	۲۴	حرف	حرف
۹۵	۲۳	آب	آپ
۹۳	۲۶	فسل	غسل
۹۶	۱۵	تغتسل	تغتسل
۹۸	۱۷	بن حکم رضہ	بن حکم
۹۹	۶	بن حکم رضہ	بن حکم
۹۹	۱۷	اس فصل میں	اس فصل میں
۹۹	۲۳	مفصل	مفصّل
۱۰۳	۱۶	رضہ	رضہ
۱۰۸	۲۴	دتوتم	دتوتم
۱۰۹	۲۲	ابوبکر رضہ	ابوبکر رضہ
۱۱۱	۴	علی مرتضی رضہ	علی مرتضی رضہ
۱۱۱	۱۷	تپ چڑھی	تپ چڑھی
۱۱۱	۱۹	بشئ	بشئ
۱۱۱	۱۹	رائی	رائی
۱۱۲	۹	خضرت	حضرت
۱۱۳	۴	روایت	روایت
۱۱۴	۱۹	بجش	بجش
۱۱۴	۲۴	مینگنیا	مینگنیان
۱۱۵	۵	تفیضین	تفیضین
۱۲۰	۲۵	لاتسلنی	لاتسلنی
۱۲۴	۲۶	طھور	طھور
۱۳۲	۲۳	لاطیرۃ	لاطیرۃ

RESEARCH LIBRARY
Prof. Zubairy